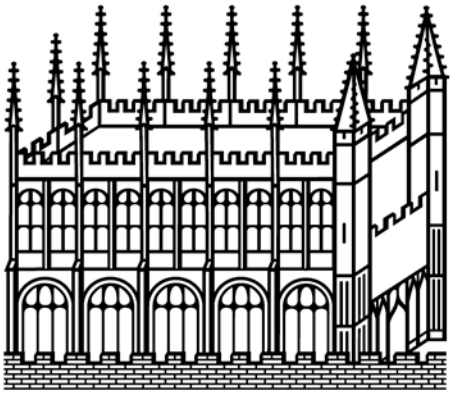


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

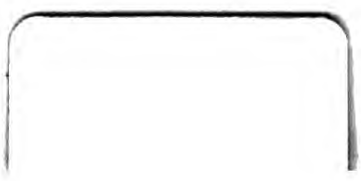
http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







16.3.4.

16 D 4

مراسلہ لارڈ سیلسبری صاحب بہادر وزیر سلطنت ہند
بنام
ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل صاحب گورنر جنرل بہادر ہندوستان
بہ اجلاس کونسل

لندن - دفتر ہند - ۳ - جون ۱۸۷۵ء

دفعہ ۱ - آپ کے مراسلات اور وہ شہادت جو حال کی تحقیقات مین سر رچرڈ کوچ صاحب کی کمیشن کے روبرو سے گئے اور کمشنرون کی رپورٹ اور اوسکی نسبت گورنمنٹ ہند کا رزولیوشن اور وہ اشتہار جسمین آپ نے گائکواڑ کے گدی سے اوتارے جانے کا اشتہار دیا ہے اور آپ کی لکھی ہوئی ایک یادداشت جسمین آپ نے ریاست بڑودہ کے حال کی تاریخ کا ذکر کیا ہے یہ سب کاغذات میرے پاس پہونچے اور مین نے کونسل کے اجلاس مین انپر غور کیا -

دفعہ ۲ - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے اوس طریقے کو پسند فرمایا ہے جو آپ نے ظہرا کر گائکواڑ سابق کی گدی سے اوتارے جانے کا حکم دینے مین اختیار کیا ہے -

دفعہ ۳ - جس کمیشن نے سر رچرڈ میڈ صاحب کی تحت مین اجلاس کیا تھا اوسنے یہ رپورٹ کی تھی کہ ریاست مذکور کی بدنظمی جو گورنمنٹ ہند کے تردد کا باعث تھے اوس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ اوس کے صلاح کی نہایت ضرورت ہے کمیشن نے یہ راے بھی لکھی تھی کہ رئیس حال اور اوس کے مشیرون کی ذات سے اصلاح اور عمدہ بندوبست کے کسی موثر تدبیر کی توقع کرنا بے سود ہے اور یہ باتین صرف گورنمنٹ انگریزی کی دست اندازی اور حمایت سے جاری ہو سکتے ہین پس کمیشن مذکور نے ایک ایسے مدار المہام کے تقرر کی سفارش کی جسکو ضروری اختیارات تفویض کیے جاوین اور جو بجز رضامندی گورنمنٹ ہند کے علیحدہ نہ ہو سکے -

دفعہ ۴ - آپ کی یہ راے ہوئی کہ یہ سفارش کمیشن کی قبول نہ کیجاوے کیونکہ آپ کی

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کیا ہے وہ قابل غور کے ہے۔
دربارہ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات یا دن کو ہوئی مقام تعجب کا نہین ہے
ایسے انعام واکرام ہر خوشی اور شادی مین دیے جاتے ہین اور اکثر مقامات پر ایسا
ہوتا ہے کہ رئیس اور رزیڈنٹ چاہتے ہین کہ ایک دوسرے کے خفیہ طور سے ماہیت
معلوم ہوتی رہی۔
اب مین اس کلام پر اپنی راے ختم کرتا ہون کہ بحث صرف زہر خورانی اور گفتگوی
ملازمان مین تھی لہذا میری راے مین جو آیا تحریر کیا فقط

دستخط۔ سر دنکر راؤ۔

دستخط۔ سی یو ایچیسن
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا

اوسکا خود بیان ہے کہ مین نے یہ بیان صرف اس غرض سے کیا کہ مین گورون کے پہرے مین سولہ روز تک مقید رہا اور مجھکو نہایت تکلیف اور ایذا تھی پس مین چاہتا تھا کہ کچھ ایسا بیان کرون جو رہائی پاؤن اور تکلیف سے نجات ملے بیان راؤجی اور کرنل فیرصاحب مین تاریخون کا اختلاف ہی جبکہ زہر گلاس مین ڈالا گیا تھا راؤجی مظہر ہی کہ مین نے شیشی مہاراجہ سے پائی تھی اور دمودر کہتا ہے کہ مین نے شیشی سالم کو دی تھی۔

راؤجی کہتا ہے کہ یہ پوڑیا زہر کی مین نے اپنی پیٹی مین رکھہ لی تھی اور دمودر کے اظہار ہین کہ واسطے دلادینے ان پوڑیون کے سالم راوجی کے مکان پر دوڑا گیا تھا راؤجی بھی اوس کے پیچھے پیچھے گیا۔ راؤجی یہ بھی کہتا ہے کہ مہاراجہ نے یہ پوڑیان مجھکو اور پیدرو اور اور لوگون کو دی تہین پیدرو کا قطعی انکار ان پوڑیون کے پانے سے ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ مین کون کون لوگ تھے اور وہ کس قدر تھے راؤجی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ نے ہم دونون کو ایک ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن نرسو محض لاعلمی اپنی ظاہر کرتا ہے۔ راؤجی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیشی شے زہریلی کی ایک مہینہ قبل ۹۔ نومبر کے ملی تھی اور نرسو کے بیان سے ثابت ہے کہ چند روز پہلے ملی تھی۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ سب لوگون نے فیصلہ کا نام لکھوادیا تھا اس لیے مین نے بھی اوسی کا نام لکھوادیا۔ تین گواہ اپنے حاکم کے مخالف ہوگئے اور دو گواہون کو معافی جرم کا وعدہ ہے لہذا انکی گواہی اور اظہارات کیونکر راست تصور کیے جاسکتے ہین۔

شہادت پیدرو خانسامان اور عبداللہ شربت ساز کی گیکواڑ کے مفید مطلب ہے اور نہ پیش کیا جانا سالم اور بشونت راؤ اور رگھوناتھ راؤ اور گجا با اور نورالدین بوہرہ اور حکیم کا موجب بریت گیکواڑ کا ہے۔ ہرگز یقین نہین آسکتا کہ کارروائی زہر خورانی کی ایک مدت تک ہوا کرے۔ یہ کام ایک یا دو معتمد کے ذریعے سے ہوسکتا ہے نہ کہ بخلاف اوسکے ایک جماعت کثیرہ کی شرکت سے جب تھوڑا زہر ایک شخص کے مار ڈالنے کو کافی ہے تو پھر کیون متواتر زہر دیا جاے اور پیا جاے۔ پس انکا اور دیگر امور کا ذکر جو

کرتا ہے۔ راؤجی نے بیان کیا کہ پوڑیا زہر کی مہاراجہ نے پیدرو وغیرہ کو دی تھی۔ حالانکہ پیدرو قطعی انکار کرتا ہے اور مظہر ہے کہ یہ بیان راوجی کا بالکل دروغ ہے ابھی تک یہ نہین معلوم ہوا کہ وغیرہ کون لوگ تھے علاوہ وجوہ مذکورۂ بالا کے جو امورات سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بروقت جوابات اظہارات گواہان کے دریافت کیے ہین اور جو اپنی اسپیچ مین تقریر دربارۂ شہادت کے کی تھی وہ سب قابل غور اور لحاظ کے ہے۔

میرے نزدیک مناسب ہے کہ لحاظ کیا جاوے بوجوہ مذکورۂ بالا مین اپنے تئین ہرگز یقین نہین دلا سکتا کہ گیکواڑ کسیطرح سے ماخوذ اس جرم مین تھے ہرچند کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین زہر ملا اور تینون شریک جرم شہادت۔ یعنے راؤجی۔ نرسو۔ اور دامودر پنتھ کی اپسمین مختلف ہین۔

دستخط۔ رام سنگھ۔ مقام بمبئی۔ ۲۷۔ مارچ ۱۸۷۵ء

(براے راجہ سر دنکر راؤ کے سی ایس آئی مقام بمبئی۔ بمقدمہ ملہر راؤ گیکواڑ بڑودہ)

مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۸۷۵ء

دربارہ ارادہ زہر خورانی کے تمام مقدمے کے دیکھنے اور سننے سے مجھکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ ملہر راؤ کے ذمہ کسیطرح جرم عاید نہین ہوتا اور کوئی ثبوت دربارہ خرید کیے جانے ہیرے اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے۔ یا دربارۂ تیاری ان زہرون کے ایک روپیہ تک کے صرف کا اسبارے مین ثبوت نہین ہے۔ اور کوئی تحریر دستخطی مہاراجہ کی یا کوئی اور کاغذ جنمین ان زہرون کی نسبت کچھ لکھا ہو پیش نہین ہوا ہرچند کہ اونکا پریوٹ سکرٹر دامودر پنتھ مخالف ہو گیا منجملہ بہت اشخاص کے جنکا اس مقدمے سے تعلق تھا صرف تین گواہون یعنے راؤجی۔ نرسو۔ دامودر پنتھ نے دربارہ خریدنے زہر کے شہادت دی ہے ان سب کا بیان ایک دوسرے سے مختلف ہے دامودر پنتھ کا بیان دربارب خریدہونے ہیرے کے شہادت آتمارام اور ہیم چند سے رد ہوا۔ اسنے بیان کیا کہ مین نے پوڑیا کھولکر ہیرا اور سنکھیا نہین دیکھی تھی دامودر کا نام نہ راؤجی نے لیا تھا اور نہ نرسو نے کچھ ذکر کیا

سیاہ چیونٹون اور کالے سانپون اور منکی گھوڑون کے پیشاب سے اوسکو حکیم نے تیار کیا تھا اور ایک شخص مسمی گجا با ملازم خونکر مہاراجہ کے سامنے کے ہاتھ دامودر پنتھ کے مکان پر بھجوادی تھی مگر نہ حکیم کمپٹن کے روبرو پیش ہوا اور نہ گجابا آیا جو صداقت اس بیانکی کرتا لہذا یہ معلوم نہوا کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے وجوہات مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے کہ جو کچھ دامودر پنتھ نے دربارۂ خرید کیے جانے زہر کے بیان کیا وہ سوائے اوس کے بیان کے کسی اور شخص کا بیان نہین ہے پس کسیطرح پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا ہے۔

بیان ہوا تھا کہ تانبا بھی کرنل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک زہر ہے لیکن اس تانبے کا اصلا پتہ نہ ملا کہ شربت گلاس مین تھا یا نتھا اور جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر کری صاحب نے تلچھٹ گلاس کے اجزا جدا کیے تب بھی اوس سے کچھ صاف معلوم نہوا۔

تین گواہ۔ دامودر پنتھ۔ راؤجی۔ نرسو رنجکی شہادت دربارۂ جرم سنگین گیکواڑ کے ہے وہ بھی شریک جرم ہین انکی گواہی کی صداقت کسی معزز شخص نے نہین کی اور نہ اونکی شہادت گمان فاسد اور غلطی سے بری ہے وراے اس کے ان مین سے دو گواہون نے بشرط معافی جرم ادائے شہادت کی پس بوجہ ان وجوہات کے مین کوئی درجہ اس شہادت کا نہین قرار دے سکتا۔

کوئی شہادت تحریری قابل تسلیم کے دامودر پنتھ کی طرف سے نہین پیش ہوئی ہر چند کہ وہ پریوٹ سکرٹر گیکواڑ کا تھا اور بنج کے تمام دفتر پر حاوی تھا۔

راؤجی۔ اور نرسو جو شریک جرم ہین اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ سے اور ہمسے بالمشافہ گفتگو ہوا کرتی تھی اور مہاراجہ نے ہمسے کہا تھا کہ تم کرنل فیر صاحب کو زہر دو خاص خاص باتون مین ان دونون شخصون کے بیان ایک دوسرے سے مختلف ہین۔ مثلاً راؤجی نے بیان کیا کہ گیکواڑ نے وعدہ کیا تھا کہ ایک ایک لاکھ روپیہ تمکو دینگے نرسو اسبارے مین محض ناواقفیت اپنی بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو اصلا نہین معلوم کہ گیکواڑ نے ایسا وعدہ کیا تھا یا نہین اور ایک بیان مطول راؤجی کو بیدرورد

بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ نے حکم دیا کہ کچھ سنکھیا اور الماس منگواوے اور سرکار نے ہدایت کی تھی کہ الماس تو بیشونت راؤ جاسوس نے گیکواڑ کو دیے اور سنکھیا سالم کو۔

سالم اور بشونت راؤ بموجب بیان دامودر پنتھ کے بشونت راؤ اور سالم دامودر پنتھ اور نرسو کے درمیانی تھے لیکن روبرو کمیشن کے یہ لوگ حاضر نہین کیے گئے پس اس لیے دریافت نہو سکا کہ آیا اونہون نے روبرو ے پولیس بمبئی کے اظہار اسکا کیا تھا یا نہین واسطے ثبوت اس امر کے کہ پوڑیا دامودر پنتھ کے پاس نرسو کو پہونچی ہو کوئی شہادت نہین ہے۔ صرف بیان دامودر پنتھ اور نرسو کا ہے۔

دامودر پنتھ کا بیان درباب منگوانے سنکھیا اور الماس کے کہ جسکی کوئی شہادت نہین ہے صداقت کو نہین پہونچا۔ وہ کہتا ہے کہ ناناجی وتل دار وغہ جواہر خانہ گیکواڑ کی معرفت دکان فتح چند ہیم چند سے یہ ہیرے خریدے گئے تھے۔ ہیم چند نے روبرو ے کمیشن کے بیان کیا کہ مین نے واسطے ملاحظے کے ہیرے پیش کیے تھے بعد ملاحظے کے مجھکو واپس ملے کوئی ہیرا خرید انہین گیا۔ رام ایک کارندہ جواہر خانہ نے روبرو ے کمیشن کے اظہار دیا ہے کہ واقعی ہیم چند کی دکان سے ہیرے آئے تھے مگر ناپسند ہو کر واپس کیے گئے۔

نور الدین بوہرہ جسکی نسبت یہ مذکور ہے کہ اس سے سنکھیا مول لی گئی تھی کمیشن کے روبرو یہ بھی حاضر نتھا اور اکبر جلیخان بہادر پولیس بمبئی نے فیمابین سوال وجواب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے جو بروقت اظہارات کے کیے گئے تھے اقرار اس امر کا کیا کہ بوہرہ ہنوز مقید ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بوہرہ نے دربارہ خریدزہر کے صداقت نہین کی۔ جو یادداشتین دفتر دامودر پنتھ سے روبرو کمیشن کے پیش ہوئین اون سے تشریح اسکی نہین پائی گئی کہ کوئی خاص رقم واسطے خرید الماس یا سنکھیا یا اور کسی قسم کے زہر کے لیے روپیہ دیا گیا ہو اون یادداشتون مین واسطے برہمنون کے کھلانے یا اور خیرات کے حکم منظوری کا ہے اور شہادت کافی اس امر کی ہے کہ واقعی یہ روپیہ انہین امور مین صرف کیا گیا۔

دامودر پنتھ ایک شیشی کا ذکر کرتے ہین جسمین ایک شے زہریلی رقیق تھی اور بڑے بڑے

پیسلی صاحب کے حوالے کر دینے مین تامل نہین کیا۔ بلکہ یہ بیان کیا کہ مین حتی الامکان سب طرح کی مدد دون گا۔

دربارۂ اوس گفتگو کے جو ملازمان سے رات کو یا دن کو ہوئی قابل غور کے نہین ہے۔ ایسی آمد رفت اور طلبی انعام بروقت شادی یا اور تہوارون کے ہوا کرتی ہے۔ اور یہ کارروائی صرف بغرض خوشنودی صاحب رزیڈنٹ کے جو رئیس کیا کرتے ہین اور رئیس بھی اکثر طالب اس امر کے رہا کرتے ہین کہ صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کے حالات سے مطلع ہون ایسی ہی اطلاع کی خواہش فیمابین رئیس اور صاحب رزیڈنٹ کے رہا کرتی ہے۔ مین آخر مین لکھتا ہون کہ خاص امور تنقیح طلب یہ ہین۔

اول ارادہ زہرخورانی۔ دوم۔ سازش ملازمان۔ پس جو کچھ میری راے معاملۂ مذکورۂ بالا مین تھی وہ پیش کرتا ہون۔

۲۷۔ مارچ ۱۸۵۵ء۔ دستخط حضور مہاراجہ گوالیار۔ مقام۔ بمبئی۔

راے حضور مہاراجہ جے پور جی سی ایس آئی

بعد غور کامل شہادت گواہان مبینہ اجلاس کمیشن دربارۂ جرم بندمہ ملہر راؤ گیکواڑ بڑودہ راے مندرجۂ ذیل اپنی پیش کرتا ہون۔

وہ بیان جو آیا مسماۃ امبہ نے اور دیگر ملازمان ریاست نے کیا اوس سے یہ ثابت ہوا کہ آیا اور دیگر ملازمان ریاست کو بہ اوقات مختلف حسب الحکم گیکواڑ کے روپیے دیے گئے تھے مگر یہ اس سے پایا نہین جاتا کہ یہ روپیہ اونکو بغرض سازش کے واسطے ایک ناجائز کام کے دیے گئے ہون جو کچھ روپیہ دیا گیا وہ گیکواڑ نے بطور انعام کے دیا ایسے اتفاقات شادی یا تیوہار مین دیے جاتے ہین۔

جرم سنگین کے باب مین جو گیکواڑ پر ہے راؤجی حوالدار کا بیان ہے کہ مین نے کرنل فیر صاحب کے شربت کے گلاس مین حسب ترغیب گیکواڑ کے زہر ڈالا مجھکو نرسو نے اس زہر کی پوڑیا دی تھی نرسو کہتا ہے کہ مجھکو سالم نے جو گیکواڑ کا سوار ہے یہ پوڑیا دی تھی مینے پوڑیا سالم سے پائی اور راؤجی حوالدار کو دے دی اور وہ مورخہ پہلے پوٹ سکرٹری گیکواڑ

رپورٹ ممبران ہندوستانی

(راے حضور مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیہ عالیجاہ بہادر جی سی ایس آئی)

(بمقدمۂ مہاراجہ ملھر راؤ گیکواڑ بڑودہ)

ارادہ زہرخورانی کا میرے نزدیک پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا جہانتک روئیداد مقدمے سے میرے علم و یقین تک تحقیقات مین آیا۔ اور مجھکو یقین اس امر کا نہین ہے کہ ملھر راؤ پر جرم زہرخورانی کا عائد ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ ثبوت کافی دربارۂ خرید ہونے الماس اور سنکھیا اور تانبے کے نہین ہے اور نہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا پیش ہوا کہ جسمین حکم دہانید روپیہ بضرورت خرید ان اشیا کے پایا جاے صرف اسبارے مین داود رمنچھ کا بیان ہے کہ کوئی کاغذ دستخطی گیکواڑ کا نہین ہے کہ جس سے وہ اس معاملے مین ماخوذ کیے جاوین۔

منجملہ گواہان متعددہ کے جو اس مقدمے سے متعلق ہے صرف تین گواہون نے اسبابین شہادت دی یعنے راؤجی اور نرسو۔ اور داود رمنچھ۔ نے۔ لیکن شہادت ان اشخاص مین بھی بہت بڑا اختلاف ہے وجہ اسکی روئیداد مقدمے مین درج ہے لہذا یہ گواہ کیونکر قابل اعتبار کے تسلیم ہوسکتے ہین۔

شہادت پیدروخانسامان اور عبداللہ کی اور پیش نہ کیا جانا عدالت مین سالم اور یشونت راؤ اور خان دلکر گجاوہ اور نورالدین باورچی اور حکیم کا یہ سب امر مفید مطلب مجرم کے ہین۔

مین ہرگز یقین نہین کرسکتا کہ زہرخورانی کے لیے ایسی ایسی کارروائیان عرصہ دراز تک بہ اعلان ہوئین۔ ایسے کام دو یا ایک شخص جو بہت معتمد ہون اونسے ہوا کرتے ہین نہ کہ ایک مجمع کثیر شریک کیا جاوے۔ جب تھوڑی سنکھیا کے ایک مرتبہ دینے سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے تو وجہ اسکی کیا ہے کہ متواتر سنکھیا دی گئی اور پی گئی لہذا مین کوئی وجہ رد کرنے خاص تقریر ایک لائق شخص یعنے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی نہین دیکھتا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ملھر راؤ نے ذرا بھی سالم اور یشونت راؤ کو سرزنش

انجام دیتا تھا اونکی نسبت تحقیقات کرنا کرنل فیر صاحب کے حیطۂ اختیار سے باہر تھا۔
دفعہ ۷۶۔ یہ راے بھی ظاہر کی گئی ہے بھاپو ناکرنے جو مھاراجہ گیکواڑ کا مخالف خیال کیا جاتا ہے کرنل فیر صاحب کو زہر دلوانے کا اس غرض سے بندوبست کیا کہ مھاراجہ گیکواڑ مصیبت مین پھنس جائین یا کرنل فیر صاحب کی تبدیلی ملتوی رہے یہ راے اوس حالت مین قابل لحاظ ہوتی کہ زہر دینے کا قصد صرف ظاہری ہوتا لیکن حقیقت مین یہ ارادہ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ اوسمین ہر طرح کامیابی ہو اور اوس سے مہلک نتیجہ صرف اسوجہ سے پیدا نہوا کہ کرنل فیر صاحب نے ۹۔ نومبر کو تمام شربت نہین پیا۔
دفعہ ۷۷۔ پس ہم اس مقدمے پر ہر ایک طرح نظر کرنے کے بعد کوئی کافی دلیل اسبات کی نہین پاتے کہ جو جرائم مھاراجہ گیکواڑ کے ذمہ قرار دیے گئے ہین اونکی نسبت ہماری یہ راے ہے کہ مھاراجہ گیکواڑ اونکے مرتکب نہین واجب ٹھہر سکتے۔
دفعہ ۷۸۔ جو راے ہماری اس مقدمے مین ہے اوس سے مہاراجہ گوالیار وجے پور راجہ سر ذکر راؤ متفق نہین ہین جو راے اونکی اون علیحدہ رپورٹون مین درج ہے جو ہر ایک ممبر کمیشن نے پیش کی ہے ہمنے اوسپر بخوبی غور کیا ہم یقین کرتے ہین کہ گواہونکی خصلت کے اعتبار پر ہر ایک قسم کی واجبی رعایت کرنے کے بعد روداد مقدمے سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوتے ہین۔
اول۔ یہ کہ اون شخصون نے کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا جنکو ملھر راؤ گیکواڑ نے اوسکی ترغیب دی۔
دوم۔ یہ کہ ملھر راؤ گیکواڑ مذکور نے اپنی ایجنٹون کی معرفت اور نیز بذات خود بعض ملازمون سے خفیہ گفتگو کی جو کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ بروده کے پاس نوکر تھے یا رزیڈنسی سے تعلق رکھتے تھے۔
سوم۔ یہ کہ ملھر راؤ گیکواڑ مذکور نے اون مین سے بعض ملازمون کو روپیہ دلوایا ہے۔
چہارم۔ یہ کہ اس قسم کی گفتگو کرنے اور روپیہ دلوانے سے اونکا مقصد اول یہ تھا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین اونکی نسبت اور اونکی ریاست کے معاملات کی نسبت ہوتا ہو اسکی اطلاع حاصل کرین اور دوم یہ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے ذریعے سے ضرر پہونچاوین۔ فقط۔ دستخط۔ آر کوچ۔
دستخط۔ آر جے میڈ۔ ایضاً۔ پی ایس ملول۔ ۳۱۔ مارچ ۱۸۷۵ء۔ مقام بمبئی۔

اون کے مزاج کی تندرستی دریافت کرتے اور اون سے یہ توقع تھی کہ وہ ایک چٹھی اس مضمون کی کرنل فیر صاحب کی خدمت مین بھیجتے کہ ہمکو اس واقعہ سے نہایت رنج ہوا اور اسبات کا افسوس ہوا کہ خاص ہمارے ملک مین ایک بدمعاش کے باعث سے ہماری مہمان داری مین فرق واقع ہوا اور یہ بات لازم تھی کہ جو نفرت اون کو کرنل فیر صاحب سے تھی اوس کے باعث سے اونکو اسبات کی دوچند فکر ہوتی کہ اس معاملے مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ فوراً اپنی صفائی کرلین لیکن بجاے اسکے مہاراجہ صاحب نے چشم پوشی کی اور بڑے عرصے کے بعد ایک باضابطہ چٹھی سرد مہری کے ساتھ لکھہ بھیجی مہاراجہ صاحب کے اس برتاؤ کی بجز اس کے شاذ و نادر اور کوئی وجہ خیال مین آسکتی ہے کہ خود اونھون نے زہر دینے کی ترغیب دی تھی ہم مجبوری مہاراجہ گیکواڑ کے اس بیان کو کہ اونکو اس معاملے کی کچھہ خبر نتھی قابل اعتبار نہین خیال کرتے۔

دفعہ ۵۷۔ یہ راے جو ظاہر کی گئی ہے کہ شاید دامودر پنتھہ نے کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کی تدبیر کی اس غرض سے ہو کہ خاص اوس کے خط مین چھپ جاوین اوسکی نسبت ہماری یہ راے ہے کہ کسی شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ دامودر پنتھہ کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا تھا جسکو وہ مہاراجہ گیکواڑ سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا یا یہ کہ کرنیل فیر صاحب کی ہلاکت یا بڑودے سے اونکی تبدیل کے چاہنے مین اوسکی کچھہ غرض تھی یہ بات بھی نہین ثابت ہوئی کہ دامودر پنتھہ نے اپنے آقا کے مال مین تغلب کیا ہے جو جواب اونسے اوس سوال کا دیا ہے کہ جو روپیہ خفیہ کامون کے واسطے مخصوص تھا اوسکی نسبت وہ مہاراجہ گیکواڑ کو کس طرح پر ٹھیک ٹھیک جواب دیسکتا ہے وہ ہمارے نزدیک کافی معلوم ہوتا ہے یعنے یہ بابندہ روپیہ کی رسید کے حکم کے ساتھ لگی ہوئی تھی حالانکہ حکم اس طریق مین لکھا گیا تھا جس سے اصل معاملے کی حقیقت چھپجاوے صرف کاغذ نمبر (ٹی) کے معاملے مین اوس قاعدے پر عمل نہین کیا گیا اگر یہ بھی فرض کرلیا جاوے کہ دامودر پنتھہ مرتکب تغلب کا ہوا تو بھی یہ خیال کرنا بے جا ہے کہ اوسکو اسباب سے پوری پوری واقفیت نتھی کہ جن معاملات کو وہ بحیثیت سکرٹری مہاراجہ گیکواڑ

بڑودہ مین ۹- نومبر کو علی العموم مشہور تھی-
شہر چھاؤنی سے ایک میل کے فاصلے پر نہین ہے سالم اوس روز رزیڈنسی مین آیا تھا اور راؤجی نے اوس سے کہا تھا کہ وہ کام ہو گیا پس یہ بات قیاس مین نہین آتی ہے کہ سالم نے جو ہمیشہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس موجود رہا کرتا تھا اپنے آقا کو اس امر کی خبر نہ دی ہو مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ ۹- نومبر روز دوشنبہ کے بعد اول ہی مرتبہ اگلے پنجشنبہ کو کرنل فیر صاحب سے ملاقات کرنے کے واسطے گئے اور اوسوقت یہ بیان کیا کہ مین نے آپ کو زہر دینے کے ارادے کی خبر پچھلے روز یعنے ۱۱- نومبر کو سنی تھی اور چٹھی مندرجہ ذیل ۱۴- نومبر کو لکھی گئی-

جو ملاقات پرسون میری اور آپ کے ہوئی اوسمین مجھکو آپ کی زبانی مفصل کیفیت اس بات کی معلوم ہوئی کہ کسی بدمعاش نے آپ کو زہر دینے کا قصد کیا تھا اور مجھکو اوسکے سننے سے نہایت افسوس ہوا لیکن یہ خدا کی مہربانی تھی کہ اس سخت ارادے مین اوس شخص کو کامیابی نہوئی اگر اس مجرم کے جرم کے ثابت کرانے کے واسطے میری مدد کی ضرورت ہو تو مین بلا تامل مدد دونگا یہ چٹھی مین نے آپکی اطلاع کے واسطے لکھی ہے
مورخہ ۱۴- نومبر ۱۸۷۴ء

دفعہ ۳۷- اب یہ سوال خواہ مخواہ پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت مین مہاراجہ گیکواڑ دوسری نومبر ۱۸۷۴ء کو ایک خریطہ بھیج چکے تو پھر وہ کس واسطے زہر کے ذریعے سے کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے اگر یہ فرض کیا جاوے کہ اس خریطے سے درحقیقت رزیڈنٹون کی تبدیلی مقصود تھی تو اس سوال کا صرف یہ جواب ہو سکتا ہے کہ خریطے کو بھیجنے کی راے مسٹر دادا بھائی نوروجی نے دی ہو گی جنہون نے اوس خریطہ کو مرتب کیا تھا اور زہر دینے کے منصوبے سے بلاشبہہ ناواقف تھے- یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اس راے کو فوراً پسند کر لیا ہو گا-

دفعہ ۳۸- اگر مہاراجہ گیکواڑ اس جرم مین شریک نہوتے تو اونکو یہ طریقہ اختیار کرنا واجب تھا کہ وہ فوراً کرنل فیر صاحب کے پاس جاکر اپنا تردد ظاہر کرتے اور متواتر

اوس کے

ملازمون کو اس امر پر مائل کرنے کے واسطے دیے گئے تھے کہ جو کچھ رزیڈنٹی مین مہاراجہ گیکواڑ کے معاملات کی نسبت ظہور مین آوے ہمیشہ اوسکی خبر دیتے رہین اور یہ معمولی انعام نہین تھے جو مہاراجہ صاحب خوشی کے وقت صاحب رزیڈنٹ کے ملازمون کو دیا کرتے تھے پس جو روپیہ اون صورتون مین دیا جاوے وہ ہمارے نزدیک رشوت ہے مگر ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ آیا مہاراجہ گیکواڑ بھی اسکو رشوت خیال کرتے تھے یا نہین۔

دفعہ ۱۷۔ مگر یہ سوال دریافت کیا جاسکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو راؤجی یا نرسو سے یہ توقع ہوسکتی تھی کہ وہ ایک ایسی رقم کے عوض مین جسکو اوس کام سے کچھ مناسبت نتھی جسکا انجام دینا اون کے ذمہ قرار پایا تھا ایک قتل کے مرتکب ہون اسکا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیے کے ذریعے سے جو اونہون نے نرسو اور راؤجی کو دیا اور اپنے پاس اون کے بلانے اور چیزون کے دینے سے اونکو اپنا گرویدہ کرلیا اور درصورت کامیابی کے اونکو بڑے انعام کے دینے کا وعدہ بھی کیا تھا راؤجی بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ایک لاکھ روپیہ اور نرسو سے بھی اسی قدر روپیہ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ہمارے حین حیات اور ہمارے عیال و اطفال کے واسطے گذر اوقات کے بندوبست کرنے کا ارادہ کیا تھا پس اون غریب آدمیون کے نزدیک جو پہلے ہی سے مہاراجہ گیکواڑ کے متعلق تھے یہ وعدہ بلاشبہہ ایک کافی ترغیب اسبات کے واسطے معلوم ہوئی کہ وہ ایک ایسے طریقے مین کرنل فیر صاحب کو ہلاک کرین جسکا اثر فوراً نہو اور وہ پکڑے نہ جاوین بلکہ رفتہ رفتہ اونکو ہلاک کرین۔

دفعہ ۱۷۔ جو طریقہ مہاراجہ گیکواڑ نے ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو یا اوس کے بعد اختیار کیا تھا اوس سے اونکی بے گناہی نہین پائی جاتی دامودر پنتھ کی شہادت سے اسبات کا یقین ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو یہ بات معلوم تھی کہ زہر دینے کا قصد اوسوقت کیا گیا تھا جبکہ وہ اوس روز دس بجے صبح کے کرنل فیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گئے تھے اور اگر اوسوقت بھی اونکو اسکا حال معلوم نتھا تو اوس روز شام سے پہلے اوسکی اطلاع ہوگئی ہوگی کرنل فیر صاحب اور اور گواہون نے یہ اظہار دیا ہے کہ زہر دینے کی خبر چھاؤنی

اور یہ بات اوس شہادت سے ثابت ہوئی ہے جسکا ہمنے خلاصہ بیان کیا ہے اول ۱۸۷۳ء
کے اخیر مین اور ۱۸۷۴ء کے شروع مین مہاراجہ گیکواڑ کا مقصد بظاہر صرف اوس امر کی اطلاع
حاصل کرنا تھا جو رزیڈنٹی مین ریاست بڑودہ کے معاملات کی بنسبت پیش آوے مہاراجہ صاحب
ہر ایک بات کو بالکل اپنے اختیار مین رکھتے تھے اور سالم اور یشونت راؤ سے ایجنٹ کا کام
لیتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا اوس سے اپنے پریوٹ سکرٹری دامودر پنت کو بھی آگاہ نہین
کرتے تھے مہاراجہ صاحب راؤجی اور نرسو سے علیحدہ امینا سے گفتگو کرتے تھے جبکہ مہاراجہ
گیکواڑ اسبات سے نہایت آزردہ ہوے کہ صاحب رزیڈنٹ نے لکشمی بائی کے ساتھ
اونکی شادی کو اور اوس کے لڑکے کی ولادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اوسوقت
اونکو زہر دینے کا خیال آیا اور اونھون نے ویسا ہی کیا مہاراجہ صاحب نے راؤجی اور
نرسو کو ذاتی ترقی اور انعام کا لالچ دیا چنانچہ اونکو اوس انعام کی بنسبت بڑا بھروسہ
اون رقمون کی سبب سے ہو گیا جو اونکو دی گئی حالانکہ جس مقصد کے واسطے اونکو
روپیہ دیا گیا تھا وہ اتبک بحسب ظاہر صرف یہی تھا کہ جو کچھ رزیڈنٹی مین ہوتا تھا
اوسکی خبر دیا کرین ۱۸۷۳ء کے اخیر مین مہاراجہ گیکواڑ نے راؤجی کو اوسکی شادی کیوقت
مبلغ پان سو روپیے دیے بعد اوس کے ماہ مئی یا جون ۱۸۷۴ء مین مبلغ تین سو روپیہ اور
مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کے انعام کی بابت یعنے کل آٹھ سو روپیے ملے نرسو کو مبلغ تین سو
روپیے نوساری کی شادی کے انعام کی بابت اور دو سو پچاس روپیے بغیر بیان
کرنے کسی خاص کام کے اوسکو ملے کل ساڑھے پان سو روپیے ہوے جو اختلاف قیمت
کا بڑودے کے روپیہ اور حضور ملکہ معظمہ کے روپیے مین ہوتا ہے اوس کے مجرا دینے کے بعد
بھی یہ رقمین بلاشبہہ اوس قلیل تنخواہ کے لحاظ سے بڑی تھین جو راؤجی اور نرسو کو رزیدنسی
مین ملتی تھی اور یہی کیفیت اوس ڈیڑھ سو روپیے کی ہے جو آیا کو دو موقعون پر ملا یعنی
اول مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کے وقت اور دوم اوسوقت جب کہ اوسکو پچاس روپیہ
اپنی اخیر ملاقات کے بعد جو ماہ اکتوبر ۱۸۷۴ء مین ہوئی تھی ملے تھے اور اونکو کسی خاص
واقعہ سے کچھ تعلق نتھا ہمکو اوس راے کے ظاہر کرنے مین کچھ تامل نہین ہے کہ یہ انعام ان

الزامون

کے خریطے کا ذکر کیا تو مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مسٹر داد ابھائی نوروجی دیوان نے اوس خریطے کو لکھا تھا۔ اور دیوان موصوف اوسکا جواب وہ ہے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ مہاراجہ گیکواڑ کا ایک حیلہ تھا اور مہاراجہ صاحب کو جو یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ خود اپنا دیوان منتخب کرلین اوسکا یہ منشا تھا کہ (جیسا کہ کرنل فیر صاحب نے زبانی مہاراجہ گیکواڑ سے بیان کیا تھا) کہ جو خط کتابت وہ حضور وسیسرائے بہادر یا گورنمنٹ بمبئی کے نام ارسال کرین اوس کے وہ خود جوابدہ ہون علاوہ اس کے مہاراجہ گیکواڑ نے اوس تحریری جواب مین جو اونہون نے ہمارے روبرو پیش کیا ہے یہ تسلیم کیا ہے کہ اونہون نے وہ خریطہ بھجوایا تھا مہاراجہ گیکواڑ کی شادی کی تقریب مین جو بمقام نوساری عمل مین آئی کرنل فیر صاحب کا شریک نہونا گو وہ گورنمنٹ ہند کے حکم کے بموجب تھا مہاراجہ صاحب کو ناگوار گذرا ہوگا اور جو ذکر مہاراجہ صاحب نے اس معاملے مین امینا سے کیا تھا اوسکا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہین ہوسکتا کہ اونکو شادی کی نسبت نہایت فکر تھی اور اسمین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ یہ فکر اونکو لڑکے کی ولادت کے بعد اور بھی زیادہ ہوگئی ہوگی۔

دفعہ ۶۹۔ اسبات کا امتیاز کرنا مشکل ہے کہ مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے کسی ملکی وجہ سے اپنے دل مین خصومت رکھتے تھے یا کسی ذاتی وجہ سے اس تحقیقات مین کسی طرح پر یہ بات ثابت نہین ہوتی ہے کہ کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ کی نسبت کوئی ذاتی بدسلوکی ظاہر کی تھی پس جہانتک ہمکو معلوم ہوسکتا ہے کرنل فیر صاحب اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان امورات سلطنت مین اختلاف راے ہونے کے سبب سے عداوت پیدا ہوئی تھی مگر اس امر مین بھی کلام نہین ہوسکتا ہے کہ جو نفرت مہاراجہ صاحب کرنل فیر صاحب سے رکھتے تھے وہ ملکی اور ذاتی وجوہات دونون پر مبنی تھی اور ہم اون کے اس بیان کو صحیح نہین تسلیم کرسکتے کہ اونکو کرنل فیر صاحب سے کوئی ذاتی عداوت نتھی۔

دفعہ ۷۰۔ جس طریقے مین مہاراجہ گیکواڑ نے راؤجی اور نرسو اور امینا آیا سے گفتگو شروع کی تھی اوسکا آخر کار یہ نتیجہ ہوا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے واسطے سازش کی گئی

بالطبع میرے حق مین بڑے تردد کا باعث ہوا ہے خصوصًا اوسوجہ سے کہ ایسے وقت پر اکثر لوگ موقع پاکر اپنے ذاتی نفع کی غرض سے میری نسبت غلط خبرین مشہور کرتے ہین اور میری رعایا کو ہمیشہ مجھہ سے مخالفت اور سرتابی کرنے پر آمادہ کرتے ہین اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ اس سال کی آمدنی مین بڑا نقصان ہوگا اور رعایا ہمیشہ متردد رہے گی اور اسبات کا سمجھنا کچھہ مشکل نہین ہے کہ ان باتون سے اوس انتظام مین بڑا خلل واقع ہوگا جو مین کرنا چاہتا ہون حضور اوس کام کی اصلیت اور اندازے سے بخوبی واقف ہین جو مجھکو کرنا پڑتا ہے پس مین اپنی طرف سے اور جن شخصون کو مینے اوس کام کے واسطے معین کیا ہے اونکی طرف سے یہ عرض کرتا ہون کہ اگر کرنل فیر صاحب یہان بدستور گورنمنٹ انگریزی کے نائب رہین گے اور میرے اور میرے اہلکارون کی نسبت اسی طرح پر تعصب اور مخالفت کے ساتھہ پیش آوین گے تو مجھکو اپنی کوششون مین کامیابی کی ہرگز توقع نہوگی۔

مین بیخ نیک نیتی اور دیانت داری کے اور کوئی بات کرنل فیر صاحب سے منسوب نہین کرتا ہون مگر صاحب موصوف کی راے اور تدبیر ایک نرالے طور کی ہے اور اونکی راے اور خیالات بعض معاملات مین حد اعتدال سے متجاوز ہین اور جو کچھہ اونھون نے ابتک کہا ہے یا کیا ہے اوسکی تایید کرنا وہ خواہ مخواہ اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین۔

دفعہ ۶۷۔ اس چٹھی کے جواب مین حضور وایسرائے بہادر نے اون وجوہات کی نسبت جنپر مہاراجہ گیکواڑ نے رزیڈنٹ بڑودہ کی تبدیلی چاہی تھی بحث کرنا فضول خیال کیا مگر جو معاملات ظہور مین آئے تھے اونپر بخوبی لحاظ فرماکر اور علاوہ اس کے گورنمنٹ ہند کی اس ارادے پر عمل کرکے کہ مہاراجہ گیکواڑ کو ایک جدید انتظام کی کامیابی کے ساتھہ کرنے کیواسطے ہر طرح پر موقع دیا جائیگا حضور ممدوح نے مہاراجہ گیکواڑ کو اپنے اس ارادے سے مطلع کیا کہ ہم سر لویس پیلی صاحب کے سی ایس آئی کو کرنل فیر صاحب کی جگہہ بڑودے مین ایجنٹ مقرر کرنا چاہتے ہین۔

دفعہ ۶۸۔ جو شہادت اس مقدمے کی مسل مین شامل ہے اوسکا زیادہ تر حوالہ دینا اور اسبات کا ثابت کرنا نہایت فضول ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب سے سخت عداوت رکھتے تھے یہ سچ ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب نے مہاراجہ گیکواڑ سے ۲ نومبر ۱۸۷۵

اوسوقت سخت بیمار ہوجاتے گو اونکی جان ضایع نہوتی

دفعہ ۶۵۔ ہم یہ بھی یقین ظاہر کرچکے ہین کہ راؤجی نے نرسو کی سازش سے ۹۔ نومبر کو شربت کے پیالے مین زہر ملایا تھا گو نرسو زہر ملانے کے وقت موجود نتھا ہم خیال کرتے ہین کہ راؤجی اور نرسو کے ان ارادون سے اپنے آقا کو ضرر پھونچانے مین کوئی ذاتی غرض نتھی بلکہ اور شخصون نے اونکو اسبات کی ترغیب دی تھی اور ہم یقین کرتے ہین کہ وہ شخص مہاراجہ گیکواڑ تھا جسنے اونکو یہ ترغیب دی تھی چنانچہ ہماری دانست مین راؤجی اور نرسو اور دامودر پنتھ کی شہادت سے اسکا ثبوت ہوتا ہے جو مرکب چورے اول راؤجی نے ملائے تھے اونکا ایک جزو سنکھیا تھا اور جو چورا ۹۔ نومبر کو ملایا گیا اوسمین سنکھیا اور ہیرے کا چورا تھا۔

دفعہ ۶۶۔ جس سبب سے مہاراجہ گیکواڑ کرنل فیر صاحب کو زہر دینے پر آمادہ ہوے وہ یہ تھا کہ وہ صاحب موصوف سے سخت عداوت رکھتے تھے اور اونکی تبدیلی چاہتے تھے چنانچہ جو خریطہ دادا بھائی نوروجی وزیر مہاراجہ گیکواڑ نے گیکواڑ کی طرف سے حضور ولیسراے بہادر کے نام ۱۲۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو لکھا تھا اوس سے وہ عداوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے جو گیکواڑ کو کرنل فیر صاحب سے تھی۔ یعنے مہاراجہ گیکواڑ نے لکھا تھا کہ مجھکو یہ خیال آیا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ حال نے ہمیشہ سے میری نسبت اختیار کیا ہے اوس سے مین حضور کو مطلع کرون یا نہین اور حضور کے غور کے واسطے یہ امر عرض کرون کہ درصورت اوس نااتفاقی کے جو ہمارے درمیان ہی مین آیندہ صاحب موصوف کے ہاتھ سے بغیر کسی تعصب کے عمدہ سلوک کی کیونکر توقع کرسکتا ہون۔

بعد اوس کے گیکواڑ نے اپنے اور اپنے انتظام کی نسبت صاحب موصوف کی دلی مخالفت کا ذکر کیا ہے اور دو مثالین اسبات کی بیان کی ہین کہ سابق مین کرنل فیر صاحب کے چال چلن کی نسبت تعرض کیا گیا تھا اور یہ لکھا ہے کہ یہ دو مثالین جو مین نے بیان کین اون سے اوس پریشانی اور تکلیف کی کیفیت بخوبی سمجھ مین نہین آسکتی ہے جو مجھکو بالفعل صاحب رزیڈنٹ کے ہاتھ سے پھونچتی ہے گورنمنٹ انگریزی کے نائب کا یہ طریقہ

پس نہ تو کوئی ذاتی نہ کوئی ملکی سبب ایسا تھا جو مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کرتا جسکا الزام میری نسبت لگایا گیا ہے اور مین حلفاً یہ بات بیان کرتا ہون کہ مین نے ہرگز نہ تو بذات خود اور نہ اپنے کسی ایجنٹ کی معرفت اس قسم کی ہدایت کی اور مین بیان کرتا ہون کہ اس امر کی نسبت امینا آیا اور راوجی اور نرسو اور دامودر پنچھ کی کل شہادت محض غلط ہے مین نے رزیڈنٹی کے کسی ملازم کو صاحب رزیڈنٹ کی نسبت جاسوس کا کام دینے یا جو کچھ رزیڈنسی مین ہوتا تھا اسکی مجھکو اطلاع دینے کی ہرگز ہدایت نہین کی اور نہ مین نے انکو کسی مقصد کے واسطے روپیہ دیا اور نہ روپیہ دلوایا مین ان انعامون کا کچھ ذکر نہین کرتا جو خوشی یا تیوہارون کے موقعون پر مثلاً شادی وغیرہ مین شاید رزیڈنسی کے ملازمون کو دیے گئے ہون گو ان خفیف معاملات کی نسبت جو رزیڈنسی یا میرے خاص محل مین وقوع مین آتے تھے طرفین کو اطلاع ہوئی ہو مگر مین نے بذات خود اس مقصد کے واسطے ان ملازمون سے گفتگو نہین کی اور نہ مین اسبات سے واقف ہون کہ اس مقصد کے واسطے کچھ روپیہ دیا گیا ہے اور نہ مین نے اس قسم کے بندوبست کی اجازت دی جس سے رزیڈنسی کے رموز کی مجھکو اطلاع دیجاے۔

دفعہ ۶۳۔ اب ہم اوس تمام شہادت کا جو اس مقدمے کے سمجھنے کے واسطے ضرور تھی ایک خلاصہ بیان کرچکے شہادت کے باقی حصون کا ذکر اوس عام راے مین جو ہم آیندہ بیان کرین گے کیا جاے گا۔

دفعہ ۶۴۔ ہم اپنا یہ یقین بیان کرچکے ہین کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے پیالے مین ۹۔ نومبر ۱۸۴۷ء کو زہر ملایا گیا اور ہمکو اس امر مین کچھ شبہہ نہین ہے کہ یہ زہر کرنل فیر صاحب کے ہلاک کرنے کی نیت سے ملایا گیا ہماری راے مین اس یقین کے واسطے کہ اس سے پیشتر ماہ ستمبر کے اخیر حصہ اور ۹۔ نومبر کے درمیان کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا قصد کیا گیا ایک کافی وجہ موجود ہے چنانچہ چند مرتبہ راوجی نے اوسوقت صاحب موصوف کو زہر دینے کا قصد کیا جبکہ اوسنے تین مرتبہ مرکب چورون کو ملایا اور اگر اوسکو سنکھیا کی پوری مقدار کے دینے مین خوف نہوتا تو غالب ہے کہ کرنل فیر صاحب

اوسوقت

مگر یہ بات صاف ظاہر ہو کہ یہ چٹھی ہرگز مہاراجہ صاحب کو نہین دی گئی واضح ہو کہ کرنل فیر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ جسوقت صاحب موصوف ماہ مارچ ۱۸۷۴ء مین بمبئی مین تھے تو وہ صاحب گورنر بمبئی کے ساتھ کھانا کھانے کے واسطے گئے تھے۔

دفعہ ۶۱۔ ہم یقین کرتے ہین کہ اپنا تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گئی جیساکہ سابق مین بیان ہوا اور اس قسم کی گفتگو جیسے کہ اوسنے بیان کی ہے اوس کے اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان واقع ہوئی۔

دفعہ ۶۲۔ جسوقت مدعی کی جانب سے بیان ختم ہو چکا تو مہاراجہ گیکواڑ کے وکیل نے اوزکی جانب سے ایک تحریری جواب دعوی پیش کیا نہ تو مہاراجہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی گواہ طلب کیے گئے اور نہ کمیشن کے روبرو اون سے کوئی سوال دریافت کیا گیا۔ چنانچہ اون کے بیان کا اصل مطلب حسب تفصیل ذیل ہے۔

مجھکو کرنل فیر صاحب سے کبھی ذاتی عداوت نتھی اور نہ اب ہے البتہ یہ بات سچ ہے کہ مجھکو اور میرے وزیرون کو یہ یقین تھا کہ جو طریقہ کرنل فیر صاحب نے اختیار کیا تھا اسکیوجہ سے یہ امر ناممکن تھا کہ جو انتظام مین نے اس ہدایت کے بموجب جو ۱۸۷۳ء کی کمیشن کی رپورٹ پر جو ۲۵۔ جولائی ۱۸۷۴ء کے خریطے کے ذریعے سے میرے پاس بھیجی گئی تھی تجویز کیے تھے اور جن کے پورا کرنے مین کوشش کر رہا تھا انکی خاطر خواہ تکمیل ہو پس اس خیال سے اور دادا بھائی نوروجی اور بالا منگیش ویگل اور ہرمسجی اور سیروپدیا اور قاضی شہاب الدین اور اپنے اور وزیرون سے بڑی دیر تک مشورہ کرنے کے بعد مین نے ۲۔ نومبر ۱۸۷۴ء کا خریطہ کرنل فیر صاحب کی معرفت حضور وسیرائے کیخدمتمین بھجوایا اور باوجود ان کے کہنے سننے کے مجھکو یہ یقین تھا کہ جسوقت اصل حقیقت حضور وسیرائے کو معلوم ہوگی تو میرے استعفاے پر التفات کیا جاے گا میرے تمام وزیرون کو بھی یہی یقین تھا اور جو سخت تنبیہ گورنمنٹ بمبئی نے صاحب موصوف کو کی تھی اس کے علم سے ہمارا یہ یقین اور بھی زیادہ مستحکم ہو گیا چنانچہ ۲۵۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو جو کرنل فیر صاحب بڑودے سے تبدیل کر دیے گئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری یہ راے کچھ غلط نتھی۔

تاریخ پچھلی دیوالی سے دو یا چار دن پہلے بیان کرتا ہے ۱۸۶۴ء کی دیوالی ۹ نومبر ۱۸۶۴ء کو واقع ہوئی تھی۔

دفعہ ۵۹۔ عبد اللہ امینا کا خاوند بیان کرتا ہے کہ سالم احاطۂ رزیڈنٹی مین فیضو کے مکان پر پانی پینے کے واسطے جایا کرتا تھا مجھ سے میری عورت نے پہلی اور دوسری ملاقات کا ذکر کیا اور مین اسبات سے واقف تھا کہ اوسکو سو روپے ملے تھے اور عبد اللہ نے اوس گفتگو کا مطلب بیان کیا ہے جو گیکواڑ اور امینا کے باہم تیسری ملاقات مین ہوئی اور جسکا ذکر امینا نے اوس سے کیا تھا عبد اللہ یہ بات جانتا تھا کہ اوسکی عورت کو تیسری ملاقات کے بعد پچاس روپے ملے تھے جس زمانے مین امینا بمبئی مین اور وہ بڑودے مین تھا اوسوقت ایک چٹھی امینا کے پاس سے اوس کے پاس آئی تھی اور اسمین مہاراجہ گیکواڑ کے نام ایک خط ملفوف تھا۔

دفعہ ۶۰۔ چند قطعہ چٹھیان جو امینا اور عبد اللہ کے درمیان اوس زمانے مین آئی گئین جب کہ وہ ۱۸۶۴ء مین مختلف مقامون مین رہتے تھے عدالت کے روبرو پیش کی گئین ان تمام چٹھیون مین سالم اور شیونت راؤ یا اون معاملات کا ذکر ہے جو ریاست بڑودہ سے متعلق تھے چٹھی حرف ڈی مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۸۶۴ء مین جو امینا کیطرف سے عبد اللہ کے نام لکھی گئی ہے مکتوب الیہ سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آیا اس کے پاس وہ کاغذ پہونچا یا نہین جو اوسکی پہلی چٹھی مین ملفوف تھا امینا اور عبد اللہ اور عبد الرحمن عرف رحیم صاحب جنھون نے یہ چٹھیان امینا کے واسطے لکھی تھین بیان کرتے ہین کہ یہ چٹھی مہاراجہ گیکواڑ کے نام کی تھی عبد اللہ مظہر ہے کہ مین نے یہ چٹھی امینا کو بمقام بمبئی مہابلیشور کو جاتے وقت واپس کردی اور اس امر کی نسبت شبہہ کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ امینا نے اسی قسم کی چٹھی لکھی تھی جسکا مضمون عبد الرحمن نے اپنی یاد سے یہ بیان کیا ہے کہ اسمین مہاراجہ گیکواڑ سے روپے کی درخواست تھی اور یہ لکھا تھا کہ صاحب گورنر بمبئی کے مکان پر ایک دعوت ہوئی اور وہان امینا نے کچھ حال تحقیق کیا اور اخیر پر یہ الفاظ تھے کہ تم خائف مت ہو۔ یہ چٹھی پیش نہین کی گئی

ٹھیک ٹھیک میری سمجھ مین نہین آیا بعد اس کے مین نے سالم سے اور نیز مہاراجہ صاحب سے کہا کہ آپ صاحب کے واسطے کوئی جادو نہ کیجیے کیونکہ صاحب کو اوسکا کچھ اثر نہو گا اور اسکی مین نے یہ وجہ بیان کی کہ صاحب لوگ خدا تعالی کے معتقد ہین بعد اس کے سالم نے مجھ سے کہا کہ کوئی چیز صاحب کو کھلا دیجاے تو تمھاری دانست مین اوسکا کیا اثر ہو گا اوس کے سننے سے مجھکو نہایت خوف ہوا کیونکہ اوس سے پہلے مین نے دو شخصونکی زبانی کچھ ذکر سنا تھا بعد اس کے مین نے کہا کہ مہاراجہ صاحب مین اب رخصت ہوتی ہون مین اسوقت مہاراجہ صاحب کو یہان نہین دیکھتی اگر وہ پہلے موجود ہوتے تو وہ میرے بیان کی تصدیق کرتے بعد اس کے سالم نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جو کچھ مہاراجہ صاحب کہین تم اوسکو کان لگا کر سنو اگر تم اون کے کہنے پر عمل کروگی تو تمھاری باقیماندہ زندگی کے واسطے تمکو گذر اوقات کا کافی ذریعہ میسر آوے گا۔

بعد اوس کے سالم نے مجھ سے کہا کہ تمھارا خاوند بھی نوکر ہو جاے گا اور تمکو آیندہ نوکری کرنے کی کچھ ضرورت نرہے گی اس کے جواب مین مین نے سالم سے کہا کہ مین ابتک کچھ حالت فاقہ کشی مین نہین رہی ہون مین نے ابتک اپنے ایام زندگی حکام انگریزی کی ملازمت مین بسر کیے ہین جسوقت مین مہاراجہ صاحب سے رخصت ہونے کو تھی تو مین نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ جو کچھ کوئی شخص ایسے رزیڈنٹ صاحب پر عمل کرنے کی نسبت کہے اوسپر آپ التفات نہ کیجیے کیونکہ اگر صاحب کے حق مین کوئی ضرر ہو جاوے گا تو آپ تباہ ہو جائین گے تب مجھکو یہ خیال آیا کہ مہاراجہ صاحب اسپر خفا ہو گئے کیونکہ انہون نے سالم سے کہا کہ تم اس آیا کو لے جاؤ چنانچہ مین اور سالم زینے سے اوتر کر اوس مقام کو گئے جہان گاڑی ٹھہری ہوئی تھی)) یہ بات یاد ہو گی کہ لکشمی بائی کا لڑکا سولھوین اکتوبر ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوا تھا جسوقت سالم دوسری مرتبہ رزیڈنٹی کو آیا اوسنے امینا سے کہا کہ مین نے پچاس روپیے تمھارے بستر کے نیچے رکھ دیے ہین چنانچہ وہ روپیہ اوسنے وہان پائے چھوٹے آیا کے اس بیان کی کہ وہ اس موقع پر اوس کے ہمراہ محل کو گئی تائید کی ہے اور علے ہذا اوڈ گاڑی بان نے بھی اوسکی تصدیق کی ہے جو ملاقات کی

اور وہان سالم نے مجھکو دو سو روپیے نوساری کی شادی کے انعام کی بابت دیے جسمین سے نصف میرے واسطے اور نصف امینا کے واسطے تھے چنانچہ مین نے سو روپیے امینا کو دیدیے اس گواہ نے آیا کے اس بیان سے کہ اوسنے امینا سے مہاراجہ صاحب کے پاس جانے کی درخواست کی تھی اختلاف کیا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ وہ مجھکو لی گئی اس موقع پر صندل گاڑی بان تہا اور اوسنے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امینا اور کریم کو گاڑی مین سوار کرا کے محل کو لے گئے۔

دفعہ ۵۸- آیا بیان کرتی ہے کہ تیسری ملاقات ماہ رمضان مین ہوئی اور اوسکے خاوند نے ملاقات کی تاریخ پندرہوین یا اٹھارہوین اوس مہینے کی بیان کی ہے ۱۸۷۴ء مین رمضان بارہوین اکتوبر ۱۸۷۴ء کو شروع ہوا تھا پس عبداللہ خان کے بیان کے بموجب یہ ملاقات ستائیسوین یا تیسوین اکتوبر کو ہوئی ہوگی امینا کہتی ہے کہ سالم میرے پاس اس مضمون کا پیغام لایا کہ مہاراجہ گیکواڑ تم سے ملنا چاہتے ہین چنانچہ مین اور میرا خدمتگار لڑکا چھوٹو ایک گاڑی مین بیٹھکر جو میرے خاوند نے ہم پہونچائی تھی مہاراجہ صاحب کے پاس گئی اور راستہ مین مین نے سالم کو طلب کیا اور اوسکے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے روبرو گئی اور مہاراجہ صاحب کے ساتھ مجھے مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی مہاراجہ صاحب نے اول مجھ سے یہ دریافت کیا کہ کیا میمصاحبہ نے بچہ کی نسبت کچھ ذکر کیا ہے میمصاحبہ سے مراد مسٹر بوڈی صاحب کی میمصاحبہ سے تھی اور لڑکے سے مراد اوس لڑکے سے تھی جو مہاراجہ صاحب کے یہان پیدا ہوا تھا مین نے کہا کہ میمصاحبہ نے کچھ ذکر نہین کیا اور مجھکو کچھ حال معلوم نہین بعد اس کے مہاراجہ سے کہا کہ جسوقت میمصاحبہ آپ کے پاس واپس آوینگی تو آپ کے حق مین کوئی بہتری کی بات ہوگی میمصاحبہ اور کرنل فیر صاحب دونون خیرخواہ ہین پس جو صاحب کہین تمکو اوسپر عمل کرنا چاہیے اور کچھ خوف زدہ مت ہو اوس کے بعد سالم نے کہا کہ کوئی جادو بھی کام دے سکتا ہے یا نہین چنانچہ سالم نے سب سے پہلے جادو کا ذکر کیا یعنے سالم نے کہا کہ اگر کوئی سحر کیا جاوے تو کیا صاحب کا دل پھر جاویگا لیکن اوسکا مطلب

کہ مین مہاراجہ گیکواڑکے پاس اوس کے ہمراہ گیا اور کار رہائی اوسوقت گاڑی بان تھا مین نے وہ گفتگو سنی جو آیا اور مہاراجہ گیکواڑکے درمیان ہوئی گیکواڑنے آیا سے یہ استدعا کی کہ وہ مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ سے اونکی سفارش کرے کیونکہ بہت سے شخص اونکی نسبت صاحب رزیڈنٹ سے عرض معروض کر رہے تھے آیا نے جواب دیا کہ مین فیر صاحب کی میمصاحبہ سے کچھ عرض نہین کرسکتی کار رہائی مظہر ہے کہ مین اینا آیا اور فیضو کو اسی موقع پر گاڑی مین سوار کراکے مہاراجہ صاحب کے محل کو لے گیا۔

دفعہ ۵۷ - آیا بیان کرتی ہے کہ مین نے دوسری ملاقات ماہ جون ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ گیکواڑکے نوساری سے واپس آنے کے بعد سالم اور کریم کی استدعا سے کی تھی اوس کے ہمراہ کریم مذکور گیا تھا سالم راستہ مین اون کے ساتھ ہولیا اور آیا اور کریم کو گیکواڑکے پاس لے گیا مہاراجہ گیکواڑنے آیا سے دریافت کیا کہ آیا مسٹر بودی صاحب کی میمصاحبہ نے ہماری شادی کی نسبت جو نوساری مین ہوئی کچھ تم سے ذکر کیا ہے اینا نے جواب دیا کہ مین نے کچھ نہین سنا لیکن جسوقت مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ انگلستان سے واپس آئین گی تو آپ کے حق مین کچھ بہتر ہوگا کیونکہ میمصاحبہ موصوفہ اور کرنل فیر صاحب آپ سے بہت خوش ہین بعد اوس کے مہاراجہ گیکواڑنے کریم سے کہا کہ تم میری نسبت مسٹر بودی صاحب سے کچھ کلمہ خیر کہو جسوقت اینا اور کریم رخصت ہونے کو ہوے تو مہاراجہ گیکواڑنے سالم سے کہا کہ تم اونکو کچھ دیدو تب سالم نے کریم سے کہا کہ تم کل نشونت راؤ کے مکان پر آنا چنانچہ دوسرے روز شام کو کریم اینا کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس دوسو روپے ہین جسمین سے نصف روپیہ اسنے دوسرے دن صبح کو اینا کو دیدیے اینا نے خیال کیا کہ یہ انعام اوس شادی کی بابت ہے جو نوساری مین ہوئی جو بیان آیا نے مہاراجہ کی ملاقات اور گفتگو کے عام منشا کی نسبت کیا ہے اوسکی تصدیق کریم نے کی ہے لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑنے اینا سے دریافت کیا کہ آیا صاحب رزیڈنٹ ہمسے شادی کی وجہ سے (جس سے مہاراجہ صاحب کی مراد لکشمی بائی کی شادی سے تھی) ناراض تو نہین ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مین دوسرے روز نشونت راؤ کے مکان کو گیا

معاملات مین سالم کا نام چھپانے اور مہاراجہ گیکواڑکو بچانے کے واسطے مٹوایا تھا اور یہ فعل مین نے مہاراجہ گیکواڑکے حکم سے کیا تھا وہ اب تسلیم کرتا ہے کہ یہ بات نہایت نامناسب تھی کیونکہ روشنائی کے داغ فوراً نظر پڑجاتے ہین یہ کاغذات دامودر پنتھ کے اون کاغذات کے حصے تھے جو مہاراجہ گیکواڑکی گرفتاری کے دن محل مین مہر بند کیے گئے تھے اور گجانند اور مسٹر سوٹر صاحب کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ کاغذات بعدہ دامودر پنتھ کی موجودگی مین کھولے گئے تو وہ اوسی حالت مین تھے جیسے کہ وہ ہمارے روبرو پیش کیے گئے - اخیر پر دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ نورالدین کو سنکھیا کے واسطے کچھ روپیہ نہین دیا گیا کیونکہ اوس سنکھیا کے دینے کے عوض مین اوس سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑکے شفاخانے مین اوسکو کچھ کام دیا جاے گا نورالدین گرفتار کیا گیا ہے مگر اوسکی گواہی نہین لی گئی -

دفعہ ۵۶ - اس مقدمے مین باقیماندہ شہادت امینا آیا اور اون شخصون کی ہے جو اوس سے تعلق رکھتے ہین آیا مذکور ابتدا مین فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر رہی اور ماہ مارچ ۱۸۷۲ع مین اون کے ہمراہ بمبئی کو گئی بعد اس کے وہ ایک مہینہ بمبئی مین رہی اور بڑودہ کو واپس آنے کے بعد مسٹر بوڈی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس جو اوسی زمانہ مین بڑودہ مین رہتے تھے نوکر ہوگئی وہ بیان کرتی ہے کہ مین نے تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑسے اون کے محل مین ملاقات کی اور اوسوقت شام کا وقت تھا - پہلی ملاقات اوسنے فیضو چوبدار رزیڈنٹی کے ہمراہ اوسوقت کی تھی جبکہ ۱۸۷۳ع کی کمیشن قریب برخاست کے تھی اور وہ بیان کرتی ہے کہ مین فیضو کے کہنے سننے سے گئی تھی امینا اور فیضو کو سالم نے گیکواڑکی خدمت مین پیش کیا جو اتفاقیہ اونکو راستہ مین مل گیا تھا گیکواڑنے امینا سے دریافت کیا کہ آیا تو نے مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ کی زبانی کمیشن کی نسبت کوئی ذکر سنا ہے اور اوسکو یہ ہدایت کی کہ اگر میمصاحبہ نے کچھ ذکر کیا ہو تو سالم یا پیشوتن راؤ کی معرفت اوسکی اطلاع بھیجدو اگرچہ فیضو اس امر سے منکر ہے کہ اوسنے امینا آیا کو مہاراجہ صاحب کے پاس جانے پر آمادہ کیا تاہم وہ بیان کرتا ہے

کہ سالم ۹ تاریخ کی صبح کو راؤجی کے مکان کو گیا لیکن اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خالیا گیا ہوگا اور چونکہ سالم مہاراجہ گیکواڑ کے پاس قبل اس سے کہ مہاراجہ صاحب اوسرونت صبح کو حسب معمول صاحب رزیڈنٹ کے ملنے کو آوین واپس پہونچ گیا ہوگا اسوجہ سے وہ بات جو مہاراجہ گیکواڑنے دامودر پنتھ سے بیان کی یعنے یہ کہ سالم راوجی کے مکان کو اسوقت سے گیا تھا کہ جو کچھ چور اچایا ہو اوسکو ضایع کردے غالبًا صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہ بات بمشکل سمجھ مین آتی ہے کہ جو بیان مہاراجہ گیکواڑنے دامودر پنتھ سے کیا تھا اوسکو اوسنے اپنی طبیعت سے بنایا ہو۔

دفعہ ۵۵۔ دامودر پنتھ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑنے میری موجودگی مین متواتر سالم اور بیشونت راؤ کو یہ تاکید کی کہ وہ زہر دینے کی نسبت مطلق ذکر نہ کرے یہ شخص اس تحقیقات مین مدعی یا مدعا علیہ کی جانب سے بطور گواہ کے طلب نہین کیے گئے ہین دامودر پنتھ نے اوس طریقے کو بیان کیا ہے جسکے بموجب اوس کے خانگی سررشتہ مین حساب رہتا تھا اس مقام پر صرف اسبات کا ذکر کرنا کافی ہوگا کہ سب سے پہلا کاغذ وہ یادداشت ہے جسمین ادائے روپے کی بابت حکم ہے اور جسپر رسید یا بندہ کی ہے۔ اس یادداشت سے ہر روز ایک روزنامچہ اور روزنامچہ سے ماہواری حساب اور ماہواری حساب سے سالانہ حساب تیار کیا جاتا ہے یادداشت اور روزنامچہ بہ آسانی تلف ہوسکتے ہین لیکن جبکہ ایک مرتبہ ماہواری حساب تیار ہوجاے اور سالانہ حساب مین شامل کردیا جاوے تو کسی خاص رقم کا سراغ مٹانے مین زیادہ دقت ہوجاتی ہے اور یہی وجہ ہے جو دامودر پنتھ نے وقت سوال جواب کے اون تمام کاغذات کے تلف نہ کرنے کی نسبت بیان کی جو کسیطرح پر اون معاملات سے متعلق ہین جو اس تحقیقات کے باعث ہوے ہین چار روزنامچون مین رقمون کے مٹانے کا قصد کیا گیا تھا دامودر پنتھ کہتا ہے کہ مینے بلونت راؤ کلرک سے کہا کہ جس مقام پر سالم کا نام درج ہے وہان روشنائی ڈالکر مٹادو بلونت راؤ ان قیودات کے مٹانے سے انکار کرتا ہے یہ رقمین نہایت بے تمیزی کے ساتھ مٹائی گئین گو اونکا نشان بالکل باقی نہین رہا دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے ان رقمون کو ان

واضح ہو کہ دامودر پنتھ کرنل فیر صاحب کے عہد مین کبھی رزیڈنسی کو نہین گیا اور وہ مہاراجہ گیکواڑ کے ہمراہ صرف ایک مرتبہ سر لوئس پیلی صاحب کے رزیڈنٹ مقرر ہونے کے بعد گیا اوسنے راؤجی کو کبھی محل مین نہین دیکھا لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ سالم نے مہاراجہ گیکواڑ سے میری موجودگی مین اوسوقت جبکہ کرنل فیر صاحب کو ماہ ستمبر مین پھوڑے کی تکلیف تھی مہاراجہ گیکواڑ سے یہ بات کہی کہ مین نے راؤجی کو اوس پلاسٹر مین جو پھوڑے پر لگایا جاتا ہے سنکھیا کے ملانے پر آمادہ کیا تھا اور اس سے پھوڑے مین سوزش پیدا ہوئی اور کرنل فیر صاحب نے اسوجہ سے پلاسٹر کو علیحدہ کر دیا دامودر پنتھ نے اس گفتگو کا ذکر کیا ہے جو بقول اوس کے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ کئی مرتبہ ۹۔ نومبر سے لے کر اوسکی گرفتاری کے زمانے تک ہوئی تھی اگر یہ گفتگو واقعی ہوتی اور اونکی نسبت اوسکا بیان صحیح ہے تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ اوس خبر سے واقف تھے جو ۹۔ نومبر کو نسبت اقدام زہر خورانی کرنل فیر صاحب کے مشہور ہوئی تھی ۹۔ نومبر کی گفتگو مین ایک ایسی بات ہے جسکی تصدیق خارجی شہادت سے ہوتی ہے اور اوس سے ان ملاقاتون کی نسبت دامودر پنتھ کے بیان کی تائید ہوتی ہے جسوقت مہاراجہ گیکواڑ ۹۔ نومبر کی صبح کو رزیڈنسی سے واپس آتے تھے تو اونہون نے دامودر پنتھ سے کہا کہ سالم آج صبح کو راؤجی کے مکان پر اس مقصد کے واسطے دوڑا گیا کہ جو پوٹریان زہر کی باقی رہی ہون اونکو بے کر آگ مین جلا دے نتھا جگا نے جو چھاؤنی بر دودہ کے صدر بازار کی صفائی کا مہتمم تھا جہان راؤجی رہا کرتا تھا سالم صدر بازار کی جانب شہر سے جاتا ہوا ۹۱۔ نومبر کی صبح اور پانچ منٹ بعد شہر کی طرف واپس آتے ہوے دیکھا محمد علی بخش چپراسی رزیڈنسی نے سالم سے بمقام رزیڈنسی قبل اس سے کہ کرنل فیر صاحب صبح کی ہوا خوری سے واپس آوین کچھ گفتگو کی اور جسوقت وہ صدر بازار سے ڈاکٹر سیورٹو صاحب کے مکان سے رخصت ہو کر جہان وہ کرنل فیر صاحب کی چٹھی لے کر گیا تھا رزیڈنسی کو واپس آتا تھا تو اوسنے راستہ مین سالم کو شہر کی طرف واپس جاتے ہوے دیکھا اب نتھا جگا اور محمد علی بخش کی اس شہادت سے گو یہ بات صاف صاف نہین ثابت ہوتی

پس اب یہ امر غور طلب پیدا ہوتا ہے کہ وامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے جواہر خانے سے ہیرے کیون نہ لیے جہان ہمیشہ بہت سے ہیرے موجود رہتے تھے اس سوال کا صرف یہ جواب ہو سکتا ہے کہ نئے ہیرون کی خرید کا چھپانا بہ نسبت اوس کے کہ وہ ایک ایسے جواہر خانے سے بے جا وین جسکا محافظ اس معاملے کو اپنے حساب کتاب مین ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا زیادہ تر آسان خیال کیا گیا۔

دفعہ ۳ ۵۔ وامودر پنتھ اوس دن شام کو جبکہ مہاراجہ گیکواڑ قید کیے گئے (۱۴۔ جنوری ۱۸۷۵ع) گرفتار کیا گیا تھا اور دو دن تک مہاراجہ صاحب کے محل مین سناپتی کے دفتر مین قید رہا اور بعد اس کے رزیڈنٹی کو بھیجدیا گیا جہان وہ سولہ دن تک انگریزی سپاہیون کے پہرے مین اور بعد ازان پولیس کے پہرے مین رہا وہ اوسوقت محل مین موجود تھا جبکہ مہاراجہ گیکواڑ کی گرفتاری کے بعد اوس کے کاغذات سربمہر کیے جاتے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ جبکہ مین انگریزی سپاہیون کے پہرے سے تنگ آگیا اور یہ خیال بھی میرے دل مین گذرا کہ مین اور کسی طرح پر قید سے رہا نہین ہو سکتا اوجہ سے مسٹر رچی صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کے روبرو ۲۹۔ و ۳۰۔ جنوری کو اقرار کر لیا اور اس اقرار کی تصدیق سر لویس پیلی صاحب کے روبرو ۲۔ فروری ۱۸۷۵ع کو کی گئی اس اقرار کا وہی مضمون ہے جو اوسنے اوس کمیشن کے روبرو بیان کیا اور یہ اقرار اوسنے اوسوقت کیا تھا جبکہ سر لویس پیلی صاحب نے اوس سے معافی کا وعدہ کر لیا۔

دفعہ ۴ ۵۔ اوس کے اقرار کے بعد اوسکا وہ صندوق جسمین مہاراجہ گیکواڑ کے بنج کے کاغذات بند تھے اوسکی موجودگی مین کھولا گیا اور چند کاغذات اوس کے اندر سے پائے گئے وہ بیان کرتا ہے کہ اگرچہ اپنی گرفتاری سے پہلے مجھکو سالم کی زبانی وہ باتین معلوم ہو جاتی تھین جو راؤجی اور اور شخصون کے بیان کی نسبت وہ سنا کرتا تھا تاہم اوسوقت تک جبکہ مینے اپنا اقرار مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا ہرگز راوجی اور نرسو کے اقرارون کا کوئی مفصل حال نہین معلوم ہوا ہم یہ بات نہین کہہ سکتے کہ اس بیان کو صحیح تسلیم کرنا چاہیے مگر اوس کے مخالف کی کوئی شہادت بھی پیش نہین کی گئی ہے

دامودر پنتھ کے اوس بیان کی تصدیق مین جو اونسے نسبت خرید ہیرون کے کیا ہے
بہت کم مدد ملتی ہے اوسمین صرف ایک کتاب ہمارے روبرو پیش کی گئی ہے اوس
کتاب مین سازش کی گئی ہے ہم اس خیال کی کوئی وجہ نہین پاتے کہ پولیس کو سازش
کرنے سے کچھ سروکار تھا اس کتاب مین ۰ و ۸ - نومبر ۱۸۶۴ء مین یہ لکھا ہے کہ ناناجی
نے دامودر پنتھ کے واسطے چھ ہزار دو سو ستر روپے کے ہیرے خریدے اور ہیم چند اسبات کو
تسلیم کرتا ہے کہ یہ رقم خاص میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے مگر وہ بیان کرتا ہے کہ گجانند
انسپکٹر پولیس کی زبردستی سے مین نے یہ رقم اوس روز شام کو جبکہ مین نے مسٹر
سوٹر صاحب کے روبرو اول اپنا بیان کیا (۶ - فروری ۱۸۶۵ء) درج کی تھی
سابق مین ہم بیان کر چکے ہین کہ ہمکو یہ یقین نہین ہے کہ گجانند نے اس قسم کی زبردستی
کی ہو کیونکہ یہ رقمین اوس بیان سے کسیقدر برخلاف ہین جو ہیم چند نے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو کیا اور یہ بات بھی خیال مین نہین آتی کہ گجانند جو ایک ذہین اور چالاک
آدمی ہے اس قسم کی خلاف بیانی کا مرتکب ہو مگر ہم اس حقیقت پر کہ یہ کتاب تبدیل
کی گئی کچھ اعتبار نہین کرنا چاہتے ہیم چند کی شہادت کا صرف ایک حصہ جسکو اس مقدمے
سے بڑا تعلق ہے وہ ہے جو مہاراجہ صاحب کے محل کو ہیرون کے لیجانے اور تین ہزار
روپے نقد کے دینے سے متعلق ہے -

دفعہ ۵۲ - ہیرون کے خرید کے معاملے کی نسبت ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ہماری دانست
مین اس بات کے یقین کرنے کی وجہ معقول ہے کہ دامودر پنتھ نے ماہ اکتوبر اور شروع
ماہ نومبر ۱۸۶۴ء مین مہاراجہ گیکواڑ کی ہدایت سے ناناجی وتل کے پاس سے ہیرے
منگائے اور اونکو لشونت راؤ کے حوالہ کر دیا اور ناناجی نے اون ہیرون کو ہیم چند سے
خرید کیا اور مہاراجہ صاحب کے محل کے حساب کتاب اور ہیم چند کے حساب کتاب مین
اس قسم کی سازش کی گئی ہے جس سے ہیرون کی خرید چھپ جاے بڑودے کے
باشندے مثل ہندوستان کے اور باشندون کے غالبًا ہیرے کے چورے کی مہلک
تاثیر پر اعتبار کرتے ہین گو بظاہر اس قسم کے اعتبار کی کوئی وجہ معقول نہین معلوم ہوتی

ونایک راؤ کے ہاتھ ہیرون کے فروخت سے انکار کرتا ہے وہ تسلیم کرتا ہے کہ ۳-دسمبر ۱۸۷۴ء کو مین نے ناناجی وتل کے پاس سے دو ہزار روپیے اور دوسری تیسری جنوری ۱۸۷۵ء کو پھر دو ہزار روپیے اور اوس کے پاس سے پائے مگر وہ بیان کرتا ہے کہ یہ روپیہ ہنڈوی کے لین دین کی نسبت تھا ہنڈویون کا لین دین شیوچند خوشحال چند کے نام سے جو پونا کے کوٹھی وال ہین حساب کتاب مین لکھا جاتا ہے اور ناناجی وتل نے اس کوٹھی سے سات ہزار روپیے کا اسباب خریدکیا تھا اور ہیم چند کی دکان سے اس قدر روپیہ کی ہنڈویان ہم بھونچا کر بھیجی تھین یہ خاطرخواہ ثابت نہین ہوتا کہ ۳-دسمبر ۱۸۷۴ء کو اور ۲-۳-جنوری کو جو دو دو ہزار روپیے دیے گئے وہ ہنڈویون کے لین دین کی بابت تھے بلکہ غالبًا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ حقیقت مین ہیرون کے واسطے دیا گیا تھا جیسا کہ ناناجی وتل نے بیان کیا ہے - ہیم چند اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ دو ہزار روپیے جو ۲-۳-جنوری ۱۸۷۵ء کو دیے گئے وہ دیہات دمیلا کے کارکن کے پاس سے آئے تھے جیسا کہ ناناجی وتل نے بیان کیا ہے اور تاریخ اداے روپیہ کی ناناجی وتل کے اس بیان سے مطابق ہے کہ یہ روپیہ اوس رقم کا ایک جزو تھا جو حکم نمبر (د) مورخہ یکم جنوری ۱۸۷۵ء مین درج ہے اور جو دو ہزار روپیے ۳-دسمبر ۱۸۷۴ء کو دیے گئے اسکی نسبت ناناجی وتل بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ روپیہ ہیم چند کو دیا تھا مگر مین نے ایک ہنڈوی اور نقد روپیہ بہ تعداد ایک ہزار روپیے کے واپس پایا اور باقی ایکہزار روپیہ اوس کے پاس جمع کیے گئے اور ہیم چند تسلیم کرتا ہے کہ مین نے ونایک راؤ ولد وٹکیش وخسپورہ ناناجی وتل کو ایک ہنڈوی سات سوپچاس روپیے کی ۸-دسمبر ۱۸۷۴ء کو دی تھی اوس ہنڈوی پر مبلغ ایک سوپچین روپیہ دس آنہ بابت بیشی کے تھے اور چورانوے روپیہ چھ آنہ ونایک راؤ کو دیے گئے جسکا مجموعہ ایک ہزار روپیہ ہوا پس یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس معاملے کو جسمین ناناجی وتل کے پاس ایک ہزار روپیہ نقد جمع رہے ہیرون کی قیمت سے کچھ تعلق نتھا یا یہ کہ ناناجی وتل نے اوسکو قبل اس سے کہ کچھ روپیہ ہیرون کے خریدنے کے واسطے اوسکو دیا گیا ہو درج کر لیا ہیم چند کی کتابون سے

درحقیقت دامودر پنتھ نے صاف صاف بیان کیا ہے کہ خفیہ کامون کے واسطے وقتاً فوقتاً بہت سا روپیہ علیحدہ کردیا جاتا تھا کاغذ (الف) سے لے کر (ف) تک جو ۲۴ نومبر ۱۸۶۴ء سے ۱۳ اکتوبر ۱۸۶۴ء تک کے لکھے ہوے ہین سازشی احکام ہین جو سالم اور لیسونت راؤ کے نام اوس اسباب کی قیمت دینے کے واسطے جاری کیے گئے تھے جسکا خریدا جانا مہاراجہ گیکواڑ کے واسطے بیان کیا گیا ہے اور اون کے سازشی ہونے کا ثبوت بقول دامودر پنتھ کے یہ ہے کہ اونمین چیزون یا اون سوداگرون کے نام کی تفصیل کچھ نہین ہے جن سے وہ خرید کی گئین احکام نمبر (الف) سے لے کر نمبر (ف) تک اور نمبر (د) کے درمیان ایک یہ اختلاف ہے کہ احکام سابق الذکر مین سے ہر ایک حکم مین یا بندہ کی رسید ہے اور (د) مین نہین ہے بس یہ ظاہر ہوا کہ کاغذ (د) صرف بلحاظ مطلب کے ہے سازشی نہین ہے بلکہ وہ اس غرض سے بنایا گیا ہے کہ جس شخص کو روپیہ دیا گیا تھا اوسکا نام ظاہر نہو اور اوس سے دامودر پنتھ کے اس بیان کی تصدیق خیال کیجاتی ہے کہ ہیرے جواہرات کے حساب مین نہین جمع کیے گئے کیونکہ مہاراجہ گیکواڑ نے یہ کہا تھا کہ وہ دو اکبو اسطے ہین اور اس مضمون کی صرف ایک یادداشت جواہر خانے مین تیار کی گئی تھی جسکی نسبت مہاراجہ گیکواڑ نے اوسوقت جبکہ دامودر پنت نے نوین نومبر کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے ارادے کے بعد اوسکو طلب کیا مہاراجہ گیکواڑ نے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ضایع کردیجاے پس دامودر پنتھ نے ناناجی وتل سے اوس یادداشت کے علیحدہ کردینے کے واسطے کہا اور اوسنے اوسکو علیحدہ کردیا اور یہ رقم سواے نارائن کے نام لکھدی گئی ۔

دفعہ ۱۵۱ - اب ان ہیرون کی نسبت بیم چند کی شہادت پر نظر ڈالنا باقی ہے اس گواہ نے نہایت متناقص طور پر شہادت دی اور اوسکی شہادت پر علی العموم اعتبار نہین ہوسکتا اوسکا یہ منشا معلوم ہوتا تھا کہ ہیرون کی خرید کے ہر قسم کے تعلق سے انکار کرے وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ وہ ہیرے کی دو بوٹیان ونایک راؤ خسرپورہ ناناجی وتل و ملازم جواہر خانے مہاراجہ گیکواڑ کے پاس ۱۳ اکتوبر یا یکم نومبر ۱۸۶۴ء کو لیگیا مگر وہ کہتا ہے کہ وہ بوٹیان مجھکو واپس کردی گئین وہ دامودر پنتھ یا ناناجی وتل یا

یا نہین اور اوسنے جواب دیا کہ واپس آئے نانا جی وتل نے بھی یاددا شت لیجاتے وقت یہ کہا تھا کہ یہ ہیرے نہین خریدے جائین گے بلکہ مین اونکو واپس کرنا چاہتا ہون ۔

دفعہ ۵۰ ۔ دامودر پنچھ نے اون ہیرون کی قیمت دینے کی نسبت جو نانا جی وتل کے پاس سے اوس کے پاس آئے حسب مندرجۂ ذیل بیان کی ہے یعنے مہاراجہ گیکواڑ نے اونکی قیمت دینے کا زبانی حکم دامودر پنچھ کو دیا اور اوسنے نانا جی وتل کو یہ ہدایت کی کہ جو روپیہ مہاراجہ گیکواڑ کے بنک کے حساب کے بابت اوس کے پاس آتا ہے اوسمین سے اس روپیہ کو ادا کرے کل تعداد اس روپیہ کی جو بنک کے حساب مین جمع کیا گیا تھا تین ہزار چھ سو اونیس روپے تیرہ آنہ ۳ ۔ پائی بیان کی گئی ہے ۔ دامودر پنچھ بیان کرتا ہے کہ اون ہیرونکی بابت جو ہیرون کو قیمت دینے کا حکم ۳۱ ۔ دسمبر ۱۸۷۴ء لکھا ہوا ہے جسمین یہ مذکور ہے کہ مبلغ تین ہزار چھ سو نیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی مہاراجہ گیکواڑ نے سوائے نارائن کے مندر کے برہمنون کی دعوت کی واسطے دیے ہین دامودر پنچھ کہتا ہے کہ یہ سازشی حکم تھا اور جس مقصد کے واسطے روپیہ مطلوب تھا اوس کے چھپانے کے واسطے یہ حکم دیا گیا تھا اس امر کی نسبت کہ حقیقت مین ایسا ہی ہوا ہوگا کچھ شبہہ نہین ہو سکتا کیونکہ رامیشر جسکا نام حکم مذکور مین بطور رابندہ روپیہ اور دعوت کے مہتمم کے بیان کیا گیا ہے بیان کرتا ہے کہ میرے پاس یہ روپیہ نہین آیا اور دامودر پنچھ کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ رابندہ ہمیشہ حکم کے ساتھ ایک رسید لگا دیا کرتا تھا چنانچہ اوسنے ایک اصل حکم کا حوالہ دیا ہے نمبری (ز) جسپر اوسکی رسید موجود ہے اور حکم نمبری (د) پر کوئی رسید نہین ہے مگر اسمین شبہہ ہے کہ آیا کاغذ نمبری (د) کا روپیہ درحقیقت اوس رقم کے برابر ہے جو کاغذ نمبری (ص ق) مین بیان کی گئی ہے کیونکہ اول تو کاغذ نمبر (ص ق) کا مجموعہ تین ہزار چھ سو اونیس روپیہ تیرہ آنے تین پائی اور کاغذ نمبر (د) کا مجموعہ تین ہزار چھ سو نیس روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے اور دوم یہ کہ کاغذ (د) ۳۱ ۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کا لکھا ہوا اور کاغذ (ص) یکم جنوری ۱۸۷۵ء کا لکھا ہوا ہے لیکن یہ بات صاف ظاہر ہے کہ نانا جی وتل کو جیسا کہ وہ تسلیم کرتا ہے وہ رقوم وصول ہوئین جو کاغذ (ص ق) مین درج ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کاغذ (د) کے ذریعے سے دامودر پنچھ کو ایک ایسی رقم حاصل ہوئی جو خفیہ کاموں مین استعمال ہو سکتی ہے

ایک یادداشت تیار کرنے کے واسطے ایک محرر کو ہدایت کی اس سے سات یا آٹھ دن
کے بعد اوسنے وامودر پنچھ کے حکم سے ہیم چند سے قریب چوہتر قسم ہیرے اوسی قسم کے خریدکیے
اور اوسی یادداشت مین اونکی خرید بھی درج کرلی گئی یہ دونون قسم کے ہیرے خریداری
کے بعد وامودر پنچھ کے حوالے کردیے گئے اور وامودر پنچھ نے اوس گواہ سے یہ کہا کہ ان
ہیرون کا چورہ بناکر بطور دوا کے استعمال کیا جاوے گا کل قیمت اونکی چھ ہزار تین روپیہ تھی
ناناجی وتل نے ہیم چند کو مبلغ تین ہزار روپیہ حسب تفصیل ذیل دیے تھے یعنے دو ہزار روپیہ
نان چند صراف ومیلہ محل کی معرفت دو رقمون مین سے جنکا مجموعہ تین ہزار چھ سو اونیس
روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ہے دیے گئے اور یہ رقمین صیغۂ روشنی کی بچت اور اون اشرفیونکی
فروخت سے جو بطور نذرانہ کے دیجاتی تھین اور مہاراجہ گیکواڑ کے حساب مین جمع کیجاتی
تھی حاصل ہوئی تھین اور مبلغ ایک ہزار روپیے خود ناناجی وتل نے دیے تھے وہ مظہر ہے
کہ جس یادداشت مین ان ہیرون کی خرید درج کی گئی تھی اوسکو آتمارام محرر نے
لکھا تھا اور قریب دیوالی کے (۹ نومبر ۱۸۴۴ء کو) وامودر پنچھ اوس یادداشت کو
لے گیا اسیوجہ سے ہیرے جواہرخانے کے کسی حساب مین نہین معلوم ہوتے ہین آتمارام محرر
جواہرخانہ مہاراجہ گیکواڑ جو ناناجی وتل کا ماتحت ہے بیان کرتا ہے کہ پچھلی دیوالی سے آٹھ
دن پہلے ہیرے ہیم چند سے خریدے گئے تھے اور رونایک راؤ ولد وٹھل نے اونکی ایک
یادداشت تیار کی تھی اور جبتک کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کی خبر مشہور ہوئی اوسوقت
تک وہ یادداشت اوسی کے پاس رہی بعد اوس کے ناناجی وتل اوسکو میرے پاس
سے لے گیا اس گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ مہاراجہ گیکواڑ کے جواہرخانے مین بہت سے علیحدہ
اور جڑے ہوے ہیرے موجود تھے اور جسوقت یہ ہیرے خریدے گئے تھے اوسوقت ایک تلوار
کا قبضہ اور ایک پیش قبض اور ایک جاکٹ پر چھوٹے چھوٹے ہیرے جو مہاراجہ گیکواڑ کے
جواہرخانے سے لیے گئے تھے جڑے جاتے تھے اس قسم کے ہیرے ہر سال فاضل موجود رہتے
تھے اوسنے وقت سوال وجواب کے یہ بھی بیان کیا جبکہ ناناجی یادداشت کو لے گیا
اوس کے بعد ہیم چند سے یہ دریافت کیا کہ آیا اوس کے ہیرے اوسکے پاس واپس آگئے

دفعہ ۴۷ - دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے ایک تولہ ہیرا بھی ناناجی وتل سے اور منگایا چنانچہ ناناجی وتل نے ایک پوڑیا دامودر پنتھ کو دی اور یہ کہا کہ اسمین تین ماشہ ہیرے کا چورا اور ۹ ماشہ ہیرا ہے دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے اس پوڑیا کو بشونت راؤ کو دے دیا جسنے دامودر پنتھ کے ایک سوال کے جواب مین یہ بیان کیا کہ اسکا چورا بنا کر کرنل فیر صاحب کو دیا جاوے گا یہ پوڑیا ہیرون کی ۹ نومبر ۱۸۶۴ء سے پانچ یا سات دن پہلے بشونت راؤ کو دی گئی تھی گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے کہا کہ یہ ہیرے اکال کوٹ کے بڑے پوجاری کے ناج کے واسطے ہین۔

دفعہ ۴۸ - اس مقام پر یہ بات واضح ہو کہ نور الدین جوہری سے ہیرے حاصل کرنیکی نسبت دامودر پنتھ کے بیان کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت نہین ہے مگر یہ امر کہ مہاراجہ گیکواڑ سنکھیا کا بہم پہونچانا چاہتے تھے دامودر پنتھ کی شہادت اور کاغذ نمبر (ض) سے ثابت ہے اور ہمارے نزدیک اس امر کا احتمال قوی ہے کہ دامودر پنتھ نے سنکھیا اوسی طریقے سے حاصل کیا جیسے کہ اوسنے بیان کیا ہے۔

ہماری دانست مین راؤجی اور نرسو کی شہادت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو زہر کرنل فیر صاحب کو دیا گیا وہ سالم کے پاس سے آیا تھا اور بلاشبہہ اس بات کا احتمال قوی ہے کہ جو سنکھیا دامودر پنتھ نے سالم کو دیا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کے واسطے استعمال کیا گیا تھا جس حالت مین کہ دامودر پنتھ کے بیان کے صحت کی تصدیق کے واسطے کوئی شہادت موجود نہین ہے تو ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہ بات ثابت ہے کہ جو سنکھیا راؤجی سے لایا تھا وہ وہی سنکھیا ہے جسکی نسبت دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے اوسکو نور الدین جوہری سے حاصل کیا تھا اور سالم کو دیدیا تھا

دفعہ ۴۹ - ہیرون کی خرید کی نسبت شہادت مندرجۂ ذیل بھی موجود ہے یعنے ناناجی وتل داروغہ جواہر خانہ مہاراجہ گیکواڑ بیان کرتا ہے کہ پچھلے دسہرے سے (۲۰ اکتوبر ۱۸۶۴ء) چند روز پیشتر مین نے دامودر پنتھ کے حکم سے ارسٹھ یا ساڑھے ارسٹھ رتی چپٹے گلابی رنگ کے ہیرے ہیم چند ولد فتح چند سے خرید کیے اوس نے اس خرید کی

دفعہ ۴۵ - وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس سے آٹھ یا چار دن بعد گجا وا ملازم نانا خان دلکر جو مہاراجہ گیکواڑ کا خبر پورہ ہوتا ہے اور مورثی ذریعہ میرے پاس ایک چھوٹی سی شیشی لایا جسمین کچھ دوا تھی گیکواڑ نے پہلے سے دامودر پنتھ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ بڑی بڑی چیونٹیان اور سانپ اور سیاہ گھوڑے کا پیشاب حکیم کے پاس بھیجدے چنانچہ بوتل کے اندر انھین چیزون کی ایک مرکب دوا حکیم کی بنائی ہوئی تھی چونکہ مہاراجہ گیکواڑ نے دامودر پنتھ سے کہا تھا کہ وہ اوسکو اور ایک بوتل مین خالی کردے اسوجہ سے دامودر پنتھ نے اپنی چھوٹی شیشی مین خالی کر دیا جو نصف انگشت کے برابر تھی اور جسمین عطر رہا کرتا تھا یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا گواہ نے لفظ عطر گلاب کا یا صرف لفظ عطر کہا مسل مین گلاب کا عطر لکھا ہوا ہے یہ امر چندان قابل لحاظ نہین ہے اور ہمپر یہ بات ظاہر ہے کہ یہ چھوٹی شیشی منجملہ اون معمولی گلاب کی شیشیون کے نہین ہے جو یورپ مین مشہور ہین اور جنمین صرف چند قطرے آتے ہین دامودر پنتھ نے اوس دوا کو چھوٹی شیشی مین خالی کرکے اوسکا مُنہ روئی اور موم سے بند کر دیا اور مہاراجہ گیکواڑ کے زبانی حکم کے بموجب دوسرے دن اوسکو سالم کے حوالے کر دیا اور سالم کو ہدایت کی کہ وہ اس شیشی کو راوجی کو دیدے دامودر پنت کو وہ وقت نہایت ٹھیک ٹھیک یاد نہین ہے جب کہ اوسنے وہ شیشی حوالہ کی تھی مگر اوسکو یقین ہے کہ ماہ اگست ۱۸۷۴ء کے بعد یہ امر وقوع مین آیا ہو اور وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین نے دسہرے کے قریب (۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۴ء) شیشی کو دیا تھا اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین اس بات سے واقف تھا کہ شیشی کے ذریعے سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا جائے گا جس طریقے مین راوجی کے پاس یہ شیشی پہونچی اوسکو ہم ٹھیک ٹھیک نہین سمجھ سکتے مگر ہم یقین کرتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سے اوس کے پاس علانیہ یا در پردہ ایک شیشی آئی جسمین وہ ضرر رسان عرق تھا جس سے کرنل فیر صاحب کو ضرر پہونچانا متصور تھا -

دفعہ ۴۶ - اس کے بعد دامودر پنتھ نے مہاراجہ گیکواڑ کے حکم سے دو تولہ سنکھیا نورالدین بوہرے سے اور منگایا اور اوسکو بھی سالم کے حوالے کر دیا -

اسپر ایک حکم دتا تریارام چندر کے نام پانچوین اکتوبر کو مندرجہ ذیل لکھا درسری مت سرکار مھاراجہ نے دو تولہ سنکھیا دینے کا بعد لینے قیمت کے حکم دیا ہے پس اس شخص کو سنکھیا مذکور دے دو قیمت لے لو) دامودر پنتھ بیان کرتا ہے کہ مین نے گھوڑے کا ذکر اسوجہ سے کیا تھا کہ مھاراجہ گیکواڑنے مجھکو یہ ہدایت کی تھی ہرمس جی وبدیا حضور فوجدار تھا اور اوس نے دامودر پنتھ سے کہا کہ مین مھاراجہ گیکواڑکی اجازت کے بعد سنکھیا دونگا دامودر پنتھ نے مھاراجہ گیکواڑسے اسکا ذکر کیا اور مھاراجہ نے اوس سے کہا کہ جس طرح ہوسکے نورالدین بوہرہ سے جو بڑودہ کی چھاونی مین رہتا تھا اور جسکو مھاراجہ گیکواڑکے شفاخانے سے سروکار تھا سنکھیا لاؤ چنانچہ دامودر پنتھ نے یا تو اوسی روز یا دوسرے دن (۵ یا ۶- اکتوبر ۱۸۱۴ء) نورالدین بوہرہ سے ایک پوڑیہ منگائی جسمین دو تولہ سنکھیا بیان کیا گیا ہے اور مھاراجہ گیکواڑکی اجازت سے تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکو سالم کے حوالے کردیا مھاراجہ گیکواڑنے کہا کہ سالم خارش کے واسطے اوسکی دوا تیار کرلاوے سررشتہ فوجداری سے کوئی سنکھیا نہین آیا دتا تریارام چندر جو مھاراجہ گیکواڑکے سررشتہ فوجداری مین نوکر تھا یہ بیان کرتا ہے کہ کاغذ نمبری (رض) میرے پاس آیا اور وہ اوسوقت تک دفتر فوجداری مین رہا جبکہ سررشتہ مذکور کے افسر حال نے اپنی شہادت دینے سے تین ہفتہ پہلے اوسکو طلب کرلیا اوس حکم پر سنکھیا نہین دیا گیا کیونکہ پچھلے اٹھارہ مہینے سے یہ حکم جاری تھا کہ بجز حکم مھاراجہ گیکواڑکے سنکھیا اور زہر نہین دیا جاوے اور اس کاغذ مین مھاراجہ گیکواڑکا حکم نتھا حالانکہ اوسکی پشت پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ مھاراجہ گیکواڑنے حکم دیا۔

دفعہ ۴۴- بعد اوس کے دامودر پنتھ نے یہ بیان کیا ہے کہ سنکھیا لانے سے آٹھ دن بعد مھاراجہ گیکواڑنے مجھکو ایک تولہ ہیرے کے منگانے اور یشونت راؤ کو اوسکے دینے کا حکم دیا چنانچہ مین نے ناناجی وتل کے پاس سے جو جواہرخانے کا محرر تھا ایک پوڑیا منگائی جسمین ہیرے بیان کیے گئے ہین اور مھاراجہ گیکواڑکی اجازت کے بموجب اوس پوڑیا کو یشونت راؤ کے حوالے کردیا۔

سچ ہے جسوقت سرونکر راؤ نے نرسو کو اوسکی شہادت کے خاتمے پر یہ حلف دیا کہ وہ بلاخوف وخطر خدا کو حاضر وناظر جان کر سچا حال بیان کردے تو اوسنے یہ بیان کیا کہ مین نے بالکل سچ بات کہدی اور معافی کے وعدے سے مین سواے اس کے اور کوئی بات نہین کہہ سکتا کہ ہمکو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت مسٹر سوٹر صاحب نے ۲۹-دسمبر ۱۸۷۴ء کو نرسو کا بیان اور اقرار قلمبند کر لیا تو نرسو اس شرم سے کہ اوسنے ایک ایسے شخص کے برخلاف شہادت دی جسکو وہ اور راؤجی دونون ایک شفیقانہ بیان کرتے ہین اپنے تین رزیڈنسی کے احاطے کے ایک کنوین مین گرادیا نرسو نے عدالت کے روبرو اس بات کے بیان کرنیمین تامل کیا کہ اوسنے درحقیقت اپنے تین کنوین کے اندر گرادیا اور یہ کہا کہ اپنے ہمعصر ملازمونکی حالت دیکھنے سے میرا دماغ پریشان ہوگیا تھا اور مین اتفاقیہ کنوین کے اندر گر پڑا۔ لیکن کنوین کے ملاخطے کے بعد یہ بات بمشکل ہماری سمجھ مین آتی ہے کہ وہ اتفاقیہ کنوین مین گرا ہو اسبات کے خیال کرنے کی معقول وجہ ہے کہ اوسنے عمداً اپنے تین کنوین مین گرادیا۔

دفعہ ۴۳-اب دامودر پنتھ کی شہادت پر نظر ڈالنی چاہیے وہ ہر روز مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو سات بجے صبح سے جاتا تھا اور دس بجے رات تک رہتا تھا اور اوسکو دوسو روپیہ ماہواری تنخواہ ملتی تھی وہ مہاراجہ گیکواڑ کا پریوٹ سکرٹر تھا وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے تمام خرچ کا حساب کتاب میرے قبضے مین رہا کرتا تھا جینے بھدرپد (ستمبر و اکتوبر ۱۸۷۴ء) کے اندھیرے پاکھ مین مہاراجہ گیکواڑ نے مجھکو دو تولہ سنکھیا منگانے کے واسطے خارش کے علاج کے لیے ہدایت کی اوس کے واسطے سررشتہ فوجداری کو لکھنے کا حکم دیا اس مضمون کا ایک حکم جاری کیا تھا کہ سنکھیا صرف سررشتہ فوجداری سے اور ہمیشہ مہاراجہ گیکوار کے حکم سے مل سکتا ہے چنانچہ دامودر پنتھ نے افسر سررشتہ فوجداری کو ایک چٹھی بھیجی جو عدالت مین پیش کی گئی یہ چٹھی ۴-اکتوبر ۱۸۷۴ء کی لکھی ہوئی ہے اور اوسمین یہ ہدایت ہے کہ دو گھوڑے کی دوا کے لیے دو تولہ سنکھیا منگانے کے لیے پاس بھیجا جاوے تو گپنت راؤ بلونت فوجدار شہر کے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف سے

دفعہ ۴۰- نوین نومبر کو نرسو آٹھ بجے صبح کے رزیڈنٹی کو گیا اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے چلے جانے کے بعد راوجی نے اوس سے کہا کہ مین نے شربت کے پیالے مین زہر ملا دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے (جس سے مراد ڈاکٹر سیورڈ صاحب تھی) اوسکو پیا نرسو رزیڈنٹی مین اوسوقت تک کام کرتا رہا جبتک کہ پولیس نے ۲۳- دسمبر ۱۸۴۱ء کو اوسکو گرفتار کیا

دفعہ ۴۱- اب اون چٹھیات کی نسبت جو راوجی نے مہاراجہ صاحب کے محل کو بھیجین راوجی اور نرسو کی شہادت کا ذکر کرنا مناسب ہے- نرسو بیان کرتا ہے کہ ۱۸۴۱ء کی برسات مین (یعنے جون سے کر ستمبر تک) میرے پاس راوجی کے پاس سے بیس یا پچیس چٹھیان جنمین رزیڈنٹی کے آنے جانے والون کے نام اور اور خبرین درج تھین سالم کے پاس پھونچانے کے لیے آئین اور مین نے اونکو اون کے پاس پھونچا دیا یہ چٹھیان دوشنبہ اور پنجشنبہ کو نہین لکھی گئی تھین راوجی کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی چند چٹھیان بھیجی تھین اونمین سے بعض مین نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھین اور ایک یا دو جگہ سے لکھوائی تھین جگنے اس بیان کی تصدیق کی ہے اور ایک چٹھی کو شناخت کر کے یہہ بیان کیا ہے کہ راوجی اور نرسو کی ہدایت سے مینے اوسکو لکھا تھا کاغذ نمبری (رخ) وہ چٹھی ہے جسمین اون ملاقاتون کی اطلاع ہے جو بعض شخصون نے صاحب رزیڈنٹ سے کین اور جو گفتگو باہم ہوئی اوسکا بیان ہے یہ چٹھی سالم کے گھر مین پائی تھی جگن لال اور امام علی اور منے بہائی کے اظہارات کے وقت ثابت ہوا-

دفعہ ۴۲- جو شہادت پیش کی گئی ہے اوس سے یہ یقین ہوتا ہے کہ راوجی اور نرسو کو اپنی گرفتاری کے بعد باہم گفتگو کرنے کا کوئی موقع نہین ملا پس اونکی شہادت اونکی ذاتی واقفیت کا نتیجہ ہے جسوقت نرسو سر ولیس پیلی صاحب کے روبرو حاضر ہوا اور ۴۲- دسمبر کو شہادت دی اوسوقت راوجی کا بیان قلمبند نہین گیا گیا تھا پس یہ بات ناممکن ہے کہ جو بیان نرسو کرنا چاہتا تھا اوسکی نسبت پولیس نے اوسکو سکھایا پڑھایا ہو یہ دونون گواہ وقت سوال و جواب کے اپنے بیان پر قائم رہے- اور ہم یقین کرتے ہین کہ جن معاملات مین وہ متفق ہین اونکی نسبت اونکی شہادت

تو تمھارے حق مین بہت اچھا ہوگا راوجی نے پھر وہی بات کہی ان الفاظ سے کہ تمھارے حق مین اچھا ہوگا یہ مراد تھی کہ تم خورد و نوش سے خوش رہوگے اور نوکری کے محتاج نہوگے مھاراجہ نے یہ کہا اور سالم اور بشونت راؤ نے پھر وہی بات کہی یہ ملاقات دس منٹ یا پاؤ گھنٹہ رہی ہوگی مجھکو یہ یاد نہین ہے کہ یہ امر پندرہ دن یا بیس دن یا پچیس دن یا ایک مہینے قبل اس سے ظہور مین آیا ہوگا کرنیل فیر صاحب کو اپنے پیالے مین زہر معلوم ہوا اوس ملاقات مین مجھکو کوئی پوڑیا نہین دی گئی جب وہ ملاقات ختم ہوگئی تو سالم نے دوسرے دن ایک پوڑیا میرے گھر پر مجھکو دی یہ پوڑیہ میری انگشت سبابہ کے برابر تھی اور احمد آباد کے کاغذ کے بنی ہوئی تھی۔

دفعہ ۹۳۔ نرسو نے راوجی کی ہمراہی مین مھاراجہ گیکواڑ کے ساتھ اس پچھلی ملاقات کی تاریخ دوسری یا تیسری نومبر بیان کی مگر راوجی کہتا ہے کہ وہ چھٹی نومبر کی تھی نرسو حسب معمول آٹھ بجے شب کے بشونت راؤ کے مکان پر گیا اور وہان سے راوجی اور نرسو کا رہائی اور جگا جمع ہوکر مھاراجہ کے محل کو گئے چنانچہ بشونت راؤ اور سالم نے اونکو مھاراجہ گیکواڑ کے روبرو پیش کیا جو حسب معمول مجرائی کمرے مین موجود تھے مھاراجہ نے کہا کہ تم کچے ہو تمنے ابتک کچھ کام نہین کیا مین نے کہا کہ راوجی اسبات سے واقف ہے بعد اسکے راوجی نے کہا کہ مین نے اوس چیز کو ملا دیا اور اگر آپ کی دوا اچھی نہو تو میرا اسمین کیا اختیار ہے مھاراجہ نے راوجی سے کہا بہت اچھا مین ایک دوسری پوڑیا بھیجونگا مگر تم ارسکو ٹھیک ٹھیک انجام دو اور اچھی طرح ڈال دو راوجی نے کہا بہت بہتر۔ بشونت راؤ اور مھاراجہ صاحب دونون نے کہا کہ سالم کل پوڑیہ تمھارے پاس لاوے گا تم اسکو راوجی کو دے دو بعد اس کے نرسو نے بیان کیا ہے کہ سالم نے مجھکو دوسرے دن ایک پوڑیا مثل پہلی پوڑیا کے اپنے مکان کے قریب دی اور مین نے زرد ہنڈی مین پھونچکر اوسکو راوجی کے حوالے کردیا راوجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت مین محل سے رخصت ہونے کو تھا اوسوقت سالم نے جمعدار کے ہاتھ مین کچھ چیز دی تھی جسکو مین نے نہین دیکھا تھا اس مقام پر ایک ایسا اختلاف ہے جو صاف صاف رفع نہین ہوا۔

دفعہ ۳۸ - اسوقت تک نرسو کے روبرو زہر کا کچھ ذکر نہین کیا گیا اب نرسو اون پچھلی دو ملاقاتون کی کیفیت بیان کرتا ہے جو راؤجی کی پچھلی دو ملاقاتون سے مطابق ہین یعنے ایک ملاقات ۹- نومبر سے بیس یا پچیس دن پہلے ہوئی تھی جو قریب قریب صحت کے ہے جو راؤجی نے بیان کیا ہے ملاقات کی جگہہ گیکواڑ کے پریوٹ مکان کا محبرائی کمرہ ہے نہ کہ غسلخانہ جیسا کہ راؤجی نے بیان کیا ہے اسبات کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ان ملاقاتون مین سے کوئی ملاقات اندر کے کمرے یا غسلخانے مین ہوئی ہو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ سب ملاقاتین محبرائی کمرے مین ہوئین نرسو بیان کرتا ہے کہ کاربھائی میرے ہمراہ تھا مگر راؤجی نے کاربھائی سے کچھ ذکر نہین کیا کاربھائی کی شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ آیا وہ اس موقع پر نرسو یا اور شخصون کے ہمراہ گیا تھا یا نہین کوئی شخص یہ دعوے نہین کرتا کہ مین مہاراجہ گیکواڑ کے روبرو گیا جو شخص اس ملاقات مین موجود تھے جنکا نام نرسو نے بیان کیا ہے اون کے نام اون ناموں سے مطابق ہین جو راؤجی نے بیان کیے ہین اور نرسو کی شہادت کے خلاصے مندرجہ ذیل ہین۔

اوس گفتگو کا ذکر ہے جو اوس موقع پر ہوئی اور جو خاص باتون مین راؤجی کے بیان کے مطابق ہے مہاراجہ نے راؤجی سے جو کچھ گفتگو کی مین موجود تھا اور مین نے وہ گفتگو سنی اور اوسمین شریک تھا مہاراجہ نے کہا کہ صاحب آپ بہت ناراض ہو جاتا ہے۔ اسبات کا کچھ بندوبست کرنا چاہیے بشونت راؤ نے کہا کہ مہاراجہ صاحب کا یہ ارادہ ہے کہ ہمکو کچھ چیز دین گے تم اوسکو ملا دو مہاراجہ نے کہا کہ ہان ہمکو کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیے جس سے وہ چیز صاحب کے پیٹ مین پہونچ جاوے مین نے کہا کہ کھانے سے مجھکو کچھ تعلق نہین ہے مین یہ بات نہین کرسکون گا بعد اس کے راؤجی نے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اوسکو شربت مین ملا دون گا جس کو صاحب بیان کرتے ہین مہاراجہ نے کہا بہت اچھا تم اس کے کرنے مین کوشش کرو مہاراجہ نے کہا کہ مین ایک پوڑیا بھیجون گا اوسکو راؤجی کو دیدینا چاہیے۔ بشونت راو اور سالم نے کہا کہ جو کچھ مہاراجہ صاحب کہتے ہین جب وہ چیز ہمکو دیجاے گی ہم اوسکو اے آوین گے مہاراجہ نے کہا کہ اگر یہ کام ہو جاویگا

کچھ ذکر نہین کیا تاہم اوسپر اعتبار نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اور اوس سے بلاشبہہ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ یہ روپیہ گیکواڑ کے پاس سے آیا۔

دفعہ ۳۶۔ نرسو نے بیان کیا ہے کہ میری پہلی ملاقات نوساری سے واپس آنے کی بعد ہوئی اور اوسکا خلاصہ بیان راوجی کے بیان سے مطابق ہے مگر نرسو نے اس ملاقات کی تاریخ وسط جون یا جولائی ۱۷۴۴ء اور راوجی نے وسط مئی ۱۷۴۴ء بیان کی ہے۔ ہندوستانی گواہون کا بیان کسی واقعہ کے زمانے کی نسبت ہمیشہ غیر صحیح ہوتا ہے پس اس قسم کے اختلافات سے اور امور مین اونکی شہادت غیر معتبر نہین ٹھہر سکتی نرسو بیان کرتا ہے کہ راوجی نے گیکواڑ سے کسیقدر گفتگو کرنے کے بعد یہ راے دی کہ لکشمی بائی سے جو مہاراجہ کی شادی ہوئی ہے اوسکی بابت کچھ انعام دینا چاہیے اور اسوجہ سے مہاراجہ گیکواڑ نے انعام دینے کا وعدہ کر لیا چنانچہ اس سے دس یا پندرہ دن بعد سالم آٹھ سو روپیہ نرسو کے پاس لایا جنمین چار سو روپیہ اوسنے راوجی کو دیے (جنمین سے سو روپیہ جگا کے حوالے کر دیے) چار سو روپیہ اپنے واسطے لیے نرسو نے اپنے حصے مین سے سو روپیہ سالم کو دیے اور زمین سو روپیے اپنے واسطے لیے لیکن جگا نے اس سو روپیے کے پانے کا کچھ ذکر نہین کیا ہے جسکا حوالہ نرسو نے دیا ہے اور اس سے شاید یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہ روپیہ اوسکو نہین ملا حالانکہ وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ مین راوجی نرسو بیشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ ایک مرتبہ مہاراجہ کے محل کو گیا تھا یہ بات یاد ہوگی کہ راوجی نے نرسو سے تین سو روپیے کے ملنے کا اقرار کیا ہے۔

دفعہ ۳۷۔ راوجی بیان کرتا ہے کہ نرسو اوسوقت میرے ہمراہ تھا جبکہ مین مہاراجہ گیکواڑ سے اوس زمانے مین ملاقات کرنے کے واسطے گیا اور مہاراجہ نے مجھکو شیشی دی تھی لیکن نرسو بیان کرتا ہے کہ مین نے شیشی کو نہین دیکھا یہ شیشی اوسنے رزیڈنسی مین دیکھی جہان راوجی نے اوس سے یہ بیان کیا ہے کہ مین نے زہر کو جو اوس کے اندر تھا پانی مین ملا کر پلایا اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ یہ شیشی اس صندوق کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو رزیڈنسی مین چپراسیون کے بیٹھنے کی بنچون کے قریب رکھا ہوا تھا۔

دفعہ ۳۸

کہ مین نے اسوجہ سے اوسکو قلمبند نہین کیا کہ مجھکو حکم تہا کہ نرسو کو اس معاملے پر غور کرنیکی مہلت دیجاے۔

دفعہ ۵ ۳۔ نرسو بیان کرتا ہے کہ مین رزیڈنسی کے چپراسیون کا جمعدار بمشاہرہ چودہ روپیہ ماہواری ہون اور اس عہدے پر قریب سترہ برس سے مامور ہون اور کل مدت میری ملازمت کی رزیڈنٹی مین تیس یا چونتیس برس ہے میرا گھر شہر بڑودے کے اندر ہے اور مین رزیڈنٹی کو ساڑہے سات بجے یا آٹھ بجے صبح کے ہمیشہ جایا کرتا تھا اور ساڑہے چھہ بجے یا سات بجے یا آٹھ بجے رات کو واپس آیا کرتا تھا اوسنے راوجی کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ ۱۸۷۳ء کے کمیشن کے جمع ہونے سے پہلے یا اوس کے قریب مہاراجہ گیکواڑ کے پاس جانے کی اس سے استدعا کی گئی تھی اوسنے مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ پہلی ملاقات کی نسبت تمام ضروری باتون مین تصدیق کی جسکی نسبت راوجی نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ملاقات ہمراہی نرسو کے کمیشن کے برخاست ہونے کے بعد ہوئی تھی اس پہلی ملاقات اور نوساری کے جانے کے درمیان نرسو نے راوجی کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ شام کے وقت صرف ایک ملاقات کا اقرار کیا ہے حالانکہ راوجی نے چار یا پانچ ملاقاتون کا ذکر کیا تھا نرسو بیان کرتا ہے کہ نوساری مین مین مہاراجہ گیکواڑ کے پاس سواے ہمراہی صاحب رزیڈنٹ کے کبھی نہین گیا اور راوجی نے یہ بات نہین بیان کی کہ نرسو مہاراجہ گیکواڑ کے پاس نوساری مین میرے ساتھ گیا بلکہ نرسو نے ایک ایسی بات بیان کی ہے جسکا ذکر راوجی نے نہین کیا اور یہ بات ایک معقول دلیل اثبات کی ہے کہ جو شہادت راوجی اور نرسو نے دی ہے اوسمین اونھون نے کسی قسم کی چشم پوشی نہین کی۔ نرسو مظہر ہے کہ نوساری مین راوجی نے مبلغ دو سو پچاس روپیہ مجھکو بطور انعام کے دلوائے اور جب نرسو نے یہ کہا کہ مین یہان اس روپیہ کو لے کر کیا کرون گا اسوجہ سے راوجی نے اس روپیہ کو سالم کے حوالہ کر دیا جو اوسوقت بڑودے کو جاتا تھا اور جسوقت نرسو پھر لوٹ کر آیا تو اوسنے یہ بات تحقیق کی کہ آیا وہ روپیہ درحقیقت میرے واسطے میرے بھائی کو دیا گیا یا نہین اگرچہ اس قصہ کی صداقت کا کوئی ثبوت نہین ہے اور راوجی نے بھی اوسکا

مہاراجہ گیکواڑ سے ہوئی) پس یہ چورا اگر راؤجی کا بیان صحیح ہے تو پدرہ کو ۵ر نومبر کو ملا ہوگا راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نے تمام چورا ایک ہی مرتبہ دے دیا کیونکہ اوسکی مقدار تھوڑی تھی مین نے یہ خیال نہین کیا کہ اسکا اثر خورد ہوگا اور قطع نظر اس سے مجھکو جلدی کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔

دفعہ ۳۴۔ اب ہم نرسو کی شہادت کا ذکر کرتے ہین راؤجی کمیشن کے روبرو اس وعدے پر کہ وہ بشرط صحیح صحیح بیان کرنے کی سزا سے معاف کر دیا جاوے گا بطور ایک ناقص گواہ کے حاضر ہوا ہے اور برخلاف اس کے سر لویس پیلی صاحب نے نرسو سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ تم معاف نہین کیے جاؤگے اور جو بیان یا اقرار اُس نے پولیس اور سر لویس پیلی صاحب کے روبرو ۴ ۲۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو کیا تھا وہ اس غرض سے ۲۶۔ تاریخ ماہ مذکور تک قلمبند نہین کیا گیا (جیسا کہ سر لویس پیلی صاحب بیان کرتے ہین) کہ اوسکو اس معاملے پر غور کرنے کی مہلت ملے اور وہ کسیوجہ سے ایک ایسے بیان کرنے کی جانب مائل نہو جو وقت تفتیش کے ثابت نہوسکے پس اسوجہ سے اون امور کی جانب توجہ کرنا ضرور ہے جن سے راؤجی کی شہادت کی عام صداقت کی تصدیق ہوتی ہو چنانچہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ جن صورتون مین نرسو عدالت کے روبرو حاضر ہوا ہے اون کے لحاظ سے وہ ایک سچا گواہ ہے اور اوس کے طور طریق کے دیکھنے سے ہمارے دل پر اوسکی سچائی کا اثر ہوا نرسو اور راؤجی کی شہادت مین بلاشبہہ اختلافات ہین لیکن یہ اختلافات اس قسم کے ہین کہ جب کوئی شخص ان واقعات کو بیان کرتا ہے جو مدت دراز کے بعد پہلے وقوع مین آئے ہون تو اونکے ظہور مین آنے کا اہتمام ہوتا ہے اسبات کے ثابت کرنے کے واسطے کہ جن گواہون کی صداقت کی نسبت کوئی شبہہ نہین ہوسکتا ہے اونکے بیان مین بھی اختلاف کا ہونا ممکن ہے اون وجوہات کا ذکر کرنا کافی ہوگا جو مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پیلی صاحب نے اسبات کی بیان کی ہین کہ نرسو کا بیان اوسی روز کیون نہین قلمبند کیا گیا جبکہ اوسنے اول مرتبہ کیا تھا۔ مسٹر سوٹر صاحب یہ بات بیان کرتے ہین کہ مجھکو اوس روز اوس کے قلمبند کرنے کی فرصت نتھی اور سر لویس پیلی صاحب یہ کہتے

ڈوڑے کا ملا راوجی اکبر علی اور بھودر اور مسٹر سوٹر صاحب کے بیان سے صاف ظاہر ہے
کہ راوجی کو اوس پوڑیا کا بالکل خیال نہین رہا اور جبتک وہ پرتہ مین تھین ملی اوسوقت
تک اوسکا خیال نہین آیا پس اسبات کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ اس پوڑیا
کے برآمد ہونے کی نسبت جس سے درحقیقت راوجی کے اوس بیان کی تصدیق ہوتی ہے
جو اوسنے باقی دو پوڑیون کی نسبت کیا ہے پولیس کی جانب سے کوئی سازش اور فریب
ہوا ہو راوجی بیان کرتا ہے کہ مین اس سفید چورے کے سنکھیا جانتا تھا اور رنگ گلابی
رنگ چورے مین سے تھوڑا تھوڑا ہر ایک پوڑیا مین اس اندیشے سے ملایا کہ مبادا زہر کا
اثر بہت جلد ہو جاے ۔

دفعہ ۳۳ ۔ (حرف الف) اب ہم مہاراجہ گنیکواڑ کے ساتھ راوجی کی اخیر ملاقات کا
ذکر کرتے ہین راوجی بیان کرتا ہے کہ یہ ملاقات نرسو کی ہمراہی مین سالم کے پیغام پر ۶۔
نومبر ۱۸۷۴ء جمعہ کو ہوئی تھی اول وہ بیشونت راو کے مکان کو اور وہان بیشونت راو
اور سالم اور نرسو کے ہمراہ مہاراجہ کے محل کو گیا اور یہ سب لوگ مہاراجہ گنیکواڑ کی ملاقات
کے وقت موجود تھے جس کمرے مین ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ غسلخانہ ہے گنیکواڑ
نے اسوجہ سے راوجی کو بُرا بھلا کہا کہ اوسنے کچھ نہین کیا جسپر راوجی نے جواب دیا کہ مین اپنا
کام کر چکا مگر اوس کے نتیجے کے ظاہر نہونے کا سبب میری سمجھ مین نہین آیا گنیکواڑ نے کہا
کہ مین تجھکو کچھ اور چیز ملانے کے واسطے دینا چاہتا ہون جبکہ راوجی رخصت ہونے کو تھا
تو سالم نے کچھ چیز اوس کے ہاتھ مین رکھ دی جسکو اوسنے نہین دیکھا ۔ دوسرے دن یعنے
۷۔ نومبر ۱۸۷۴ء روز شنبہ کو نرسو نے راوجی کو ایک سیاہی مائل بھورے رنگ کا چورا ایک
کاغذ کے ٹکڑے مین بندھا ہوا دیا ۔ ۸۔ نومبر روز دوشنبہ کو راوجی رزیڈنٹی کو نہین گیا
لیکن وہ ساڑھے ۹ بجے صبح کے ۹ تاریخ کو گیا اور تمام چورا کرنیل فیر صاحب کے شربت
کے گلاس مین ملا دیا اوسنے اول اوس چورے کے تھوڑے سے پانی کے ساتھ ملا کر خوب
ہلا لیا راوجی بیان کرتا ہے کہ اس پچھلے چورے کے ملنے سے دو دن پہلے پیدرو مہاراجہ
گنیکواڑ کے پاس سے ایک چورا حاصل کیا تھا (اوس پچھلی ملاقات نے جو راوجی کے ساتھ

بخوبی ہلا لیتا تھا۔

دفعہ ۳۳۔ اس مقام پر سنکھیا کے چورے کے برآمد ہونے کے معاملے پر غور کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جسکی نسبت صدر مین یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ وہ تیسری پوڑیا تھی جسکا امتحان ڈاکٹر گرے صاحب نے کیا۔ کرنل فیر صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مینے راوجی کو ۹۔ نومبر کی شام کو بعلت اشتباہ قید کر لیا تھا اور راوجی یہ بیان کرتا ہے کہ مین ۱۱۔ نومبر کو رہا کر دیا گیا مگر مجھکو کام کرنے کی اجازت نہوئی اور اسیوجہ سے مین اپنے گھر چلا گیا راوجی کا یہ بھی بیان ہے کہ ۹۔ نومبر کی صبح کو اپنی گرفتاری سے پہلے مین معطل کر دیا گیا تھا اور مین نے اپنے پرتلے کو دفتر مین رکھدیا جسمین کرنل فیر صاحب کام کیا کرتے تھے۔ مسٹر بوئی صاحب جو اوس زمانے مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے بیان کرتے ہین کہ جسوقت راوجی سے پرتلے لیا گیا تو اوسنے اوسکو ایک کھونٹی پر اوس کمرے کے اندر ٹانگ دیا جو کرنل فیر صاحب کے دفتر کے متصل ہے اور بلاشبہہ یہی بیان صحیح ہے۔ پولیس نے ۲۲۔ دسمبر ۱۸۴۴ء کو راوجی کو گرفتار کیا کیونکہ جو خبرین اوسکی فضول خرچی کی نسبت بلحاظ اوسکی آمدنی کے پولیس کے پاس آتی تھین اون کے باعث سے پولیس کے دل مین اوسکی نسبت نہایت شبہہ پیدا ہو گیا تھا ۲۴۔ و ۲۵۔ و ۲۶۔ دسمبر ۱۸۴۴ء کو مسٹر سوٹر صاحب نے راوجی کے بیان کو قلمبند کیا اور ۲۵۔ دسمبر کو اکبر علی ہیڈ افسر پولیس بمبئی نے راوجی سے دریافت کیا کہ جو چورے تم محل سے لاتے تھے اونکو تم کہان رکھتے تھے راوجی نے جواب دیا کہ مین اونکو اپنے پرتلے مین رکھتا تھا جو اوسوقت بھودر کے پاس موجود ہے جو میری جگہ مقرر ہوا ہے چنانچہ بھودر فوراً طلب کیا گیا اور وہ رزیڈنسی کے اوس کمرے مین آیا جہان اہل پولیس مسٹر سوٹر صاحب کے ماتحت جو وہین رہتے تھے تحقیقات کر رہے تھے اور راوسنے پرتلے کو اوتار کر اکبر علی کے حوالے کر دیا مسٹر سوٹر صاحب اوسوقت کپڑے پہن رہے تھے اکبر علی نے فوراً اوس پرتلے کو ٹٹولا اور جبکہ اوسکی انگلی ایک کاغذ کے ٹکڑے سے لگی جو پاکٹ کے اندر رکھا ہوا تھا تو اونھون نے فوراً مسٹر سوٹر صاحب کو طلب کیا جو دوسرے کمرے مین تھے اور اونکی موجودگی مین سنکھیا کی پوڑیا اور ایک ٹکڑا

کہا کہ اگر مین اوسکو ملادون اور صاحب کو دغعۃً کچھ ہوجاے تو کیا ہوگا مہاراجہ نے
کہا کہ اسکا اثر فوراً نہوگا بلکہ دو یا تین مہینے مین اوسکا اثر ہوگا بعد اوس کے مہاراجہ نے ہمسے
کہا کہ مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ روپیہ دون گا اگر تم اس کام کو کروگے
اور مین تمکو نوکری دون گا اور تمھاری اولاد اور خاندان کی پرورش
کرون گا تو تم کسیطرح مت ڈرو مین نے خود مہاراجہ صاحب سے دریافت
کیا کہ مین کس طرح سے اس زہر کو ملاؤن مہاراجہ صاحب نے جواب دیا
کہ تم ایک چھوٹی شیشی لے کر اوسمین تھوڑا سا پانی اور چوراڈالو اور اوسکو خوب ہلا کر ملادو
بعد اس کے مین نے مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا کہ اگر چورے کو مین اس طرح پر ملادون
تو اسکا کیا اثر ہوگا مہاراجہ نے کہا کہ اگر بغیر ہلائے تم اوسکو شربت مین ملادوگے تو وہ سطح پر
آجاوے گا پس تمکو ملانے سے پہلے اوسکو ہلانا چاہیے بعد اس کے سالم اور بشونت راو دونون
نے کہا کہ اگر تم اس کام کو کردوگے تو تمھارے حق مین اچھا ہوگا تم کسیطرح مت ڈرو مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ اسکی تین پوڑیان بناؤ اور انکو تین دن مین ختم کرو اوسوقت مجھکو کوئی چورا نہین
دکھایا گیا لیکن مہاراجہ نے کہا کہ مین سالم یا بشونت راو کے ہاتھ جمعدار کے گھر پر بھیجدون گا
مین نے کہا بہت بہتر۔

دفعہ ۳۲ - اس ملاقات کے دوسرے دن نرسو ایک پوڑیا لایا جسمین دو قسم کا چورا تھا
ایک سفید اور دوسرا گلابی رنگ کا اور اوسکو راوجی کے حوالہ کردیا دونون پوڑیون
کی مقدار جیسا کہ گواہ نے عدالت کے روبرو ظاہر کیا چاہ پینے کے دو چمچون کے برابر تھی گو سفید
چورا دوسرے چورے سے کسیقدر زیادہ تھا بعد اس کے راوجی نے ان دو چورون مین سے
تین چورے بنائے یعنے گلابی رنگ کے چوری کی تین حصہ کیے اور اوسمین تھوڑا تھوڑا سفید چورا ملایا
جسکو وہ سنکھیا سمجھتا تھا اس صورت مین تھوڑا سا سفید چورا بچ رہا اور راوجی نے اوسکو کاغذ
مین باندہ کر اپنے پرتلے کے اندر ایک پوشیدہ جیب مین رکھ لیا اور تین پوڑیون کو دوسری جیب مین رکھ لیا
راوجی بیان کرتا ہے کہ مینے ان تین مرکب چورون کو ایک ایک کرکے تین دن متواتر کرنل فیر صاحب کے
شربت مین دفتر کے کمرے کے اندر جاکر اس طرح ملادیا کہ اول ایک شیشی مین پانی بھر کر چورے کو

کیا ہے کہ جو تین نشان ناف سے اوپر اوس مقام پر نظر آتے ہین جہان کمربند باندہا جاتا
ہے وہ یا تو تیزاب کا سٹک یا گرم لوہے کے چھیکے سے پیدا ہوتے ہین اور سنکھیا کا سٹک
ہے اور سنکھیا سے ضرر پہونچ سکتا ہے اور اس قسم کے نشان ہو جاتے ہین جیسے کہ راؤجی کے
پیٹ پر موجود ہین بشرطے کہ وہ چمڑے سے ایک گھنٹہ تک ملا رہے گو چمڑے کی سطح پر پہلے
سے کچھ زخم نہو۔ ڈاکٹر گرے کی یہ راے ہے کہ اگر یہ فرض کیا جاوے کہ شیشی مین سنکھیا تھا
تو جو داغ راؤجی کے پیٹ پر ہو گئے ہین وہ اوسی طرح پیدا ہوے ہون گے جیسا کہ راؤجی
نے بیان کیا ہے ہم شیشی کے اس قصہ کی نسبت اپنی راے اوسوقت دین گے جبکہ ہم دشودر
کی شہادت پر غور کرین گے۔

راؤجی بیان کرتا ہے کہ جس زمانے مین نرسو نے مجھکو تین سو روپے دیے تھے اوس سے
چار یا پانچ مہینے بعد مین ایک مرتبہ شام کے وقت مہاراجہ گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے
گیا تھا اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات اکتوبر یا نومبر ۱۸۷۴ء مین ہوئی ہوگی
راؤجی یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ملاقات ۹۔ نومبر سے پندرہ یا بیس دن پہلے ہوئی ہوگی راؤجی
نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جس کمرے مین یہ ملاقات ہوئی تھی وہ مہاراجہ صاحب کا غسلخانہ
تھا اور اوسوقت شام کے ۷ بجے ہون گے یا کچھ دیر ہو گئی ہوگی اور سالم اور شیونت راؤ
اور نرسو اوسوقت موجود تھے جو گفتگو درمیان مین آئی اوسکو راؤجی نے حسب تفصیل ذیل
بیان کیا ہے۔

مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب ہمپر بڑا ظلم کرتا ہے مین تم سے کچھ بات کہنا چاہتا ہون
کیا تم اوسکو سنو گے بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ صاحب کیا کھایا کرتے ہین
تب مین نے کہا کہ وہ کوئی شے میرے سامنے نہین کھاتے ہین مہاراجہ صاحب نے پھر ہمسے
کہا کہ اگر مین تمکو کوئی چیز دون تو کیا تم اوسکو کھانے مین ڈالدو گے ہمنے کہا کہ اوسکا کیا
اثر ہوگا یہ بات نرسو نے کہی تھی بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے ہم سے کہا کہ مین سالم کے
ہاتھ ایک پوڑیا بھیجون گا اسپر مین نے مہاراجہ سے دریافت کیا کہ اوسکا کیا اثر ہوگا اور جبکہ
مین نے یہ دریافت کیا کہ یہ کیا چیز ہے تو مہاراجہ نے کہا کہ یہ زہر ہے تب مین نے مہاراجہ سے

گیکواڑ اور اوس کے درمیان ہوئین راؤجی بھی اوس کے ہمراہ گیا یا نہین اس امر کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق کسیطرح پر نہین ہوتی۔

دفعہ ۲۹۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ اوسکی پہلی ملاقات مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ بمبای نرسو کے نوساری سے واپس آنے کے دو یا تین دن کے بعد وقوع مین آئی تھی اور یہ روز غالبًا ۲۰۔ یا ۲۱ مئی ۱۸۷۴ء ہوگی کاربھائی پنچھ قلی اوس کے ہمراہ گیا تھا نوساری سے واپس آنے سے پندرہ دن بعد راؤجی کو نرسو سے مبلغ تین سو روپیے بطور حصہ اوس انعام کے ملے جو مہاراجہ گیکواڑ نے اونکو دیا تھا۔

دفعہ ۳۰۔ راؤجی بیان کرتا ہے کہ جسوقت کرنل فیر صاحب کی پنشانی پر پھوڑا تھا۔ ستمبر یا اکتوبر ۱۸۷۴ء اوس زمانے مین نرسو کے ہمراہ مین گیکواڑ کی ملاقات کے واسطے گیا تھا گیکواڑ نے مجھکو ایک شیشی دی جسمین پانی کے مانند ایک عرق سفید تھا اور یہ کہا کہ تم اسکو کرنل فیر صاحب کے غسل کرنے یا ہاتھ مُنہ دھونے کے پانی مین ملادو اس شیشی کا منہ روئی اور موم سے بند تھا راؤجی نے اس شیشی کو اپنے پاجامے کے اندر رکھ لیا اور کمربند سے خوب تنگ کرکے اوسکو اپنے پیٹ سے باندھ لیا راستہ مین چلنے کے جھٹکے سے اسمین سے کچھ عرق راؤجی کے پیٹ پر گر پڑا اور اوس کے سبب سے ایک ورم ہوگیا جسمین نہایت سوزش ہوتی تھی راؤجی اس شیشے کو اپنے ساتھ رزیڈنسی کو لے گیا اور نرسو کے سوال کے جواب مین یہ کہا کہ مین نے اوس شیشی کے عرق کو کرنل فیر صاحب کے پانی مین ملادیا لیکن راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نے یہ ایک سوار کی دلجمعی کے واسطے کہدیا تھا جو ہر روز اس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کہ آیا مین نے وہ کام کیا یا نہین میرے پاس آیا کرتا تھا حالانکہ درحقیقت مین نے اوس عرق کو اس خیال سے پھینک دیا تھا کہ اوس سے میرے آقا کو مضرت پہونچے گی راؤجی نے نرسو کو ورم دکھایا جو اوس کے شکم پر ہوگیا تھا یہ شیشی ایک صندوق کے نیچے رکھی ہوئی تھی جو رزیڈنسی کے برآمدے مین اوس پنچ کے قریب رکھا رہتا تھا۔ جہان اردلی کا چپراسی بیٹھتا تھا یہ بوتل راؤجی کی انگشت شہادت کے برابر لمبی اور پتلی تھی ڈاکٹر گرے نے جن سے راؤجی نے پیٹ کے ورم کی نسبت شہادت لی گئی یہ بیان

آنے سے دو یا تین دن کے بعد ہوئی تھی اب جو گواہی پیدرو نے کمیشن کے روبرو دی ہے
اوسمین اوسنے گواسو اپنے واپس آنے کی تاریخ بیان نہین کی ہے مگر جو اظہار اوسنے مسٹر ایڈجنٹن
صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی کے روبرو ۲۵ جنوری ۱۸۳۵ء کو دیا تھا اوسمین اوسنے بیان
کیا ہے کہ مین ۳۰ نومبر ۱۸۳۴ء کو رخصت پر سے بڑودے کو واپس آیا راوجی نے اوس گفتگو
کو بیان کیا ہے جو پیدرو اور مہاراجہ گیکواڑ کے درمیان ہوئی مہاراجہ گیکواڑ نے پیدرو سے
اس بات کے دریافت کرنے کے بعد کہ وہ گواسے کب واپس آیا یہ کہا کہ اگر ہم تمکو کچھ چیز
دین تو کیا تم اوسکو کروگے پیدرو نے جواب دیا کہ اگر ممکن ہوگا تو مین کرونگا بعد اس کے
گیکواڑ نے بشونت راؤ سے گفتگو کی اور بشونت راؤ نے ایک کاغذ کی پوڑیہ مہاراجہ صاحب کے
حوالہ کی جسکو مہاراجہ صاحب نے پیدرو کو دیدیا پیدرو نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے گیکواڑ نے
کہا کہ یہ زہر ہے اور اسکو کرنل فیر صاحب کے کھانے مین ملا یا چاہیے پیدرو نے یہ عذر کیا کہ
اگر کرنل فیر صاحب دفعتہً مرجاوین گے تو مین پکڑا جاؤن گا اور تباہ ہوجاؤن گا۔
مہاراجہ گیکواڑ نے تب پیدرو کی دلجمعی کی کہ دفعتہً کوئی مرواقع نہوگا بلکہ کرنل فیر صاحب
دو یا تین مہینے مین ہلاک ہون گے راوجی یہ یقین ظاہر کرتا ہے کہ پیدرو نے اوس پوڑیا
کو اپنے پاس رہنے دیا مگر وہ یہ بات نہین جانتا آیا اوسنے اوس بات کو استعمال کیا یا
نہین پیدرو نے راوجی سے کہا کہ گوا کو میرے جانے سے پہلے سالم نے مجھکو روپیہ دیا تھا۔
پیدرو نے اپنے اظہار مین اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ مین اور وہ نوساری کو گیا اور سالم
نے تاکید اوس سے محل کو چلنے کے واسطے کہا مگر وہ وہان کے جانے یا مہاراجہ گیکواڑ کے
ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کرتا ہے وہ اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ گوا کو جانے سے چند روز پیشتر
مین نے سالم سے زادراہ کے واسطے خرچ طلب کیا تھا اور سالم نے مجھکو ساٹھ روپیہ سکہ
بڑودہ دیے تھے اور یہ کہا تھا کہ مہاراجہ گیکواڑ نے اوس روپیے کو اوسکی زادراہ کیواسطے
بھیجا ہے۔ وہ اسبات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ مین نے راوجی کو ساٹھ روپیہ ملنے کی اطلاع
دی تھی حالانکہ مین اوس سے بہت کچھ اختلاط نہین رکھتا تھا بلکہ صرف میرے اور راوس کے
بول چال تھی یہ امر ہنوز بے تحقیق ہے کہ آیا پیدرو محل کو گیا یا نہین یا جو ملاقاتین مہاراجہ

کی ایک ملاقات کا بیان اپنی دوسری ملاقات کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۶ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین اور نرسو کرنل فیر صاحب کے ہمراہ نوساری کو گئے تھے اور وہان ہمنے منجملہ اور شخصون کے سالم اور دامودر پنت کو بھی دیکھا راؤجی نے سالم کی معرفت نوساری مین ایک مرتبہ گیکواڑ سے ملاقات کی اور گیکواڑ نے بھابو پونا کر اور اور شخصون کا حال اوس سے دریافت کیا جو رزیڈنٹی کو جاتے تھے۔

دفعہ ۲۷ - اب ہم راؤجی کے بیان کا بسبب اون ملاقاتون کے ذکر کرتے ہین جو اوسکے اور گیکواڑ کے درمیان نوساری سے واپس آنے کے بعد (۱۸ مئی ۱۸۱۴ء کے قریب واپس آئے تھے) ہوئی تھین اور ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ راؤجی کے بیان کے بموجب اون ملاقاتون مین جو اب تک ہوئین مہاراجہ گیکواڑ نے صرف رزیڈنٹی کی نسبت خبرین دریافت کین اور نوساری سے واپس آنے کے بعد اول مرتبہ مہاراجہ صاحب موصوف نے زہر کا ذکر کیا۔

دفعہ ۲۸ - راؤجی بیان کرتا ہے کہ مین نوساری سے واپس آنے کے بعد کبھی تو پدرو سونا کے اور کبھی نرسو کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کرنے کے واسطے گیا تھا پدرو کرنل فیر صاحب کا خانسامان تھا اور اس کام پر پندرہ برس سے اور کل چھپن برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو ایک مہینے کی رخصت لے کر مقام گوا کو گیا تھا اور اوسکے ساتھ جو تین ملاقاتین مہاراجہ صاحب سے ہوئین اونکا وقوع راؤجی نے پیدرو کو گوا کے جانے سے اور ایک کا وقوع اوس کے واپس آنے کے بعد قرار دیا ہے راؤجی بیان کرتا ہے کہ پیدرو نے مجھ سے مہاراجہ کے محل کو چلنے کی درخواست کی تھی اور پیدرو سے سالم نے کہا تھا راؤجی نے پہلی ملاقات کا اور جو گفتگو اوسوقت مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ ہوئی تھی اوسکا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اوسوقت مہاراجہ صاحب موصوف نے اوس گفتگو کی نسبت استفسار کیا تھا جو رزیڈنٹی کے کھانے کی میز پر ہوتی تھی اور یہ درخواست کی تھی کہ پیدرو سالم کی معرفت اون کے پاس خبرین بھیجدیا کرے باقی دو ملاقاتون کی نسبت کچھ تفصیل نہین بیان کی گئی ہے۔

راؤجی بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ کے ساتھ پیدرو کی پچھلی ملاقات کے گوا سے واپس

مہاراجہ گیکواڑکے روبرو طلب کیا اس ملاقات مین راؤجی نرسو اور یشونت راؤ اور سالم موجود تھے راؤجی نے اوس گفتگو کو بیان کیا ہے جو اس موقع پر مہاراجہ گیکواڑ اور نرسو کے درمیان ہوئی تھی یعنے گیکواڑنے نرسو سے کہا کہ چونکہ تم شہر مین رہتے ہو اسوجہ سے تمکو ہر روز رزیڈنسی کی خبر لانی چاہیے اور چونکہ تم بڑودے کے ایک قدیمی باشندے ہو اور سردارون سے واقف ہو اس لیے تم اون سردارون کے نام سے ہمکو مطلع کردیا کرو جو رزیدنٹی مین آتے جاتے تھے نرسو جمعدار اسبات پر راضی ہو گیا اور یہ کہا کہ ہم اور راؤجی دونون سالم کی معرفت خبرین بھیجا کرین گے اسپر مہاراجہ گیکواڑنے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر کوئی بات ضروری اطلاع کے لائق ہو تو اوسکو لکھکر بھیجنا چاہیے جسوقت جمعدار شہر کو اپنے گھر آوے گا وہ اوس چٹھی کو اپنے ساتھ لیتا آویگا اور سالم کو دیدے گا نرسو نے گیکواڑ سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن بند ہو گئی ہے آپ اوسکا کچھ بندوبست فرمائیے گیکواڑنے نرسو سے کہا کہ تم اس مضمون کی عرضی صاحب رزیڈنٹ کو دو اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر صاحب رزیڈنٹ اوسکا ہم سے ذکر کردین گے تو ہم کچھ بندوبست کرین گے اوسوقت نرسو کے دو بھائی مہاراجہ گیکواڑکے پاس ایک رسالے کے کہانڈرا اور جمعدار تھے۔

دفعہ ۲۴ - جگا اور کاربھائی دونون یہ بیان کرتے ہین کہ ہم گیکواڑکے محل کو راؤجی اور نرسو اور یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ گئے تھے اور جسوقت یہ شخص مہاراجہ گیکواڑسے ملاقات کرنے کے واسطے اوپر گئے تو ہمکو نیچے چھوڑ گئے اوس شخص کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہین ہے جو اس موقع پر ان شخصون کے ہمراہ گیا تھا مگر اسمین کچھ کلام نہین ہو سکتا کہ وہ یا تو جگا تھا یا کاربھائی تھا نرسو نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ایک شخص راؤجی کے ہمراہ تھا مگر اونسے اوسکا نام نہین بیان کیا۔

دفعہ ۲۵ - بعد اس کے راؤجی نے یہ بیان کیا ہے کہ مین اور نرسو پھر چار یا پانچ مرتبہ مہاراجہ گیکواڑکی ملاقات کے واسطے اون کے نوساری کو جانے سے پہلے (۲-اپریل ۱۸۷۵ء) کو گیا تھا اور اون موقعون پر ہمنے مہاراجہ گیکواڑکو رزیدنٹی کی کارروائی کی نسبت خبر دی اس مقام مین یہ بات بیان کرنا چاہیے کہ نرسو نے اسوقت صرف اس قسم

شیولال وتھل زیوروں کی تیاری کے وقت اور اونکی تفصیل کی نسبت وجیبا کے بیان کی تصدیق کرتا ہے اور ازروی بیان کے اونکی قیمت چارسو پچھتر روپیہ یا پان سو روپیہ بیان کرتا ہے وجیبا اور راؤجی نے وقتاً فوقتاً زیوروں کی پوری قیمت شیولال کو ادا کردی۔

ایک دوسرے سنار دلاب نامے نے یہ اظہار دیا ہے کہ مین نے راؤجی کے واسطے ماہ جون اور اگست ۱۸۷۴ء کے درمیان مختلف زیور قیمتی اوناسی روپیہ آٹھ آنے کے تیار کیے تھے۔ شیولال وتھل اور دلاب نے اوس زیور کو شناخت کیا جو اونھوں نے تیار کیا تھا اور راؤجی تسلیم کرتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ راؤجی کی تنخواہ دس روپیہ ماہواری تھی۔

دفعہ ۲۲۔ اب پھر راوجی کی شہادت کا ذکر کیا جاتا ہے جسمین اون ملاقاتون کا ذکر ہے جو کمیشن ۱۸۷۳ء کے بڑودے سے چلے جانے کے بعد اور مہاراجہ گیکواڑ کے قصد نوساری کو جانے کے وقت تک ظہور مین آئی تھین۔

راؤجی بیان کرتا ہے کہ بڑودے سے کمیشن کے چلے جانے سے آٹھ یا نو یا دس دن بعد قریب ۳ جنوری ۱۸۷۴ء کے۔ مین نے مع نرسو جمعدار کے مہاراجہ گیکواڑ سے اونکے محل مین ملاقات کی تھی سالم نے پہلے سے راؤجی کو یہ اطلاع دی تھی کہ مین نے نرسو کو آنے پر راضی کرلیا ہے اوس روز اتوار تھا اور جس طرح پر انتظام کیا گیا تھا اوس کے بموجب نرسو جسکا گھر بڑودے مین واقع تھا بیشونت راؤ کے مکان کو گیا راؤجی یا تو جگا کے ساتھ اور یا تو کربھائی کے ساتھ گیا نرسو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاقات ۱۹۔ اور ۲۴ جنوری ۱۸۷۴ء کے درمیان ہوئی تھی۔

دفعہ ۲۳۔ جو رزیڈنسی مین پنکھہ قلی کا کام کرتے تھے مکان سے چل کر بیشونت راؤ کے مکان کو گیا اور وہان اونسے نرسو اور سالم کو موجود پایا اور یہ سب آدمی اوس کے اور اوس کے ہمراہی جگا یا کاربھائی کے ساتھ مہاراجہ کے محل پر گئے وہان پہونچ کر سالم بالاخانہ پر مہاراجہ گیکواڑ کو اطلاع دینے کے واسطے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اونس نے بیشونت راؤ اور نرسو کو

پرتھا راؤجی نے اوسمین سے مبلغ چار سو روپیے اپنی شادی کے واسطے زیور خریدمین صرف کیے اور باقی سو روپیہ جگا کے پاس جمع کروپے کوئی ایسی شہادت شامل مسل نہین ہے جس سے بجز اوس ملاقات کے جسمین مبلغ پان سو روپیے کے ملنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مذکور الصدر ملاقاتون مین کسی اور ملاقات کی نسبت راؤجی کے بیان کی تصدیق ہوتی مگر آیندہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پہلی ملاقاتون کے وقت ایک عورت امینا نامی جو اول مسٹر فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس اور بعد اوس کے مسٹر بودی صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بڑودہ کی میمصاحبہ کے پاس جو کرنل فیر صاحب کی لڑکی تھین بطور آیا کے نوکر رہی تھی گنیکوارٹ کے پاس آیا جایا کرتی تھی لیکن پان سو روپیے کے دیے جانے کی تصدیق کے واسطے شہادت موجود ہے اور بالفعل راؤجی کے بیان کو ترک کرنا اور اس معاملہ کی طرف توجہ کرنا مناسب ہے

دفعہ ۲۲۔ جگا ولد بھگوان بیان کرتا ہے کہ چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ ہوا یعنے قریب دسمبر ۱۸۷۳ء کے کہ مین راؤجی کے ہمراہ ایک روز شام کو بشونت راؤ کے مکان کو گیا تھا (یہ بات یاد ہوگی کہ نومبر اور دسمبر ۱۸۷۳ء مین کمیشن کا اجلاس ہو رہا تھا) اور بشونت راؤ کے کارکن یا محرر نے مبلغ پان سو روپیے راؤجی کو دیے تھے جسمین سے چار سو روپے راؤجی نے لے لیے اور سو روپیے مجھکو بطور امانت سپرد کیے۔

دلیت محرر بیان کرتا ہے کہ بارہ یا چودہ مہینے کا عرصہ ہوا کہ مین نے مبلغ پان سو روپیے سکہ بڑودہ بشونت راؤ کے حکم سے آٹھ بجے شب کو راؤجی اور جگا کو دیے تھے بشونت راؤ اوسوقت بالاخانے پر تھا اور اسیوجہ سے وہان موجود نتھا۔ راؤجی وجیبا کی معرفت اپنی شادی کیواسطے زیور تیار کرا رہے تھے وہ بیان کرتا ہے کہ اوس دیوالی جو ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۷۳ء کو ہوئی تھی مینے شیولال اور ٹھل سنار کو راؤجی کیواسطے چاندی اور سونے کے مختلف زیورون کے تیار کرنے کے واسطے مقرر کیا تھا یہ زیور دو یا تین موقعون پر بعد تیاری کے اوسکو حوالے کیے گئے اور وجیبا نے ان زیورونکی فہرست مع قیمت کے سنار سے حاصل کی جسوقت کمیشن حال کی معرفت تحقیقات ہو رہی تھی وجیبا نے اس فہرست کو پولیس کے حوالے کر دیا اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیولال نے راؤجی کے واسطے نومبر ۱۸۷۳ء اور مارچ ۱۸۷۴ء کے درمیان پان سو اٹھاون روپیہ چھ آنے کا زیور بنایا۔

شیولال

رزیڈنسی کے ملازمون کے درمیان عمل مین آئی تھین اوس مکان کو کمیشن کے بعض ممبرون نے ملاحظہ کیا وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تیسری منزل پر ہے اور اوس کے اندر ایک گوشے کی طرف سے ایک تنگ زینے کے ذریعے سے جاتے ہین یہ زینہ اس چھوٹے کمرے کے اندر ختم ہوتا ہے اور اوسمین کوئی دروازہ نہین لگا ہوا ہے درحقیقت یہ مکان راجہ صاحب سے سلام و مجرا کرنے کا کمرہ ہے اور اوسمین صرف ایک دروازہ ہے جسمین ہوکر گیکواڑ کے کمرے کا خاص راستہ ہے اس کمرۂ خاص مین مہاراجہ گیکواڑ کا ایک پلنگ اور غسل کرنے کی ایک چوکی اور نہانے دھونے کا سامان تھا کمرۂ مجرائی مین چند آئینے دیوارون پر لگے ہوے ہین اور اوسمین ایک نیچی اور چوڑی لکڑی کی بنچ پڑی ہوئی ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گیکواڑ رزیڈنسی کے ملازمون سے تحقیقات کرتے وقت ہر ایک موقع پر اپنے بیٹھتے تھے اب ہم پھر راؤجی کے بیان کا ذکر کرتے ہین۔

دفعہ ۲۰۔ راؤجی نے ۱۸۷۲ء کے کمیشن کے اجلاس سے مین نے تین یا چار مرتبہ اور کمیشن کے اجلاس کے وقت تین مرتبہ مہاراجہ گیکواڑ سے ملاقات کی ان مین سے ہر ایک موقع پر وہ پھر یشونت راؤ کے مکان کو اور وہان سے یشونت راؤ اور سالم کے ہمراہ مہاراجہ گیکواڑ کے محل کو جاتا تھا ان ملاقاتون مین راؤجی مہاراجہ گیکواڑ سے اون شخصون کا جو رزیڈنسی کو آئے تھے اور جو واقعات وہان ظہور مین آتے تھے اور جو شکایتین گیکواڑ کے انتظام کی نسبت رزیڈنسی مین اور کمیشن کے روبرو کیجاتی تھین اونکا ذکر کیا کرتا تھا۔

دفعہ ۲۱۔ اون مین سے ایک ملاقات مین جو جمعہ کو وقت اجلاس کمیشن کے ہوئی تھی راؤجی نے گیکواڑ سے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے اور گیکواڑ نے یشونت راؤ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اونکو اسبات کی یاد دلاوے۔ چنانچہ دوسرے دن صبح کو جبکہ گیکواڑ رزیڈنسی کو گئے یشونت راؤ نے راؤجی سے کہا کہ مین تمھارے واسطے پانسو روپیہ لاتا ہون تم میرے مکان پر شام کو اوس روپیے کو آنا پس راؤجی شام کو یشونت راؤ کے مکان پر بہمراہی جگ پنکھ قلی متعینہ رزیڈنسی کے گیا اور وہان ولپت یشونت راؤ کے محرر نے جگا کی موجودگی مین مبلغ پانسو روپیے اوسکو دیے یشونت راؤ اوسوقت بالاخانے

کسی شخص نے شربت مین زہر ملایا ہو اور راؤجی خود مقر ہے کہ مین نے زہر ملایا نظر برین ہماری راے مین اس امر کی نسبت اوسکی شہادت کو صحیح سمجھنا چاہیے۔

دفعہ ۱۷۔ اب راؤجی اور اور گواہون کی شہادت پر یہ تفصیل غور کرنا ضرور ہے تاکہ یہ امر تحقیق ہو جاے کہ آیا راؤجی کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی ترغیب دی گئی اور اگر یہ بات ہے تو کس شخص نے اوسکو ترغیب دی۔

دفعہ ۱۸۔ راؤجی کی شہادت حسب تفصیل ذیل ہے۔

عرصہ ایک یا سوا برس کا ہوا کہ کرنل فیر صاحب نے مجھکو حراسیون کا حوالدار مقرر کیا تھا اور مین چھاونی بروده کی بازار مین رہا کرتا تھا ۱۸۷۳ء کے کمیشن کے اجلاس کے شروع ہونے سے دو مہینے پہلے سالم نے مجھ سے بار بار یہ کہا تھا کہ تم مہاراجہ گیکواڑ کے ملنے کے واسطے چلو چنانچہ آخر کار مین راضی ہو گیا اور اوسوقت یعنے (کمیشن کے اجلاس سے دو مہینے پہلے) سالم اور رشونت راؤ کے ہمراہ جو مجھکو شہر مین اپنے مکان پر ملا تھا مہاراجہ گیکواڑ کے محل گو گیا اور سالم اور رشونت راؤ کی موجودگی مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔

مہاراجہ گیکواڑ نے مجھ سے کہا کہ تم ہمکو رزیڈنٹی کی نسبت خبرین بھیجا کرو اور اگر تم خبرین بھیجوگے تو ہم تمکو انعام دینگے اور یہ دریافت کیا کہ نرسو سے جو رزیڈنٹی کے چپراسیون کا جمعدار ہے تمھاری دوستی ہے یا نہین چنانچہ راؤجی نے خبرون کا بھیجنا منظور کر لیا اور یہ کہا کہ نرسو میرا دوست ہے اور حسب درخواست مہاراجہ گیکواڑ کے اون سے یہ اقرار کر لیا کہ مین نرسو کو آپ کی ملاقات کے واسطے لاؤنگا دوسرے دن راؤجی نے نرسو سے اوس ملاقات اور طلبی کا ذکر کیا مگر نرسو نے عدیم الفرصتی کے حیلے سے جانے سے عذر کر دیا۔

دفعہ ۱۹۔ اس گواہ کی شہادت کا زیادہ تو ذکر کرنے سے پیشتر اسبات کا بیان کرنا مناسب ہوگا کہ سالم ایک عرب ہے اور شہر بڑودے مین رہتا ہے اور وہ گیکواڑ کے پاس سوارون مین نوکر تھا اور ہمیشہ اونکی خدمت مین حاضر رہتا تھا یشونت راؤ جاسوس مہاراجہ گیکواڑ کا خاص قاصد ہے اور شہر مین رہتا ہے اور جس کمرے مین اس ملاقات کا ہونا بیان کیا گیا ہے وہ وہی کمرہ ہے جسکے اندر وہ تمام ملاقاتین جو مہاراجہ گیکواڑ اور

ہاتھ دہونے کی تپائی پر رکھدیا اسوقت قریب ساڑہے چھ بجے صبح کے گوبند بابو اور پلیا دفتر کے کمرے کو صاف کررہے تھے عبداللہ خان اوسروز کے واسطے اپنے آقا کے کپڑون کو لے کر کمرے سے چلا گیا گوبند بابو ملازم رزیڈنٹی بھی بیان کرتا ہے کہ مین نے اور پلیا نے ۹ نومبر ۱۸۵۴ء کی صبح کو جبکہ کرنل فیر صاحب ہوا کہانے کے واسطے باہر گئے تھے دفتر کے کمرے کو صاف کیا تھا اور مین نے ہی تازہ پانی اوس بوتل کے اندر بھرا جو دہات دہونے کی تپائی پر رکھی ہوئی تھی اور یہ بلاشبہہ وہی بوتل تھی جسمین سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تھوڑا سا پانی اوس گلاس مین ڈالا تھا جسمین تلچھٹ تھی اور مین نے یہ پانی اوس مٹی کے برتن مین سے لیا تھا جو مکان کے برآمدے مین رکھا رہتا تھا اور جسمین سے رزیڈنٹی کے یوروپین باشندون کو پانی دیا جاتا تھا اور مین کرنل فیر صاحب کی واپسی سے پہلے قریب سات بجے کے کمرے سے چلا آیا وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے عبداللہ خان کو کمرے کی اندر آتے ہوے اور اپنے آقا کے کپڑون کو درست کرتے ہوے اور باہر جاتے ہوے دیکھا مگر مین نے اوسکو شربت لاتے ہوے نہین دیکھا لکشمن دریاؤ سنگھ چپراسی کے کمرے سے باہر تھا گوبند بابو منظر ہے کہ عبداللہ خان کے چلے جانے کے بعد راوجی حوالدار کرنل فیر صاحب کے دفتر کے کمرے مین آیا اور پانچ چھ منٹ تک اوس کے اندر ٹھہرا رہا اور اس عرصے مین اوس نے کاغذات ردی کے اوس ٹوکری کو جو لکھنے کی میز کے قریب رکھی ہوئی تھی خالی کرکے ایک دوسری ٹوکری کے اندر کاغذ بھر دیے جو اوس کمرے کے اندر رکھی تھی جسمین ہوکر دفتر کے کمرے مین جاتے ہین اس مقام پر اسبات کا ذکر کرنا چاہیے اور کمیشن کے بعد ممبرون کو بھی اوس سے ذاتی واقفیت حاصل ہے یہ دفتر کا کمرہ طول وعرض مین چھوٹا ہے۔ پلیا نے گوبند بابو کے اس بیان کی تصدیق کی ہے کہ وہ بھی اوس روز صبح کو دفتر کے کمرے کی صفائی مین مصروف تھا مگر اس سے زیادہ اوسنے اور کچھ حال بیان نہین کیا لکشمن دریاؤ سنگھ بیان کرتا ہے کہ مین نے ۹ نومبر کی صبح کو کرنل فیر صاحب کے لکھنے کی میز درست کی اور اوس سے فرصت پاکر مین اوس جگھہ بیٹھہ گیا جہپر اسیون کیواسطے مقرر ہے اور مین نے کوئی اور بات نہین دیکھی۔

دفعہ ۱۶۔ پس اسبات کے گمان کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ان مین سے

کے لگانے سے پہلے اور اوس کے بعد بھی کرنیل فیر صاحب کو خفیف بخار آتا تھا اور اوکا سر بھاری تھا اور اوکی آنکھون سے بکثرت پانی جاری تھا پس صاحب موصوف کو گمان ہوا کہ شروع اکتوبر ۱۸۷۴ء سے اوکا شربت مناسب طور سے تیار نہین کیا جاتا ۶۔ نومبر کو اونہون نے ایک بادو جرعہ شربت کے پیے اور اونکو اپنی طبیعت ناساز معلوم ہوئی اور اوکا سر بھاری ہوگیا اور غنودگی معلوم ہونے لگی غرض کہ طبیعت کی وہی کیفیت تھی جو شروع ماہ اکتوبر مین تھی ۷۔ نومبر کو بھی اونھون نے تھوڑا سا شربت پیا اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اوس روز بھی اونکی طبیعت کی وہی کیفیت تھی جیسی کہ پہلے دن تھی۔ ۸۔ نومبر کو صاحب موصوف نے شربت نہین پیا کیونکہ اگلے دن اونکو اپنی طبیعت نہایت ناساز معلوم ہوئی تھی۔

جو علامتین کرنیل فیر صاحب کو وسط ستمبر اور ۹۔ نومبر کے درمیان معلوم ہوئی تھین اونکا ذکر بلحاظ شہادت بعض گواہون کے جو اوس تحقیقات مین اخیر پیش کی گئی تھی کسیقدر ضروری معلوم ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جس حالت مین سواد و گرین سنکھیا پیالے کی تلچھٹ اور برآمدے کی کھپرچن مین نکلا تھا تو گلاس مین بہ نسبت اوس مقدار کے جو ہلاکت کے واسطے کافی ہو بہت زیادہ سنکھیا ڈالا گیا ہوگا کیونکہ یہ بات ممکن نہین ہے کہ جس قدر سنکھیا شربت مین ملا ہوا تھا وہ سب برآمدے مین مل گیا ہو اور جو مقدار سنکھیا کی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے تجربون مین سفید وزن کی صورت مین ظاہر ہوئی تھی وہ نامعلوم ہے۔

دفعہ ۱۵۔ جبکہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ درحقیقت کرنل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ملایا گیا تو اب یہ امر غور طلب ہے کہ یہ زہر کس شخص نے دیا عبداللہ خان جو پندرہ یا سولہ برس سے کرنل فیر صاحب کے پاس نوکر تھا اوس کے متعلق روزانہ شربت کے تیار کرنے کا کام تھا مگر اوسکی غیر حاضری مین خانسامان اوسکو تیار کیا کرتا تھا چنانچہ ۹۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو عبداللہ خان نے یہ شربت خالص عرق سے تیار کرکے گلاس کو دفتر کے کمرے کے اندر

دفعہ ۱۱- جو شخص سنکھیا کے زہر سے بیمار ہوتے ہین اون کے منھ مین دہات کی چیزون کا سا ذائقہ ہونا یہ ایک ایسی بات ہے جسکا تجربہ خاص ڈاکٹر گری صاحب کو ایک مرتبہ ہوچکا ہے اور جسکا ہمیشہ اون مقدمات مین حوالہ دیا جاتا ہے جو بحیثیت کیمیکل اینلائزر کے اون کے پاس بھیجے جاتے ہین اور صاحب موصوف نے خود سنکھیا اس امر کے تحقیقات کرنے کے واسطے کہایا ہے کہ آیا اوسمین کچھ ذائقہ ہے یا نہین مگر اوسکو بے مزہ پایا ڈاکٹر گرے صاحب نے چورے مین تانبے کے دریافت کرنے کے واسطے کوشش کی تھی مگر اوسکا کچھ نشان نہ معلوم ہوا۔

دفعہ ۱۲- ڈاکٹر گری صاحب فرماتے ہین کہ سنکھیا کے کھانے کی معمولی علامتین دوران سر اور اسہال اور قے اور دست اور معدے مین سوزش ہوتی ہے صاحب موصوف یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اگر متواتر تھوڑا تھوڑا سنکھیا کہایا جاوے تو اوس کے باعث سے آنکھون مین پانی جاری ہوجاتا ہے اور اگر سنکھیا زخم سے لگایا جاوے تو وہ باعث ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ صاحب موصوف خیال فرماتے ہین کہ کرنل فیر صاحب نے بہت تھوڑا سنکھیا پیا ہوگا مگر یہ بھی اسہال پیدا کرنیکے واسطے کافی تھا اور اسہال سے منہ مین پانی اور تھوک زیادہ آنے لگتا ہے۔

دفعہ ۱۳- مقدمے کے اس حصہ سے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ کرنل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ وہ وسط ماہ ستمبر ۱۸۷۴ء سے علیل تھے یعنے اونکو زکام تھا اور اونکی پیشانی پر ایک پھوڑا تھا جسکا معالجہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف پھوڑے پر ایک پلاسٹر لگاتے تھے اور باقی پلاسٹر ایک میز پر اونکے دفتر کے کمرے مین رکھا رہتا تھا پس خود کرنیل فیر صاحب نے تیزاب کاربولک اس طریقے سے پھوڑے مین لگایا کہ جس پیمانہ سے اونہون نے اوسکو لگایا تھا اوس کے چھوٹانے مین اونکو بڑی مشکل پیش آئی ایک روز صبح کو آٹھ یا نو بجے کے درمیان یہ امر وقوع مین آیا اوسوقت کرنل فیر صاحب اپنے دفتر مین ہاتھ دھونے کی تپائی کے قریب کھڑے ہوے تھے اور وہان سے وہ اون چپراسیون کو نظر پڑے تھے جو اوس کمرے کے برآمدے مین کھڑے ہوے تھے پلاسٹر

تجربون کا اونپر کچھ اثر نہین ہوا اور اونہون نے ایک خوردبین سے اونکو دیکھا اور اول مرتبہ یہ خیال کیا کہ شاید وہ پسا ہوا شیشہ ہے مگر جب کہ ۱۲- نومبر کو اونہون نے جاذب کاغذ کے ٹکڑے پر اونکو دیکھا تو خالی آنکھ کے دیکھنے کے بعد اونھون نے یہ خیال کیا کہ اتنی چمک کے سبب سے وہ ہیرے کے ذرے تھے صاحب موصوف نے تمام معمولی تیزابون اور کھارون مین اون کے گلانے کے لیے کوشش کی وہ نہین گلے اور صاحب موصوف کی یہ راے قرار پائی کہ وہ ہیرے کا چورا تھا یہ تحقیقات اونہون نے اپنی طرف سے کی تھی کیونکہ ۱۳- نومبر کو اون کے پاس اس مضمون کی کوئی اطلاع نہین آئی تھی کہ اوس چورے مین شاید ہیرے کا چورا بھی ہوگا-

دفعہ ۹- دوسری پوڑیا جو کرنل فیر صاحب نے کاغذ نمبر (آئی) کے ساتھ بھیجی تھی وہ ۱۷- نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس پہونچی اوس کے اندر ۱۷- گرین مٹی تھی مگر جب کہ اونھین طریقون سے اوسکا امتحان کیا گیا جو پہلی پوڑیا کی نسبت عمل مین لائے گئے تھے تو اوسمین سنکھیا اور ریت اور ہیرے کا چورا ثابت ہوا جو پوڑیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھیجی اوسمین ڈاکٹر گری صاحب کو ایک گرین اور جو کرنل فیر صاحب نے بھیجی تھی اوسمین سوا گرین کل سوا دو گرین سنکھیا نکلا ڈاکٹر گرے صاحب بیان کرتے ہین کہ اگر سنکھیا کا اثر ہو جاے تو ڈھائی گرین مین ایک جوان آدمی ہلاک ہو سکتا ہے اور اکثر صورتون مین اوسکا اثر نصف گھنٹہ سے لے کر ایک گھنٹہ تک ظاہر ہوتا ہے نہایت معتبر سند پر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے جسم پر ہیرے کے چورے کا کوئی مہلک اثر نہین ہوتا ہے- ڈاکٹر گرے صاحب خیال کرتے ہین کہ تلچھٹ مین جو ایک جھلی سی پیدا ہو گئی جسکا ذکر ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا ہے وہ غالبا گلاس مین سنکھیا کے ہونے کا نتیجہ ہے

دفعہ ۱۰- تیسری پوڑیا جو مسٹر سوٹر صاحب نے ۳۰- دسمبر ۱۸۶۴ء کو بھیجی تھی اوسمین ڈاکٹر گرے صاحب کو اوسی قسم اور اوسی شکل کی سات گرین سفید سنکھیا ملی تھی جو باقی دو پوڑیون مین پائی گئی تھی صاحب موصوف نے دوربین کے ذریعے سے ملاحظہ کرکے دریافت کی تھی-

ملایا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جم کر ایک زردی مائل سبز شے منجمد ہو گئی باقی جو شیدہ پانی مین صاحب موصوف نے تیزاب ماری ایٹک ایسڈ ملا کر پھر اوسکو جوش دیا اور گندہک کی ہائیڈروجن گاس کو اوسمین چھوڑا تو اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ جم کر ایک چمکتی ہوئی زرد رنگ کی چیز ہو گئی - بعد اس کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اون نیون منجمد چیزون مین نوسادر ملایا اور وہ سب گل گئین لیکن تیسری منجمد شے کے ایک حصہ کو رہے دیا - اوسکو صاحب موصوف نے نہایت تیزاری ایٹک ایسڈ کے ساتھ ملایا اور وہ نہین گلی - اس تمام امتحان سے ڈاکٹر گری صاحب کو اس امر کا اطمینان ہو گیا کہ جو سفید ذرے اس عمل سے حاصل ہوے تھے وہ سفید سنکھیا کے ذرے تھے -

جو چورا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا اوسکا اور طرح پر بھی صاحب موصوف نے امتحان کیا یعنے اونھون نے تھوڑا سا چورا پانی اور ماری ایٹک ایسڈ کے ساتھ جوش کیا اور جوش کیوقت دو ٹکڑے صاف تانبے کے اوس کے اندر ڈال دیے چند لمحہ کے بعد تانبہ کے پتر پر بھورے رنگ کی دھات کے سے ذرے جمع ہو گئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان تانبے کے پترون مین سے ایک ٹکڑے کو خشک کر کے ایک نلی مین اوسکو گرم کیا جسکی طرفون پر پشت پہلو ذرے بلور کے جمع ہو گئے ان ذرون کی نسبت صاحب موصوف نے وہی عمل کیا جو سابق مین مذکور ہوا اور اوسکا نتیجہ بھی وہی ہوا -

دفعہ ۷ - جو چورا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا اوس کے ایک حصہ مین صاحب موصوف نے کوئلا ملا کر بھی دھات کے اجزا کو علحدہ کیا اور جس نلی سے اونھون نے یہ امتحان کیا اوسکو مع اوس حلقے کے جو اوسپر بن گیا تھا اور جسکو وہ سنکھیا کی موجودگی کی علامت بیان کرتے ہین کمیشن کے روبرو پیش کیا صاحب موصوف نے اس حلقہ کو گرمی نہین دی جس سے وہ سفید سنکھیا ہو جاتا -

دفعہ ۸ - جو چمکتے ہوے ذرے اس چورے مین موجود تھے جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس سے آیا تھا اوسکی نسبت ڈاکٹر گری صاحب بیان کرتے ہین کہ مذکور الصدر

بھیجا تھا اوس کے امتحان کے نتیجہ کے بیان کرنے سے پہلے اون دو پوڑیون کا ذکر بھی کرنا ضرور ہے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس بھیجی گئی تھین اون مین سے پہلی پوڑیا مین اوس برآمدے کے فرش کا کھرچا ہوا چونا ہے جسمین کرنل فیر صاحب نے شربت کو پھینکا تھا کرنل فیر صاحب کی شہادت اور اونکی چٹھی موسومہ ڈاکٹر گری سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر گری صاحب کی راے کے بموجب جسکا اظہار اونہون نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کرنل فیر صاحب سے کیا تھا کرنل فیر صاحب نے ۱۵۔ نومبر کی صبح کو اپنی موجودگی مین ایک چپراسی سے جس قدر ملچھٹ اوس برآمدے کے فرش پر مل سکی جہان گلاس کا شربت گرا تھا اوس سب کو کھرچوایا اور اوسکی ایک پوڑیا باندہ کر کرنل فیر صاحب نے بڑی احتیاط کے ساتھ ۱۶۔ نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدی دوسری پوڑیا ۲۵۔ دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس کی موجودگی مین راوجی کی پیٹی مین ملی جسکو مسٹر سوٹر صاحب اپنے ساتھ بمبئی کو لے گئے اور ۳۰۔ دسمبر کو ڈاکٹر گری صاحب کو حوالہ کردیا

دفعہ ۶۔ ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل ایمیلائرز گورنمنٹ بمبئی کی شہادت کا خلاصہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس تینون پوڑیان جنکا صدر مین ذکر ہوا ایسی صورت اور ایسے طریقے مین پہونچین جس سے یہ خیال نہین ہوسکتا کہ راستہ مین اون مین کچھ فریب کیا گیا۔ پہلی پوڑیا جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اون کے پاس بھیجی تھین اوسمین ڈیڑھ گرین چورا بھورے رنگ کا ساتھا جسمین کچھ کچھ چمکتے ہوے ذرے تھے صاحب موصوف نے اوسمین سے تھوڑے سے چورے کو گرمی کے ذریعے سے صاف کیا اور جب خوردبین سے اوسکو دیکھا تو بہت پہلو بلور کے ذرے معلوم ہوے صاحب موصوف نے اون ذرون کو پانی مین جوش دیا اور اوسمین سے تھوڑا سا پانی لیکر چاندی کا نیزا ایمونیا نائٹریٹ اوسمین ملایا تو اوس کے باعث سے ایک زرد رنگ کی شے منجمد ہوئی۔ تھوڑے سے پانی مین صاحب موصوف نے تانبے کا نیزاب ایمونیو سلفیٹ

چیز دیکھی جسمین خوردبین سے دیکھنے کے بعد ہشت پہلو بلور کے سے ریزے معلوم ہوے یہ گواہ بیان کرتا ہے کہ دمات کے حلقے اور ہشت پہلو بلور کے ذرّون سے سراسر سنکھیا کا موجود ہونا پایا جاتا ہے اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اور کسی معدنی زہر سے یہ شکل پیدا نہین ہوسکتی تلچھٹ مین جھلّی کا اوٹھنا بھی اوسی زہر کی علامت ہے۔

باقی تلچھٹ کو جسکا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے امتحان نہین کیا تھا صاحب موصوف نے ۱۰۔ نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کیمیکل ایسیلا ئرز گورنمنٹ بمبئی کے پاس بھیجدیا اور جاذب کاغذ مین چھان کر اور اوسکو گرمی دے کر بشکل چورے کے کر دیا۔

دفعہ ۴۔ کوئلے کے ذریعے سے امتحان کرنے سے چند روز بعد جیسا کہ سابق مین ذکر ہوا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوس شے کے ذریعے سے جو نلی مین باقی رہ گئی تھی ایک مرتبہ اور امتحان کیا یعنے اونھون نے اوسکو نلی مین سے نکال کر کسیقدر پانی کی سطح پر ڈالدیا جب کہ بھاری ذرّے نیچے بیٹھ گئے تو صاحب موصوف نے بہت جلد اون ذرّون کو باہر پھینکدیا جو اوپر تیرتے تھے صاحب موصوف نے چند مرتبہ یہی عمل کیا اور اوسکے بعد تلچھٹ کو جمع کر کے شیشہ کے چند ٹکرون پر رکھا جسکو صاحب موصوف نے کمیشن کے روبرو بھی پیش کیا ان شیشون کو اونھون نے ایک دوربین کے نیچے رکھا اور اوسوقت معلوم کیا کہ تلچھٹ خاص کر چمکدار بلوری ریزون سے مرکب تھی جسوقت صاحب موصوف نے ایک خاص شیشہ کا ٹکرا منجملہ اون ٹکرون کے جنپر تلچھٹ رکھی ہوئی تھی ایک شیشہ پر رکھا تو اوسوقت معلوم ہوا کہ اوسکی سطح کھرچی ہوئی تھی چنانچہ اونھون نے یہی تجربہ کمیشن کے روبرو کیا اور جسوقت صاف شیشے کا ٹکڑا اوس سے رگڑا گیا جسپر تلچھٹ تھی تو وہ فوراً اکٹ گیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب بیان کرتے ہین کہ مین نے تانبے کے واسطے امتحان نہین کیا تھا بلکہ صرف سنکھیا کے دریافت کرنے کی غرض سے کیا تھا اور تلچھٹ کا زہر حصہ سنکھیا تھا کچھ ہیرے کا چورا تھا جو تلچھٹ پیالے کے اندر سے نکلی تھی اوسکو صاحب موصوف نے وزن نہین کیا تھا۔

دفعہ ۵۔ جو چوراڈاکٹر سیورڈ صاحب نے ۱۰۔ نومبر کو ڈاکٹر گری صاحب کے پاس

اپنے گھر کو اس امر کی تحقیق کرنے کے واسطے گئے کہ اوس شربت مین کیا چیز ملی ہوئی تھی کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ جسوقت مین نے شربت چکھا تھا جب سے اوسوقت تک کہ وہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے حوالہ کیا کوئی آدمی اوسکے پاس تک نہین گیا جو کیفیت کرنل فیر صاحب کو اپنی طبیعت کی معلوم ہوئی تھی۔ اوسکو ایک چیٹھی مین لکھ کر اوسی روز گیارہ بجے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس بھیجدیا جسکا انتخاب ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

دوا اگرچہ مین نے اوس شربت کے جو گلاس کے اندر تھا صرف دو یا تین گھونٹ پیے تھے تاہم قریب آدہ گھنٹے کے عرصے مین جیسا کہ مین نے آپ سے بیان کیا تھا مجھکو خلاف معمول معدے مین کچھ شکایت معلوم ہوئی اور اوس کے ساتھ دوران سر اور نگاہ مین چکر معلوم ہوا جس کے باعث سے خیالات مین فتور پیدا ہوا اور نیز منہ مین ایک ناگوار دہات کا سامزہ معلوم ہونے لگا اور منہ مین فضول تھوک آنے لگا پہلے چند روز سے ہرگز میری یہ کیفیت نہین ہوئی تھی اور مین نے اوسکو کسیقدر نجار سے (جو اب بالکل رفع ہوگیا تھا) اور کسیقدر اس خیال سے منسوب کیا کہ جن پہلون کا ہر روز میرے واسطے شربت بنایا جاتا تھا وہ تازہ نہ تھے

کرنل فیر صاحب نے بیان کیا ہے کہ اوس دہات کا ذائقہ تانبے کا سا تھا اور وہ بیان کرتے ہین کہ یہ ذائقہ شربت کے پینے سے جو پیالے کے اوپر بالکل صاف اور جسکا ذائقہ مطلق خراب نتھا قریب پون گھنٹہ بعد مجھکو معلوم ہوا۔

دفعہ ۳۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اون تدبیرون کو بیان کیا ہے جو پیالہ کی تلچھٹ کے اجزا تحقیق کرنے کے واسطے عمل مین لائے تھے یعنے صاحب موصوف نے قریب ایک ثلث کے تلچھٹ لے کر جو وزن مین ایک دوگرین کے برابر تھی اور جسکی رنگت زردی امبر بھوری تھی اوسمین تھوڑا سا کوئلہ ملایا اور اوسکو ایک نلی کے اندر رکھ کر ایک اسپرٹ لیمپ پر گرم کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نلی پر دہات کا سا ایک حلقہ بن گیا اور جب صاحب موصوف نے اوس نلی کو پھر گرم کیا تو اونہون نے حلقے کے اوپر اور نیچے کچھ سفید سی

اور رزیڈنٹی کے خاص مکانات کے متصل واقع ہے جبکہ صاحب موصوف اوس کمرے
کے اندر گئے تو اونھون نے حسب معمول شربت کا گلاس ہاتھ دھونے کی تپائی پر رکھا
ہوا پایا اور دو یا تین گھونٹ پی کر اونھون نے گلاس کو پھر رکھ دیا بعد اسکے وہ
لکھنے کے واسطے بیٹھ گئے اور پانچ منٹ یا آدہ گھنٹے مین دفعتہً طبیعت پر امتلا معلوم
ہوا صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ یہ شربت میرے ناموافق ہے اور نیز اس
اندیشے سے کہ مبادا اور زیادہ پینے کو اوذکا جی چاہے شربت کو دفتر کے کمرے سے باہر
برآمدے مین پھینک دیا بہت سا شربت برآمدے مین رہا اور تھوڑا سا بھہ کر برآمدے
کے باہر پہونچ گیا جسوقت کرنل فیر صاحب نے پھر اوس گلاس کو ہاتھ دھونے کی
تپائی پر رکھا دیکھا تو صاحب ممدوح کا خیال اوس تلچھٹ کے رنگ کی جانب گیا جو
گلاس مین باقی رہ گئی تھی اور جسمین سے تھوڑی سی گلاس کے اوپر تک بہ رہی
تھی۔ صاحب ممدوح بیان کرتے ہین کہ یہ تلچھٹ سیاہ رنگ کی سی تھی اور جسوقت
اونھون نے گلاس کو اوٹھا کر دیکھا تو صاحب موصوف کے دل مین یہ خیال گذرا
کہ مجھکو زہر دیا گیا اوسوقت قریب ساڑھے سات بجے تھے کرنل فیر صاحب نے
فورًا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے نام جو رزیڈنسی کے ممبر جن تھے ایک رقعہ اس مضمون کا
لکھا کہ فورًا میرے پاس آیئے چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف آدہ گھنٹے یا پون گھنٹے مین یا
قریب آٹھہ بجے کے کرنل فیر صاحب کے مکان پر پہونچے کرنل فیر صاحب نے وہ گلاس
جسمین کچھہ شربت باقی تھا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے حوالہ کیا یہ شربت کرنل فیر صاحب
کے بیان کے بموجب چاد پینے کے ڈیڑہ یا دو چمچون کے برابر اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کے بیان کے بموجب بمبوہ وغیرہ کھانے کے ایک چمچہ سے کچھہ کم تھا جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب
نے گلاس کو ہلایا اور روشنی مین اوسکو دیکھا تو اونکو تلچھٹ مین کچھہ جھلی سی معلوم
ہوئی اور جبکہ اونھون نے اوسمین تھوڑا سا پانی ملایا تو اونکو تلچھٹ کے چمکتے ہوے اجزا
پر رنگت کی جھلک نظر پڑی کرنل فیر صاحب نے اپنی طبیعت کی کیفیت ڈاکٹر سیورڈ صاحب
کے روبرو بیان کی اور ڈاکٹر صاحب موصوف گلاس کو مع باقیماندہ شربت کے

رپورٹ ممبران انگریزی

دفعہ ۱- سب سے پہلے اون تاریخون کا بیان کرنا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے جن مین بعض ضروری واقعات جو اس مقدمے سے متعلق ہین ظہور مین آئے چنانچہ وہ تاریخین حسب تفصیل ذیل ہین-

کرنل فیر صاحب نے ۱۸- ماہ مارچ ۱۸۷۳ء سے عہدہ رزیڈنٹی بڑودے کا کام کرنا شروع کیا تھا جو شکایتین بد انتظامی کی کرنل فیر صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ گیکواڑ کی نسبت گورنمنٹ مین کی تھین اونکی تحقیقات کے واسطے شروع نومبر سے ۲۴- دسمبر ۱۸۷۳ء تک کمیشن نے اجلاس کیا-

مہاراجہ گیکواڑ لکشمی بائی سے اپنی شادی کرنے کے واسطے مع کرنل فیر صاحب کے ۲- اپریل ۱۸۷۴ء کو مقام نوساری کو گئے اور ۱۶- مئی کو واپس آگئے شادی ۱۰ مئی کو ہوئی تھی لکشمی بائی کے ۱۶- اکتوبر ۱۸۷۴ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا-

جو خریطہ مہاراجہ گیکواڑ نے حضور ویسرائے بہادر کے نام بدرخواست تبدیلی کرنل فیر صاحب کے بھیجا تھا دوسری نومبر ۱۸۷۴ء کا لکھا ہوا تھا-

جو خریطہ حضور ویسرائے بہادر نے مہاراجہ گیکواڑ کے نام مشعر اطلاع تبدیلی کرنل فیر صاحب و تقرر کرنل سر لویس پیلی صاحب کے سی ایس آئی کے بھیجا تھا وہ ۲۵- نومبر ۱۸۷۴ء کا لکھا ہوا تھا-

دفعہ ۲- جو شہادت شامل مثل ہے اوس سے ہماری دانست مین یہ بات ثابت ہے کہ ۹- نومبر ۱۸۷۴ء کو کرنل فیر صاحب کو زہر دینے کا اقدام اس طرح پر کیا گیا کہ تمام سفید سنکھیا اور ہیرے کا چورا اوس شربت کے گلاس مین جسکو صاحب موصوف صبح کی ہوا کھانے کے بعد ہمیشہ پیا کرتے تھے ملا دیا گیا کرنل فیر صاحب اوس روز صبح کو سات بجے پانچ منٹ پر واپس آئے اور راوجی حولدار چپراسیون کا اون سے ملا- اور اونسے صاحب کو سلام کیا بعد اس کے کرنل فیر صاحب اوس کمرے مین گئے جسمین اونکا دفتر رہتا تھا- اور جہان وہ کپڑے وغیرہ پہنا کرتے تھے یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے

صورت سالم اور رگھوناتھ راؤ سے دریافت کرنے کی تھی کہ اونہون نے روبرو سے پولیس کے بیان کیا یا نہین اگر کونسل گیکواڑ یا ممبران کمیشن خود بھی کچھ حال دریافت کرنا چاہتے تو افسران پولیس اور دیگر اشخاص اونکی باتون کا جواب دیتے۔

دفعہ ۵۴۔ سر ونکر راؤ دربارۂ تفاوت تاریخون کے معترض ہین اور راؤجی اور مورد منتھ کے اظہارون کا مقابلہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اختلاف بیانی کی مگر گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک کسی مین اختلاف نہین پایا گیا۔

دفعہ ۵۵۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہرچند مہاراجہ سیندہیہ اور سر ونکر راؤ اور ان دونون سے زیادہ مہاراجہ جے پور کی راے کامل ہے مگر گورنمنٹ انڈیا کی راے ہر سہ ممبران کمیشن متفق الراے کے مطابق ہے یہ رپورٹ عمدہ اور منصفانہ لکھی گئی ہے اور قابل اعتبار ہے اسمین لکھا ہے کہ یہ شہادت ایسی نہین ہے کہ جسکا یقین نہو اور کچھ تردید اسکی نہین ہوئی اور گیکواڑ کے کونسلی نے بھی کسی ایجنٹ گیکواڑ کو طلب نہین کیا تاکہ وہ بیقصوری گیکواڑ کی ثابت کرے اور آخر وقت تک کہا کہ ہمارا کام نہین ہے کہ ہم مقدمہ کو طول دین مگر گورنمنٹ انڈیا کو اسبارے مین اور خیال ہے۔ خاص وجہ دریافت طلب اسکی یہ تھی کہ گیکواڑ کو موقع اپنی براءت کو حاصل کرنے کا دیا جاوے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب تھا کہ کونسلی گیکواڑ کے مقدمے کو قائم کرتے اور شہادت جو خلاف گیکواڑ کے تھی اوسکی تردید کرتے مگر قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے امکان سے وقوع اسکا باہر تھا ورنہ وہ ضرور پیروی اسمین کرتے کونسل گیکواڑ نے یہ بیان کیا مگر تقریر نہین کی کہ شاید دمودر منتھ اور بھاپو پونا کر اس زہرخورانی کے بانی ہون اسبات کو نہایت احتیاط سے ہر سہ ممبران کمیشن متفق الراے نے چند کلمون سے رد کیا ہے۔

دفعہ ۵۶۔ لہذا گورنمنٹ انڈیا بہ کمال افسوس اور مجبور ہوکر اپنی مستحکم راے بیان کرتی ہے کہ وہ جرائم جو قبل از تحقیقات گیکواڑ پر لگائے گئے تھے بروقت تحقیقات ثابت ہوے اور مسٹر راؤ نے فی الواقع راؤجی اور نرسو کو زہرخورانی کی ترغیب دی۔ حسب الحکم گورنر جنرل ہند یا جلاس کونسل فقط دستخط سی یو ایچیسن صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند مقام شملہ فارن ڈپارٹمنٹ

کیونکہ سالم اور رشونت راؤ کو بھی شریک اس گفتگو کے تھے یہ ممکن نہین کہ اگر راؤ جی اور نرسو کی سازش ہو گئی ہوتی تو نرسو بھی ایک لاکھ روپیے کے انعام کا اقرار کرتا نہ کہ صرف انعام کا اقرار۔

دفعہ ۵۱۔ مہاراجہ جے پور صحیح طور سے ظاہر کرتے ہین کہ جو یادداشتین دمودر پنتھ کے دفتر سے آئین اوسمین کچھ روپیے کا ذکر نہین ہے جو واسطے خرید الماس یا سنکھیا وغیرہ کے دیا گیا ہو۔ اس رقم مین واسطے دعوت برہمنون اور دیگر خیرات کے تصریح ہے اور ایک کافی شہادت اس امر کی ہے کہ روپیہ ایسے ہی کامون مین صرف ہوا مگر گورنمنٹ انڈیا یہ نہین کہہ سکتی کہ مہاراجہ کی راے ایسی کیون ہے کیونکہ کتاب سے ورق جو نکالے گئے اور چاک کیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کا اخفا منظور تھا جیسا کہ کاغذ حرف (روئی) سے ثابت ہے کتاب کے اوراق تبدیل کیے جانے مین کچھ شک نہین پایا جاتا اور نہ کوئی شہادت اسکی تردید مین ہے جس برہمن کی نسبت لکھا ہے کہ دسمبر ۱۸۶۷ء مین تین ہزار چھ سو نیس روپیہ تیرہ آنہ ۶۔ پائی دیا گیا مسمی مذکور طلب ہوا اور عند الاستفسار مظہر ہوا کہ مجھکو کبھی ایسا روپیہ نہین ملا یہ شخص ایک کاغذ جسپر نشان حرف (روائی) کا ہے پیش کرتا ہے اور اوسکی رو سے روپیہ پانے کا اقبال کرتا ہے روپیہ حسب مندرجہ کاغذ مذکور ناجی قتل دار وغہ جواہر خانہ گیکواڑ کو دیا گیا اور صیغہ خیرات مین لکھا گیا تاکہ افشا ادسکا نہو۔ مہاراجہ جے پور کے نزدیک تحریری مضمون کتاب کا صحیح ہے اور بیان دامودر پنتھ کا غلط لیکن دربارہ تصدیق بیان دمودر پنتھ کے دفعہ ۳۸ مین لکھا گیا ہے۔

دفعہ ۵۲۔ مہاراجہ جے پور کہتے ہین کہ یہ مشہور تھا کہ جو زہر کرنل صاحب کو دیا گیا تھا اوسمین تانبا بھی تھا لیکن جب اجزا اوسکے علیحدہ کیے گئے تو تانبے کا کہین نشان نتھا۔ شہادت مین تانبے کا ذکر نتھا بھا پونا کرنے بازاری خبر سن کے کرنل فیر صاحب سے کہا تھا کہ ایسا ایسا زہر آپ کو دیا گیا۔

دفعہ ۵۳۔ گورنمنٹ انڈیا نہین سمجھتی کہ مہاراجہ جے پور نے کیا خیال کرکے یہ لکھا کہ کوئی

صاف صاف ان سے گواہی دلواکر شہادت دہندہ کی تردید کرتے گیکواڑ کو خوب معلوم ہوگا کہ آیا یہ گواہ اوس کے کلام کی تردید کرسکتے ہین یا نہین۔

دفعہ ۴۷۔ مہاراجہ سیندہیہ کو وقت طلب یہ امر معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر کیون دیا گیا جسمین اس قدر زمانہ صرف ہوا اسکی نسبت بھی ویسا ہی بیان ہوسکتا ہے جیسا کہ اور باتون کے لیے بیان ہوا یہ تو معلوم ہوا کہ تھوڑا تھوڑا زہر دیا گیا اور نومبر کی ۹ تاریخ کو زیادہ دیا گیا وراے اسکے راؤجی کو خوف تھا کہ اگر یکبارگی زہر دیا جائیگا تو جلد تر اوسکا اثر ظاہر ہوجاوے گا اور پردہ کھل جاے گا اور تھوڑا تھوڑا دینے سے عرصے مین اثر ہوگا ابتدا اُز ہرخورانی کی محقق نہین ہوئی قرینے سے سمجھا جاتا ہے کہ چھ سات ہفتہ پہلے سے زہر دینا شروع ہوا جب موقع مناسب پایا تب زہر دیا خود راؤجی کے بیان سے معلوم ہوا کہ دو مرتبہ اوسکو موقع نہین ملا اور اس کام کے لیے اسکو بہت ہوشیار رہنا پڑا۔

دفعہ ۴۸۔ پھر مہاراجہ لکھتے ہین کہ اسکا ثبوت کچھ نہین ہے کہ تانبا اور الماس اور سنکھیا خریدی گئی تھی نہ کوئی کاغذ دستخطی مہاراجہ کا اسبارے مین ہے۔

دفعہ ۴۱ و ۴۵۔ مین بیان ہوچکا ہے کہ ایسی خریداری کا ثبوت کرنا فضول ہے اور کاغذ کا جواب یہ ہے کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ایسا کاغذ مہاراجہ نے لکھا ہو۔ گورنمنٹ انڈیا کو کسیطرح سے ایسے تحریری کاغذ کا یقین نہین ہے۔

دفعہ ۴۹۔ عذرات مہاراجہ جے پور اور سرونکر راؤ نسبت شہادت کے مثل مہاراجہ سیندہیہ کے ہین اور جو اون سے کسیقدر زیادہ عذر ہین وہ یہ ہین۔

دفعہ ۵۰۔ مہاراجہ جے پور خیال کرتے ہین کہ راؤجی نے بیان کیا کہ مجھکو اور نرسو کو گیکواڑ نے ایک ایک لاکھ روپیے دینے کا وعدہ کیا تھا اور نرسو بیان کرتا ہے کہ انعام کثیر کا وعدہ تھا روپیے کی تعداد نہین بیان کرتا گورنمنٹ انڈیا اس اختلاف کی نسبت یقین کرتی ہے کہ راؤجی اور نرسو کے بیان مین کچھ سازش نتھی۔

اصل بات یہ ہے کہ انعام کا وعدہ تھا اور یہ دونون کی شہادت سے ثابت ہے شاید انعام ان دونون کو مختلف سنا دیے گئے ہون یا اسمین دونون کے سمجھنے مین فرق ہو

گیکواڑکے نہین ہے اور پیدرو کا گواہ کو راؤجی نے مجرم کیا تھا لیکن اسنے انکار قطعی اس کارروائی سے کیا یہ صرف راؤجی کی ایک بات کو رد کرتا ہے یعنے اپنی شرکت اوس کے ساتھہ کچھہ بیان نہین کرتا کہ جس سے گیکواڑ ماخوذ ہو اور نہ اوسکی شہادت ایسی ہے کہ جو موجب برأت گیکواز متصور ہو اور اس شہادت کو راؤجی تصدیق کرتا ہے کہ ملازمان رزیڈنسی گیکواڑکے یہان آتے جاتے تھے وہ مقر اسبات کا ہے کہ گیکواڑ مجھکو روپیے دیے تھے اور یہ روپے کچھہ تیوہار یا شادی مین نہین دیے صرف اس لیے دیے تھے کہ ہمیشہ گیکواڑکے یہان آتے جاتے لیکن اسنے سالم کے کہنے کو نہ مانا۔

دفعہ ۴۵۔ بعدازان مہاراجہ کہتے ہین کہ سالم اور بشونت راؤ اور خونلکر گجابا اور نورالدین بوہرہ اور حکیم جو عدالت مین پیش نہین کیے گئے یہ مفید مطلب گیکواڑکے ہے مگر حال اوسکا یہ ہے کہ نورالدین بوہرہ ایک عطار ہے۔ دامودر پنتھہ کہتا ہے کہ سنکھیا جو کرنل فیر صاحب کو دی گئی وہ اسی کی دکان سے منگائی گئی تھی نورالدین کی بے قصوری کی کوئی تحریر نہین ہے اگر وہ بلایا بھی جاتا تو یا تو وہ کہتا کہ منگائی گئی ہے یا انکار کرتا کہ نہین منگائی گئی لیکن جیسے پہلے بیان ہوچکا ہے کہ ایسے اظہارات دامودر پنتھہ پر گورنمنٹ کو کچھہ لحاظ نہین ہے اور یہ بیان دامودر پنتھہ مین کہ اوسنے سنکھیا نورالدین کی دکان سے خریدی کہین تشان بھی نہین ہے کیونکہ صداقت نہین کی اس لیے نورالدین نہین بلایا گیا اوس کے نہ بلائے جانے سے صرف اتنی بات ہوئی کہ خریدا جانا سنکھیا کا دکان نورالدین سے ثابت نہوا مگر نورالدین بوہرہ کی عدالت مین حاضر ہونے سے کچھہ مقدمہ کو ضرر نہین پہونچا

دفعہ ۴۶۔ اور گواہون کی منسیت دوسری بات ہے۔ قبل ازین تحریر ہوا ہے کہ سالم اور بشونت راؤ گیکواڑکی طرف سے عدالت مین نہین آئے وجہ ظاہر یہ ہے کہ گیکواڑ نے انکو اسواسطے نہین پیش کیا کہ وہ سب حال جانتے ہین ایسا نہو کہ صحیح صحیح مقدمہ کو بیان کرین اور اسی خیال سے خونلکر گجابا اور حکیم بھی نہین بلائے گئے یہ سب لوگ تیاری زہر مین مصروف تھے جو کیفیت دامودر پنتھہ کو معلوم تھی یقیناً ویسی ہی وہ لوگ بھی جانتے ہون گے۔ اگر دامودر پنتھہ نے جھوٹ بیان کیا تھا تو ممکن تھا کہ گیکواڑ ان لوگون کو بلواتے اور

الماس کے خریدنے پر اور گواہیون کا ہونا لازم ہے۔
دفعہ ۴۱۔ دمودر پنتھ کی شہادت پیشتر درباب خرید ہونے الماس اور سنکھیا کے لی گئی ہے اس لیے کہ ثبوت اسکا ہر سہ ممبران کمیٹی متفق اللفظ کی راے پر ہے۔
اونکی راے ہے کہ شاید سنکھیا خریدی گئی ہو مگر الماس کا خرید کیا جانا ثابت ہو گیا الا گورنمنٹ انڈیا دمودر پنت کی راے پر اصلا توجہ نہین کرتی ہے کیونکہ گیکواڑ کو سنکھیا یا الماس کا بہم پہونچنا کچھ مشکل امر نتھا۔
دمودر پنتھ نے خود ہی سرکار کے روبرو الماس اور سنکھیا کا خرید کیا جانا بیان کیا گورنمنٹ نے اس غرض سے تحقیقات کی تھی کہ جو جرم گیکواڑ کے ذمہ عاید کیے گئے تھے اگر وہ ثابت ہو گئے تو بلاشک گیکواڑ کے لیے موجب بدنامی اور خرابی کا ہے۔
دفعہ ۴۲۔ گورنمنٹ انڈیا اب مناسب سمجھتی ہے کہ وجوہ مفصلہ اون ہر سہ ممبران کمیشن کی جنھون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے کہ جرم گیکواڑ پر ثابت نہین ہے اونکی تقریر اور تحریر کی تشریح کیجاوے۔
دفعہ ۴۳۔ مہاراجہ سیندیہ کہتے ہین کہ منجملہ متعدد گواہون کے جنکا تعلق اس مقدمے سے نہین ہے صرف تین گواہ راؤجی۔ نرسو۔ اور دامودر پنتھ۔ جرائم مذکورہ بالا کی شہادت دیتے ہین اور ان کے بیان مین بھی تناقض و تفاوت ہے شاید مہاراجہ موصوف شہادت امینہ کو بھول گئے۔ جیسے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ شہادت امینہ کی ضروری ہے اور اوسکی شہادت سے بڑا ثبوت جرم ہوتا ہے گورنمنٹ انڈیا کو نسبت شہادت راؤجی نرسو اور دامودر پنتھ کے کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم مہاراجہ صاحب کس بیان مین تفاوت جانتے ہین امور خاص مین انکا بیان یکسان ہے یہ بات کہ صرف تین یا چار گواہ ایک خاص جرم پر شہادت دیتے ہین اور سوالات شہادت مین ثابت قدم رہتے ہین توبہ غرض نہین ہے کہ چونکہ گواہ کم ہین اس لیے انکی شہادت قابل اعتبار نہین ہے۔
دفعہ ۴۴۔ مہاراجہ بعد ازان کہتے ہین کہ شہادت پیدرو اور عبداللہ گواہ کی مفید مطلب مجرم کے ہے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک شہادت عبداللہ کی بھی مفید

اوسکا بیان ہے کہ امینہ آیا نے مجھ سے دوسرے روز کہا کہ گیکواڑ کہتے تھے کہ کیا چیز دیجاے کہ صاحب کا اور میرا دل ایک ہوجاے اور جو فرق آگیا ہے وہ دور ہوجاے اسپر مینے کہا کہ ہرگز صاحب کو کوئی چیز کھانے کو نہ دینا۔

دفعہ ۳۸۔ دمودر پنتھ سکرٹری گیکواڑ کی شہادت فراموش کرنا نہ چاہیے اس گواہ کے بیان کی حالت اچھی نہین ہے کیونکہ وہ شرکت جرم کا اقبال کرتا ہے جو اظہار اسنے دیے بعد معافی وعدے کے دیے اور یہ اظہار اسنے قید سے تنگ آکر اس طور پر دیے تھے۔ ہر سہ ممبران کمیشن نے جنکی رپورٹ متفق علیہ ہے نہایت احتیاط سے دمودر پنتھ کی شہادت کو قلمبند کیا مگر وہ یہ سمجھتے ہین کہ خاص امور مین تطبیق ممکن ہے اور کچھ تفاوت نہین بعد غور کامل کے گورنمنٹ انڈیا تحریر کرتی ہے کہ دمودر پنتھ کی شہادت کی اور گواہون کی گواہی سے صداقت ہوی۔

دفعہ ۳۹۔ اول کاغذ جسپر نشان حرف (زیڈ) کا ہے وہ بلاشک اصلی ہے۔ اوس سے ہویدا ہے کہ ۴۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو دمودر پنتھ کو واسطے کسی خاص کام کے سنکھیا کی خواہش تھی اور اوسکی نسبت دمودر پنتھ کا یہ بیان ہے کہ گیکواڑ کو زہر چاہیے تھا۔ مگر سنکھیا بوجہ نہ ملنے حکم تحریری گیکواڑ کے میسر نہ آئی لیکن اس بیان سے دمودر پنتھ کی صداقت نہین ہوتی جبتک کہ کوئی گواہی اور نہ پہونچے۔

دفعہ ۴۰۔ دوم ناتاجی وتل محافظ جواہرخانہ گیکواڑ جو زہرخورانی کرنل فیر صاحب مین ماخوذ نہین ہوتا ہے اوس کے بیان سے معلوم ہوا کہ چندروز قبل از ۲۰۔ اکتوبر الماس کی خواہش تھی یہ کسی ادنی کام کے لیے مطلوب نتھے بلکہ ایک دوا کے لیے ضرور تھی کہ پیسے جاتے اوذکا بیان ہے کہ مین نے کبھی ایسی راکھ نہین دیکھی تھی۔

یہ بھی ثابت ہے کہ جو بہی کھاتہ گیکواڑ کے بہان تھے وہ بھی منسوخ کردیے گئی ہین تاکہ کوئی کارروائی پوشیدہ ہو مگر کاغذ حرف (ٹی) سے معلوم ہوا کہ حسابات منسوخ کیے گئے یہ دربارہ خرید الماس کے ہین وراء اسکے شہادت رامشیر سوراجی برہمن اور ناناجی وتل اور اون کے ماتحت آتمارام سے بھی یہی ثابت ہے کہ الماس خرید کیے گئے لیکن تاہم

اور سالم اور بشونت راؤ بخوبی اس امر سے واقف ہین اگر ایسا تھا تو یہ لوگ کیون نہ طلب ہوے اور کیون روبرو اظہار نہوے جب سچ سچ بیان کر دیتے تو گیکواڑ کی براءت ہوتی وجہ ان کے طلب نہ کرنے کی کونسل گیکواڑ یہ کہتے ہین کہ گیکواڑ اور اون کے مشیر اس شخص کو شریک و موردِ تہمت کا نہین کہہ سکتے ہین اس صورت مین انکا حراست مین رہنا اچھا ہے نکلنا اچھا نہین ہے۔ اگر اس بیان سے یہ غرض ہے کہ پولیس نے کارروائی کی تو یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ گارد فوج کی اور پولیس کی بھی سازش ہے مگر گورنمنٹ انڈیا بلا تکلف یہ کہتی ہے کہ بوجہ نہ طلب کرنے گیکواڑ کے سالم اور بشونت راؤ کو کہ وہ صاف صاف بیان کرین گے اس سے اور بھی تصدیق اس امر کی ہوتی ہے کہ بیان راؤجی اور نرسو کا صحیح تھا اور گیکواڑ کے ذمہ جرم عاید ہوا۔

دفعہ ۳۵۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ شہادت راؤجی۔ اور نرسو کو گواہان غیر کی شہادت سے کیا مدد ملتی ہے۔ اس امر کا لحاظ رہے کہ گیکواڑ اور نرسو وغیرہ کی ملاقات کا ہونا اور دیے جانا روپے کا ثابت ہے۔ پس اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہو سکتی ہے اس سے راؤجی اور نرسو کی شہادت کو بہت بڑھ کر مدد ملی۔

دفعہ ۳۶۔ کسیقدر ان لوگون کی شہادت کو آیا امینہ کی شہادت سے مدد ملی ہے جو ایک ناسمجھ اور خوف زدہ گواہ ہے۔ لیکن اوس کے بیان اور سچائی مین ذرا بھی لغزش نہین آسکتی جب آخر مین اسکے اور گیکواڑ کے گفتگو شاید اکتوبر گذشتہ مین ہوئی تھی تو تذکرہ ہوا تھا کہ یہ شریک ہو اور کرنل فیر صاحب کے دل رجوع کرنے مین کوشش کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت زہر کا تذکرہ نہین کیا گیا تھا مگر یہ بھی صاف نہین ہے کہ آیا امینہ کیونکر سمجھی کہ زہر کا ذکر ہے کیونکہ جب ملھر راؤ نے کہا کہ کرنل فیر صاحب کو اگر جادو کی پوڑیا اور کچھ اور اونکے دل رجوع کرنے کے لیے دین تو تم اونکو دے دوگی تو اوسوقت آیا امینہ بالکل ڈر گئی اور اوسنے گیکواڑ کو متنبہ کیا کہ ہرگز کرنل صاحب کی نسبت ایسا ارادہ نہ کرنا ورنہ بہت خرابی مین پڑوگے یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور پھر کبھی نہین آئی۔

دفعہ ۳۷۔ امینہ آیا کے اظہار کی صداقت اوس کے خاوند شیخ عبد اللہ سے کی

اور سچ کہو کچھ خوف نہ کرو سچ - جو کچھ مجھکو کہنا تھا وہ مین نے بلا خوف سچ سچ کہا۔
صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ کیا تم خدا کے سامنے سچ کہتے ہو۔ مترجم نے ترجمہ کرکے گواہ کو
سنایا - گواہ نے کہا کہ روبرو خدا کے مین کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ بیان کیا اور جہانتک
میرے علم و یقین مین تھا وہ سب سچ تھا - اور اس بیان مین ذرا بھی مین نے دروغ
نہین کہا - اس بیان پر گواہی ختم ہوئی اور گواہ بٹھایا گیا۔
دفعہ ۴۳ - (ط) اب یہ بات استفسار طلب ہے کہ ان لوگون کی شہادت کی گیکواڑ
کی طرف سے کیونکر تردید ہوئی - جواب اسکا یہ ہے کہ مشیران ملھر راؤ کو مناسب معلوم ہوا کہ
گواہان کے بیانات مین جو جابجا اختلاف ہے یا تاریخین بھی خلاف ہین اور نیز انگشت نمائی
کیجاے اور ملازمان گورنمنٹ پر تہمت رکھی نہ کہ اون آدمیون کو لاتے کہ اگر گیکواڑ کا جرم
غلط تھا تو اوسکی تردید کرتے اور گواہ صفائی کے گذرانتے تاکہ برادت ملھر راؤ کی ہوتی
اچھی طرح سے توردنہ کرسکے پس صرف نکتہ چینی پر کمر باندہ لی۔
حسب بیان راؤجی - نرسو - اور آپا امینہ وغیرہ کی مہاراجہ سے خفیہ گفتگو کا ثبوت ہوا اور وہ وقت
وہ شخص یعنے سالم اور یشونت راؤ کی موجودگی معلوم ہوئی اور کل معاملات انہین دونوکی
معرفت ہوا کرتے تھے یہ لوگ بہت بڑے معتمد گیکواڑ کے تھے انکو گیکواڑ نے روپیہ بھی بہت
سا دیا تاکہ خفیہ کارروائی کرین جب یہ لوگ گرفتار کیے گئے تھے تو فوجی گارڈ کی حراست
مین تھے پولیس مین نتھے ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا اور اون کے بیان کو کسی نے رد
نہین کیا کہ ان لوگون سے اور پولیس سے گفتگو ہوئی تھی مگر وکلاے گیکواڑ جب چاہتے
تھے ان کے پاس جاتے تھے اور وہ خفیہ ان سے باتین کرتے تھے لیکن اونھون نے کچھ
نہین کہا اور گیکواڑ کی طرف ہوکر کوئی شہادت نہین دی جس سے گیکواڑ کی برادت
ہوتی ہو۔ مشیران گورنمنٹ کو ان لوگون سے زیادہ شہادت لینے کی ضرورت نہ معلوم
ہوئی - گیکواڑ کی اور بات تھی وہ خود راست دروغ جانتے ہون گے اور سالم اور
یشونت راؤ کی طرف سے بھی اونکو یقین ہوگا کہ وہ تمام مقدمے سے باہر ہین۔
ملھر راؤ کا بیان ہے کہ ہمنے کوئی تدبیر خفیہ واسطے زہر خورانی کرنل صاحب کے نہین کی

کیا کوئی شخص دس بارہ شخصون کے روبرو ایسا امر کرتا - ج - دس بارہ آدمی تھے دو ہم لوگ تھے اور دو ملازم مہاراجہ کے تھے - س - جو سنکھیا تمکو دی گئی وہ مقدار مین کم تھی یا زیادہ تھی - اور یہ کیا زہر تین مرتبہ دیا گیا - ج - مین نے اپنی تمام عمر مین کسیکو زہر نہین دیا تھا ایک پوڑیا مجھکو دی گئی تھی اور یہ کہا تھا کہ راوجی کو دے دینا مجھسے یہ نہین کہا تھا کہ کس قدر دیجاوے - راوجی کو ہدایت ہوئی ہوگی - س - وہ کون سے ملازم تھے جنھون نے کہا تھا کہ فیضو پر اتہام کرنا چاہیے - ج - کسنے نہین کہا تھا - لوگون نے فیضو کا نام لیا مین نے بھی اوسی کا نام لکھوادیا - س - کن کن اشخاص نے فیضو کا نام لیا تھا - ج - عبد اللہ - پیدرو - اور حمال - اسیطرح پانچ چھ شخصون نے نام لیے تھے س - جب مہاراجہ سے اول تمھاری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراجہ جانتے تھے کہ تم بدذات ہو مگر ایسے نازک معاملے مین تمھارا کیونکر اونھون نے اعتبار کیا - ج - راوجی سالم اور رشوت پانڈے نے میری طرف سے مہاراجہ کا اطمینان کردیا تھا - س - کیا تم ہندو ہو - ج - ہان - س - تمھاری قوم کیا ہے - ج - تلنگن کمانی - س - تم پولیس سے ڈرتے ہو - ج - کیون کیا وجہ میرے خوف کی جب کہ مین سچ بیان کرتا ہون - س - تم خود جانتے ہو کہ مین مجرم ہون - ج - ہان میری بدقسمتی ہے - مین بھی شریک جرم ہون - س - اگر تمکو سرکار معاف کردے تو بھی تم خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے ج - کچھ معافی کی وجہ سے مین سچ نہین کہتا ہون خواہ سرکار معاف کرے یا نہ کرے مین سچ ہی بیان کرونگا اور اب بھی سچ ہی کہہ رہا ہون -

صاحب پریسیڈنٹ ہوے کہ سر ذکر راو کا سوال تھا کہ اگر سرکار تمکو معاف کردے تو تم اس سے بڑھ کر سچ بولو اسپر مترجم نے ترجمہ کرکے گواہ کو سنایا - اسپر گواہ نے کہا کہ جو مین نے کہا سب سچ ہے - اس سے زیادہ بڑھ کر کیا سچ کہون گا سرکار چاہے مجھکو مار ڈالے یا چھوڑدے -

سوال سر ذکر راو - تمنے ایک شخص کے پاس ۳۴ - سال ملازمی کی اب تمنے اوسکے ساتھ برائی کی تم اپنا بیان ایسا کرو کہ گویا خدا کے سامنے کہہ رہے ہو جو کچھ تمکو کہنا ہو صاف

شہادت سے یہ بات ظاہر نہین ہے کہ اما لیان پولیس اوس کے پاس جا سکتے تھے اور اوسکو تعلیم کر سکتے تھے اسحالت مین گورنمنٹ انڈیا کے ذہن مین یہ آتا ہے کہ راؤجی اور نرسونے جو بیانات کیے اوسکو پولیس نے نہین بنایا تھا گورنمنٹ انڈیا کی راے جسمین ایڈوکیٹ جنرل بمبئی کی راے کے مطابق ہے۔

اور جو مسٹر بلین ٹائن صاحب نے پولیس کے باب مین گفتگو کی وہ محض فضول تھی اور ایک قوی دلیل یہ ہے کہ جس مقدمے کی وہ تردید کر رہے تھے وہ خود ہی نہایت کمزور تھا (دفعہ ۳۴۳۔ رح)۔ حالت ان آدمیون کی اظہار کے وقت ایسی تھی کہ جس سے بالکل احتمال دروغ بیانی کا نتھا بلکہ کونسل گیکواڑ نے بھی کوئی ایسا بیان نہین کیا جو موجب انتشار گواہان کا پایا جاتا بلکہ ان تینون کمشنرون نے بھی ایک ہی رپورٹ پر دستخط کیے ہین اور وہ تحریر کرتے ہین کہ نرسونے صحیح صحیح بیان کیا اور اپنی حرکت کا وہ بہت قائل تھا۔ سر ونکر راؤ جو اوسی کے ہم مذہب ہین اونھون نے نرسوسے بخوبی سوال کیے اوس سے بھی معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ سچ بیان کرتا ہے ہزار طرح سے سر ونکر راؤ نے اوسکو سخت پکڑا مگر کہین لغزش نہ دیکھی اور اوسکو اپنے اول بیان پر ثابت قدم پایا گورنمنٹ جواب دعوان بجنسہ درج ذیل کرتی ہے۔

سوال سر ونکر راؤ۔ تم ملازم چونتیس ۳۴ برس کے ہو کیا تم مہاراجہ کے پاس قبل از جمع ہونے کمیشن کے اکثر جایا کرتے تھے۔

جواب۔ جب سے کہ اول کمیشن جمع ہوئی اوسوقت سے مین جاتا تھا اور اس سے پہلے کبھی نہین گیا۔ کھانڈے راؤ کے پاس مین کبھی نہین جاتا تھا صرف صاحب کے ہمراہ کچہری مین جاتا تھا۔ س۔ جب مہاراجہ نے تمکو واسطے زہر خورانی کے ترغیب دی تو تم جانتے ہوگے۔ یہ بہت بری بات ہے تمنے اپنے عیال و اطفال کے لیے کوئی بندوبست گذارے کا کیا۔ ج۔ مین نے کچھ نہین کیا تھا۔

اسپر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا ترجمہ درست نہین ہوتا اونھون نے کہا کہ گواہ نے یہ بھی تو کہا تھا کہ صرف زبانی میرا اطمینان کیا تھا۔ س۔ کسیکو زہر دینا بہت بری بات ہے

اس شخص کی شہادت مین اختلاف بیان بالکل نہین پایا جاتا لہذا گواہی ایسے شخص کی قابل لحاظ نہین ہے ممبران کمیشن کے روبرو اس شخص نے اپنے دستخط سے انکار کیا اور شناخت نہ کر سکا بلکہ یہ دروغ بیانی کہ ہندوستانی زبان مین جانتا ہی نہین ہر سہ ممبران مذکور اسپر متشدد ہونے کا انکار نہین کرنے مین ۔ ممبران کمیشن کی رای سیاب خاص مین گورنمنٹ بھی تسلیم کرتی ہے ۔

یہان توضیح اس امر کی مناسب ہے کہ اول اظہار گجانند و تل نے نہین دیے تھے بلکہ مسٹر سوٹر صاحب نے دیے تھے اور دو روز کے بعد ہیم چند نے روبرو سہ لویس پیلی صاحب کے دستخط اپنے کیے تھے ۔ اونسے ان دونون صاحبون کے روبرو اوسوقت متشدد پولیس کا بیان نہین کیا ورنہ اوسیوقت سر لویس پیلی صاحب اوس کے طرفدار ہو جاتے اور گجانند کے پنجہ سے اوسکو رہائی دلاتے ۔

اسبات پر لحاظ کرنے سے اور دیگر اختلاف بیانی اسکی سے جسمین یہ بالکل براءت اپنی چاہتا ہے گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک اظہارات اس کے قابل سماعت نہین ہین ۔

دفعہ ۳۲ ۔ جب شہادت ہیم چند کی بالاے طاق رکھدی گئی تو کوئی ایسی شہادت باقی نہین رہی کہ جس سے پولیس کی تعلیم اور سازپایا جاوے اونکو کیا غرض تھی کہ اس مقدمہ کو ایسا گڑہتے اور راوجی اور نرسو کو سکھلاتے اور گواہون کو آراستہ کرتے سمجھ مین نہین آتا کیونکہ یہ اتہام اونپر لگایا گیا اونکو ہرگز اس امر کا خیال نہوگا کہ اگر ہم ایسی سازش اور بناوٹ کرینگے تو سرکار برسش ہمسے خوش ہوگی ۔

مسٹر سوٹر صاحب ۔ اکبر علی ۔ عبد العلی ۔ اور گجانند و تل ۔ ملک بمبئی کے معزز اور نامور ہین ہرچند مسٹر بلین ٹائن صاحب کو لوگون نے ترغیب دی تھی کہ گجانند کے مقدمہ مین بخوبی گفتگو کرین لیکن وہ اس ارادے مین کامیاب نہوے یہ جملہ ملازمان پولیس حسب الحکم سر لویس پیلی صاحب کے کارروائی کرتے تھے اگر کچھ بھی بدکرداری انکی صاحب ممدوح کو معلوم ہوتی تو وہ خود ہی انکی اچھی طرح خبرگیری کرتے جب سے نرسو گرفتار ہوا تھا وہ فوج کے گارد مین مقید تھا نہ کہ گارد پولیس کی حراست مین کسی

پر اونکو مناسب معلوم ہوا کہ اپنے بیئن پولیس کے سپرد کرین اور جو کچھ جانتے ہین اوسکو راست راست بیان کردین۔

دفعہ ۳۰۔ (ہ) یہ بیان کہ آپسمین سازش ہوئی ہے شہادت عام اور خاص سے تردید کیا گیا ہے اگر یہ اظہار اون کے جن کے باب مین راوجی اور نرسو سے مشورہ ہو گیا خیالی تھے تو ہرگز یقین نہین آتا کہ جب ایک شخص لائق بیرسٹر گیکواڑ سے نامبن اظہارات کے سوال کیے تو اوس کے بیان مین کچھ فتور نہین آیا اور ذرا بھی اختلاف نہوا۔

یہ سوالات اظہار مین بطور مناسب ہوے اگر سر موا سمین غلطی یا دروغ بیانی ہوتی تو ضرور پردہ فریب کا کھل جاتا اور کوئی بناوٹ کام نہ آتی اور مطابقت کسی معاملے مین ہرگز نہوتی ہان صرف اتنا ہی اختلاف ہے جیسا کہ ایک صحیح حال کو دو نفر آدمی بیان کرین۔ گورنمنٹ انڈیا نے اسکو پہلے ہی خیال کر لیا ہے کہ اسمین اوسقدر اختلاف ہے کہ جیسا صحیح معاملات مین مختلف گواہون کے بیان ہوا کرتے ہین راوجی اور نرسو ۲۲۔ دسمبر سے علیحدہ کر دیے گئے تھے ایک کے بیان کی دوسرے کو اصلا خبر نتھی۔ اور جب نرسو راوجی کے روبرو ۲۳۔ دسمبر کو آیا تو راوجی نے نرسو کے سامنے کہا کہ ہمنے گلے گلے پانی مین سب قبول دیا۔

دفعہ ۳۱۔ (ز) شاید کسیکو یہ گمان ہوا کہ یہ بیان راوجی اور نرسو کا کسی افسر پولیس کی تعلیم سے ہوا ہے چنانچہ ایسے دلائل گیکواڑ کے وکلا کی طرف سے پیش ہوے کہ نسلیان گیکواڑ پولیس کی کارروائی مین دہبہ لگاتے ہین۔ (سوٹر صاحب نے کرادنی الملازم پولیس تک) بلکہ وہ کہتے ہین کہ پولیس نے تشدد کیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ کل شہادت پولیس کی بنائی ہوئی ہے وجہ اسکی یہ تھی کہ ہیم چند ایک گواہ جو بباعث خرید ہونے ہیرے کے طلب ہوا تھا اوسنے بیان کیا کہ مجھ سے زبردستی شہادت لی گئی یہ گواہ وہ تھا کہ جو حوالات مین نہین گیا تھا اوسنے جو شہادت روبرو کمیشن کے دی اوس سے اپنی شہادت اول کی تردید کی اور بیان کیا کہ مجھ سے سختی کر کے گجانند و تل نے شہادت دلوائی۔ اس گواہ کے باب مین ہر سہ ممبران کمیشن نے ایک ہی راے لکھی ہے یعنے وہ لکھتے ہین کہ

باوجود بیان راؤجی کے جو کہتا ہے کہ مین نے پوڑیان صرف کرڈالین اور پوڑیا پیٹی مین رکھ لی۔ اور یہ بھی ضرور تھا کہ صرف سنکھیا ہوتی یا پسا ہوا ہیرا بھی۔ اور کیونکر یہ وہی سنکھیا ہم پہونچاتے جو کرنل فیر صاحب کو دی گئی تھی اور وہ پیٹی تک کیونکر پہونچی جو ۱۵۔ دسمبر سے بھوڈر کے قبضے مین تھی پہلے ان سب امور کا ثبوت لازم تھا پھر پولیس کی سازش تصور کرنا لازم تھی۔

دفعہ ۲۸۔ (ہ) ایسے بیانات سے جو گواہون نے بیان کیے ہین کیا فایدہ ہے یہ کسنے بیان نہین کیا کہ ان گواہون سے اور گیکواڑ سے کچھ عداوت تھی یا اوسکی خرابی مین انکا فایدہ تھا۔ صحیح ہے کہ راؤجی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر راست راست کیفیت اس مقدمے کی بیان کرے گا تو جرم اوسکا معاف ہوگا یہ درست ہے کہ راست بیان کرنے مین راؤجی کا فایدہ بہ نسبت غلط بیانی کے تھا اگر وزا بھی اسکے بیان مین لغزش یا غلطی ہوتی تو جن لوگون کا اسنے نام لیا تھا ضرور وہ لوگ اپنی براءت کے واسطے تردید اس کے کلام کی کرتے۔

نرسو نے اپنی جان سے ہاتھ دہو کر اظہار دیے تھے۔ اوس سے کہدیا گیا تھا کہ تمھارا قصور معاف نہوگا پس یہ بات دریافت ہوسکتی ہے کہ اگر اونھون نے غلط بیان کیا تو اپنے ہی لیے برا کیا۔ کیونکہ ان مین سے ایک شخص کو امید معافی کی تھی۔

دفعہ ۲۹۔ لوگ یہ کہہ سکتے ہین کہ کرنل فیر صاحب سے جو عناد گیکواڑ کو تھا ملازمان بڑودے کو معلوم ہوگا اور راؤجی اور نرسو یہ سمجھے ہون گے کہ اگر ہم گیکواڑ کو ماخوذ کرینگے تو کرنل فیر صاحب ہم سے خوش ہون گے۔ لیکن اس امر پر لحاظ کرنا چاہیے کہ گیکواڑ کے ماخوذ ہونے سے پہلے کرنل صاحب رزیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہوگئے تھے جب صاحب موصوف عہدۂ رزیڈنٹی بڑودے سے تبدیل ہوچکے تھے تو ایسے اظہارات کے دینے سے ان لوگونکو بہ نسبت خوشنودی مہاراجہ کے کیا فائدہ منصور تھا۔ ان وجہات سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون نے جو اقبال کیا اوسمین کچھ سازش ایک دوسرے سے نتھی۔

جب ان لوگون کو معلوم ہوا کہ پولیس نے صحیح تحقیقات کرنا شروع کی تو اوسوقت

اور شخص مسمی بھوڈر کو دی گئی اوسوقت کسیکو یہ خیال نتھا کہ راوجی کوئی قصہ بیان کرین گے یا کچھ بھی نہ کہین گے راوجی ۲۲- دسمبر کو گرفتار ہوا اور ۲۴- اور ۲۵- کو اظہار اوسکے لیے گئے- اکبر علی افسر سراغی پولیس بمبئی وہان موجود تھا اوسنے اپنے دل مین تصور کیا کہ راوجی جن پوڑیون کا اظہار کرتا ہے شاید اسکا کچھ نشان ہے اس لیے اوسنے راوجی سے پوچھا کہ تم پوڑیا کہان رکھتے تھے راوجی نے بیان کیا کہ مین اپنی پیٹی مین رکھتا تھا اس اظہار سے بھوڈر طلب ہوا جو چپراس اور پیٹی پہنے ہوے تھا یہ چپراس ۵- دسمبر سے اس کے پاس تھی بھوڈر مذکور سے اکبر علی نے چپراس لی اور راوجی سے پوچھا کہ تم پوڑیان کہان رکھتے تھے راوجی نے ٹھکانا بتایا اکبر علی کو ڈھونڈھنے سے ایک پوڑیا کاغذکی ڈورے سے بندہی ہوئی ملی- اوسنے فورا مسٹر سوٹر صاحب کمشنر پولیس کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا-

صاحب ممدوح نے پوڑیا کاغذکی نکالی اور کھول کر دیکھا اوسمین کوئی شے سفید پسی ہوئی تھی امتحان سے معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا تھی-

ڈاکٹر گری صاحب لکھتے ہین کہ اسکی کئی قسم ہین مگر یہ سنکھیا اوسی قسم کی ہے جیسی کرنل فیر صاحب کو شربت مین دی گئی-

دفعہ ۲۶- راوجی نے اسوقت تک کوئی ذکر اسکا نہین کیا تھا کہ منجملہ اون پوڑیون کے کوئی پوڑیا باقی ہے اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھکو دو مرتبہ پوڑیان ملی تھین-

اول مرتبہ تو دو پوڑیان ملین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیا ملی- دوسری مرتبہ کی ایک پوڑیا ۹- نومبر کو صاحب کے شربت مین ڈالدی- اور وہ دونون پوڑیان سابق کی دو تین مرتبہ کرکے شربت مین ملا کر قبل ۹- نومبر کے دے چکا تھا جب پیٹی اوسنے اپنی دیکھی تو یاد آیا کہ مین نے سب پوڑیان نہین ڈالی نہین کچھ بچ رہا تھا-

اسکو بہ تشریح روبرو کمیشن کے اسنے بیان کیا-

دفعہ ۲۷- کونسل گیکواڑ نے اس امر کا ثبوت چاہا کہ اسمین پولیس کی سازش ہے لیکن گیکواڑ کے مفید مطلب کوئی شہادت اسبارے مین نہین ہوئی پولیس کو کیا غرض تھی-

سازش کرلی ہو اگر انکی اختلاف بیانی ہوتی تو ہان البتہ یہ کہا جاتا کہ انھون نے سازش کی ہوگی اختلاف صرف تاریخون مین ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ گیکواڑ کے پاس کئی دفعہ گئے تھے اور اوس مقام پر بھی فرق پایا گیا کہ جس کام کو دوسرے شخص نے کیا ہے گورنمنٹ انڈیا کی راے تینون ممبران کمیشن کی راے سے مطابق ہے جسکو اونھون نے دفعات ۴۴ و ۴۲ مین بیان کیا ہے۔ یعنے وہ لکھتے ہین کہ جو تفاوت بیان راوجی اور نرسو مین ہے اوس سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ انکا بیان غلط ہے بلکہ صحت کا اطلاق کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گواہون مین باخود ہا کوئی سازش نہین ہوئی نہ پولیس نے کچھ اونکو تعلیم کیا ہے۔

دفعہ ۴۲۔ (و) گورنمنٹ انڈیا ان لوگون کے بیان مین بہت سی مطابقت پاتی ہے اور جو امور ظاہری ہین اور شہادتین گذری ہین وہ سب یکسان ہین اگر ان لوگون کا بیان صحیح نہوتا تو ہرگز مطابقت نہوتی۔

جس کمرے اور جس محل مین وہ گئے تھے اور گیکواڑ سے گفتگو ہوئی تھی گواہ اوسکو بہ صحت بیان کرتے ہین اور یہ ذکر کہ پان سو روپے راوجی کو دیے گئے تھے یہ بھی درست ہے۔ اسکی تصدیق مسمی جگا اور کربھائی سے جو ہمراہ راوجی وغیرہ کے گئے تھے ہوتی ہے اور جو چٹھی پیش ہوئی اوس سے بھی صداقت ہوئی کہ راوجی اور نرسو نے خبرین مہاراجہ کو پہونچائین سواے جگا اور دلپت کے شہادت ایک دوسرے سے مطابق ہے اور یہ لوگ اوس کے روپیے کے وصول کی صورت بھی بیان کرتے ہین اس سے بھی راوجی کی نسبت روپیے کا پانا ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسرف ہے تا وقتیکہ آمدنی کیثیر ہاتھ نہ آوے کیونکر صدہا روپیہ خرچ کرسکتا ہے۔ اور ایسے اسراف کی وجہ سے لوگون کو گمان ہوا تھا اور اوسی باعث سے یہ گرفتار بھی ہوا۔

دفعہ ۴۵۔ ایک شہادت ظاہری مطول جسکا بیان مشرح ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے ۹۔ نومبر کو جب کرنل صاحب کے ملازمون سے تحقیقات کی گئی تھی تو راوجی کی چپراس لے لی گئی تھی اور ایک کمرے مین لٹکادی تھی۔ ۱۵۔ دسمبر کو چپراس مذکور ایک

رہتا تھا نرسو گیکواڑ کے یہان سے خبر بن بخوبی لاسکتا تھا اور بہ احتیاط تمام راوجی کے پاس پہونچا سکتا تھا - وراے اوس کے نرسو راوجی کا افسر تھا اور ہر وقت کرنل صاحب کی اردلی مین برآمدے مین رہتا تھا لہذا صاف ظاہر ہے کہ اگر نرسو جمعدار نہ ملا لیا جاتا تو راوجی کو پکڑے جانے کا بڑا خوف تھا۔

دفعہ ۲۲ - (ب) گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک ان بیانات کے ملاحظے سے کسیطرح کا فرق نہین پایا جاتا ہے۔

گواہون کے بیان کو اول سے آخر تک درمیان مین بہت فاصلہ ہوگیا تھا اور اون کے بیان مین کہین لغزش نہین ہوئی - اور ایک نہایت لائق بیرسٹر نے اظہارات کے وقت ایسے سخت سوالات کیے تھے ہر چند کہ ان سے خوب خوب سوالات ہوے مگر بیان اول مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔

تواریخ وقوع مین البتہ اختلاف ہے کیونکہ یہ امر صاف ظاہر ہے اور ارباب دانش بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ ناخواندہ جاہل آدمی کو خاص وقت اور تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے۔ راوجی کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی حرکت ناشائستہ پر بہت افسوس کرتا تھا سو یہ بات کچھ تعجب کی نہین ہے کہ مقدمہ سنگین مین ابتداً ایسے خیالات ہوا کرتے ہین - بعض بعض بیان راوجی کے مبہم ہین مثلاً شیشی کا حال جو اوسنے بیان کیا مگر ایسے بیان سے اوس کے بیان اول مین کچھ فرق نہین آیا یعنی اوس بیان مین کہ جیسے گیکواڑ سے گفتگو ہونا اور روپیہ کا پانا اور اشخاص موجودہ کا ذکر اور ترغیب گیکواڑ کے واسطے زہر خورانی کرنل فیر صاحب کے اور پہونچنا پوڑیہ زہر کی اوس کے پاس اور ۹ - نومبر کو جو تلچھٹ گلاس شربت کرنل فیر صاحب مین نکلی یہ سب ابتدائی تقریر کے موافق رہی اور مکرر بیان مین کہین بھی ذرا لغزش نہین ہوئی اور تینون ممبران کمیشن نے اپنی جداگانہ رپورٹ مین بھی کہین اسکا ذکر نہین کیا کہ کسی گواہ نے اپنی اختلاف بیانی کی ہو۔

دفعہ ۲۳ - (ج) امورات خاص مین شہادت ان دونون گواہون کی متفق اللفظ ہے اور خفیف باتون مین اختلاف ہے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آپسمین ان دونون نے

اسکو کسیطرح وضاحت کے ساتھ دل نشین کر دینا چاہیے لہذا گورنمنٹ انڈیا اسکو مندرجہ ذیل قرار دیتی ہے۔

(الف) بیانات گواہون کے قابل تسلیم اور اعتبار کے ہین۔

(ب) جو حالات اونہون نے بیان کیے وہ مطابق اون کے ہین۔

(ج) کیا یہ حالات ایک دوسرے کے بیان سے امورات خاص مین مطابق ہین۔

(د) جب یہ لوگ حالات ظاہری بیان کرتے ہین تو کیا اون کے بیان مین تطبیق ہوسکتی ہے۔ اور جو کچھ اونھون نے بیان کیا وہ ایک کلام دوسرے سے مطابق ہے جو اوانے گواہی لوگون نے دی کیا ان لوگون کی شہادت سے اونکی گواہی مطابق ہے۔

(ہ) کیا ان گواہون کو اس حال کے بیان کرنے مین کچھ فایدہ ہے جو اونھون نے بیان کیا۔

(و) کیا یہ بات کسی صورت سے ظاہر ہوسکتی ہے کہ آپسمین ایک دوسرے سے سازش ہوئی ہے۔

(ز) کیا یہ بات ظاہر کی گئی ہے اور ممکن ہے کہ انکو کسی حاکم نے تعلیم کیا ہے۔

(ح) جب ان لوگون نے سوالات اظہار مین کیے جاتے تھے تو اونکی ایسی حالت تھی کہ جیسے سچا شخص بولتا ہے یا خلاف اوس کے تھی۔

(ط) کیا اُنکی شہادت کی تردید فریق ماخوذ کی طرف سے صاف صاف اور بیگانہ طور سے ہوئی یا نہین۔

دفعہ ۲۱ - (الف) کوئی امر غیر ممکن نہین ہے کہ بیانات ان گواہون کے یقین نہ کیے جاوین اور جب دو امر مذکورہ بالا ثابت ہوگئے تو کچھ زیادہ شہادت کی ضرورت نہین ہے تھوڑی گواہی پر حصر ہوسکتا ہے شاید لوگ جانین گے کہ جب گیکواڑ نے راوجی کو موافق کر لیا تھا تو اونکو نرسو کے شریک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پس اس صورت مین انھون نے ایک شریک جرم کو اور بڑھایا یہ ممکن تھا کہ گیکواڑ علاوہ اسکے اور تدابیر کرتے اس بات کا دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ گیکواڑ نے ایسی کارروائی کیون کی اسکا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ راوجی سرکاری کیمپ مین رہتا تھا اور نرسو شہر مین

دفعہ ۱۸- اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اور شہادت سے بھی کچھ تعلق پایا جاتا ہے یا نہین اور اگر پایا جاتا ہے تو اون دو بڑی وجوہ سے جنکا ذکر پہلے ہو چکا کیا تعلق ہے۔ یعنے کیا گیکواڑ خفیہ ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتا تھا اور روپیہ اونسے اس غرض سے دیا ہے اور دوسرے یہ کہ راؤجی اور نرسو کے خاص ذریعے سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا گیا۔ بلا شک راؤجی اور نرسو نے خود شہادت دی اون کے بیان سے زہر خورانی ثابت ہو گئی اور گیکواڑ کی رشوت دینی ملازمان رزیڈنسی کو اس غرض سے کہ وہ کرنل فیر صاحب کے دل کو مہاراجہ کی طرف سے نرم رکھین آخر اطلاع پاتے پاتے کرنل فیر صاحب کی جان پر نوبت پہونچی اگر یہ بات ایسی نہین ہے تو راؤجی اور نرسو نے بہت بڑا جعل کیا اور جھوٹ کے پتلے کو گڑھ کے خوب آراستہ اور پیراستہ کیا۔

دفعہ ۱۹- کوئی وجہ ان گواہون کے بیانات کی یقین نہ کیے جانے کی نہین ہے لوگ کہتے ہین کہ جسنے یہ جرم کیا وہ شریک جرم ہے اور ان لوگون کی شہادت سے بھی ظاہر ہے کہ یہ بڑے بدذات ہین کہ جنھون نے اپنے مہربان مالک کی جان لینے کی فکر کی اور ایک بے قصور اپنے ہمفرقہ کو ملزم کرنے سے پرہیز نہین کیا۔

یہ امر صحیح ہے کہ ایسے بیان سے انکی شہادت پر بہت بڑا شک آگیا اور جن لوگون کو اونکی شہادت پر غور کرنا مناسب آیا وہ غور کرین گے لیکن ملحوظ رہے کہ خاص براہ راست شہادت بڑے بڑے کامون مین شریک جرم اشخاص سے ملا کرتی ہے۔

اگر اس شہادت سے اس بات پر انکار کیا جاوے کہ وہ کس شخص نے دی یعنے شریک جرم نے جو لائق اعتبار نہین تو ایسا انکار خلاف عقل ہے اور قاعدہ عام کے برعکس اور اکثر صحیح دریافت نہین ہوتا ایسی شہادت کے لیے لازم ہے کہ محک امتحان پر بخوبی آزمایش کیجاے تا راست دروغ دونون علیحدہ علیحدہ نظر آوین۔

دفعہ ۲۰- اس تمام مقدمے مین اس امر پر خیال کرنا چاہیے کہ چند باتین جو ثابت ہو گئی ہین اونکا سمجھنا لازم ہے۔ جب ہمکو یہ نظر آتا ہے کہ خفیہ کارروائی ایک طرف ہو رہی ہے اور علانیہ ایک طرف تو خیال ہو سکتا ہے کہ یہ وہی شخص خفیہ اور علانیہ کارروائی کر رہے ہین

سے جدا کرین جسکا تذکرہ مہاراجہ سیندھیہ کرتے ہین یعنے واسطے مطلع ہونے خبرون کے
روپیہ دینا۔ گیکوارڑنے اپنے بیانات تحریری مین لکھا ہے کہ مین بیان کرتا ہون کہ مین نے
بذات خود کسی ملازم رزیڈنسی سے نہین کہا تھا کہ وہ خفیہ مجھکو خبر پہونچائے اور
رزیڈنسی کو جاسوسی کرے اور نہ مین نے کبھی اس کام کے لیے روپیہ دلوایا اور نہ دیا۔
مین اون انعامات کے بارے مین جو گاہے گاہے شادی یا تیوہار وغیرہ مین دیا گیا ہے
کچھ بحث نہین کرسکتا مقدمات خفیف کی خبرین رزیڈنسی کی میرے یہان آتی ہونگی
اور اسیطرح یہان سے رزیڈنسی کو اکثر جاتی ہونگی مگر مین نے کبھی ملازمان رزیڈنسی
سے ایسی خبرون کے دریافت کرنے کے لیے باتین نہین کین اور نہ مین بذات خود واقف
ہون کہ اون خبرون کے لیے کچھ انعام دیا گیا ہو اور نہ مین نے اجازت دی کہ خفیہ
خبرین رزیڈنسی کی کارروائی کی مجھکو ملین۔
دفعہ ۱۷۔ اور بھی زیادہ شہادت سے یہ معلوم ہوا کہ جو کچھ روپیہ ملازمان رزیڈنسی
کو دیا گیا وہ پوشیدہ دیا گیا تھا کسیکو اس سے آگاہی نہو گیکوارڑکے بہی کھاتون مین
کہین اس روپیے کے دیے جانے کا ذکر نہین ہے لیکن بہت سے رقوم ۲۰۔ نومبر ۱۸۱۳ء سے
۱۳۔ اکتوبر ۱۸۱۴ء تک کی لکھی ہوئی ہین جس سے ظاہر ہے کہ مختلف اوقات مین سالم اور بیگوت
کو بھی بہت کچھ روپیہ دیا گیا۔
اور تحریر ہے کہ واسطے خرید اشیا کے جو معرفت نامبردگان کے آئی ہین روپیہ دیا گیا مگر یہ
رقم کتاب مین غلط لکھی ہوی ہے کیونکہ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کبھی کوئی شے انکی
معرفت خرید نہین ہوئی سالم اور بیگوت راو دو معتمد ملازم گیکوارڑکے ہین اور انہین دونونکی
معرفت ملازمان رزیڈنسی کو روپیہ دیا گیا۔ گیکوارڑکا پریوٹ سکرٹری دمودر پنتھ بیان
کرتا ہے کہ ملازمان رزیڈنسی کو اسیطرح سے روپیہ دیا جاتا تھا یہ بات بھی صحیح ہے کہ اگر اس
گواہ یعنے دمودر پنتھ پر گمان بد ہو تو عجب نہین مگر اسبارے مین ویسا ہی بیان کرتا ہے
جیسا کہ ان کاغذات کے مشاہدے سے پایا جاتا ہے وراے اس کے اس بیان کی کوئی
تردید نہین کرتا اگر بیان اسکا دروغ یا غلط ہوتا تو بہ آسانی تردید ہوسکتی تھی۔

باتون کو اونھون نے تسلیم کیا ہے اون سے بھی صاف حال پایا نہین جاتا۔
دفعہ ۱۳۔ جب یہ دو امر منقح ہوچکے اور ثبوت انکا کما حقہ ہوچکا تو غور کامل کرنے پر مقدمہ بہت دور پہونچتا ہے اول اول تو یہ مشکل تھی اور اسکا یقین نتھا کہ ایسا شخص گیکواڑ سے ملازمان ریاست سے خفیہ گفتگو کرے مگر جب یہ ثابت ہوگیا تو یہ بات دریافت طلب رہی کہ کیا یہ گفتگو اون حرکات سے علٰحدہ یا اوسی کی ضمن مین تھی۔
کوئی وجہ اسکی ظاہر نہین کی گئی کہ راوجی اور نرسونے ایسا کیا صرف اتنا ہی بیان ہوا ہے کہ بغرض حصول انعام کے ایسا امر وقوع مین آیا پس انہین دونون باتون سے ابتدا اور انتہا اسکی خیال کرلینا چاہیے اور یہ دونون باتین ملی ہوئی ہین اور ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہے۔
دفعہ ۱۴۔ یہ بات صحیح ہے کہ اون تینون ممبرون نے جنکی راے علیحدہ علیحدہ قلمبند ہوئی ہے ملازمان رزیڈنسی اور گیکواڑ سے باتین ہوئین اوسکو بے بنیاد سمجھتے ہین اونکی راے دفعہ ۳۔ اور ۴۔ مین ہین جو کچھ قاعدہ اور ریاستہاے ہندوستانی مین ہو لیکن گورنمنٹ انڈیا تصور کرتی ہے کہ ان ممبرون نے اون باتون پر جو شہادت مین ہین اور منافی گیکواڑ کی ہین بدون غور کامل کے راے اپنی لکھی ہے۔
دفعہ ۱۵۔ کسی شہادت سے ثبوت اسکا نہین ہے کہ گیکواڑ نے ملازمان رزیڈنسی کو علی العموم بروقت شادی یا کسی تیوہار کے انعام دیا ہو۔ اگر عام اشخاص کو انعام دیتے اور تھوڑا تھوڑا دیتے تو انگشت نمائی نہین ہوسکتی تھی۔ شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ خاص خاص لوگون کو جن سے بالمشافہ گفتگو ہوا کرتی تھی گیکواڑ نے انعام دیا اور ملازمون کے مدارج خیال کرنے پر یہ انعام بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً راوجی کو اس قدر انعام دیا گیا جو چار گونہ اوسکی سالانہ تنخواہ سے زیادہ تھا اس سے ظاہر ہے کہ گیکواڑ کا منشا دلی یہ تھا کہ صرف ملازمان ریاست کا دل ہی ہاتھ مین نہ لے بلکہ اونکو رشوت دے اور ایک بڑے کام پر اون کو آمادہ کرے۔
دفعہ ۱۶۔ علاوہ اس کے یہ بات بھی واضح ہے کہ گیکواڑ خود بھی اپنے تئین اوس کلام

ثبوت ہوا ہے یہ گفتگو بوقت شب تخلیہ مین ہوئی تھی اور اس امر پوشیدہ مین وعدہ انعام زر کثیر کا کیا گیا تھا حسب گواہی گواہان آزاد کے یہ امر متحقق ہوا ہے گواہی انکی سیدہی سادہی گذری اور یہ شہادت ایسی ہے کہ جس سے خاص باتین معلوم ہوئین اور عند الاظہارات جب سوالات ہوے تو انکی گواہی مین ذراسی لغزش نہین ہوئی اور اوسیطرح جواب دیتے رہے جب کبھی موقع ہوا انکی شہادت کو محک امتحان پر آزمایا گیا یعنے پوچھا کہ تمکو کون کون لوگ کس کس مکان مین لے گئے اور تمکو یاد ہے کہ جب تمکو روپیہ دیا گیا تو وہان کون کون شخص موجود تھا جواب ان سوالات کا بخوبی دیا کوئی شہادت مختلف اسبارے مین نہین گذری۔

واقعی یہ ہے کہ گیکواڑ بھی اس امر راست سے انکار نہین کرتے۔ اونھون نے اپنے بیانات تحریری جو نہایت احتیاط سے لکھا ہے تحریر کرتے ہین کہ اسمین اونکو انکار نہین ہے بذات خود گفتگو کرنے سے یا روپیے کے نہ دلانے سے مگر وہ کہتے ہین کہ یہ کارروائی مین نے اسغرض سے نہین کی کہ مجھکو رزیڈنسی کی روزانہ خبر ملتی رہے۔

دفعہ ۱۱۔ ظاہرا گورنمنٹ کے نزدیک کوئی شہادت وغیرہ ایسی نہین ہے جس سے تردید بیان راؤجی کی ہوسکے کہ اوسی نے اپنے ہاتھ سے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا ہے یا شہادت نرسو کی رد کر دیجاے کہ اوسنے راؤجی کو مدد دی تھی۔

دفعہ ۱۲۔ گورنمنٹ انڈیا کو معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت مین دو بہت بڑے امر جو ہرگز کسی صورت سے رد نہین ہوسکتے مسلم الثبوت ہوے۔ اول یہ کہ گیکواڑ خاص بذات خیمہ رات کے وقت پانچ شخص ملازمان رزیڈنسی سے گفتگو کرتے تھے۔

اور اونھون نے راؤجی۔ نرسو۔ اور اینہ۔ کو جو تینون ملازم ریاست کے تھے روپیہ دیا۔ دوسرے یہ کہ ایک بہت بڑا ارادہ کیا گیا کہ کامل معتاد زہر کی کرنل فیر صاحب کو دی گئی اور بذریعہ راؤجی اور نرسو کے زہر دلایا گیا۔

گورنمنٹ انڈیا قیاس کرتی ہے کہ کوئی ممبر اون تینون ممبران کمیشن سے جنھون نے اپنی راے علیحدہ علیحدہ لکھی ہے بالکل ان دونون باتون سے انکار نہین کرتے ہین اور جن

دفعہ ۶- منجملہ ممبران کمیشن کے کوئی بھی یہ نہین کہتا کہ علاوہ ملازم راؤجی کے یہ امداد زرسو کے کسی اور شخص سے زہر دیا ہو۔

دفعہ ۷- اگر اس مقدمہ کا فیصلہ صرف راے ممبران کمیشن پر حصر کیا جاتا تو نتیجہ اوسکا یہ ہوتا کہ گنیکواڑ کو موقع اپنی بریت جرم کا ہاتھ آتا لیکن اونکی کوشش اسبارے مین برعکس ہوئی

منجملہ ۶- ممبران کمیشن کے تین ممبرون کی راے ہے کہ گنیکواڑ پر جرم ثابت ہے لہذا ایسے تین شخص کہ جنکو عادات اور کارروائی اس ملک سے ایک تجربہ کامل ہو چکا ہے اور جنہون نے بعد تحقیقات اور حصول شہادت کے اس مقدمہ مین اپنی راے دی کہ جسکی تحقیقات کے لیے ہم مامور ہوے تھے اوس شخص پر جرم ثابت ہو گیا اور تینون راین متفق ہین اور جب وہ راے کسی افسر بالاے زرنہین کی پس مین بھی کہہ سکتا ہون کہ کم ازکم اس شخص پہ بہت بڑا اتہام رہے گا جسکی نسبت وہ اثبات جرم کا لکھتے ہین۔

دفعہ ۸- لیکن گورنمنٹ انڈیا مناسب نہین تصور کرتی ہے کہ اس کو رپورٹ ممبران کمیشن پر حصر و ختم کردے اس کمیشن کا اجلاس جو ڈیسل تھا یہ کمیشن صرف تحقیقات جرم اور اظہارات گواہان وغیرہ کے بعد گورنمنٹ کو اطلاع کرے اگر کل ممبران کمیشن کی ایک راے ہوتی تو بھی گورنمنٹ انڈیا بغرض اطمینان خود بخوبی اول سے آخر تک خود ملاحظہ کرتی اور بعد لحاظ کامل کے اپنی راے لکھتی۔

چونکہ ممبران کمیشن کی راے مختلف ہے لہذا گورنمنٹ انڈیا کے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صرف اپنی ہی راے نہ لکھے بلکہ خاص خاص اپنے کل خیالات لکھے جنسے کہ یہ نتیجہ حاصل ہوا

دفعہ ۹- راے تین ممبرون کی جنھون نے علیحدہ علیحدہ رپورٹ لکھی ہے اون سے کسیقدر شہادت گواہان مین اور خاص خاص باتون مین کہ جو باعث کمزوری شہادت کے تھے اختلاف پایا جاسکتا تھا گورنمنٹ انڈیا ان دونون باتون مین اول بات پر خیال اپنا رجوع کرے گی یہ ارادہ نہین ہے کہ تمام و کمال گواہیون کا ذکر ہو ہان البتہ ضروری باتون پر بحث کیجاے گی۔

دفعہ ۱۰- پہلے اسبات پر لحاظ کرنا چاہیے کہ ملازمان ریاست اور گنیکواڑ مین گفتگو ہونے کا

ہونا اور زہر خورانی کا ثبوت جسکو مہاراجہ موصوف تسلیم کرتے ہین پایا جاتا ہی مگر ممدوح ان
مہاراجہ اس امر کو صاف نہین لکھتے ہین کہ کرنل فیر صاحب کو ضرور زہر دیا گیا اور شب و روز
کی گفتگو ملازمان اور مہاراجہ کے باب مین یہ فقرہ لکھا ہے کہ یہ کچھ بُری بات نہین
ہے ایسی آمد رفت و درخواست انعام کی بروقت شادی یا تیوہار کے اکثر ہوا کرتی ہے
اور ساعی اسکے رہتے ہین کہ حتی الامکان صاحب رزیڈنٹ ہمسے خوشنود رہین اور اکثر
رؤساے ہندوستانی صاحب رزیڈنٹ کی کارروائی کو خفیہ دریافت کرتے رہتے ہین
اور جو اونکی ریاست سے متعلق ہے اوپر زیادہ تر شفقت رکھتے ہین۔
اور وہ یہ تصور کرتے ہین کہ گیکواڑ کا تعلق زہر خورانی مین ثابت نہین ہے وہ اسباب مین
یون لکھتے ہین کہ دربارۂ ارادۂ زہر خورانی کے تمام مقدمہ جو میرے روبرو قائم ہوا اور میری
فہم و قیاس مین جرم زہر خورانی کا مہاراجہ کے ذمہ ثابت نہین ہے۔
دفعہ ۴۔ حضور مہاراجہ بیچ پور تصور کرتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی کو کسیقدر روپیہ ملا
اور کرنل فیر صاحب کو زہر بھی دیا گیا ملازمان اور مہاراجہ کی گفتگو کے باب مین وہ یون
تحریر کرتے ہین کہ بیان امینہ آیا اور دیگر ملازمون سے ثابت ہوا کہ روپیہ مختلف اوقات
مین آیا اور اور نوکرون کو حسب الحکم ملہر راؤ کے دیا گیا مگر اس سے یہ نہین پایا گیا کہ ملازمان
ریاست سے کسی کام ناجائز کے لیے سازش کیجاوے صرف یون ہین گیکواڑ نے انعام دیے
تھے جیسے اکثر شادی اور بعض تیوہار وغیرہ مین دیتے ہین اور مہاراجہ صاحب نے دربارۂ
نقص شہادت کے بہت کچھ مضمون لکھا ہے اونکا بیان آیندہ کیا جاوے گا۔
آخر مین اونھون نے یہ لکھا ہے کہ بہ لحاظ وجوہ مذکورۂ بالا میرے دل کو کسیطرح یقین
نہین آتا کہ گیکواڑ اس جرم مین ذرا بھی ماخوذ ہین ہر چند کہ کرنل فیر صاحب کے شربت کے
گلاس مین زہر ملا اور مختلف تین شریک جرم۔ یعنے راوجی۔ دمودر پنتھ۔ اور نرسوے نے
شہادت دی۔
دفعہ ۵۔ راجہ سر دنکر راؤ کی مثل مہاراجہ سیندہیا کے ہے لہذا مفصل لکھنا اوسکا اس
مقام پر ضرور نہین ہے۔

دوم - اشتہار مورخہ ۱۵ - فروری ۱۸۷۵ء حسب منشا رجسٹر کمیشن واسطے تحقیقات جرم کے مقرر ہوا تھا -

سیوم - کاغذات مقدمہ مع اون کو اغذ کے جو اردو سے ترجمہ ہوے ہین -

چہارم - نوٹ - یادداشت مطبوعہ - بابت تقاریر کونسل -

پنجم - رپورٹ سر رچرڈ کوچ صاحب - سر آرمیڈ صاحب - اور پی ایس ملول صاحب دستخطی ۳۱ - مارچ ۱۸۷۵ء -

ششم - راے جداگانہ مہاراجہ سیندہیا مورخہ ۲۷ - مارچ ۱۸۷۵ء -

ہفتم - راے جداگانہ مہاراجہ جے پور مورخہ ۲۷ - مارچ ۱۸۷۵ء -

ہشتم راے جداگانہ راجہ سردنکر راؤ - مورخہ ۲۶ - مارچ ۱۸۷۵ء -

دفعہ ۱ - کاغذات متذکرہ بالا پڑھے گئے - یہ سب رزولیوشن مین منسلک ہین جن سے معلوم ہوگا کہ دربارۂ حرکات مہاراجہ ملھر راؤ کے کس طرح پر تحقیقات اور کارروائی کی گئی اور یہان جملہ کاغذات کی نقل کرنا اس مقام پر سواے طول کے مفید متصور نہین ہے لہذا درگذر کیا صرف اونہین کا غذات ضروری کا بیان کرنا ضرور ہے کہ تا صورت فیصلہ کے ہویدا ہو -

رؤسا اور صاحبان ممبران کمیشن نے محنت شاقہ اور کمال تحقیقات کی اور کمیشن کو برخاست کیا اور اپنی اپنی راے مسطر فرمائی اب گورنمنٹ انڈیا کو پہلے بعد غور کامل اوپر شہادت گواہان اور تقاریر کونسل و دیگر ممبران کمیشن کے نتیجہ اس کارروائی کا لکھنا باقی رہا -

دفعہ ۲ - سر رچرڈ کوچ صاحب - اور سر رچرڈ میڈ صاحب - اور مسٹر پی ایس ملول وغیرہ ہر سہ ممبران کمیشن کی راے اس امر پر متفق ہے کہ جو جرائم ملھر راؤ کے ذمہ عاید کیے گئے تھے وہ سب پایۂ ثبوت کو پہونچے - صاحبان ممدوح اپنی راے مین صاف لکھتے ہین کہ بعد غور کامل کے معلوم ہوا کہ ملھر راؤ نے ضرور ارادہ زہر خورانی کا کیا تھا اور جن لوگون سے یہ حرکت ظہور مین آئی بوجہ اشتعالک اور ترغیب ملھر راؤ کے تھی -

دفعہ ۳ - مہاراجہ سیندہیہ کی تحریر سے گفتگو فیما بین ملازمان ریاست اور ملھر راؤ کے

رزولیوشن

حضور ملھر راؤ حکومت سے معزول کیے گئے اور انتظام ریاست بڑودہ کا عارضاً گورنمنٹ برٹش نے اپنے دست تصرف مین لیا تاکہ تحقیقات کیجاے اور ماہیت اوس اتہام کی دریافت کیجاے جو نزغیب واسطے زہرخورانی کے ملھر راؤ کی نسبت عاید ہوا تھا کہ کرنل فیر صاحب کسی بی قائم مقام سابق گورنمنٹ برٹش ریاست بڑودہ کو زہر دلوایا گیا منظور تھا کہ مہاراجہ کو موقع اپنی بریت کا حاصل ہو اور وہ تردید اپنے جرم متہمہ کی کرین۔

سر آرکوچ صاحب چیف جسٹس بنگال و مہاراجہ گوالیار اور مہاراجہ جے پور اور کرنل سر آرمیٹد صاحب چیف کمشنر میسور و کرک و راجہ سر دنکر راؤ و مسٹر لی ایس ملول صاحب بنگال سول سروینٹ بغرض تحقیقات جرم مذکور ممبران کمیشن مقرر ہوے تھے تاکہ بعد تحقیقات بہ اجلاس حضور وسیراے و گورنر جنرل بہادر کونسل کے رپورٹ کرین کہ اونکی راے مین روداد مقدمہ کی کس طرح پائی گئی اور اصلی حالت اسکی کیا ہے۔

گورنمنٹ انڈیا چیف جسٹس و ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اونھون نے ایسے امر عظیم اور مقدمہ سنگین کی کارروائی کو اپنے ذمہ لیا۔

رپورٹ ممبران کمیشن مختلف الراے کی مع فیصلہ گورنمنٹ انڈیا جو بعد غور کامل اور تقاریر کونسلان کے طے ہوا ہے اطلاع عام کے لیے مشتہر کیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ رزولیوشن مندرجہ ذیل مع دیگر کاغذات مذکرہ واسطے ملاحظہ سکرٹری اسٹیٹ ہندوستان کے ارسال کیے جاوین اور گزٹ آف انڈیا مین طبع ہون۔

حسب الحکم حضور وسیراے و گورنر جنرل۔

دستخط۔ سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ انڈیا۔

رزولیوشن

کاغذات مندرجہ ذیل پڑھو۔

اول اشتہار مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۷۵ء جسمین مہاراجہ ملھر راؤ گیکواڑ معطل ہوے تاکہ تحقیقات جرم زہرخورانی جو نزغیب سے مہاراجہ کے برٹش رزیڈنٹ کو دیا گیا کیجاے۔

۲۵- اپریل سنہ ۱۸۷۴ء مطابق ۹- بیساکھ سمبت ۱۹۳۰ چہرہ شاہی روپیہ الے دیا گیا یہ روپیہ بعوض کسی اسباب کے جو کہ بمبئی سے سالم لایا تھا دیا گیا اور اوسکی رسید اوس سے لی گئی ۱۵- مئی سنہ ۱۸۷۴ء مطابق ۳۰- بیساکھ سمبت ۱۹۳۰ بحکم سرکار سالم کو اٹ للوے بمبئی سے کسی اسباب کے لانے کے واسطے دیا گیا جسمین سے الے کلدار دیا گیا اور باقی کا روپیہ بابا شاہی دیا گیا ۲۲- جیٹھ سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸- جون سنہ ۱۸۷۴ء سالم بمبئی سے میوہ لایا اور مفصلہ رقمین نقد اوسکو دی گئین الے نقد دیا گیا اور بعد اس کے ۸- ایک دیا گیا اور ۸۰ ایک دیا گیا یہ سب روپیہ چہرہ شاہی دیا گیا اور ۸۰ سورت کا دیا گیا اور اوس کے بٹے لو ۱۲/۱ فیصد کے حساب سے ۱۲/۱ دیے گئے توکل روپیہ ۸۰ ۱۲/۱ دیا گیا-

۲۴- رجب مطابق ماہ ساون سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۸- ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء سالم کے ذریعے سے میوہ احمد آباد سے منگایا گیا اور اوس کے عوض چہرہ شاہی روپیہ دیا گیا نقد ۸۰ اور لو ۱۲/۱ اور دیے گئے توکل روپیہ ۸۰ ۱۲/۱ دیا گیا-

حساب اول ماہ اشین سمبت ۱۹۳۱ مطابق ۱۳- اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء سالم کے ذریعے سے مقام احمد آباد سے میوہ منگایا گیا اٹ ۱۲/۱ نقد دیے گئے اور رسید لی گئی وامو در پنچھ منظر ہے کہ وہ دو یادداشت جو ابھی تمنے دکھائی ہین وہ ناناجی ونل نے مجھکو لکھی تھین اور مجھ سے درخواست کی تھی کہ بہیم چند فتح چند سے جو دو بار ہیرے کا چوڑہ لیا گیا ہے اوس کے بارے مین کیا کیا جاے مین نے اون کے جواب مین لکھا ہے کہ یہ حساب خانگی خرچ مین ڈالدیا جاے درحقیقت سمجھا کا ہیرا بہیم چند فتح چند کو ۲۹- جنوری کو لیا گیا ہے اور بڑودے کے روپے سمبت ۱۹۳۱ ۱۲/۱ دیے گئے فقط

لیشونت راؤ کو دیا گیا۔ تیسری یادداشت دس روپیہ دیا گیا اور بٹہ کے دیے گئے
توکل روپیہ ۱۴/۱۲ دیے گئے اور معہ باباشاہی دیے گئے توکل روپیہ ۱۴/۱۲ دیے گئے
اس طرح پر روپیہ سالم اور لیشونت راؤ کو دیے جاتے تھے ۹۔ دسمبر ۱۸۷۳ء کو لیشونت
کو روپیہ دیا گیا ۸۔ سورت کا دیا گیا اور ۱۴/۱۲ فی صد بٹہ کا دیا گیا تو ۸ مدیہ ہوئے
مورخہ ۲۔ ماگھ سمبت ۳۰-۱۹۔ مطابق ۶۔ دسمبر ۱۸۷۳ء حساب مورخہ ۲۲۔ ماگھ
سمبت ۱۹/۳۰ مطابق ۱۳۔ دسمبر ۱۸۷۳ء لیشونت کی معرفت اسباب احمد آباد سے خرید اگیا
اور سرکار نے اوسکو روپیے دینے کے واسطے اجازت دی آج اوسکو ۱۴/۱۲ دیا جاتا
ہے اور مار ایک دیا جاتا ہے اسکی رسید سالم سے لی گئی۔
حساب مورخہ ۳۰۔ ماہ ذیقعدہ مطابق ماہ پوس سمبت ۱۹/۳۰ مطابق ۱۹۔ جنوری ۱۸۷۴ء
خاص اسباب بمبئی سے معرفت لیشونت راؤ کے خرید اگیا اور مطابق سرکار کے حکم کے
مار روپیہ دیا گیا رسید ۲۱۔ تاریخ ذی حجہ کو مطابق ۹۔ فروری ۱۸۷۴ء کے سالم
کے ہاتھ سے لی گئی ۲۴۔ ماگھ سمبت ۳۰-۱۹۔ مطابق نومبر دسمبر ۱۸۷۳ء سالم کو
احمد آباد سے اسباب لانے کے واسطے سو روپیہ دیا گیا ہے۔
حساب ماہ ذیقعدہ پہلے ماہ پوس سمبت ۱۹/۳۰ مطابق ۲۴۔ دسمبر ۱۸۷۳ء آتشبازی اور
اور چیزین سالم نے بمبئی سے بھیجین اور سرکار نے اوسکی قیمت دینے کے واسطے حکم دیا
اوس کے مطابق سورت کے روپیے دیے گئے اور جو کچھ کہ بٹہ لگا وہ بھی دیا گیا
کل سورت کے روپیے مار دیے گئے اور بٹہ کے واسطے فیصد ۱۴/۱۲ کے حساب سے ۱۴/۱۲
دیا گیا کل روپیہ مار ۱۴/۱۲ دیا گیا ۶۔ ماہ ذیحجہ یعنے ماہ ماگھ سمبت ۱۹/۳۰ مطابق ۲۵ جنوری
۱۸۷۴ء۔ سالم کو واسطے اسباب لانے کے بمبئی سے مہاراج کی اجازت سے امار نقد
سورت کا دیا گیا اور بٹہ بحساب ۱۴/۱۲ فیصد کے کل روپیہ امار ۱۴/۱۲ دیا گیا ۲ محرم
یعنے ماہ پھاگن سمبت ۱۹/۳۰ مطابق ۱۵۔ مارچ ۱۸۷۴ء سالم احمد آباد سے اسباب لایا اور
سرکار نے اوسکے خرچ کے واسطے اجازت دی نقد روپیہ ۱۴/۱۲ دیے گئے اور
۱۴/۱۲ اوس کے خرچ کے واسطے دیا گیا۔

مہاراج کے پاس بھی معلوم نہین تھا مگر جبکہ وہ قید ہوگئے اوسوقت مہاراج نے مجھ سے کہا۔ ۵۔ فروری ۱۸۷۵ء۔

مین نے اونتیسوین جنوری کے اظہار مین بیان کیا ہے کہ دو مرتبہ ہیرے کی کنی خریدی گئی مگر مجھکو ٹھیک تاریخ اوس کے خرید کی معلوم نہین۔ اتنا یاد ہے کہ ایک ایک ہفتے کے بعد خریدی گئی سالم اور بشونت راؤ نے جو جو روپیہ رزیڈنسی کے ملازمون کو دیا ہے وہ روپیہ میرے یہان میوہ اور آتشبازی کے نام سے لکھا ہے حالانکہ میوہ اور آتشبازی نہین آئی اور نہ سالم اور بشونت راؤ کا کام لانے کا تھا یہ کام مہاراج نے سالم اور راوجی اور بشونت راؤ کے ہاتھ مین دیا تھا کہ کسیطرح فیر صاحب مارڈالے جائین جو کہ خبرین رزیڈنسی کی مہاراج کے پاس آتی تھین وہ سالم لاتا تھا اور مین اون خبرون کو پڑھ کے سناتا تھا بعد اوس کے وہ پھاڑکے پھینکدیجاتی تھین وہ دو رقعین بیس ہزار اور پچیس ہزار روپیے کی جو کلکتہ کے بابو کو دی گئی تھین وہ مسماۃ بہیکو کے نام میرے حساب مین لکھی ہوی ہین اور یہ عورت لکشمی بائی کے رشتہ دارون مین ہے اور مہاراج کی یہ بھی ایک مدخولہ ہی بلونت راہر کر جبکہ نائب دیوان مہاراج کے تھے تو مہاراج ایسے مشورے کی اونسے صلاح کیا کرتے تھے اور اونھین کی صلاح سے گوبند نائک اور بھایو سیندھیا وغیرہ قتل ہوئے تھے حرف ای سے لے کر ایف تک جو کاغذات سرکار مین موجود ہین اون سب مین میرا دستخط ہے اور مہاراج کے حکم سے لکھے گئے ہین اور حرف جی سے کیو تک بھی میرے ہی حکم سے لکھے گئے ہین یہ سب روپیہ مہاراج کے حکم سے سالم اور بشونت راؤ کو رزیڈنسی کے ملازمون کی رشوت کے واسطے دیا گیا ہے۔

اول یادداشت سورت کا ایک ہزار روپیہ اور ۱/۴ فیصد بٹہ سکہ چہرہ شاہی سے اضافہ کرکے دیا گیا ہے توکل روپیہ ۱۰۱۲۵ ہوا اور ایک مرتبہ دو ہزار روپیہ بابا شاہی دیا گیا ہے توکل روپیہ ۱۰۱۲۵ ہوا یہ روپیہ ۵۔ ماگھ سدی سمبت ۳۰۔ ۱۹۔ مطابق ۲۵۔ نومبر ۱۸۷۳ء کو دیا گیا اور یہ روپیہ بشونت راؤ کو دیا گیا۔

دوسرا حساب ۸۔ سانون سدی سمبت ۳۰۔ ۱۹۔ یہ روپیہ احمدآباد کو بھیجا گیا تھا اور

گرفتار ہوے تو مہاراج نے کہا کہ جو رقمین مشکوک ہین اونکو بدل دو یا نکال ڈلو یا چھپا ڈالو
مگر چونکہ حساب کئی جگھہ لکھا جاتا تھا اسواسطے مین نے ان رقومات پر سیاہی ڈال دی
بیشونت راؤ اور سالم رزیڈنسی کے نوکرون کو ڈیڑھ برس سے رشوت دیتے تھے چار مہینے
ہوے کہ ایک لاکھہ بیس ہزار روپیے پریم چند راے چند کو دیا گیا تھا یہ روپیہ لکشمی بائی
کے لڑکہ ہونے کے وقت دیا گیا تھا اور یہ روپیہ گپ صاحب کے رشوت دینے کو دیا
گیا تھا تاکہ لکشمی بائی کا لڑکا طھرراؤ کا وارث گورنمنٹ تسلیم کرے مگر یہ روپیہ نہین دیا گیا
اور پریم چند راے چند نے یہ روپیہ اپنے پاس رکھہ چھوڑا اور یہ روپیہ خانگی حساب مین لکھا گیا
اسی زمانے مین ایک بابو کلکتہ سے بلایا گیا تھا اور اوسکو ایک بار بیس ہزار روپیے
دوسری مرتبہ پچیس ہزار روپیے بذریعہ نوٹ کے دیا گیا تاکہ وہ بھی اسی لڑکے کے وارث
ہونے مین کوشش کرے اور یہ روپیہ لکشمی بائی کے حساب مین لکھا گیا بابو اور موتی لال
سے بڑی دیر تک انگریزی مین باتین ہوا کین اور پچیس ہزار روپیے منجملہ اوسی روپیے
کے مقام کمن پورہ مین دیا گیا جو جو سنگین جرم مہاراج نے کیے اوسمین کسی کی صلاح
شامل نہین تھی بھاؤ سیندہیا گوبند راؤ نانک اور اور شخص جو قتل کیے گئے اوسمین مین
شریک نتھا وہ فوجداری کے ذریعے سے ہوی تھی مین جیسے مہاراج کی شادی لکشمی بائی
کے ساتھہ ہوئی تھی جیسے اس جگھہ پر مقرر ہوا ہون اول مین خانگی حساب و کتاب مہاراج
کی مین رکھتا تھا وہ کاغذ میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا فوجداری کے محکمے کے واسطے ہے اور
مہاراج کا اسمین حکم بھی موجود ہے۔ ۱۳۔ فروری ۱۸۷۵ء۔

وہ بیان کرتا ہے کہ مین ایک ہفتہ مہاراج کے قید ہونے سے پیشتر مہاراج کے ساتھہ
سر لویس پیلی صاحب کی ملاقات کو آیا تھا مہاراج کی عادت تھی کہ تین مرتبہ روز
ہوا خوری کو جاتے تھے اور مین ہمیشہ اون کے ساتھہ جاتا تھا اور جب کبھی مہاراج
رزیڈنسی کو جاتے تھے تو مین سیوک دھرم سالے کے دہان ٹھہرا رہتا تھا اور جب مہاراج
دہان سے مراجعت کرتے تھے تو پھر سوار کرکے مجھکو میرے گھر پہونچا دیا کرتے تھے جو مہاراج
کی گاڑی ہانکتا تھا اوسکا نام رتن سنگھہ ہے مجھے فیر صاحب کی آیا کے آنے کا حال

وداسب کے روبرو نہین دی ایک روز شام کے وقت مہاراج نے مجھکو حکم دیا کہ
کہ بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی نے زنبورین منگائی ہین تم فوجداری کو حکم بھیجو کہ جو لوگ زنبورین
پکڑتی ہین وہ لوگ زنبورین پکڑکر حکیمصاحب کے پاس لیجائین اور مینے نرائن راؤ وکسکر کو جو کہ فوجداری مین
توکر ہے حکم دے دیا ہے دوسرے روز مہاراج نے ہربو اسے کہا کہ بڑے حکیمصاحب
کے چھوٹے بھائی دو اکے واسطے سانپ مانگتے ہین دو تین روز کے بعد سانپ والا آیا
اور ہربو اسانپون کو لے کر حکیمصاحب کے پاس دی آیا اور مجلس راؤ زنبورین لایا اور وہ بھی
حکیمصاحب کے پاس بھیجدین بعد اس کے حکیمصاحب نے کہا کہ مشکی گھوڑے کا پیشاب لادو اور
مین نے باباجی کو حکم دیا کہ اور اونسے حکیمصاحب کے پاس پہونچا دیا اوسیوقت فوجداری
کے دفتر سے سنکھیا بھی ملا مگر مجھکو یاد نہین کہ کس قدر تھا جب یہ چیزین حکیمصاحب کے
پاس پہونچ گئین تو وہ ایک شیشی تیار کرکے لائے اور مہاراج نے وہ شیشی سالم کو دیدی
وہ شیشی عطر کی تھی مجھے معلوم ہوا کہ وہ کرنیل فیر صاحب کے بھوڑے مین لگانے کیواسطے
دیا تھا مین بار کرنل فیرصاحب کے مارنے کے واسطے قصد کیا گیا اول حکیمصاحب کی دو اسے
دوم پلاستر مین زہر ملانے سے اور سوم شربت مین زہر ملانے سے دو دفعہ مین نے نورالدین
بوراسے سنکھیا پائی تھی جب مجھے معلوم ہوا کہ مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے تو مین نے
نورالدین سے پوچھا کہ وہ سنکھیا تمنے میرے نام تو نہین لکھی ہے اوس نے کہا کہ مین نے
تو نہین لکھی ہے مگر کمپو مین جس شخص سے تم لائے تھے اونسے تمھارے نام لکھی ہے اگر دو سو روپیہ
تم مجکو دو تو ہم اوس کاغذ سے تمھارا نام نکال دین مین نے کہا کہ اچھا تم اپنے پاس سے
دو سو روپیہ دے کے ہمارا نام نکلوا دو مین دو سو روپیے تمکو اپنے حساب مین مجرا دونگا
کیونکہ مین کمپو والے کو نہین جانتا ہون مگر مجھکو یقین نہین ہے کہ اسنے روپیہ دے کے میرا
نام نکلوایا ہو۔

(داموردر پنتھ اپنے اظہار دے رہا ہے) ۔ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۷۵ء۔

وہ بیان کرتا ہے کہ بشونت راؤ اور سالم روپیہ لیجایا کرتے تھے اور زبدنی کے نوکر انکو
دیا کرتے تھے اور اون رقمون کو اور حساب مین لکھوا دیا کرتے تھے جب یہ دونون شخص

اور ہیرے جو سات ہزار روپے کے خرید ہوے ہین تو اسمین سے نصف زخم کو یعنے تین ہزار
پان سو روپے تو برہمنون کے نام بڑہا دو اور تین ہزار پان سو روپے ہیرون کی خرید
کے نام رہنے دو اور لکھ دو کہ ہیرے واسطے دوا کے بیچے گئے ہین مگر جب کہ زہر دینا
ثابت ہوگیا تو مین نے مہاراج سے کہا کہ ہیرا دوا مین نہین پڑتا ہے اب ہم کیا کرین۔
اونہون نے کہا کہ اوس کاغذ کو پھاڑ ڈالو مین نے ناناجی وتل سے کہا اور اونہون نے
جواب دیا کہ ہمنے اون ورقون کو نکالڈالا ہے یعنے اسبات کی مہاراج سے اطلاع کردی
ہے یہ حساب کسی نہی کھاتے مین نہین رہتا تھا بلکہ کاغذ کے بندون پر رہتا تھا جبکہ مینے
فوجداری سے سنکھیا منگایا تھا تو ہرفرجی وڈیا وہان کارکن تھا اونسے کہا کہ بغیر پوچھے
مہاراج کے مین تمکو نہ دون گا لیکن پھر اوس سے مین نے نہین منگائے وہ کاغذ جسپر
میرے دستخط تھے وہ فوجداری کے دفتر مین رہا اور جب ہمنے مانگا تو وہان سے واپس
نہ آیا کرنیل فیر صاحب سے اور مہاراج سے بہت دنون سے دشمنی ہوگئی تھی اور لکشمی بائی
کی مہاراج سے شادی ہونے سے تو اور بھی دشمنی زیادہ ہوگئی جبکہ مین نوساری مین
تھا تو مین نے دیکھا کہ راوجی سرکاری کاغذات مہاراج کے پاس لے گیا وہ کاغذات
جمنا بائی کے تھے جنمین کہ شکایت مہاراج کی اونسنے کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی مجھسے
مہاراج نے کہا کہ اسکی نقل کرلو چنانچہ راتون رات مین نے اون سب کاغذات کی
نقل کرلی وہ جو نقل مین نے کرلی تھی اب اوسکو مین نے پھاڑ ڈالا اس خیال سے
کہ ایسا نہوے کوئی دیکھے کرنیل صاحب بعد اس کے مقام بڑودے مین آئے اور
کرنیل صاحب کو اون روزون بخار بھی آتا تھا اور سر مین پھوڑا بھی نکلا تھا مین نے
ایک روز مہاراج کو سالم سے باتین کرتے ہوے سنا سالم مہاراج سے ذکر کررہا تھا کہ
صاحب کے پھوڑے کے پلاستر مین وہ دوا ملائی گئی اور صاحب کے پھوڑے مین بڑی
جلن ہے مہاراج نے کہا کہ مین راوجی سے سن چکا ہون اور راوجی نے خود پلاستر مین
وہ دوا ملائی تھی تھوڑے دن کے بعد بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی ایک بوتل مین زہر
کی دوا بنا کر لائے مگر چونکہ وہان بہت سے آدمی موجود تھے اسواسطے اونھون نے وہ

اسواسطے یہ بھید معلوم ہو گیا ہر روز کی نسبت آج مہاراج جلدی آئے تھے مین پھر گھر
چلا گیا اور دوپہر کو مین نے مہاراج کو لکشمی بائی کے محل مین دیکھا کہ مہاراج اور
نانا صاحب اسی زہر کا تذکرہ کر رہے ہین اور بعد دوپہر کے مین اور مہاراج اور نانا صاحب
سوار ہو کر کہین گئے تو مہاراج راستہ مین کہنے لگے کہ خبردار یہ ذکر جو ہم کر رہے تھے کسی سے
نہ کہنا اور اسکی جستجو رکھنا دوسرے روز مہاراج نے سالم اور رینوتت راؤ سے بہت
کچھ سمجھا کر کہا کہ تم کبھی اسکا اقرار نہ کرنا بعد اس کے وہ پھر سوار ہو کر گئے اور ہمسے اور
نانا صاحب سے راستہ مین کہنے لگے کہ راؤجی تو رہا ہو گیا اب کچھ خوف نہین ہے جب کرنیل
فیر صاحب کی جگہہ کرنیل پیلی صاحب آئے تو مہاراج کہنے لگے کہ آج راؤجی نے مجھکو دور سے
سلام کیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ جو کچھ وعدہ اوس سے کیا گیا تھا وہ انعام اوسکو
دیا جاے مگر مہاراج کہنے لگے کہ مین نے اوس سے کہا کہ جب کل یہ معاملہ رفع ہو جاے گا
اوسوقت تمکو انعام ملے گا بعد اس کے سوڑ صاحب جب یہان آئے اور راؤجی نہین گرفتار
ہوا تو مہاراج نے سنا کہ سوڑ صاحب بمبئی کو واپس چلے گئے اسبات کو سنکر مہاراج
نہایت خوشی ہوے اور کہنے لگے کہ اب کوئی دہشت کا مقام نہین ہے ہم سب بری ہو جائینگے
مگر جب راؤجی گرفتار ہوا تو مہاراج نے مجھہ سے کہا کہ راؤجی کا قصور معاف ہو گیا اور اوسنے
سب باتین اپنے اظہار مین بیان کر دی ہین تم ہرگز کسی بات کا اقرار نہ کرنا اور نانا ہیرا
اور سالم اور رینوتت راؤ سے بھی مین نے سمجھا دیا ہے جبکہ سالم اور رینوتت راؤ کی گرفتاری کا
حکم رزیڈنسی سے آیا تو مجھکو بڑا خوف ہوا اور مین نے نانا صاحب سے کہا کہ ہم اور تم بھی
اسیطرح سے گرفتار ہو جائینگے شام کے وقت مجھہ سے مہاراج نے کہا کہ اُن دونون
شخصون کو رزیڈنسی مین مین نے بھیجدیا ہے اور اون سے کہہ دیا ہے کہ تم ہرگز اقرار
نہ کرنا اور پھر مجھہ سے کہنے لگے کہ اگر تم اقرار کر دوگے تو مثل گوبند راؤ کالی کے تمھارے
ٹکڑے ہو جائینگے اور یہی بات نانا ہیرا سے بھی اونھون نے کہی تھی مین نے سنا تھا
کہ نانا جی وتل نے ہیرا ہیم چند سے خریدے تھے جب مین نے اوس حساب کو مہاراج کے
دستخط کے واسطے پیش کیا تو اونھون نے کہا کہ سوامی نرائن کے نام کے جو برہمن کہلاتے گئے ہین

۱۶

ضرورت ہوگی مہاراجہ نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہے مین نے دو تولہ سنکھیا نورالدین
بوہرا کی معرفت پائی مہاراج نے مجھہ سے کہا تھا کہ تم نورالدین سے اقرار کر دینا کہ مہاراج
اوسکو سلح خانے کی داروغگی دین گے پہلے اونسے نہین بتایا کہ اونسے سنکھیا کہان سے
پائی مین نے مہاراج کو سنکھیا دکھائی اور پوچھا کہ مین اسکو کسنے دون مہاراج نے کہا
کہ تم سالم کو دے دو وہ اوسکی دوا بنائے گا مین نے سالم کو دیدی بعد اس کے مہاراج
نے کہا کہ ایک تولہ بھر ہیرا منگاؤ اور کہا کہ اس دوا کے واسطے اسکی خاک کیجاے گی مین نے
ناناجی دتل کو حکم دیا کہ ایک تولہ بھر ہیرا لاکے مہاراج کو دکھایئے اونسے تولہ بھر ہیرا
مہاراج کو لاکر دکھایا اور مہاراج نے کہا کہ یہ ہیرا بشونت کو دے دو مجھکو اب معلوم ہوا
کہ مہاراج نے یہ ہیرا اس مطلب کے واسطے منگایا تھا پہلے تو مہاراج نے مجھہ سے کہا تھا
کہ یہ ہیرا سوامی اکلکوٹ کے تاج کے واسطے درکار ہین اور دوبارہ مجھہ سے کہا کہ تولہ بھر
ہیرے کا چورا مجھکو لادو مین نے ناناجی دتل سے کہا کہ تولہ بھر ہیرا کا چورہ لادو مجھکو بخوبی
یاد نہین ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ ناناجی دتل یا دِنانک راؤ نے دوسرے دن شام کو
ہیرے کا چورا لادیا مہاراج سے مین نے پوچھا کہ یہ چورہ کیا کیا جاے اونھون نے حکم
دیا کہ بشونت کو دے دو جب ہیرے کا چورا مین بشونت کو دینے لگا مین نے اوس سے پوچھا
کہ یہ چورہ کیا ہوگا اونسے کہا کہ یہ چورہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملایا جاے گا
تاکہ وہ مرجاین یہ بات پانچ چھہ روز پیشتر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کی ہوی
تھی جس دن کہ زہر دیا گیا مین مہاراج کے ساتھہ صاحب رزیڈنٹ کے یہان گیا تھا
اور مین سیوک دہرم سالہ مین ٹھہرا رہا اور مہاراج صاحب رزیڈنٹ کی ملاقات کو
گئے جب وہان سے واپس آئے تو مجھہ سے کہا کہ زہر کا دینا آج معلوم ہوگیا سالم اور
بشونت راؤ کا آنا جانا راؤجی کے پاس ظاہر ہوگیا اور جب یہ بات معلوم ہوی تو سالم
راؤجی کے گھر گیا اور کل پوڑبان جو کہ راؤجی کے گھر پر موجود تھین بھیجدین مین نے مہاراج
سے پوچھا کہ کیونکر یہ بات ظاہر ہوگئی اونھون نے جواب دیا کہ نرسو جمعدار آج کے روز
پہرے پر تھا جب کوئی آتا تھا تو نرسو سیٹی بجا دیتا تھا اور چونکہ وہ آج وہان موجود تھا

رزولیوشن مئی ۱۸۷۲ء

بنام صاحب اڈیٹر ٹائمس آف انڈیا

چونکہ مین اجلاس کمیشن مین واسطے اداے شہادت کے نہین طلب ہوا مین رزولیوشن مئی ۱۸۷۲ء کے بارے مین تحریر کرتا ہون یہ صحیح ہے کہ مین نے رزولیوشن مئی ۱۸۷۲ء کا پایا اوسکی کیفیت اس طرح پر ہے۔ مسٹر ہری چند چنتامن جو کہ حضور گیکواڑ کے ایجنٹ ولایت انگلستان مین ہین اونھون نے اوسکی ایک نقل انگلستان سے کر میرے پاس بھیجی تھی اور وہ ہمارے پاس ماہ جون مین آئی اور ہری چند چنتامن نے ۲۴-جون کو لارڈ سیلسبری صاحب کی حضور مین پیش کیا اسکا ذکر مین نے ایک مرتبہ سر لویس پیلی صاحب سے بھی کیا اور اونھون نے مجھ سے وہ طلب کی کرنیل فیر صاحب جو کہتے ہین کہ ہمنے اس بارے مین شکایت نہین کی وہ بالکل غلط ہے ہمنے کئی مرتبہ کرنیل فیر صاحب سے کہا کہ آپ انتظام سلطنت مین ہمکو مدد دیجیے مگر اونھون نے ذرا خیال نہ کیا پس دوسری نومبر کو خریطہ لکھا گیا سر لویس پیلی صاحب نے ایک ہفتہ مین بہت سے انتظامات جدید کیے اور ہمکو بہ نسبت کرنیل فیر صاحب کے نین بھیجنے کے سر لویس پیلی صاحب سے ایک ہفتہ مین بہت سی مدد ملی کرنیل فیر صاحب کہتے ہین کہ ۲-نومبر کے خریطے مین بالکل حالات غلط لکھے تھے حالانکہ جو کچھ اوسمین حالات لکھے تھے وہ سب درست تھے۔

(دستخط-) دادا بھائی نوروزجی

ترجمہ دامودر پنتھ کے اون اظہارون کا جو اوسنے پولیس کے روبرو دیے

دامودر تربک برہمن سابق سکریٹری مہاراجہ گیکواڑ کا اس طرح پر اظہار دیتا ہے کہ لیشونت راؤ پوئیلی سالم اور راؤجی کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین شریک ہین۔ ماہ اشون جو کہ قریب دسہرے کے ہے مہاراج نے مجھ سے کہا کہ تھوڑی سنکھیا فوجداری سے منگاؤ اور کہا کہ یہ سنکھیا گھوڑے کی خارش کے واسطے منگائی جاتی ہے مگر فوجداری سے سنکھیا نہ ملی مہاراجہ نے کہا کہ کہیں سے منگالو۔ مین نے کہا کہ اسکے منگانے مین پاس کی

لے گئے اور اوسکو پیش کرکے کہا کہ یہ شخص میرا پریوٹ سکریٹری ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ گیکواڑ اور دمودر پنت مین کوئی رنجیدگی نتھی جس روز گیکواڑ گرفتار ہوے اوس روز دمودر پنت بھی پکڑا گیا اوسکو اپنے مالک پر جھوٹی تہمت بنانے کا موقع نہ ملا۔ یہ امر غیر ممکن تھا کہ پولیس کے نوکر اس قدر آدمیون کو سکھاتے اور سب سے یکسان شہادت دلاتے مائی لارڈ ۔۔۔ بروقت دیکھنے روبداد مقدمہ اور تمام گواہیون کی شہادت کے میرے نزدیک بجز اس کے کہ گیکواڑ پر جرم ثابت ہے کمیشن سے اور کچھ فیصلہ نہوگا اور جس قدر گواہ گذرے سب نے صحیح بیان کیا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو جو اعتراض کیے وہ محض فضول تھے اونکی تقریر ہرگز لائق سماعت کے نہین ہے۔ ہیم چند فتح چند نے عدالت کے روبرو برابر دروغ حلفی کی اول۔ کچھ بیان کیا اور بعد اوس کے اور کچھ بیان کیا سو ہیم چند۔ فتح چند۔ اور سب گواہون نے یکسان گواہی دی اب ممبران کمیشن کو اختیار ہے جسطرح چاہین جیسا لکھین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سالم اور بشونت راؤ کی نسبت بھی کچھ اچھا بیان نہین کیا یہ دو گواہ بہت بڑے گیکواڑ کے معتمد تھے جب وہ خود پھر گئے اور اونکی شہادت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے نہین لی اور باقی کیا رہ گیا اس سے زیادہ مجھکو ہدایت نہین ہے اس لیے مین اور کچھ نہین کہسکتا۔ سب صاحبون سے میری اخیر عرض یہ ہے کہ یہ رئیس جو ماخوذ ہوا لائق ہمدردی کے نہین۔ چھوٹی چھوٹی باتون کا ذکر کرنا مین نے مناسب نہ سمجھا جو باتین خاص تھین اونھین کا تذکرہ کیا امید ہے کہ ممبران کمیشن بخوبی انصاف کرینگے مین ممبران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونھون نے میری ایڈریس کو دل سے سنا۔ اب میری استدعا ہے کہ آپ بخوبی انصاف کرین۔ ۱۲ بجے ۵۴ منٹ پر صاحب ایڈوکیٹ کی اسپیچ ختم ہوئی۔ اوس کے بعد چند لمحہ تک سب لوگ خاموش رہے بعدہ کمیشن برخاست ہوئی۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اوس کے کمیشن مین کرنے کا بڑا مضحکہ کرتے ہین کمیشن کے گرنے مین جو گواہی پیش ہوئی اوسمین بہت بڑا اختلاف ہے۔

نرسو بیان کرتا ہے کہ جس روز میرے اظہار لیے گئے مین کمیشن کی طرف جاتا تھا میرے دل مین یہ آیا کہ اس قدر عرصہ دراز کے بعد میری قسمت مین یہ بدنامی لکھی تھی جب مین نے وہان اپنے ہمچشمون کو دیکھا تو آنکھین سامنے نہو سکین اوسوقت مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ ایسی زندگی سے ڈوب مرنا بہتر ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنی اسپیچ مین اس بات کو بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ نرسو کا یہ بھی ایک مکر و فریب ہے اگر درحقیقت وہ کمیشن مین گرا تو اتفاقیہ گرا دیدہ و دانستہ نہین گرا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کو منظور تھا کہ سر لویس پیلی صاحب وہ بیان نہ کرین جو اونہون نے بیان کیا کہ مین نے نرسو کو آتے ہوے دیکھا اور وہ بالکل پانی مین بھیگا ہوا تھا جو شخص اوس کمیشن کو دیکھے گا وہی یہ بات کہے گا کہ اس کمیشن مین اتفاقاً گرنا غیر ممکن ہے نہ کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پولیس کی بنائی یہ بات ہے یہ بات محض غلط ہے نرسو کو درحقیقت کمال ندامت ہوگی اور اوسکو منظور نہوگا کہ اپنا منہ کسیکو دکھاوین اس ندامت سے بھی اوس کے اظہارون کی تصدیق ہوگی کیونکہ اگر وہ صحیح بیان نکرتا تو اوسکو ندامت کس بات کی ہوتی۔ ہر شخص کو یاد ہوگا کہ سر ذکر اونے اس گواہ سے کیسے کیسے سوالات کیے جن لوگون نے اوسوقت سنا اونکو بھی یقین ہوگیا تھا کہ جو شخص بیان کرے گا غلط نہوگا اونسے ہر دفعہ یہی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر صحیح کہتا ہون اور اسیواسطے اوس سے کہا گیا کہ اگر تو صحیح بیان کرے گا تو تیری خطا بالکل معاف کر دیجاے گی اس کے جواب مین بھی اونسے یہی کہا کہ سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے کرے مین اب بھی سچ کہتا ہون۔ دمودر پنت کی گواہی پر میرے دوست نے بہت کچھ اعتراض کیا ہے یہ شخص گیکواڑ کا بڑا معتبر نوکر تھا گیکواڑ اور دمودر پنت کے درمیان کوئی رنجش بھی نتھی جب اس شخص کو گیکواڑ سے کوئی عداوت نتھی تو کیا وجہ ہے کہ وہ خواہ مخواہ گیکواڑ پر ایسا جرم قائم کرنا چاہے۔ اخیر مرتبہ گیکواڑ دمودر پنت کو سر لویس پیلی صاحب کے پاس

اس لیے وہ عدالت مین نہین آسکتے جو کچھ آپ کی اسپیچ ہوگی وہ اون کے پاس بھیجی جاوے گی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اپنا افسوس ظاہر کیا کہ وہ ممبران کمیشن آج عدالت مین نہ آسکے لیکن امید ہے کہ میری اسپیچ پر وہ بخوبی غور کرینگے۔

میری سمجھ مین نہین آیا کہ نرسو کے اظہار کسواسطے لائق اعتبار کے نہین ہین۔

میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کا قول ہے کہ نرسو ایک فضول گواہ تھا اوسکی شہادت کی ضرورت نتھی یہ گواہ اسواسطے پیش کیا گیا تھا کہ راوجی کی شہادت کو تصدیق کرے۔ میرا یہ خیال مطابق رائے سارجنٹ صاحب کے نہین ہے۔ میرے نزدیک نرسو کی شہادت نہایت ضرور تھی کیونکہ اوسکی گواہی زہر خورانی کی بابت لی گئی سو اس کے وہ شہر مین رہتا تھا اور اوسی کی معرفت خبرین آیا جایا کرتی تھین یعنے جو خبرین راوجی مہاراجہ صاحب کو بھیجا کرتا تھا لہذا ممبران کمیشن اسبات پر خیال کرین گے کہ اس شخص کی گواہی نہایت ضرور تھی سو اس کے نرسو راوجی حوالدار کا افسر تھا اگر وہ اس معاملے مین شریک نہ کیا جاتا تو اور چپراسیون کو خوف رہتا مہاراجہ صاحب نے نرسو کو گالیان دی تھین اور کہا تھا کہ تونے زہر دینے مین بڑی تاخیر کی مہاراجہ صاحب نے نرسو سے کہا تھا کہ ہمیشہ صاحب رزیڈنٹ کی ڈیوڑہی پر تم بیٹھے رہا کرو جب راوجی کسی کاغذ کے لینے کو اندر جاے یا زہر ڈالنے وقت کوئی غیر شخص آجاوے تو سیٹی بجادینا مگر دوشنبہ کے روز نرسو اپنے اس پہرے پر نتھا مہاراجہ صاحب کو شک ہوا کہ کس شخص نے راوجی کو زہر کی پوڑیہ شربت مین ڈالتے ہوے دیکھ لیا اور اصل بات یہ ہے کہ اوس روز ۸ بجے تک نرسو رزیڈنسی مین نہین آیا تھا اور اوس روز راوجی نے علی الصباح شربت مین زہر ڈالدیا تھا اسیواسطے مہاراجہ صاحب کو تردد ہوا اور اثناے راہ مین دو مورپنت سے اونہون نے کہہ دیا تھا۔ ان سب باتون سے پایا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ پولیس کا بنایا ہوا نہین ہے جو کچھ تحقیقات سے ظاہر ہوا وہی اصلیت مقدمہ کی ہے اب ممبران کمیشن پر ظاہر ہوگیا کہ نرسو کسواسطے مقرر کیا گیا تھا اگرچہ وہ ملازم قدیم ہے لیکن اوسمین ذرا عقل نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے بوجہ قدامت کے جمعداری کا عہدہ پایا نہ کسی کارگزاری کی وجہ

کرنے اگر اس مقدمے مین پولیس کی کارروائی ہوتی تو اس پوڑیہ مین سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا بھی ضرور ہوتا نہ صرف سنکھیا اس سنکھیا کا ملنا حسب بیان راؤجی کے ہے کیونکہ اوسنے بیان کیا ہے کہ تھوڑی تھوڑی سنکھیا پسے ہوے ہیرے مین ملائی تھی اور باقی کو رکھ چھوڑا تھا چنانچہ پولیس کو دہی پوڑیہ ملی پھر کس طرح یہ بات ہوسکتی ہے کہ پولیس نے چالاکی کرکے پوڑیہ کو رکھدیا یہ بھی خیال خام ہے۔

ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ راؤجی نے بیان کیا ہے کہ مین اپنے حاکم کو یکایک مارڈالنا نہین چاہتا تھا راؤجی نے تھوڑی تھوڑی سنکھیا پوڑیون مین ڈالی تھی جب کرنیل فیضو صاحب نے ۹- اور ۱۰- نومبر کو اظہار لیے تو اوسنے فیضو پر تہمت رکھی تھی کہ اوسنے زہر دیا ہے یہ تہمت اوسکی نہایت بیجا تھی لیکن جب خیال کیا جاتا ہے کہ پہلے فیضو چند مرتبہ ماخوذ ہوچکا ہے اور یہ شخص بدمعاش مشہور تھا اسوجہ سے تمام نوکرون کو اوسکی نسبت زہر دینے کا یقین تھا ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ فیضو مہاراجہ صاحب کے دربار کا نوکر تھا اور اوسکا ایک بیٹا بھی مہاراجہ صاحب کے پاس ملازم تھا لڑکا بالکل کم عمر تھا تنخواہ ملنے کے واسطے اوسکا نام نوکرون مین تھا اسیوجہ سے رزیڈنسی کے نوکرون کا گمان فیضو کی نسبت غلط تھا خدانخواستہ راؤجی کی طرف سے مین کچھ عذر نہین کرتا ہون بلکہ صرف اس قدر ظاہر کرتا ہون کہ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا ہے کہ اوسکا اظہار لائق اعتبار کے نہین ہے اور مین کہتا ہون کہ اوسکا اظہار بالکل اعتبار کے قابل ہے اگر ممبران کمیشن سب اظہار کو غلط کردین تو اوسکا اظہار بھی غلط ہے۔ ورنہ میرے نزدیک اوسکے اظہار مین کوئی جھوٹ اور غلطی نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چار بج گئے ہین اور جبتک کہ ایڈریس مختصر نہ کرون گا ختم نہوگا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ خلاصہ نہ کیجیے آج عدالت برخاست کیجاے۔ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا مین صحیح کہتا ہون کہ میرے دوست نے ایک لمحہ بھی اپنے وقت مین ضایع نہین کیا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

بیسوان دن

کمیشن جمع ہوئی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مہاراجہ سیندہیا اور سر ذکر راؤ علیل ہین

اور اکبر علی کی نسبت ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ اوسنے کچھ چالاکی کی ہے کیونکہ اوسکو اوسوقت معلوم نتھا کہ مسٹر سوٹر صاحب آئین گے اور پھر واپس چلے جاوین گے ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ یہ سب باتین کس طرح ہوئین یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ شخص پیٹی کے لینے کے واسطے گیا تھا اوسنے زہر کی پوڑیہ پیٹی مین رکھدی ہو جسوقت پیٹی منگوائی تھی مسٹر سوٹر صاحب اوس کمرے مین تھے جہان کہ تحقیقات ہوتی تھی اونہون نے خیال کیا ہوگا کہ پیٹی مین کیا نکلے گا لہذا منہ دھونے اور کپڑون کے بدلنے کے واسطے دوسرے کمرے مین چلے گئے کیونکہ حاضری کا وقت آگیا تھا اور منہ کے دھونے اور کپڑون کے بدلنے مین پندرہ سولہ منٹ کا عرصہ لگا ہوگا اس عرصے مین پیٹی آئی اور اوسکا ملاحظہ کیا گیا اکبر علی نے اس پیٹی کو سب جگہ دیکھا جب اونکو کہین جیب وغیرہ نہ معلوم ہوی تو راؤجی سے پوچھا کہ خفیہ جیب اسمین کہان ہے اور پوڑیون کو تو کہان رکھتا تھا جب راؤجی نے جیب کو بتایا اور اونہون نے اوسکلیان ڈال کر اوسکو پھاڑا تو اوسمین سے ایک پوڑیہ نکلی فورًا مسٹر سوٹر صاحب کو اونھون نے بلایا اور مسٹر سوٹر صاحب نے اوس پوڑیہ کو جیب سے نکال کر دیکھا تو اوسمین اوس طرح کا زہر تھا جیسا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا گیا تھا اگر پولیس نے کچھ کارروائی کی تو وہ کس طرح دریافت کرسکتے کہ فلان قسم کی سنکھیا کرنیل فیر صاحب کو دی گئی ہے ہرگز یقین نہین آتا کہ پولیس کے لوگ اس قدر چالاک ہین اسوجہ سے مجھکو یقین ہے کہ صاحبان کمیشن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اس تقریر پر کچھ لحاظ نہ کرین گے یہ پیٹی راؤجی سے ۹- نومبر کو لی گئی اور مسی بھودر کو دی گئی اوسوقت سے بھودر کے پاس یہ پیٹی رہی خان بہادر اکبر علی نے بجز سیدہی سیدہی کارروائی کے اور کوئی چالاکی نہین کی جسوقت پوڑیہ پیٹی مین ملی تو خان بہادر عبد العلی اور گجانند وکیل موجود تھے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ان دونون شخصون سے سوالات کیے۔

میری دانست مین جو پوڑیہ زہر کی راؤجی کی پیٹی مین ملی اوسمین کوئی چالاکی نہین ہوئی درحقیقت اوس پوڑیہ مین وہی زہر تھا جو اونہے کرنیل فیر صاحب کو دیا تھا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کو چاہیے تھا کہ راؤجی کے اظہار پر خوب غور کرکے اخیر اس

راضی کرنے کے واسطے بے شک پھوڑے کی دوا مین سنکھیا ڈالا ہوگا کیونکہ کرنیل فیر صاحب
پھوڑے پر مرہم لگاتے تھے اور سنکھیا کا اوسمین ڈال دینا کوئی مشکل بات نتھی اسکے
بعد اونھون نے مہاراجہ صاحب سے بیان کیا ہوگا کہ ہمنے اس طرح کی کارروائی کی
اور اوسوقت دمودر پنت نے سنا ہوگا ورنہ دمودر پنت کو کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے
کی کیفیت کیا معلوم ہوتی کیونکہ غیر ممکن تھا کہ دمودر پنت ایک غلط حال بیان کرتا
جسکی تاریخ وغیرہ سب درست ہوتی کہ کرنیل فیر صاحب نے کس طرح پہاہا لگایا اور کسطرح
اونکو اوسمین جلن معلوم ہوئی۔ ہرچند میرے دوست نے راؤجی کے اظہار کو بہت کچھہ
رد کرنا چاہا لیکن جس قدر اونھون نے اوسکو رد کیا اوسیقدر اوس کے بیان کو مضبوطی
اور صداقت ہوئی اور راؤجی کے اظہار اور اوسکی بات ردنھین ہوتی جب شیشی دی گئی
تھی تو راؤجی نے اپنے اظہار مین شیشی کے دیے جانے کی تاریخ بیان کی یہ تاریخ کرنیل
فیر صاحب کے پھوڑے کے ایام سے مطابق ہے اگر یہ خیال کیا جاے کہ یہ سب باتین پولیس
نے گڑھی ہین تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور پولیس سے شاید سازش ہوگی اور اونھون
نے کھدیا ہوگا کہ مین نے پھوڑے کا کس طرح علاج کیا اور اسبات کا بھی یقین نہین آتا
کہ پولیس نے کس طرح دمودر پنت کو سکھایا ہوگا اور کس طرح دمودر پنت نے مسٹر رچی
صاحب اور کمیشن کے روبرو یکسان بیان کیا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پیٹی کی نسبت بھی بہت کچھہ تذکرہ کیا ہے۔ میرے دوست یہ
بات ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ مسٹر سوٹر صاحب کو بھی اس معاملے مین سازش تھی اور وہ
چاہتے تھے کہ جرم ثابت ہوجاے لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ مسٹر سوٹر صاحب نے ایسی
سازش کسواسطے کی ہوگی۔ میرے نزدیک یہ بات غیر ممکن ہے اکبر علی ایک تجربہ کار افسر
ہے جب اونسے سنا کہ راؤجی پوڑیون کو اپنی پیٹی مین رکھا کرتا تھا تو اپنی عقل کی تیزی
سے اونسے اوس پیٹی کو دیکھنا چاہا تاکہ دریافت کرے کہ آیا پوڑیا کا زہر باہر نکل کر پیٹی مین
رہ گیا ہے یا نہین کیونکہ اوسکو منظور تھا کہ بخوبی اسبات کو ثابت کرے کہ آیا اونسنے زہر
دیا یا نہین۔ راؤجی کے محض اقرار پر منظور نہ تھا کہ اوسپر ایک بہت بڑا جرم قائم کیا جاے

شیشی کی دوا دوسری چھوٹی شیشی مین کردی اس شیشی مین گلاب کا عطر رہتا تھا
یہ شیشی خاص گلاب کے عطر کی تھی یعنے جیسا کہ میرے دوست کو خیال ہے کہ دو تین قطرہ
عطر اوسمین آتا ہوگا اور جو ٹرکی و ایران مین زیادہ فروخت ہوتی ہے اگر ایسی چھوٹی
شیشی ہوتی تو وہ اس کام مین نہ لائی جاتی۔ دمودر پنت اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ
وہ شیشی ایک اونگل کے برابر تھی اس لیے میرے دوست کا خیال محض غلط ہے یہ شیشی بہت
چھوٹی نہ تھی اوسط درجہ کی تھی اوسمین زیادہ چیز آسکتی تھی چونکہ یہ شیشی اس قدر بڑی
تھی اور اوس کے منھ پر روئی اور موم لگا ہوا تھا اسواسطے جب راوجی نے اوسکو نیفے
مین رکھا تو شاید چند قطرے باہر نکلے ہون اور راوجی کے پیٹ پر وہ دوا لگ گئی ہو۔
ڈاکٹر گری صاحب نے راوجی کا پیٹ دیکھا اور کہا کہ درحقیقت یہ نشان پیٹ کا زہر سے
معلوم ہوتا ہے اور کہا کہ جس طرح کی شیشی سے اس نشان کا ہونا بیان ہوا ہے اوس
شیشی سے یہ نشان پڑ گیا ہو۔

اس نشان کی نسبت بہت کچھ بیان ہوا ہے۔ مترجم نے غلطی سے ترجمہ کیا کہ پیٹ پر
آبلہ تھا لیکن اگر حقیقت مین ترجمہ صحیح ہوتا تو آبلہ نہ قرار دیا جاتا بلکہ پھوڑا سمجھا جاتا کیونکہ
جب پیٹ یا کوئی جگہہ بدن کی جل جاتی ہے تو آبلہ پڑتا ہے پھوڑا نہین ہوتا اس لیے بخوبی
تصدیق ہوا کہ بوجہ زہر کے راوجی کے پیٹ پر پھوڑا ہوا تھا سو اس کے حسوقت ڈاکٹر
گری صاحب نے راوجی کے پیٹ کو دیکھ کر اپنی راے بیان کی تو اوسوقت تک دمودر پنت
کے اظہار بھی نہین ہوے تھے پھر کس طرح راوجی جانتا کہ دمودر پنت کیا کہے گا۔

حکیم نے جو دوا بنائی تھی منجملہ اور دواؤن کے سنکھیا بھی تھی۔ راوجی کو منظور
نتھا کہ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کوئی چیز دیجاے جو فی الفور کارگر ہو اسیوجہ سے اوس شیشی
کی دوا پھینک دی اگر اوسکو اپنی ذلت کا خیال نہوتا تو نہانے کے ٹب مین دوا ڈالدیتا
لیکن اوسنے دوا کو پھینک دیا اور نرسو سے کہا ہوگا کہ مین نے دوا ٹب مین ڈالدی
تاکہ وہ مہاراجہ صاحب سے شکایت نہ کرے۔

کچھ شک نہین کہ جب کرنیل فیر صاحب کی پیشانی پر پھوڑا اٹھا تو مہاراجہ صاحب کے

کہا تھا جب اوس سے پھر استفسار ہوا تو کہا مجھ سے کریم اور دوسرے ایک شخص نے کہا تھا مگر بروقت اظہار کے کریم سے کچھ سوالات نہین کیے گئے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا غلطی مترجم کی تھی اور معلوم نہین کہ میرے دوست نے کسوجہ سے اسبات پر خیال رجوع کیا۔ لیکن شہادت سے صاف ثابت ہے کہ پیدرو زہرخورانی مین شریک تھا جہان تک ممکن ہے پیدرو کی نسبت زیادہ کہنا مجکو منظور نہین ہے مگر صرف اوسیقدر جو مناسب اور ضروری ہے۔ اگر پیدرو زہرخورانی مین شریک نتھا تو اوسکو انعام کیون دیا گیا اور یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ راوجی کو کیا غرض تھی کہ پیدرو پر تہمت رکھتا راوجی نے پیدرو کا ذکر مثل نرسو وغیرہ کے کیا۔ چونکہ اب دو بج گئے ہین اگر منظور ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے عدالت برخاست ہو چنانچہ صاحب پریسیڈنٹ نے منظور کیا اور عدالت نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی۔

بعد ٹفن کھانے کے جب عدالت جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر تقریر شروع کی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نرسو کی شہادت ۲۳۔ دسمبر کو لی گئی۔ لیکن مسٹر سر لویس پیلی صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴۔ دسمبر کو اوسکے اظہار لیے گئے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل۔ نرسو کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ۲۳۔ دسمبر کو ہوے تھے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ مسٹر سوٹر صاحب کا بیان ہے کہ جب نرسو کے اظہار لیے گئے تو سر لویس پیلی صاحب موجود تھے صاحب ایڈوکیٹ جنرل ۲۴۔ دسمبر کو جمعرات تھی اور مہاراجہ صاحب کی ملاقات کا دن تھا لہذا مسٹر سوٹر صاحب غلطی پر ہین اور سر لویس پیلی صاحب صحیح کہتے ہین فرض کیا جاوے کہ ۲۴۔ دسمبر کو نرسو کے اظہار لیے گئے تو بھی عدالت کو کسیطرح کا اعتراض نہین ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بہت کچھ شیشی کا تذکرہ کرتے ہین لیکن میرے نزدیک میرے دوست بڑی غلطی پر ہین دو مودرپت کی شہادت سے ظاہر ہے کہ جب اونکے پاس مسی گجا باشیشی لایا تو یہ شیشی کسیقدر بڑی تھی اس لیے دو مودرپت نے اوس

گواہ معزز ہے اور فلان گواہ معزز نہین ہے بہرحال پیدرو ۲۵ برس کا پورانا نوکر ہے اور کمیشن کو اختیار ہے کہ اس گواہ کو معزز گواہ تصور کرے یہ شخص کہتا ہے کہ راؤجی نے جو کچھ میری نسبت بیان کیا وہ محض غلط ہے یہ شخص کہت ہے کہ مین کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس نہین گیا وہ خوب جانتا تھا کہ اگر مین اقرار کرون گا تو مجھکو ضرر پہونچے گا اگر اس شخص کے اظہار مسٹر ایڈگنٹن صاحب کے روبرو دیے گئے تو ضرور نہین ہے کہ اوسکا بیان خواہ مخواہ صحیح ہو۔ صاحب موصوف کی نسبت جس قدر تعریف کی گئی درحقیقت وہ اس تعریف کے لائق ہین اگر پیدرو مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیتا تو یقین ہے کہ صحیح صحیح بیان کرتا۔ مسٹر سوٹر صاحب کے حکم سے یہ شخص مسٹر ایڈگنٹن صاحب کے پاس گیا اوسکو خانصاحب لے گئے تھے۔ جب اوسکو معلوم ہوا کہ اگر مین اقرار کرتا ہون تو میرے واسطے ضرر ہوگا تب اوسنے انکار کیا تھا تاکہ میری نوکری اور آبرو قائم رہے لیکن قبل دیے جانے زہر کے اکثر لوگ بیان کرتے تھے کہ پیدرو مہاراجہ صاحب کا نوکر ہے اور مہاراجہ صاحب اسکی بڑی خاطر کرتے تھے بلکہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مینے مہاراجہ صاحب سے کسیقدر انعام پایا اگر اس شخص نے کوئی کام نہین کیا اور کسی کام کی مہاراجہ صاحب کو اوس سے توقع نتھی تو اوسکو کیون انعام دیا بے شک مہاراجہ صاحب کو اس سے کچھ امید ہوگی اور اونہون نے کسی کام کے واسطے کہا ہوگا ممبران کمیشن کو پیدرو کے اظہار سے ثابت ہوا ہوگا کہ یہ شخص بہت حالات سے واقف تھا لیکن کسی بات کا اوسنے اقرار نہین کیا راؤجی نے جو اظہار دیے وہ بالکل صحیح ہین پیدرو کہتا ہے کہ مجھ سے سالم نے کئی دفعہ مہاراجہ صاحب کے پاس چلنے کو کہا لیکن بے اقرار نہین کیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ جو اظہار آیا کے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے گئے اوسمین کچھ ذکر پیدرو کا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ جب آیا کے اظہار مین سوالات کیے گئے تو اوسنے پیدرو کا کچھ ذکر کیا تھا اور صفحہ ۷ مین یہ بیان تحریر ہے۔

مسٹر ہربنسن صاحب۔ اول آیا نے بیان کیا تھا کہ پیدرو اور راؤجی نے مجھ سے کچھ

سر لویس پیلی صاحب کہتے ہین کہ راؤجی نے اوسوقت اوسی طرح بیان کیا جیسا کہ ممبران کمیشن کے روبرو اظہار دیا جب راؤجی سے اوسکا بیان سنا گیا تو سوٹر صاحب نے اوسکو گرفتار کیا اور معلوم ہوا کہ اس شخص نے بازار مین بکثرت روپیہ صرف کیا ہے اسی شخص کے بیان پر نرسو جمعدار گرفتار ہوا جہان اور رزیڈنسی کے ملازم قید تھے اوس جگہ راؤجی اور نرسو بھی قید کیے گئے نرسو ایک افسر پولیس کے ہمراہ راؤجی کے پاس بھیجا گیا اور دونون کا مقابلہ کرایا گیا راؤجی نے کہا کہ مین نے گلے گلے پانی مین قبول کر لیا تو بھی اقرار کر قبل اس کے راؤجی اور نرسو سے کچھ باتین نہین ہوئین۔

راؤجی کے اظہار بھی قلمبند نہین ہوے تھے اور کوئی شخص ایسا نتھا جو نرسو کو اطلاع دیتا کہ راؤجی نے کیا اظہار دیے۔ مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پیلی صاحب نے اوسکا بیان زبانی سن لیا تھا پس کس طرح پولیس کے لوگ نرسو کو سکھاتے تاکہ ایک دوسرے کا اظہار مطابق ہو جاے۔ نرسو چالاک آدمی نہین ہے اور فرض کیا جاے کہ پولیس نے نرسو کو تعلیم بھی کیا ہو لیکن اوسکا حافظہ ایسا نہین ہے جو اوسکو کچھ یاد رہا ہو اس قدر باتین اگر پولیس والے کسی لکھے پڑھے کو سکھاتے اوسکو بھی یاد رہنا مشکل تھا۔ اس لیے میرے نزدیک اوس کے اظہار بالکل صحیح ہین اور کسیطرح کا تصنع پایا نہین جاتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے راؤجی کے اظہار پر بہت کچھ گفتگو کی ہے جسمین اونسے پیدرو کا ذکر کیا ہے لیکن راؤجی نے اپنا اظہار صاف طور سے لکھایا ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیدرو کی نسبت کہتے ہین کہ سچا گواہ ایک یہی ہے دوسرا کوئی گواہ سچا نہین ہے۔ راؤجی پیدرو پر تہمت رکھتا ہے کہ وہ میرے ساتھ گیکواڑ کے محل کو گیا تھا مگر پیدرو جانے سے انکار قطعی کرتا ہے لیکن مجھکو اسکی وجہ معلوم نہین کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کس طرح کہتے ہین کہ پیدرو کی گواہی لائق اعتبار کے ہے۔ مین نے سب گواہون کو پیش کیا مگر کسی گواہ کی خصوصیت نہین کی کہ فلان گواہ اعتبار کے لائق ہے اور فلان گواہ بے اعتبار ہے اور انھین لوگون کے بیان پر گورنمنٹ انڈیا نے اس مقدمے کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ مین اسبات کو تصدیق نہین کر سکتا کہ فلان

وہ سمجھاے گا اور اوسپر اپنا عقیدہ بیان کرے گا - اسیطرح مہاراجہ صاحب نے آیا سے دریافت کیا تھا کہ اگر کرنیل صاحب پر کوئی منتر یا جادو کیا جاے تو اثر کرے گا یا نہین اس سے اونکی یہ غرض تھی کہ اگر کوئی چیز ہم تمکو دین تو تم صاحب کے کھانے مین ڈالدوگی سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسبات کا بھی ذکر کرتے ہین کہ پولیس والون نے آیا پر تشدد کیا تھا یہ محض غلط ہے آیا نے اس تشدد کا کہین ذکر نہین کیا پولیس والون نے صرف اسقدر آیا سے کہا تھا کہ تمنے دھوم کر رکھی ہے اسبات کو آیا سمجھی تھی کہ کچھ پولیس والے مجھکو دھمکاتے ہین جب اوس سے کمیشن کے روبرو پولیس کی دھمکی کا حال دریافت کیا گیا تو آیا نے کہا کہ مجھکو کسی شخص نے نہین دھمکایا آیا سے یہ بھی پوچھا گیا کہ تمکو کسی شخص نے پہلے دھمکایا تھا تو آیا نے کہا مجھکو کسنے نہین دھمکایا میرے نزدیک تمام شہادت آیا کی لائق اعتبار کے ہے اور کوئی شک کی بات اوسمین نہین ہے - پولیس نے اوسکو ہرگز نہین دھمکایا بلکہ راستی کے ساتھ اوس سے سب باتین دریافت کین - دوسرا گواہ رزیڈنسی کا ایک چپراسی ہے یہ چپراسی بہت بڑا گواہ ہے یعنے راوجی اوسنے بہت بڑی گواہی دی ہرچند یہ شخص رزیڈنسی کا ایک چپراسی تھا مگر اوسنے بازار مین بہت روپیہ صرف کیا جب پولیس نے تحقیقات کی اور معلوم ہوا کہ اس شخص نے کثرت سے روپیہ اوٹھایا ہے لہذا ۲۲ - دسمبر کو یہ شخص گرفتار کیا گیا جو کچھ اوسنے اظہار دیا وہ صفحہ ۸۰ - تحریر زود نویس مین موجود ہے اوسمین راوجی نے خوب صاف طور سے بیان کیا ہے کہ سوٹر صاحب کے روبرو کس طرح اوسنے اظہار دیے اور مسٹر سوٹر صاحب نے بھی اپنے بیان مین اوس کے اظہار کی صداقت کی -

مائی لارڈ - آپ کو یاد ہوگا کہ سر لویس پیلی صاحب راوجی کے اظہارون کی نسبت کیا کہتے ہین قبل اوس کے اظہار کے اصلی حال کے دریافت ہونے کی کچھ امید نتھی کہ کس شخص نے زہر دیا ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب اور سر لویس پیلی صاحب ۲۳ - دسمبر کو بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی جانے والے تھے - جب راوجی کے اظہار کا حال معلوم ہوا تو سر لویس پیلی صاحب نے کہا کہ اوس شخص کے بیان کو مین کل سنون گا آیا وہ غلط ہے یا صحیح - چنانچہ دوسرے روز اونھون نے راوجی کو بلایا اور خود اوسکی باتون کو سنا -

پولیس کا سپاہی جس کے پہرے مین آیا تھی ایک ادنی سپاہی تھا اوسکو آیا کے سکھانے کی کیا تمیز تھی - ڈاکٹر سیورڈ صاحب جو آیا کے دیکھنے کو گئے تھے اسبارے مین میرے دوست نے بہت کچھ بیان کیا ہے یہ سنکر مجھ کو بڑا تعجب ہوا لیکن یہ بات کچھ عجیب نتھی ڈاکٹر سیورڈ آیا کو یون ہی سہل طور سے دیکھنے گئے تھے کیونکہ آیا ڈاکٹر صاحب کے دوست کی ملازمہ تھی اون کے جانے اور آیا کے دیکھنے مین کوئی بے موقع بات میرے نزدیک نہین ہے جب اونہون نے آیا کو دیکھا تو حسب قاعدہ ڈاکٹری کے اوسکی حالت سے دریافت کیا کہ آیا کو جسمی عارضہ زیادہ نہین ہے اوس کے دل مین کوئی بات ہے اوسکو ظاہر کرنا چاہتی ہے اور اسیوجہ سے اوسکو شدت کا بخار ہے - ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور مسٹر سوٹر صاحب مین کوئی راز کی بات نتھی جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو معلوم ہوا کہ آیا کچھ کہنا چاہتی ہے اونہون نے فورًا مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا جب مسٹر سوٹر صاحب اسپتال گئے تو قلم کاغذ اپنے ساتھ نہین لے گئے تھے جو کچھ آیا نے اون سے بیان کیا اوسکو سوٹر صاحب نے سن لیا اور دوسرے روز اونہون نے اوس بیان کو لکھ لیا اب سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ وہ اظہار جو آیا نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے اون اظہارون سے مطابق کیے جائین جو اونسے کمیشن کے روبرو دیے تھے - شاید سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے نزدیک کچھ فرق ہوگا مگر میرے نزدیک کوئی فرق نہین ہے -

جو اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لکھے ہین اوسکی نسبت سوٹر صاحب کہتے ہین کہ مین نے آیا کا بیان سن لیا اور انگریزی مین لکھ لیا بلفظہ ترجمہ نہین کیا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ آیا نے کوئی لفظ ایسا نہ کہا ہوگا جسکا مطلب ٹٹولنے کا ہو لیکن معلوم نہین کہ سارجنٹ صاحب ایسی الجھی ہوی تقریر کیون کرتے ہین آیا کے اس کہنے سے یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ میرے دل کا حال دریافت ہو جاے اوسوقت زہر دینے کا وہ ذکر کرین اور جب کمیشن کے روبرو آیا کے اظہار لیے گئے تو اوسوقت بھی اونسے یہی مطلب ادا بیان کیا ہندوستانی لوگ منتر اور جادو پر بڑا یقین کرتے ہین اگر کسی ہندوستانی سے پوچھا جاوے کہ منتر اور جادو کیا شے ہے تو بہت کچھ

ہوتا تھا۔ مسٹر سوٹر صاحب نے جب راوجی کو بلایا تو اوسنے بیان کیا کہ مین نے ۹۔ نومبر کے قبل دو پوڑیان ڈالی تہین پس کیا عجب ہے جو وہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو ڈالی ہون۔
کرنیل فیر صاحب کو مطلق معلوم نتھا کہ میرے شرت مین سنکھیا ڈالی جاتی ہے رزیڈنسی کے تمام سرکاری نوکرون کے ساتھ اون کے ذاتی نوکر بھی رشوت دے کر شریک کر لیے گئے تھے مائی لارڈ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تمام گواہون کی شہادت کو یک لخت غلط کر دیا اور عدالت سے درخواست کی ہے کہ کسی گواہ کی گواہی تسلیم نہ کیجاے۔
اول میرے نزدیک مناسب ہے کہ مسماۃ امینا کی گواہی پر غور ہوے۔
مسماۃ امینا کی گواہی اولاً مسٹر سوٹر صاحب نے لی تھی کسی پولیس کے اور آدمی نے اوس سے کچھ بات بھی نہین کی جب مسٹر سوٹر صاحب نے اول اوس کے اظہار لیے آیا بیمار تھی اوسوقت جو کچھ آیا نے بیان کیا خود اوسکو یاد ہوگا جیسا کہ مسٹر سوٹر صاحب کو یاد ہے۔
جب مسٹر سوٹر صاحب نے سُنا کہ چند گاڑی والے آیا کو سوار کر کے ماہ رمضان مین گیکواڑ کے پاس لے گئے تو اوسیوقت وہ آیا کے پاس گئے مگر اوسکو نہایت بیمار پایا جب اوس سے کچھ حال دریافت کیا تو یقین ہوا کہ آیا مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی اور کچھ روپیہ بھی اوسنے پایا تھا صرف اسی قدر حال پوچھ کر مسٹر سوٹر صاحب خاموش ہو رہے کیونکہ سوٹر صاحب بوجہ بیماری کے اوس سے زیادہ حال دریافت نہ کر سکے اوس کے دو روز بعد آیا اور زیادہ بیمار ہو گئی اور اوسکو ہسپتال مین لے گئے چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب بھی اوس کے پاس ہسپتال مین گئے اور اوس کے اظہار تحریر کیے جسپر نشان حرف ڈی نمبر ۲۔ کا ہے اگر یہ خیال کیا جاے کہ پولیس نے وہ اظہار آیا کے جو اوسنے ۱۸۔ دسمبر کو دیے تھے بنائے ہین تو محض غلط ہے کیونکہ جب اوسکو شدت سے بخار تھا اوسوقت مین کیونکر پولیس کے لوگ اوسکو سکھاتے علاوہ اس کے پولیس والون کو اس مقدمے کا حال معلوم نتھا تو وہ کیا سکھا دیتے پولیس کو اول شیخ داؤد گاڑی والے سے پتہ لگا تھا کہ وہ آیا کو گیکواڑ کے پاس لے گیا تھا بعد اس کے آیا کے اظہار لیے گئے اوس کے بعد اور لوگون سے دریافت کیا گیا جب معلوم ہوا کہ ان لوگون کے اظہارون مین کچھ اختلاف نہین چنانچہ تحقیقات کا سلسلہ آگے کو چلا

ممبران کمیشن کو اسبات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جب اول مہاراجہ صاحب نے اون لوگون سے زہر دینے کے واسطے کہا تھا اوسوقت یہ لوگ راضی نہین ہوے تھے مگر جب مہاراجہ صاحب نے اونکو بخوبی اپنے قابو مین کرلیا اوسوقت زہر کا ذکر کیا چند روز تک یہ لوگ مہاراجہ صاحب کو خبرین دیتے رہے اور مہاراجہ صاحب بعوض اوس کے رشوت دیا کیے جب خوب رشوت دی گئی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے اون سے زہر دینے کا ذکر کیا یہ لوگ کسیطرح انکار نہ کرسکے کیونکہ راؤجی اور نرسو اون کے قابو مین تھے اگر یہ لوگ مہاراجہ صاحب کا کہنا نہ مانتے تو ممکن تھا کہ مہاراجہ صاحب راؤجی اور نرسو کو مع اوس خبر کے پرچے کے جو وہ لوگ رزیدنسی سے بھیجا کرتے تھے کرنیل فیر صاحب کے پاس بھیجدیتے۔ اور کہتے کہ آپ کے نوکر یہ امید انعام میرے پاس یہ خبرین بھیجتے ہین یا جسوقت راؤجی کچہری سے کاغذ چوراکرلایا تھا اوسوقت راؤجی کو مع اوس کاغذ کے بھیجدیتے اور کہتے کہ دیکھیے یہ شخص کاغذ چوراکرلایا ہے اور ہمسے روپیے کا طالب ہے اس صورت مین اون لوگون کو بجز اسکے کہ مار ڈالنے کا اقرار کرین اور کچھ چارہ نتھا آیا اور لوگون کو معلوم نتھا کہ راؤجی اور نرسو گیکواڑ کی طرف سے کارروائی کررہے ہین اسیطرح سے ایک طرف مہاراجہ صاحب دادا بھائی نوروجی سے کارروائی کرتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے۔

اونہون نے راؤجی اور نرسو کو ایک درجے مین قرار دیا تھا اور آیا وغیرہ کو دوسرے درجے مین۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ نے دمودر پنت کو اس کارروائی مین سرگروہ قرار دیا تھا لیکن راؤجی وغیرہ کو دمودر پنت سے علیحدہ رکھا ہر ایک شخص کو ایک دوسرے سے نہ ملنے دیا درحقیقت گیکواڑ کی ہوشیاری مین شک نہین کہ اونہون نے خوب سوچ سمجھ کر یہ کام کیا تھا۔

کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین کہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو میری حالت مثل ۹۔ نومبر کے ہوگئی تھی راؤجی نے اوسروز شاید شربت مین زہر نہ ڈالا ہو اور کسی شخص نے ڈالدیا ہو۔

سار جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اسبارے مین ذکر کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کہ زہر کا حال سنتے سنتے اس قدر وہم ہوگیا تھا کہ جب وہ کچھ بھی علیل ہوتے تھے تو زہر کے دینے کا شبہہ

عبداللہ اوسکا خاوند اپنے اظہار مین لکھتا ہے کہ ۱۵ یا ۱۸ رمضان کی تھی۔
شیخ داؤد کہتا ہے کہ دیوالی کے تین چار روز پہلے آیا گئی تھی ایسے خفیف اختلاف سے
اونکا بیان غلط نہین ہوسکتا اسبات کا ہرگز یقین نہین ہے کہ یہ گواہ پولیس کے سکھائے
ہوے ہین اگر اونکو پولیس نے سکھایا تھا تو سب گواہ متفق ہوکر ایک تاریخ بیان کرتے
حالانکہ تین تاریخین گواہون نے بیان کین اور وہی صحیح معلوم ہوتی ہین پس ممکن نہین
کہ اسمین کسیطرح کی غلطی کا گمان ہوسکے اگر گواہ پولیس کے سکھائے ہوے ہوتے اور تین
تاریخین بھی اونھون نے سکھا دی تھین تو پولیس کے لوگ نہایت ہوشیار تھے اور اونکی
عقل تمام لوگون کی عقل سے زیادہ تیز تھی وہ ضرور پوری تعلیم کرتے۔
ایک دوسری بات یہ ہے کہ جو گواہ رزیڈنسی کے ملازم ہین اونکی نسبت میرے دوست کا
بیان ہے کہ اونکا ارادہ ابتداؤ کرنیل صاحب کو زہر دینے کا خود تھا چنانچہ جب سے مینے
اونکی شہادت سنی میرا بھی یہی خیال ہے یہ بات صریح ہے کہ کوئی شخص اپنے مالک کو باوجود
رضامند ہونے کے مارنے کا ارادہ نہ کرے گا ان لوگون کا خوف ظاہر ہے کہ جب راؤجی کو
زہر سپرد کیا گیا تو اونسے مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا تھا کہ یہ زہر فوراً تاثیر کریگا
مگر اوس سے کہا گیا کہ نہین تین چار مہینے کے بعد اثر کرے گا سو اس کے جب راؤجی کو پوڑیان
دی گئی تھین تو اوس سے کہا گیا تھا کہ تم پوڑیون کو ملا لینا وہ سمجھا کہ پوڑیہ مین جو سفید چیز
ہے وہ سنکھیا ہے اس لیے اونسے اوس پوڑیہ مین سے صرف ایک چٹکی لے کر پیسے ہوے میرے
مین ڈالدی کیونکہ اوسکو خوف ہوا ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب مرجائین گے تو بڑا شور وغل
مچے گا اور مین خرابی مین پڑجاؤن گا اگر تھوڑی سنکھیا دیجاے گی تو بیمار ہوکر انگلستان کو
چلے جائین گے۔ اس صورت مین مہاراجہ صاحب کی مراد پوری ہوجاوے گی اور مجھکو
میرا انعام بھی ملجائیگا یہ گفتگو صرف زہر کی نسبت نہین ہے بلکہ شیشی کے بارے مین بھی کہتا ہون
کہ وہ شیشی جسکی نسبت میرے دوست کہتے ہین کہ اوسمین حکیم جی کی دوا تھی یعنے جب راؤجی
نے دیکھا کہ شیشی کے دو تین قطرون نے میرے پیٹ پر آبلہ ڈال دیا اور اوس سے بڑی جلن
ہورہی ہے تو اپنے بچاؤ کے واسطے شیشی کی دوا کو پھینک دیا۔

کا تذکرہ کرنا ضرور ہے کیونکہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے شہادت کی نسبت بہت کچھ تقریر کی ہے لیکن میرا ارادہ ہے کہ ایک ایک شخص کی گواہی پایۂ تصدیق کو پہونچاؤن اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی تقریر کو رد کرون۔

مائی لارڈ۔ آپ کی راے میری راے سے مطابق ہوگی کہ عام ہندوستانیون کا قاعدہ ہے کہ وہ کسی تاریخ وغیرہ پر لحاظ نہین رکھتے جو کچھ اون کے منہ مین آتا ہے کہ دیتے ہین۔ ہندوستان کی عدالتون مین صحیح بات کے دریافت کرنے مین نہایت دقت پڑتی ہے خصوص اوسوقت زیادہ مشکل ہوتی ہے کہ کون گواہ صحیح کہتا ہے اور کون غلط بیان کرتا ہے۔ میرے نزدیک بجز دو مورنپت کے اور کوئی گواہ سکھایا ہوا نہین ہے۔ آیا اور دونون پڑھ والے کم درجے کے آدمی ہین اس حالت مین عجب نہین کہ گو وہ لوگ صحیح کہتے ہین مگر کسیقدر ایک دوسرے کی شہادت مین اختلاف ہے جسطرح کی شہادت یوروپین دیتے ہین اور اون کے خیالات صحیح ہوتے ہین ہندوستانیون کے نہین ہوسکتے کیونکہ ابتداے عمر مین جس طرح یوروپین کو تنبیہ و تاکید کے ساتھ تعلیم دیجاتی ہے ہندوستانی لوگ تعلیم نہین پاتے۔

مثلاً سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تاریخ کا تذکرہ کیا کہ تین گواہ ایک تاریخ بیان کرتے ہین اور دو گواہ دوسری تاریخ بتاتے ہین آپ صاحبون کو یہ بات بھی معلوم کرنا چاہیے کہ جب ایک امر ہوجاتا ہے تو اوس کے بعد دن یا تاریخ کا یاد رہنا مشکل ہے اکثر ہندوستانی لوگ جب آپسمین ذکر کرتے ہین تو اس طرح کیا کرتے ہین کہ فلان تیوہار سے دسمیں پندرہ روز بعد یا دسمیں پندرہ روز پہلے فلان بات ہوئی تھی۔ پس لوگ اکثر تیوہارون پر ہر کسی بات کا شمار رکھتے ہین افسوس ہے کہ ان لوگون کی یاد ایسی خراب ہے اور بخوبی بات کو یاد نہین رکھتے۔ جن صاحبان جج کو ایسی شہادتون سے کام پڑتا ہے تو وہ ایسی شہادتون کو فضول نہین سمجھتے بلکہ لائق سماعت کے تصور کرتے ہین قبل ۹۔ نومبر کے جب آیا گیکواڑ کے پاس گئی تھی تو اوسکا بیان ہے کہ ایک مہینہ یا بیس روز پہلے مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے۔

عبداللہ

آپ کے زہر دینے کا حال اب معلوم ہوا اگر میرے لائق کوئی بات ہو تو اوسکے انجام
کے واسطے مین موجود ہون اس خریطے مین یہ نہین لکھا کہ مین نے کب سنا۔
دمودر پنت سچ کہتا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ۹۔ نومبر کو یہ خبر پائی تھی اور یہ بات غلط
ہے کہ سالم اور بیشونت راؤ نے بازاری خبر سنکر گیکواڑ کے روبرو بیان کیا تھا دمودر پنت
نے نہایت تشریح کے ساتھہ بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کس طرح گھڑی گھڑی کی خبر
رزیڈنسی سے منگایا کرتے تھے اور راؤجی کے چھوٹ آنے پر کس قدر خوش ہوے اور
جب دوبارہ گرفتار ہوا تو کس قدر اونکو فکر ہوا تھا جب سوٹر صاحب بڑودے مین آئے
تو درحقیقت گیکواڑ کو جس طرح راؤجی کے واسطے تردد ہو گیا تھا اوسیطرح سالم اور
بیشونت کے لیے بھی تشویش ہو گئی مہاراجہ صاحب نے سالم اور بیشونت راؤ کو چند مرتبہ
بلا کر سمجھایا کہ ہرگز تم کوئی بات ظاہر نہ کرنا اس عرصے مین مہاراجہ صاحب کو اس
امر کے دریافت کرنے کا بخوبی موقع ملا تھا کہ بانی مبانی اس زہر کے دینے کا کون ہے
۲۳۔ دسمبر کو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کی گئی کہ آپ کا نام زہرخورانی مین شامل
ہے اوسوقت سے جبتک کہ وہ گدی پر رہے اونہون نے اکثر دمودر پنت کو حکم دیا
کہ اون رقمون کو مٹا دو جس سے کہ زہرخورانی کا پتہ لگتا ہو اوسیوقت حساب کے
کاغذات مین جہان جہان سالم کا نام تھا سیاہی ڈالی گئی اور ورق پھاڑے گئے
جب دمودر پنت سے دریافت کیا گیا کہ تمنے سب ورق کیواسطے نہ نکالڈالے تو دمودر پنت
نے جواب دیا کہ پانچ جگھہ حساب رہتا تھا کیونکر سب جگھہ سے کاغذ نکالے جاتے اگر
یادداشت دفتر سے نکالدیجاتی تو کیا فایدہ تھا پانچ جگھہ کا لکھا ہوا حساب کسطرح
نکل سکتا تھا نہایت بے ڈھنگی بات تھی کہ اونھون نے سیاہی ڈال کر اون رقمون کو
مٹایا جس سے پتہ لگ سکتا تھا ہرگز اسبات کا یقین نہین ہو سکتا کہ یہ کام پولیس والون
نے کیا ہو کیونکہ پولیس کو معلوم نہ تھا کہ کاغذات حساب مین کس کس مقام پر زہرخورانی
کا ذکر ہے۔ لہذا بخوبی ثابت ہوا کہ گیکواڑ کی اجازت سے یہ رقمین مشکوک کی گئین۔
اور خود گیکواڑ اس جرم مین شریک تھے۔ اس گفتگو کے بعد مجھکو شہادت

آئے تھے تو مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ رزیڈنسی مین بڑا شور غل ہو رہا ہے جب مینے
اوسکا سبب دریافت کیا تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ نرسو ہمیشہ باہر بیٹھتا تھا
اور جب کوئی شخص آتا تھا تو سیٹی بجا دیا کرتا تھا مگر آج کے دن وہ باہر نتھا پس
اسیوجہ سے شور غل ہو رہا ہے ۔ راؤجی روز آیا کرتا تھا مگر آج نہین آیا اوسنے جلدی
کرکے ڈال دیا مین نے دریافت کیا کہ اوسنے کیا ڈالا یہ سنکر مہاراجہ صاحب نے میری
بات کو ٹال دیا اور کچھ اور باتین کرنے لگے ۔ بعد اس کے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ
سالم راؤجی کے گھر کو گیا ہے تاکہ پوڑیون کو کے کر بوڑسیا کی روٹی مین ڈال دے ۔
معلوم نہین کہ سالم نے پوڑیون کو پھینک دیا یا نہین یہ معاملہ بہت خراب ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے
اگر دمودر پنت صحیح صحیح کہتا ہے تو مہاراجہ صاحب کو قبل جانے رزیڈنسی کے معلوم
ہوا ہوگا کہ زہر دینے کا حملہ کیا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گیکواڑ نے اوسی روز سہ پہر کو نانا کنولکر
وغیرہ سے تذکرہ کیا تھا مین نے جو دمودر پنت کے اظہار کا فقرہ پڑھا وہ اوسکا بنایا
ہوا معلوم نہین ہوتا ہے اور نہ وہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ میرے دوست کہتے ہین کہ
پولیس کا تعلیم کیا ہوا ہے جس قدر شہادتین گذرین اوس سے ظاہر ہے کہ دمودر پنت
نے یہ بات صحیح بیان کی ہے کیونکہ اوسنے اپنے مالک کے فایدے کی نظر سے ضرور ایسی
باتون پر غور کیا ہوگا لہذا اوسکا یہ بیان غلط نہین ہوسکتا سوا اس کے دمودر پنت
کے اظہار سے یہ بھی دریافت ہوا کہ ۹ نومبر کو جب کرنیل صاحب کو زہر دیا گیا تو
فوراً گیکواڑ کو اسبات کی اطلاع ہوگئی تھی شہر اور کمپو مین ہر ایک شخص کو خبر ہوگئی
تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا لیکن معلوم نتھا کہ کسنے زہر دیا اگر گیکواڑ نے زہر
نہ دیا ہوتا اور اوسکا دل صاف ہوتا تو فوراً گاڑی پر سوار ہوکر کرنیل صاحب کے پاس
جاتے اور اس امر کی مبارکباد دیتے کہ وہ زہر سے بچ گئے ۔ لیکن اس موقع پر جو مہاراجہ
صاحب نے کارروائی کی وہ مثل بے قصور آدمی کے نہین ہے یعنے پنجشنبہ کے روز تک
وہ ٹھہرے رہے اور اوس روز جب ملاقات کو گئے تو منجملہ اور باتون کے زہر کا بھی سرسری
طور سے ذکر کیا اوس کے دو روز بعد سرکاری طور سے اونہون نے مخریطہ بھیجا کہ مجھے

کو چٹھی روانہ کر چکے تو اوسوقت سالم گھوڑے کو خبر کیے ہوے یشونت کے گھر کو جاتا تھا
ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوسکو راستہ مین دیکھا جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس مین
تلچھٹ دیکھا تھا تو راؤجی کو چٹھی دی تھی کہ تم ڈاکٹر صاحب کے پاس لے جاؤ لیکن
اوسنے یہ چٹھی محمود کو دی اور خود نہ گیا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ کرنیل صاحب
اندر کیا کر رہے ہین اور اونکی کیا کیفیت ہوی ہے محمود سالم کو راستہ مین ملا اور اوسنے
سالم کو ایک روپیہ بسکٹ لانے کے واسطے دیا تھا ثابت ہوا کہ سالم گھوڑے کو دوڑا کر
شہر کو گیا ہے۔ کرنیل فیر صاحب ۷ بجے ہوا خوری سے واپس آتے تھے اور درمیان
سات اور ساڑھے سات بجے کے اونہون نے کچھ شربت پیا اور کچھ ہپنیک دیا اوسوقت
سالم شہر کی طرف گیا تھا اسبات کا دریافت ہونا مشکل ہے کہ وہ کیون شہر کی طرف
گیا لیکن اس قدر کہہ سکتے ہین کہ وہ رزیڈنسی کو آیا اور وہان سے مہاراجہ صاحب
کی اطلاع کے لیے وہ واپس گیا کہ رزیڈنسی مین کیا ہو رہا ہے اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب
بلائے گئے ہین اگر وہ رزیڈنسی کو نہ آتا تو یہ حال اوسکو نہ معلوم ہوتا مجھکو یقین ہے کہ قبل
آنے رزیڈنسی کے مہاراجہ صاحب کو خبر ہو گئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور
یہی وجہ تھی کہ گیکواڑ خاموش رہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بیان کیا ہے کہ جب مہاراجہ صاحب کرنیل فیر صاحب
کے پاس گئے تھے تو اونکی کسی بات سے کچھ تردد نہین پایا جاتا تھا چونکہ وہ پہلے سے اس
خبر کو معلوم کر چکے تھے تو اون کو مستقل رہنے کے واسطے بہت اچھا موقع ملا تھا۔ کرنیل
فیر صاحب نے اپنے اظہار مین صحیح صحیح بیان کیا ہے کہ ۹۔ نومبر کو مہاراجہ صاحب سے
اول ہین نے اونکی مزاج پرسی کی تھی اوسیوقت دربارہ بیماری کے ذکر آیا اور کرنیل
فیر صاحب کی علالت کا بھی دیر تک ذکر رہا بہرحال اسمین شک نہین کہ جب گیکواڑ
رزیڈنسی سے واپس جاتے تھے تو اونکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا گیا کیونکہ اثناے راہ مین مہاراجہ صاحب نے دمودر پنت سے کہا تھا چنانچہ
اس کے اظہار مین ایک فقرہ یہ ہے کہ جب مین اور مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے واپس

بعد گیکواڑنے کرنیل فیر صاحب سے کہہ دیا تھا کہ یہ خریطہ مین نے نہین لکھا ہے اوس تحریر سے مین بری ہون اور اس کہنے سے اونکی یہ غرض تھی کہ خریطے مین جو درخواست کی تھی وہ منظور نہوگی رنج بڑہانا فضول ہے اگرچہ گورنمنٹ نے گیکواڑکی درخواست منظور کی لیکن یہ نہ لکھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کس وجہ سے بدل دیا گیکوار کا یہ خیال کرنا بے جا ہے کہ سرکار نے میری درخواست پر کرنیل صاحب کو بلا لیا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین گیکواڑکو دو کارروائیان منظور تھین - یعنے دادا بھائی نوروجی سے براہ راست خریطہ بھجوانا اور دمودر پنت سے خفیہ کارروائی کرنا یہ بات شہادت سے ثابت نہین ہوئی کہ گیکواڑکو اپنے خریطے پر بھروسہ تھا ممبران کمیشن کو مذکورہ بالا تقریر سے بخوبی واضح ہوا ہوگا کہ گیکواڑکو نہایت خواہش تھی کہ کرنیل فیر صاحب بڑودے سے بدل جائین اس سے بڑہ کر اونکی خواہش اور کس طرح ظاہر ہوگی گیکواڑکو یہ بھی معلوم تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایک رپورٹ بھیجنے والے ہین -

خریطہ کا ایک منشا یہ بھی تھا کہ کرنیل فیر صاحب یہان سے بدل جائین گے تو دوسرا رزیڈنٹ اوسکو لکھے گا -

یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اس میری تقریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ گیکواڑکو کرنیل فیر صاحب کی تبدیلی کے واسطے کون کون وجہ تھی اور گیکواڑنے جس قدر کارروائی کرنیل صاحب کے بدلنے کے واسطے کی اوسکی بہت بڑی وجہ تھی - یعنے خاص منشا خریطہ بھیجنے کا یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل فیر صاحب رپورٹ نہ روانہ کرین جو تردید مقدمے کی پیش ہوئی اوس سے یہ بات بھی مترشح ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ کرنیل صاحب بدلجائین اب مین ۹- نومبر کا ذکر کرتا ہون کہ اوس روز گیکواڑکی کیا حالت تھی گیکواڑ کا قاعدہ تھا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو فیر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے شہادت سے یہ بات ثابت نہین ہے کہ جب وہ رزیڈنسی کو گئے تو اونکو معلوم تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا - لیکن یہ امر بخوبی واضح ہے کہ جب گیکواڑ رزیڈنسی سے واپس آئے تھے اوسوقت اون کو زہر دینے کا حال معلوم ہو گیا تھا کیونکہ جب کرنیل صاحب ڈاکٹر صاحب

چونکہ کرنیل صاحب نے اس لڑکے کی مان کو رانی تسلیم نہین کیا تھا اوسکے لڑکے کو کس طرح سے ولیعہد اور گیکواڑ کا بیٹا تسلیم کرتے پس اسی تاریخ کے بعد گیکواڑنے اسباب کی شکایت کرنا شروع کی کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ اوس زمانے مین گیکواڑ کا دل کا کیا حال تھا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ انھین کی کارروائی سے سرکار نے لکشمی بائی کو میری رانی تسلیم نہین کیا اسیوجہ سے میرے بیٹے کو سرکار ولیعہد تسلیم نہ کرے گی پس ان وجوہات سے گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے تبدیل کرانے کی نہایت درجہ خواہش ہوگی۔

۱۶۔ اکتوبر کو جب اون کے بیٹا پیدا ہوا اون کے دل مین کرنیل صاحب کی طرف سے فرق آگیا۔

- مائی لارڈ۔ آپ خیال کرین کہ وجوہات مذکورہ سے گیکواڑ کی کارروائی صاف ظاہر ہے اور یہ بھی عیان ہے کہ اگر گیکواڑ کو عمدہ انتظام کرنا ہوتا تو اپنے پریوٹ سکرٹری سے مشورہ نہ کرتے بلکہ دادا بھائی نوروجی کی صلاح لیتے۔

بنج کے معاملات سے سکرٹری مذکور سے مشورہ کرنے کا مضائقہ نتھا اسبات کا تعجب نہین ہے کہ ایک طرف دادا بھائی نوروجی سے عمدہ عمدہ مضمون کے خریطے لکھاتے تھے اور دوسری طرف دمودر پنت سے دوسرا مشورہ کرتے تھے گیکواڑنے عام لوگون مین مشہور کر رکھا تھا کہ کرنیل صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اور دوسری نومبر کو جو گیکواڑ نے خریطہ گورنمنٹ مین بھیجا تھا گیکواڑ کو بخوبی امید نتھی کہ ہماری درخواست منظور ہوگی منجملہ اور شکایتون کے گیکواڑنے ایک شکایت یہ بھی کی تھی کہ کرنیل فیر صاحب سردار اور رعایا ناراض ہے چنانچہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین استفسار ہوا اونھون نے جواب لکھا کہ یہ تحریر گیکواڑ کی محض غلط ہے دادا بھائی نوروجی موجود ہین اون سے خریطے کے مضمون کو تصدیق کرانا ضرور تھا لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اونکو طلب کرکے خریطے کی تصدیق نہین کی اور نہ کرنیل فیر صاحب سے اسبارے مین سوال کیے۔

مائی لارڈ۔ کرنیل فیر صاحب اور گیکواڑ سے جو کچھ باتین ہوئین اون سے صاف ظاہر ہے کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کی بدلی ہونے کا یقین نتھا بلکہ خریطہ بھیجنے سے تین روز

اپنی تمام نوکرون کے دلون مین کبھی نہ کبھی چشم نمائی ہوجاتی ہے لیکن نسبت چشم نمائی کرنیل فیر صاحب کے اس قدر خصوصیت ہے کہ یہ رزولیوشن چشم نمائی کا اوسوقت جاری ہوا تھا جبکہ کرنیل صاحب لندن مین تھے اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اوسکی تردید کا موقع نہ ملا لیکن جب وہ ہندوستان کو واپس آئے اور ایسے رزولیوشن کے جاری ہونیکی اطلاع اونکو ہوئی تو فورًا اونھون نے سرکار سے نقل لیکر اوسکی تردید کی اور سرکار نے اوسکو تسلیم کیا اگر کرنیل صاحب اوسوقت ہندوستان مین ہوتے تو ہرگز یہ رزولیوشن جاری نہوتا گورنمنٹ نے بوجہ حکمت عملی کے سندہ مین اونکو مقرر نہین کیا اور پالن پور کو بھیجدیا جو تنخواہ اونکی سندہ مین تھی وہی پالن پور مین بھی پاتے تھے اگر گیکواڑ مین کچھ بھی عقل ہوتی تو جب کرنیل صاحب بڑودی کے رزیڈنٹ مقرر ہوے تھے معلوم کرلیتے کہ سرکار سے کچھ عتاب ہے ورنہ کرنیل صاحب بڑودے مین رزیڈنٹ نہ مقرر ہوتے اور جو کارروائی کرنیل فیر صاحب نے مقام نوساری مین کی تھی اوس سے بھی گیکواڑ کو معلوم کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کا بہت کچھ اونپر اعتبار ہے جب نوساری مین گیکواڑ کی شادی ہوئی تھی تو گورنمنٹ کے حکم سے کرنیل صاحب اوس شادی مین شریک نہین ہوے مہاراجہ صاحب نے ۹ مئی کو ایک خریطہ لکھکر گورنمنٹ مین بھیجا تھا جسمین کرنیل صاحب کی بہت کچھ شکایت تھی اوسمین لکھا تھا کہ کرنیل صاحب میری شادی مین شریک نہین ہوے اسوجہ سے بہت بڑی میری توہین ہوئی لیکن مین کہتا ہون کہ اس شکایت کا نتیجہ کیا ہوا۔

گورنمنٹ نے اوس کے جواب مین لکھا کہ کرنیل فیر صاحب نے گورنمنٹ کے حکم سے یہہ کارروائی کی اور سرکار کو اونکی کارروائی پر بہت بڑا بھروسہ ہے اس جواب سے گیکواڑ کو اگر اور کچھ نہین تو اس قدر تو دریافت کرنا چاہیے تھا کہ گورنمنٹ کرنیل فیر صاحب کی کارروائی سے خوش ہے اوسمین ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ جو کارروائی کرنیل فیر صاحب کرین گے اوسکو ہمیشہ سرکار پسند کرے گی اور بغیر حکم اور اطلاع سرکار کے وہ کوئی کارروائی نہین کرتے۔ مین تمام ممبران کمیشن کا خیال ایک تاریخ پر رجوع کرتا ہون یعنے مہاراجہ صاحب کی شادی ماہ مئی مین ہوئی تھی اور ۱۶ اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا۔

کار بند ہون لیکن مجبور رہون کہ جب کرنیل فیر صاحب بطور گواہ کے کمیشن کے روبرو
بلائے گئے تو اون سے ایسا کوئی سوال نہین کیا گیا کہ آپ نے کس وجہ سے عمدہ انتظام
نہونے دیا اور مخل ہوے۔ مسٹر دادا بھائی نوروجی مسٹر بالانگشن واکل اور ہرمرجی
اردا سیروویا ان تینون شخصون کا خریطے مین ذکر تھا مگر وہ جب کمیشن کے روبرو آئے
تو اون مین سے کسی شخص نے بھی بیان نہ کیا کہ فلان کام مین کرنیل فیر صاحب رخنہ انداز
ہوے تھے لہذا گیکواڑ کے جو لکھا ہے کہ رخنہ ڈالتے ہین محض غلط ہے یہ خیال شاید گیکواڑ
کا ہے لیکن اون کے کسی وزیر کا نہین ہے۔ گیکواڑ لکھتے ہین چونکہ مین اور میرے وزیر
جانتے تھے کہ ایک زمانے مین کرنیل فیر صاحب پر گورنر بمبئی سے چشم نمائی کی تھی (شاید
گیکواڑ کا یہ بیان اوسی بے سروپا رزولیوشن پر ہو جو گورنمنٹ بمبئی نے ایک زمانے
مین تحریر کیا تھا اور دھوکھے سے اونہون نے اوسکو حاصل کیا کیونکہ گیکواڑ نہین بیان
کرتے کہ مجھکو کہان سے ملا) کرنیل فیر صاحب اس رزولیوشن کی نسبت کہتے ہین کہ
میرے ذریعے سے یہ رزولیوشن نہین آیا سوا اس کے گیکوار کو سندہ کی کارروائی
سے کیا واسطہ تھا پس اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بلحاظ اوس سابق کی چشم نمائی کے کرنیل
صاحب بدل جائین گے اس رزولیوشن کو دادا بھائی نوروجی نے سر ولیس پیلی
صاحب کو دکھایا تھا یہ رزولیوشن گیکواڑ کے دکھانے کے واسطے دیا ہوگا اس سے
ایک اور جرم بھی گیکواڑ پر عاید ہوتا ہے کہ گیکواڑ صرف رزیڈنسی کے ملازمون سے بری
خبرون کو دریافت نہین کرتے تھے بلکہ اور سرکاری افسرون کے پاس سے بھی خبرین
منگواتے تھے مسماۃ امینا نرسو راؤجی کے اظہار کی تصدیق ہوگئی کیونکہ گیکواڑ ہر ایک
چھوٹی بڑی بات کو دریافت کرنا چاہتے تھے یہ بات دریافت نہین ہوئی کہ گیکواڑ کے
پاس کس تاریخ کو یہ رزولیوشن پہونچا لیکن گیکواڑ کو اس بات کا خیال ہونا چاہیے
تھا کہ گو کرنیل فیر صاحب پر سندہ مین چشم نمائی ہوئی تھی لیکن سرکار کا اعتماد اونپر
بدستور سابق تھا کیونکہ سرکار نے اوسکو بڑودے کا رزیڈنٹ مقرر کیا اور یہ عہدہ
بہ نسبت سندہ کے عہدے کے اعلےٰ درجہ اور زیادہ تنخواہ کا تھا۔ اور سب نوکرون کو

اسپیچ کی تھی تو مین نے اوسمین ظاہر نہین کیا کہ کرنیل صاحب کو زہر دیے جانے کی کیا وجہ تھی - اونکا یہ بیان صحیح ہے شاید مجھسے اوسوقت سہو ہوگیا رہ گیا مین نے اسبات کا اوسوقت خیال نہین کیا مجھکو سرکار نے اس غرض سے یہان نہین بھیجا تھا کہ مدعیانہ گفتگو کرون بلکہ صرف تحقیقات کرنے کے واسطے بھیجا تھا کہ جس قدر شہادت بہم پہونچے اوسکو کمیشن کے روبرو پیش کرون - صاحبان کمیشن کے نزدیک جو مناسب ہو رپورٹ کرین اور اس امر کو دریافت کرین کہ مہاراجہ صاحب پر جو جرم قرار دیا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نہین - میرے نزدیک مہاراجہ صاحب کے زہر دینے کی بہت بڑی غرض تھی اور وہ دل سے کرنیل صاحب کو دور کرنا چاہتے تھے سو اون شہادتون کے جو کمیشن کے روبرو گذرین - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ایسی ایسی تحریرات دیکھین جن سے صاف ظاہر ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ جس طرح ممکن ہو کرنیل صاحب کو دور کرین اسبارے مین ممبران کمیشن کا خیال دوسری دسمبر کے خریطے پر رجوع کرتا ہون اس خریطے مین حضور گیکواڑ نے لکھا ہے کہ کرنیل فیر صاحب میرے خراب کرنے پر آمادہ ہین اور ہر طرح سے دق کرتے ہین اور جو اونکا دل چاہتا ہے وہی کرتے ہین اگر سرکار میرا فیصلہ انہین پر منحصر رکھے گی تو بالکل انصاف نہوگا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ گیکواڑ نے تحریر نہین کیا - کہ مجھکو بذات خاص کرنیل فیر صاحب سے عداوت ہے لیکن گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کے رہنے سے عہدۂ زرینسی پر بہت کچھ عذر کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر کرنیل صاحب اس عہدے پر رہے تو میرے حق مین ناانصافی ہوگی ایسے مقدمے مین یہ امر دریافت کرنا نہایت مشکل ہے کہ بوجہ ذاتی عداوت کے اسبات کی درخواست ہوئی یا پولٹیکل خیالات سے - گیکواڑ اپنے خریطے مین بھی لکھتے ہین کہ مجھکو کرنیل فیر صاحب سے ذاتی عداوت نہین ہے - مین نے اپنے وزیرون سے اسبات کا بخوبی مشورہ کیا کہ جبتک کرنیل فیر صاحب یہان رہین گے اوسوقت تک عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے -

ہرچند مین عمدہ انتظام چاہتا ہون لیکن وہ مخل ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ جو بندہ بتین ۲۵ - جولائی ۱۸۶۴ء کے خریطے مین بموجب رپورٹ کمیشن ۱۸۶۳ء کے مجھکو ہوی ہین اونسے

دمودر پنت کے دستخط ہوے تھے دمودر پنت لکھ دیتا تھا کہ مھاراجہ صاحب کی اجازت ہوگئی ہے۔

تیسرے یہ کہ اوس یادداشت پر اوس شخص کی رسید ہوتی تھی جسکو روپیہ دیا جاتا تھا اس لیے دمودر پنت ہر طرح سے بری تھا جب کبھی اوس سے دریافت کیا گیا کہ فلان یادداشت کی رقم کہان درج ہے تو اوسنے فوراً بتایا کہ فلان صفحے مین لکھی ہے سو اس کے روزنامچہ ہفتہ وار ماہواری اور سالانہ کاغذ رہا کرتا تھا جس رقم کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ان کاغذات سے اوسکا پتہ لگ جاتا ہند وستانی قاعدہ حساب کا ایسا ہے کہ اگر ایک رقم کا بھی تغلب کیا جاوے اور کوئی شخص اوسکو اخفا کرنا چاہے تو تمام کتابون مین اوس رقم کو درست کرنا پڑے گا۔ اور تمام محکمے کے لوگون کو رشوت دینا پڑے گی۔

اگر یہ بات بھی تسلیم کیجاے تو مھاراجہ گیکواڑ کے نوکر ایسے ایماندار نتھے جیسا کہ خزانہ والون کو ہونا چاہیے اس صورت مین کسی بات کا پوشیدہ کرنا اور زیادہ مشکل تھا۔

دمودر پنت کی نسبت غفلت کا الزام لگانا میرے دوست کا محض خیال ہے اور کوئی اصل اوسکی نہین ہے۔ میرے نزدیک دمودر پنت نے جو اظہار دیے ہین اونکی صداقت بخوبی ہوگئی۔ کرنیل فیر صاحب کو ایسی کتابون کے طلب کرنے کی کیا وجہ تھی کل تقریر میرے دوست کی اسبارے مین رد ہوگئی۔ دمودر پنت کئی دفعہ مھاراجہ صاحب کے ہمراہ صاحب رزیڈنٹ کے پاس گیا لیکن بذات خود واقف نتھا۔ رزیڈنسی کے راستہ مین جو دھرم سالہ ہے اکثر وہان اوتر پڑتا تھا۔ مھاراجہ صاحب نے اس شخص کو صاحب رزیڈنٹ کے روبرو پیش کیا لیکن اوسنے صاحب موصوف سے بھی کچھ باتین نہ کین لہذا اوسکو کوئی غرض کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کی نتھی اور اگر کچھ تعلق تھا تو گیکواڑ کی وجہ سے تھا۔

مائی لارڈ۔ اب چوتھے شخص کی نسبت مین بیان کرتا ہون جسنے زہر دیا ہو۔

مھاراجہ صاحب سے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ جب مین نے شروع مقدمے مین

ممبران کمیشن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکوار کے ذاتی حساب کا طلب کرنا غیر ممکن تہا کرنیل فیر صاحب کو گیکواڑ کے ذاتی معاملات مین مداخلت کرنے کا اختیار نتھا۔

صاحب رزیڈنٹ کو جس قدر اختیارات سرکار نے دیے ہین اون مین اسبات کا ذکر نہین ہے کہ منجملہ اور کامون کے صاحب رزیڈنٹ کا یہ بھی ایک کام ہے کہ مہاراجہ صاحب کے ذاتی حسابات دیکھا کرین دمودر پنت کے حساب کتاب کو گیکواڑ کے بنک کے حساب سے تعلق تھا۔ پس دمودر پنت کو کوئی خوف نتھا کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی کتابین منگوا کر جانچ کرین گے اگر کرنیل فیر صاحب کسی حساب کی جانچ کرتے تو اوس حساب کی جانچ کرتے جو سرکار انگریزی اور مہاراجہ صاحب سے تعلق ہوتا نہ کہ اون کتابونکو جو ذاتی حساب سے متعلق نہین یہ امر بھی ظاہر نہین کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کو اختیار تھا کہ جو کتابین ریاست کی ہین اونکی بھی جانچ کرین لہذا یہ خیال محض غلط ہے کہ دمودر پنت نے بوجہ خوف جانچ کتابون کے کرنیل صاحب کو زہر دیا اور یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ دمودر پنت نے کچھ تغلب نہین کیا یا دہوکا دے کر تصرف بیجا کیا اوسکی ایسی باتونکا کچھ ثبوت نہین ہے عجب نہین جو اوسنے ایسا کیا ہو کیونکہ جب کوئی شخص اپنے تئین خونی کا شریک کرتا ہے جو کچھ اوس سے دہوکا یا دغابازی ہو کچھ تعجب نہین لیکن کوئی دغا یا تغلب اوسکی نسبت ثابت نہین ہے اور از روے حساب کے بھی نہین پایا جاتا کہ اوسنے کچھ تغلب کیا ہو۔

میرے دوست نے اسبات پر بحث کی کہ جو احکام خزانے پر جاری ہوے اونپر گیکواڑ کے دستخط نہین ہین لیکن ایسے دستخطون کی کوئی ضرورت نتھی کیونکہ مہاراجہ صاحب ایسے حکمون پر دستخط نہین کرتے تھے۔

دمودر پنت کو حساب کی تحقیقات کا کچھ خوف نتھا کیونکہ پانچ مقام پر حساب رکھا کرتے تھے جن رقمون کی نسبت تغلب کرنے کا احتمال ہے اونکی نسبت وہ کاغذ اور روپیہ پیش کرتا ہے۔ ممبران کمیشن خیال کرینگے کہ خزانے پر حکم صادر ہونے کا کیا قاعدہ تھا اول یادداشت لکھی جاتی تھی کہ کس امر کے واسطے روپیے کی ضرورت ہے اوس کے بعد

دمودر پنت

کی معرفت ہوتی ہے اور ہمیشہ ایک ترجمہ انگریزی کا اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔
سوا اس کے اور کوئی بات بھایو پونا کر کی منسبت نہین ہے۔ نہین معلوم میرے دوست
بھایو پونا کر پر کیونکر الزام لگاتے ہین یہ بات اون کے کہنے کے لائق نتھی کہ بھایو پونا کر
کرنیل فیر صاحب کا جاسوس ہے اور جو کچھ وہ کہتا تھا کرنیل صاحب کرتے تھے یہ حکم
اونکا نہایت سخت ہے کیا اونہون نے کرنیل فیر صاحب کو کٹ پتلی قرار دیا تھا کہ جسطرح
بھایو پونا کر چاہتا اونکو نچاتا اسبارے مین کمیشن کو بخوبی غور کرنا چاہیے اور بھایو
پونا کر کی منسبت جو میرے خیالات ہون ممبران کمیشن اونکو دور کرین کیونکہ بھایو پونا کر
کی دلی خواہش ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب برودے مین رہین اور صحیح و سلامت رہین
نہ یہ کہ اونکو زہر دے کر مار ڈالے اور قبر مین دفن کرے۔ پس وہ خام خیال میرے
دوست کا رد ہوا جو اونہون نے بیان کیا کہ وہ چاہتا تھا کہ سنکھیا دیا جاے اور ہنوز
اوسکو پینے نہ پائین کہ مین اونکو خبر دیدون اگر ایسا ہوتا تو دو چند معتاد سنکھیا جو
دی گئی ندیجاتی اور بھایو پونا کر زہر کے پینے کے وقت دوڑاتا اور گلاس کو کرنیل
صاحب کے ہاتھ سے چھین کر نہ پینے دیتا نہ یہ کہ کرنیل فیر صاحب شربت مین کچھ پی کر کچھ
پھینک چکے اور تلچھٹ ڈاکٹر صاحب کو دے چکے اور حاضری کھانے کا وقت گذر گیا
اوسوقت بھایو پونا کر نے بھی از خود سنکھیا کا ذکر نہ کیا بلکہ کرنیل فیر صاحب نے
خود اوس سے کہا تھا اس لیے یہ بات محض غلط جو خیال کیا جاے کہ بھایو پونا کر کو
اس معاملے سے کچھ تعلق تھا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کئی دفعہ اپنی اسپیچ مین یہ ذکر کیا کہ دمودر پنت چاہتا
تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دے تاکہ جو حسابات ڈاکی گیکواڑ کے ہین اونکو وہ نہ دیکھ سکین
کیونکہ تہمت لگائی گئی تھی کہ دمودر پنت نے بہت کچھ تغلب کیا تھا اور یہ بھی افواہ
اوڑی تھی کہ کرنیل فیر صاحب حساب کی کتابین منگوانے والے ہین لہذا میرے دوست
کہتے ہین کہ یہ وجہ بہت بڑی تھی کہ دمودر پنت کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتا
لیکن جس قدر اظہارات لیے گئے ہین اون مین اسبات کا کہین تذکرہ نہین ہے۔

طرح طرح کی نوکری بھی کی اور اوس کے کام مین بھی کوئی قصور نہین ہوا۔ بالفعل وہ مسٹر ہوپ صاحب ملک سورت کا ایجنٹ ہے اور ذوالفقار علی نابالغ کی ریاست کے انتظام کے واسطے جو ریاست بڑودے مین نوکر ہے اگر یہ شخص معتبر نہوتا تو مسٹر ہوپ صاحب اوسکو کیون نوکر رکھتے۔

بھاپو پونا کر ایک چٹھی سفارش کی کرنیل فیر صاحب کے نام لایا تھا مسٹر ہوپ صاحب ایسے حاکم نہین ہین کہ اگر یہ شخص لائق نہوتا تو اوسکی سفارش کرتے وہ ہرگز ایسے شخص کو نوکر نرکھتے بھاپو پونا کر پر صرف مسٹر ہوپ صاحب ہی کو اعتماد نہین ہے بلکہ اکثر ساہوکار اور سردارون کا وہ نوکر رہا یہ شخص مدت کا نوکر ہے اور میر جعفر علی کی بیٹی کی ریاست کا انتظام کرتا ہے اوسنے جو کچھ کارروائی کی وہ سب کو معلوم ہے کسی شخص کو اوس کے کام پر اعتراض نہین ہے بلکہ ہر شخص مداح ہے جب کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن جمع ہوئی تو اس شخص نے اپنے موکلون کی طرف سے چار دعوے گیکواڑ پر پیش کیے تھے اور یہ بات کہ کرنیل فیر صاحب اوسکی ہر ایک بات کو سماعت کرتے ہین اوسکی نسبت جب اوس سے سوال کیا گیا کہ کرنیل فیر صاحب کے پاس تم جاتے تھے تو اوسنے کہا ہان اکثر مین جاتا تھا اور جب سارجنٹ ببلن ٹائن صاحب نے کرنیل فیر صاحب سے دریافت کیا تو اونھون نے بھی جواب دیا کہ ہان مین اس شخص کو ہر روز دیکھا کرتا تھا اور وہ اپنے کام کے واسطے آیا کرتا تھا دونون شخصون نے صاف صاف جواب دیا۔

سارجنٹ ببلن ٹائن صاحب جو بیان کرتے ہین کہ اس شخص نے خریطے کے طیار ہونے کی اطلاع دی یہ بات بھی کچھ تعجب کی نہین ہے کیونکہ وہ ہر ایک سردار وغیرہ کے پاس جاتا تھا اور سردار لوگ دربار مین جاتے تھے اس شخص نے سردارون سے سنکر کرنیل فیر صاحب سے تذکرہ کیا ہوگا اوسنے یہ نہین کہا کہ خریطہ کا مضمون کیا ہے کیونکہ اوس سے کچھ واقف نتھا اس اطلاع کے دینے مین کون سی عیب کی بات ہوئی کیونکہ خریطہ خود صاحب رزیڈنٹ کی معرفت بھیجا جاتا تھا۔ اور قاعدہ ہے کہ تمام مراسلت سرکاری طور کی گورنر بمبئی یا گورنر جنرل کی صاحب رزیڈنٹ

نورالدین کا بلانا یا نہ بلانا سارجنٹ ببلن ٹائن صاحب کے تعلق تھا اگر اوسکا طلب کرنا میرے ذمہ ہوتا تو مین بلاتا ممبران کمیشن نے اسبارے مین دونون طرف کی تقریر کو سنا جو کچھ اونکی راے ہوگی وہ زیادہ مناسب ہوگی۔

مائی لارڈ۔ اب ممبران کمیشن کا خیال دوسری طرف رجوع کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کا زہر دیا جانا مین نے ثابت کردیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جن تاریخون مین ہیرے اور سنکھیا کے خرید کا ذکر ہے لوگون نے بیان کیا کہ اونہین دنون مین مہاراجہ صاحب کے نوکرون کے پاس بموجب اون کے حکم کے یہ چیزین موجود تھین اس سے ثابت ہوا کہ خود مہاراجہ صاحب نے ان چیزون کو منگایا تھا اگر وہ نہ منگاتے تو کس طرح نوکرون کے پاس ان چیزون کا ثابت ہونا یہ بات بھی شہادت سے ثابت ہوئی کہ گوسائم نے راوجی کو یہ پوڑیان دی تھین اور راوجی نے ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے شربت مین اونکو ڈالا تمام شہادت مین راوجی کا نام لیا گیا دوسرے کسی شخص کا ذکر نہین ہوا۔

چار قسم کے گواہ اس مقدمے کے قائم کرنے کے واسطے قرار دیے ہین جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دے سکتے ہین۔ اول۔ ملازمان رزیڈنسی۔ اونکی نسبت میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ اپنے حاکم سے بہت رضامند تھے وہ کس طرح اونکو زہر دیتے مگر اونکی تقریر سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ وہ زہر دینے کے کچھ مابنی مبانی نتھے اور کسی خاص عداوت سے اونہون نے زہر نہین دیا اگر دیا تو کسی طمع سے دیا۔

دوم۔ بھاپو پونا کر۔ مین نہین کہہ سکتا کہ زہر خورانی کا اتہام اوسپر کیونکر ہوسکتا ہے ہرچند مین نے شہادت پر غور کیا لیکن اوسکی نسبت کوئی اشارہ بھی نہین پایا گیا اور مجھکو اسکی بھی کوئی وجہ معلوم نہین ہوئی کہ میرے دوست بھاپو پونا کر کو گیکواڑ کا دشمن قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ اوسکی باتین سنا کرتے تھے اور وہ اونکا جاسوس تھا بھاپو پونا کر اور کرنیل فیر صاحب دونون کی شہادت لی گئی تھی کوئی بات ایسی دریافت نہین ہوئی کہ جس سے بھاپو پونا کر پر تہمت لگائی جاے بلکہ ثابت ہوا کہ یہ شخص معزز اور معتبر شخص ہے اور مدت سے بڑودے مین رہتا ہے اور

دمودر پنت اور نانا وتل جو جواہر خانے کے داروغہ ہین اور آتمارام رگھناتھ۔ جو خاص محرر جواہر خانے کا ہے وہ ثابت کرتا ہے کہ ہیرے خریدے گئے دمودر پنت کا بیان اسبارے مین ایسا ہے کہ ہرگز غلط نہین ہوسکتا لہذا ثابت ہوا کہ ۲۰- اکتوبر ۱۸۷۴ء کو ہیرے کی کنی خریدی گئی۔

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوسکی تردید اس طرح کی کہ ہیم چند کہتا ہے کہ مجھکو ہیرے کی کنی واپس ملی اور دوبارہ پھر نہین گئی اس صورت مین ثابت ہوا کہ ہیرے کی کنی اور سنکھیا جو کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملایا گیا مہاراجہ صاحب کے یہان اوسی زمانے مین خرید اگیا جبکہ راؤجی اور نرسو کہتے ہین کہ ہمکو پوڑیان ملی تھین کوئی تقریر ایسی پیش نہین ہوسکتی جس سے اون لوگون کا بیان غلط ہوسکے۔

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نورالدین بوہرے کی نسبت بہت کچھ ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر نورالدین بوہرے سے دمودر پنت نے سنکھیا خریدی تھی تو وہ شخص دمودر پنت کے اظہار کی صداقت کے واسطے کس لیے طلب نہین ہوا لیکن مین کہتا ہون کہ اگر میرے دوست چاہتے تو نورالدین بوہرہ کو دمودر پنت کی شہادت کے رد کرنے کے واسطے بلا سکتے تھے مین نے نورالدین کی سہادت کا لینا کچھ ضرور نہ سمجھا اگر سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب چاہین تو اوسکی شہادت اب مین لے سکتا ہون وہ کہتے ہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا لیکن معلوم نہین کہ نورالدین کی دشمنی گیکواڑ سے کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ سنا ہے کہ نورالدین بوہرہ جب سابق مین کمیشن جمع ہوئی تھی نالشی تھا لیکن یہ ثابت نہین ہوا کہ اوسکی نالش کی سماعت ہوئی تھی یا نہین۔ بہرحال اس سے کچھ غرض نہین کہ نورالدین گیکواڑ کا دشمن تھا یا نہین۔ مگر سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کسواسطے اوسکی گواہی نہ لی۔ اور دمودر پنت کے اظہار کو رد نہین کیا کیونکہ گیکواڑ کے جس قدر وکیل جس شخص کے پاس چاہین جاسکتے ہین۔ علے ہذا القیاس نورالدین کے پاس بھی جاسکتے تھے اور اوس سے حال دریافت کرسکتے تھے لیکن جب دمودر پنت کے اظہار کی تردید نہین ہوئی تو اوسکے اظہار قائم رہے

نورالدین

مل سکتی ہے - دمودر پنت نے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ ارد اسیر دوبا فوجدار نے
کہا کہ مین مہاراجہ سے پوچھہ کر سنکھیا دون گا مسٹر مرفرجی نہایت عزت دار آدمی ہین
وہ پچھلے ہفتے مین بڑودہ کو آئے تھے وہ تردید مقدمے کے واسطے نہین بلائے گئے تھے مگر
تاہم وہ کہہ سکتے ہین کہ دمودر ترمبک کو فوجداری سے سنکھیا نہین ملی تھی اور جو اوسنے
عدالت مین پیش کیا ہے وہ صحیح ہے - بروقت منگانے سنکھیا کے گھوڑے کی خارش
کا بہانہ کیا گیا تھا لیکن حقیقت مین ثابت ہوگیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے
سنکھیا طلب ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے اوس کاغذ پر اسوجہ سے دستخط نہین کیے
کہ اگر مین دستخط کرون گا تو بروقت تحقیقات کے مجھہ پر مقدمہ قایم ہوگا اسلیے
اونھون نے دمودر پنت سے کہا کہ جہان سے ممکن ہو سنکھیا لے آو میرے دوست کہتے
ہین کہ ہیرے گیکواڑ کے پاس تھے جو باہر سے منگوائے گئے اوس زمانے مین ایک تلوار
کے میان اور قبضے پر ہیرے جڑے جاتے تھے لیکن صاحبان کمیشن کو بخوبی دریافت کرنا چاہیے
کہ کس قدر ہیرے اس تلوار کے قبضہ اور میان مین صرف ہوے ہون گے کیونکہ جوکاریگر
اس قبضہ کو بناتے ہین وہ خود ہیرون کے صرف حساب رکھتے ہون گے اور اونکو خوف
ہوگا کہ اگر کوئی ہیرا گم ہوگیا تو ہم لوگون سے اوسکی بازپرس ہوگی اور جو کمی ہیرے کی
فتح چند سے خریدی گئی وہ اسواسطے خریدی گئی کہ تلوار کے قبضہ پر لگائی جاے گی یہ ایک
دہوکا تھا حالانکہ وہ پیس کر کرنیل صاحب کے شربت مین ڈالی گئی میرے دوست نے
فتح چند کی غلطیان مثل کرنیل فیر صاحب کی غلطیون کے بیان کی ہین اور کہتے ہین کہ
جس طرح کرنیل صاحب کے اظہار کے وقت گھبرا گئے تھے اوسیطرح ہیم چند فتح چند گھبرا گیا ہوگا
کیا خوب کہان کرنیل فیر صاحب کا درجہ اور کہان ہیم چند فتح چند کی حیثیت -
میرے دوست کہتے ہین کہ ایام دسہرے مین حکم ہوا تھا کہ ہیم چند فتح چند چھوٹے چھوٹے ہیرے
لاکر پیش کرے چنانچہ وہ اور جوہری ہیرے لائے اب فتح چند بیان کرتا ہے کہ وہ ہیرے
مجھکو واپس دیدیے لیکن دمودر پنت کہتا ہے کہ ہیرے رکھ لیے گئے تھے ہیم چند اور دمودر پنت
دونون کا بیان ہے کہ جسوقت ہیرے نکالے تھے ہمکو معلوم نتھا کہ کسواسطے منگائے تھے -

مٹی بھیجی گئی اوسمین ڈاکٹر صاحب نے ڈھائی چانول سنکھیا نکالی تھی کرنیل فیر صاحب کی شہادت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اوسوقت سے جب سے کہ اونہون نے شربت پیا تھا اور اسوقت تک کہ اونھون نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو تلچھٹ دی کسی شخص کو گلاس کے پاس جانے اور ہاتھ لگانے کا موقع نہین ملا تھا پھر کس طرح کوئی چیز اوسمین پڑسکتی تھی اس سے ظاہر ہے کہ قبل واپسی کرنیل فیر صاحب کے (رہواخوری سے) گلاس مین سنکھیا ڈالی گئی۔ دوسرے ایک بات جسپر کہ ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون۔ یہ ہے کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین زہر ڈالا گیا تو اسبات کو عقل قبول نہین کرتی کہ ادنی آدمی اون کے گلاس مین پسا ہوا ہیرا اور سنکھیا ڈالے جس شخص نے پسا ہوا ہیرا ڈالا وہ بڑا روپیہ والا ہوگا بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ وہ شخص جانتا تھا کہ جس قدر ضرورت ہو روپیہ صرف کیا جاوے لیکن میرا جو ارادہ ہے وہ کسیطرح پورا ہو۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اسبات مین تقریر کی ہے کہ بھایو پونا کر یا دمودر پنت نے ہیرا اور سنکھیا کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالا۔ لیکن کسیطرح ممکن نہین کہ ایسی بیش قیمت شے یہ لوگ ڈالتے مگر ہان ممکن ہے کہ گیکواڑ نے پسا ہوا ہیرا ڈالا ہو اونکو یقین تھا کہ اگر کرنیل صاحب کو ہیرا دیا جاے گا تو فورًا مرجاینگے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہیرا نہایت مہلک شے ہے گیکواڑ کو ہیرا اور سنکھیا دونون بہم پہونچ سکتی ہین۔ سنکھیا ہر شخص کو مل سکتی ہے لیکن ہیرا ایک نہایت قیمتی چیز ہے اس قدر روپیہ اور کون شخص صرف کرسکتا تھا فی الحال دریافت ہوا کہ ایک شخص نے بلا کسی وجہ کے آٹھ پونڈ سنکھیا خریدی لیکن بڑودے مین سنکھیا کے ملنے مین دقت ہوتی ہے۔ اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ بجز محکمۂ فوجداری کے اور کہین سنکھیا نہین ملتی ہے اور دمودر پنت نے ایک حکم پیش کیا ہے جو خود اوس کے ہاتھ کا لکھا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ مین نے مہاراجہ صاحب کے حکم سے اس کاغذ کو لکھا تھا اس کاغذ مین ۴۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء لکھی ہے اوسپر گنپت راؤ اور رشیونت کے دستخط ہین اوسمین یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ فوجداری سے بغیر حکم کے سنکھیا نہین

ملین تھین پس کچھہ شک نہین کہ کرنیل فیر صاحب کو بتاریخ ۹۔ نومبر زہر دیا گیا۔ اب سارہے چارج گئے اگر صاحب پریسیڈنٹ کے نزدیک مناسب ہو تو کمیشن برخاست کیجاے چنانچہ عدالت برخاست ہوئی۔

اونیسوان دن

جب کمیشن جمع ہوئی تو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسپیچ کہنا شروع کی۔ بیان کیا کہ مین نے کل کے روز اسبات کو ثابت کیا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے رزیڈنسی کے نوکرون کے ساتھہ خبرون کے منگانے کے واسطے میل کیا تھا اور معرفت سالم اور بسونت راؤ کے رشوتین دے کر اس بُرے کام پر آمادہ کیا تھا جسکا ذکر تیسرے اور چوتھے جرم مین ہے مین نے اسبات کو بھی ثابت کیا ہے کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کا ارادہ کیا گیا تھا اور جو چیزین شربت مین ڈالی گئین وہ سنکھیا اور ہیرا تھا ایک اور بات پر اگرچہ وہ بڑی بات نہین ہے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون وہ یہ ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے خبر پائی تھی کہ اونکو توتیا ہیرا اور پسا ہوا ہیرا دیا جائیگا اور بھابو پونا کر نے بلونت راؤ سے اسبات کو سنا تھا لیکن جب ڈاکٹرون نے آزمایش کی تو ہیرا اور سنکھیا ملا توتیا نتھا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بہت کچھہ اس امر پر گفتگو کی ہے اور کہتے ہین کہ اگر توتیا ہوتا تو فورًا تانبے کا مزہ منہ مین آجاتا لیکن خیال کرنا چاہیے کہ کرنیل فیر صاحب کے مُنہ مین تانبے کا مزہ فورًا نہین آگیا تھا اور ڈاکٹرون نے ثابت کیا ہے کہ جس شخص کو سنکھیا دیجاتی ہے کچھہ دیر کے بعد اوس کے مُنہ مین تانبے کا مزہ آجاتا ہے بیشک تانبے کا جوہر اوسمین شامل کیا جانا ثابت نہین ہے۔

ڈاکٹر گری صاحب بھی اپنی شہادت مین ظاہر کرتے ہین کہ اگر تانبے کا جوہر ہوتا تو فورًا منہ مین اوسکا مزہ آجاتا اسبارے مین کرنیل فیر صاحب نے صفحہ ۴۸۔ اور ۴۹ مین صاف صاف بیان کیا ہے۔ کرنیل فیر صاحب خود بھی کہتے ہین کہ میرے مُنہ مین تانبے کا مزہ فورًا نہین آیا تھا اور کسی شہادت سے بھی ثابت نہین ہوتا ہے کہ تانبے کا جوہر شربت مین ڈالا گیا ہو جو تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کو بھیجا گیا اور اوس کے بعد برآمدے سے کھودکر

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسبات کو ثابت کرنا چاہتے ہین کہ تلچھٹ مین سنکھیا
تھی بلکہ ڈاکٹر صاحب نے جو پانی ڈالا تھا اوسمین سنکھیا تھی لیکن اونکی یہ دلیل اسبات
سے رد ہوئی کہ گوبند نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ مین نے پانی کے کوزے کو اوسی
روز بھر کر رکھا تھا اور منہ دھونے کی جو صراحیان تھین اون مین بھی تازہ پانی بھر دیا
تھا پھر کس طرح سنکھیا یا مثل سنکھیا کے کوئی شے اوسمین آسکتی ہے دربارۂ الماس
سایندہ کے میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا تھا اگرچہ اوسکی آزمایش
اوس طرح نہین ہوئی جسطرح کہ سنکھیا کی ہوئی تھی لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اوسکے
ذرے نہایت چمکتے ہوے اور ایسے سخت تھے کہ جب دو شیشے کے درمیان رکھ کر رگڑے گئے
تو آئینہ چھل گیا اوسکی نسبت سارجنٹ صاحب نے بیان کیا کہ سوا ہیرے کے اور بھی ایسی
سخت چیزین مثل سنگ خارا وغیرہ کے ہوتی ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے لیکن سارجنٹ
بیلن ٹائن صاحب نے اسبارے مین زیادہ تقریر نہین کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
قائل ہوگئے مگر یہ بات تو ایک بے وقوف آدمی بھی کہہ سکتا ہے سنگ خارا مین اس قدر
چمک نہین ہوسکتی جیسے کہ ہیرے مین ہوتی ہے۔ سارجنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب
کے اظہار مین اسکی نسبت زیادہ سوالات نہین کیے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر زیادہ سوال
کرون گا تو ڈاکٹر گری صاحب مجھکو معقول کردین گے تو اوسکی ایک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر
گری صاحب کو ہیرے کا حال اصلا معلوم نتھا بلکہ اونھون نے خود کہا تھا کہ یہ چمکتے ہوے
ذرے ہیرے کے ہین جو شہادت ان دونون ڈاکٹرون کی لی گئی وہ جداگانہ لی گئی
اور دونون نے اپنے اپنے طور سے تلچھٹ کی آزمایش کی اور دونون کی راے اسبات پر
متفق ہوئی کہ سنکھیا اور ہیرا ملا ہوا تھا۔ دونون ڈاکٹرون نے صاف صاف بیان
کیا کہ ہرچند آزمایش کی گئی اور سوا ہیرے اور سنکھیا کے نیسری چیز دریافت نہوئی جب
ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ جو شربت گلاس کا پھینک دیا گیا ہے وہان کی مٹی
کھورچ کر بھیجدو تو وہ مٹی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو کھورچی گئی اور ڈاکٹر گریفیتھ صاحب
کے پاس بھیجی گئی ڈاکٹر گری صاحب نے جب اوسکو بھی آزمایا تو اوسمین بھی وہی چیزین ملین جو پہلے تلچھٹ مین

کیا ہے کہ بعضے لوگون کو رنگت کی تمیز نہین ہوتی ہے چونکہ کرنیل فیر صاحب نے یہ گلاس ترچھا کرکے تلچھٹ کو دیکھا تھا یقین ہے کہ گلاس کا سایہ اس تلچھٹ پر بھی پڑا ہوگا کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جبکہ وہ زہر پیے ہوے تھے جو کچھ ہو لیکن ڈاکٹر سیورڈ صاحب ہر طرح ہوش وحواس مین تھے اور اونھون نے تلچھٹ کو غور سے دیکھا ڈاکٹر صاحب بموجب طلب کرنیل فیر صاحب کے آئے تھے جب اون سے تلچھٹ کے آزمانے کے واسطے کہا گیا تو اونکو جس طرح مناسب معلوم ہوا اوسکا امتحان کیا اول اونھون نے جب روشنی کے سامنے اوسکو دیکھا تو اوسکی رنگت بھوری معلوم ہوی۔ میرے دوست سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب راوجی کا بیان کھتے ہین کہ جب پوڑیہ مجھکو ملی تھی تو اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ مگر یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہندوستانی آدمی رنگ کو بخوبی بیان نہین کرسکتے جب اوس سے سوال کیا گیا کہ جو ٹوپیان عدالت مین رکھی ہین اون مین سے کس رنگ کے موافق پوڑیہ کا رنگ تھا تو اوسنے اوس ٹوپی کی طرف اشارہ کیا جسکی رنگت بھوری تھی جس طرح سے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تلچھٹ کا امتحان کیا کچھ شک نہین کہ اس سے بہتر آزمایش ممکن نتھی اور مسٹر ڈاکٹر ون کے آزمایش کی اس آزمایش کے بعد معلوم ہوا کہ اوسمین سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا ہے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تلکی مین ڈال کر سنکھیا دریافت کی اور خوردبین سے پسے ہوے ہیرے کا ہونا معلوم کیا اس سے بڑھ کر سنکھیا کی آزمایش ممکن نتھی صحیح ہے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے سنکھیا کے چھلہ کو جلا کر پھر اصلی سنکھیا کی حالت پر نہین کیا لیکن اس چھلے سے سنکھیا کا ہونا ثابت ہوتا ہے اگر سنکھیا نہوتی تو چھلہ نہ پڑتا ڈاکٹر گری صاحب نے صرف ایک ہی طرح سے سنکھیا کی آزمایش نہین کی بلکہ کئی طور پر اوسکو آزمایا اور اصل سنکھیا کو علیحدہ کرکے اس سے بڑھ کر اور آزمایش ممکن نتھی ان سب باتون سے ممبران کمیشن کو بخوبی دریافت ہوگا کہ ۹۔ نومبر کو شربت مین زہر ملایا گیا اور جب ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے قبل ملانے پانی کے تلچھٹ کو ہلایا تھا تو اوسمین غبار سا معلوم ہوا تھا۔

کہ یہ شخص میرا پریوٹ سکرٹری اور نہایت معتمد ہے کیا اسبات کے کہنے کے بعد گنیکوار انکار کرسکتے ہین کہ یہ شخص ہمارا پریوٹ سکرٹر تھا اور جو کام اوسنے کیے اوسمین ہماری اجازت تھی سالم اور بشونت راؤ کی نسبت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب لکھتے ہین کہ یہ دونون شخص بڑے بدذات تھے اونہون نے دمودر پنت کا حکم مانا لیکن ایسا خیال کب ہوسکتا ہے کہ پریوٹ سکرٹری کا حکم مانتے اور مہاراجہ صاحب کا حکم نہ بجالاتے کچھ شک نہین کہ یہ سب کارروائی مہاراجہ صاحب کے حکم سے ہوئی ہے ایک گواہ نے اگر ایسا بیان کیا کہ سب کام مین نے اپنے مالک کے کہنے سے کیے تو ہرگز اوسکی گواہی جھوٹ نہین ہوسکتی میرے دوست نے بیان کیا کہ دمودر پنت بشونت راؤ اور سالم نے زہر دینے کا ارادہ کیا ہوگا اور مہاراجہ صاحب پر جرم قائم کیا مگر یہ بات نہین ہے مہاراجہ صاحب کو ان لوگون سے بڑھ کر اور آدمی اس کام کے لیے نہ ملتے یعنے ایک پریوٹ سکرٹری اور دو معتمد نوکر۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس امر مین بطور شک کے بیان کیا کہ شاید ۲۱ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اور دربارہ رنگ تلچھٹ بہت کچھ گفتگو کی ہے لیکن ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار سے زہر ہونے کی صداقت ہوگئی اگرچہ سارجنٹ صاحب نے اس امر کی نسبت بہت کچھ بیان کیا لیکن سب باتین اونکی فضول ہین اگر ممبران کمیشن اوس شہادت پر غور کرین گے جسمین تلچھٹ کا ذکر ہے تو معلوم ہوگا کہ جب گلاس مین تلچھٹ دیکھا گیا تو وہ سیاہی مائل تھا اور اوسمین کسیقدر شربت بھی موجود تھا چونکہ یہ شربت چکوترے کا تھا اسکی اوسکی رنگت گلابی تھی اور جب کرنیل فیر صاحب نے اوسکو دیکھا تو کسیقدر زہر پی چکے تھے اور اون کا سر گھوم رہا تھا اور آنکھون مین پانی بھر آیا تھا پس کرنیل فیر صاحب کی وہ حالت ایسی نتھی کہ وہ رنگت کو بخوبی تمیز کرسکتے البتہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تلچھٹ کو بخوبی ملاحظہ کیا اور ایک بات اور ہے کہ جس گلاس مین یہ شربت تھا خود اوسکا رنگ سیاہی مائل تھا اگر سفید رنگ کی چیز بھی اوسمین ڈالی جاتی تو سیاہ نظر آتی اور مسٹر انورارٹی صاحب نے بیان

جبکہ مہاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تھے دوسرا کاغذ واسطے دہانید دوسو روپیے کے ہے جسپر نشان حرف این نمبر ۱ کا ہے اوسکی تاریخ ۱۵ مئی ۱۸۷۴ء ہے یہ روپیہ وہ ہے جو کریم اور آیا کو دلایا گیا سوا اس کے کچھ روپیہ بنک کے خزانے سے سالم اور بشونت راؤ کو اوس زمانے مین دیا گیا جبکہ ملازمان رزیڈنسی روپیہ کا پانا بیان کرتے ہین۔ اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا کہ یہ روپیہ دمودر پنت کے اپنے کسی کام کے واسطے سالم اور بشونت راؤ کو دیا ہو یا یہ کہ سالم اور بشونت راؤ دمودر پنت کے معتمد تھے اگرچہ یہ روپیہ دمودر پنت کے خزانے سے دیا گیا لیکن مہاراجہ صاحب کے حکم سے دیا گیا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ راؤجی کو روپیہ ضرور ملا اور منجملہ اور وجوہات کے پولیس کے خیال رجوع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی اوسنے بہت کچھ اکتوبر اور فروری اور مارچ مین زیور بنوایا اسمین شک نہین کہ یہ روپیہ گیکواڑ کے خزانے سے بموجب اون کے حکم کے رزیڈنسی کے نوکرون کو اس غرض سے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ خبرین پہونچایا کرین۔ حضور گیکواڑ کے اس عذر پر کچھ خیال کیا جاتا ہے جب وہ کہتے ہین کہ ملازمان رزیڈنسی سے براہ راست میری کچھ بات چیت نتھی لیکن اسبات سے انکار نہین کرتے کہ کسی نہ کسی طرح سے اونکی خط کتابت تھی اونکو انعام دینے سے بھی عذر نہین ہے پس انعام کے دینے کا جرم خود اپنی زبان سے اقرار کرتے ہین۔

مائی لارڈ۔ میرے لیئق دوست نے بیان کیا ہے کہ گیکواڑ کے صلاح کار بڑے خراب تھے اسبات کو بھی مین تسلیم کرتا ہون فی الحقیقت مہاراجہ کے مشورہ کار بڑے نالائق تھے مین دمودر پنت کی طرف سے کوئی عذر پیش نہین کرتا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھ کہا اوسکو سنکر نہ مجھکو دمودر پنت کی طرف سے غصہ آیا اور نہ کچھ افسوس ہوا دمودر پنت نے جو کچھ اظہار دیے اوس سے معلوم ہوا کہ وہ خراب آدمی ہے اور اوسنے بہت بری بری کام کیے لیکن گائیکواڑ کو کیا کہا جاے کہ اونھون نے ایسے شخص کو اپنا پریوٹ سکرٹری مقرر کیا اور بعد شروع ہونے تحقیقات مقدمہ زہرخورانی کے اونھون نے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو پیش کرکے کہا تھا

ایک ادنی آدمی تھا اور عجب نہین کہ دمودر کا نوکر ہو۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اوسکو کیا غرض تھی کہ وہ راؤجی کو خبرون کے نسگانے کے واسطے روپیہ دیتا اور اس قدر کثیر روپیہ یعنے پان سو روپیے کا دیا جانا بہت بڑی بات ہے۔

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ یہ پان سو روپیے اوسوقت دیے گئے جب زہر کا کچھ ذکر نتھا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ بشونت راؤ گیکواڑ کا معتمد ملازم تھا اور اس شخص نے رزیڈنسی کے نوکرون کو مہاراجہ صاحب کے روبرو پیش کیا تھا اس لیے ظاہر ہے کہ جو روپیہ ان لوگون کو دیا گیا مہاراجہ نے دیا اور دمودر پنت نے نہین دیا اور یہ پان سو روپیے راؤجی کو خبرون کے پہونچانے کے لیے دیا گیا تھا جب وہ نوکری سے واپس آیا تو آٹھ سو روپیے اوسنے پائے تھے جو باہم اپنے اور نرسو کے تقسیم کر لیے اس صورت مین دو مہینے کے اندر دو رقمین بڑی بڑی اونھون نے پائین۔

یہ روپیہ مہاراجہ صاحب کے نزدیک زیادہ نتھا لیکن جن لوگون کی تنخواہ دس یا بارہ یا چودہ روپیے ماہواری ہو اونکے واسطے بہت ہے اور چار چار پان پان سو روپیہ یک مشت پانا نہایت غنیمت سمجھتے ہون گے پیدرو کہتا ہے کہ جب مین گوا کو جاتا تھا تو پچاس روپیے مجھکو ملے تھے لیکن یہ ظاہر نہین کیا گیا کہ یہ روپیے اسکو کسواسطے ملے تھے کسی نہ کسی کام کے واسطے یہ روپیے ملے ہون گے۔ بعد اس کے شیخ کریم جو آیا کے ساتھ گیا تھا وہ بھی میز کے کام پر نوکر تھا جب وہ آیا کے ساتھ گیا تو سو روپیے اوسکو بھی ملے تھے۔ بروقت دیکھنے حساب دمودر پنت کے آپ کو معلوم ہوگا کہ پنج کے خزانے سے اس قدر کثرت سے روپیہ دیا گیا کہ سوا رشوت کے انعام کا گمان نہین ہوسکتا۔

۱۹ جنوری ۱۸۷۴ء کو چھ سو روپیے بشونت راؤ کو دیدیے گئے اور اوسی زمانے مین بشونت راؤ نے پان سو روپیے اپنے ملازم دلپت کو دیے تھے اور دلپت نے وہی روپیے راؤجی کو دیے منجملہ چھ سو روپیے کے سو روپیے بشونت راؤ نے حسب دستور ان معاملات کے رکھ لیے تھے۔ آپ کو بروقت دیکھنے کاغذ کے جسپر نشان حرف اے نمبر ۱ کا ہے۔ معلوم ہوگا کہ ہزار روپیہ خزانے سے دلایا گیا یہ روپیہ اوس زمانے مین دلایا گیا تھا

منجملہ اور چٹھیون کے ایک چٹھی کو تسلیم کیا بلکہ وہ راضی تھا کہ اگر شہادت لیجائے تو وہ برخلاف اپنے مالک کے شہادت ادا کرے بشونت راؤنے وہ دکان شراب کی بتائی جسکو مہاراجہ گیکواڑنے جاری کیا تھا جب صراف سے دریافت کیا گیا تو اوسنے بھی بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب دمودر پنت موجود تھے تو مہاراجہ صاحب نے مجھ سے ایک چٹھی کو پڑہوایا جو رزیڈنسی سے آئی تھی بعد پڑہنے کے جب دمودر پنت آگئے تو مین نے وہ چٹھی اونکو دیدی وہ کہتا ہے کہ اس قسم کی خط کتابت رزیڈنسی سے روزمرّہ ہوتی تھی - دمودر پنت بھی اسبات کی تصدیق کرتا ہے یہ کارروائی رزیڈنسی کی صرف روزمرّہ باتون مین نتھی بلکہ اوسکی بڑی بڑی کارروائیان ہوئین کیونکہ دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ راؤجی جمنا بائی کی عرضی چورالایا تھا اور دمودر پنت نے اوسکی نقل لکھ لی تھی یہ کاغذ بہت بڑا تھا اور راؤجی نے پھر اوسکو کرنیل فیر صاحب کی میز پر لے جاکر رکھ دیا - مہاراجہ صاحب نے پنکھے والے اور حوالدار اور آیا اور اور نوکرون کو اس غرض سے بلایا تھا کہ کرنیل فیر صاحب ایسے چھوٹے چھوٹے نوکرون کے ملانے سے کسیطرح کی بدگمانی نہ کرین گے اونکو اسبات کا بیشک خیال تھا کہ جہانتک ممکن ہو فیر صاحب اور بیوی صاحب کی سیم کے روبرو مہاراجہ صاحب کی تعریف کیجائے - اونہون نے پیدرو خانسامان کو بھی بلایا تھا کیونکہ یہ شخص بہت پرانا نوکر تھا اور صاحب کی عادات سے واقف تھا اور چونکہ وہ خانسامان تھا میز پر جس قدر باتین ہوتی ہون گی اونکو سنا کرتا ہوگا -

مائی لارڈ - کیا آپ تصور کرتے ہین کہ جو روپیہ اون لوگون کو دیا گیا تھا وہ رشوت مین نتھا میرے لیئے دوست کہتے ہین کہ پان سو روپیے ایک ادنے رقم تھی ہان بعض لوگ اوسکو تھوڑا روپیہ سمجھتے ہین مگر جس شخص کی تنخواہ دس روپیہ ماہواری ہے اوسکے نزدیک یہ روپیہ تھوڑا نہین ہے اسبات پر عذر نہین کیا گیا کہ یہ روپیہ راؤجی کو نہین ملا - ولپت رائے محرر اس روپیہ کا دیا جانا ثابت کرتا ہے - بشونت راؤ کو اپنے پاس سے روپیہ دینا کیا ضرور تھا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ بشونت راؤ

ملھر راؤ کو مناسب معلوم ہوا کہ رزیڈنسی کے نوکرون سے سازش کرین تاکہ وہانکی خبرین معلوم ہوا کرین اس لیے رات کا وقت مناسب سمجھا گیا کیونکہ کسیکو کچھ خیال نہوا ہوگا اور جانتے ہون گے کہ رزیڈنسی کے نوکر اپنے کسی کام کو جاتے ہین کسی شخص کو مہاراجہ صاحب کے پاس رات کے وقت جانے سے کچھ گمان نتھا۔

میرے دوست اپنی تقریر مین یہ بات پیش نہین کرتے کہ ایسے ایسے موقع پر بجاے مہاراجہ صاحب کے اور کسی شخص نے ایسی باتین کی ہون گی اور ایسی گفتگو کس طرح وہ پیش کرتے کیونکہ مہاراجہ صاحب کا پہچاننا چندان مشکل نتھا جس شخص نے مہاراجہ کو ایک مرتبہ بھی دیکھا ہے اوسکو یاد ہوگا اس لیے اگر کمیشن کے نزدیک عام گواہون کی شہادت غلط ہے تو آیا کی گواہی بھی غلط ہے ورنہ اوسکی گواہی کی تصدیق ہوگئی ہے اور تین مرتبہ آیا کا گیکواڑ کے پاس جانا صحیح ہے مگر ہان اون لوگون نے جو مہاراجہ صاحب سے باتون کے ہونے کے ظہار دیے تھے اونکی صداقت ایک دوسرے کے بیان سے ہوسکتی ہے جو خط آیا نے لکھوائے تھے اون سے اوس کے اظہار کی صداقت بخوبی ہوسکتی ہے آیا نے یہ خط اپنے خاوند کو مقام مہابلیشور مین بھیجے تھے جبکہ وہ باہر تھی اور جبکہ آیا کے گھر کی تلاشی ہوی اوسوقت یہ خط ملے اور ہر ایک ڈاکخانے کی مہر ہے۔ کیا ان مہرون پر بھی میرے دوست گجانند کا نام دیکھتے ہین جبکہ اونہون نے اور مقامات پر گجانند کی کارروائی دیکھی۔ ان خطون سے ثابت ہے کہ مہاراجہ صاحب سے براہ راست آیا کو خط کتابت ہوتی تھی پس ثابت ہوا کہ درمیان مہاراجہ صاحب اور ملازمان رزیڈنسی کے خط کتابت اور خفیہ باتین کسی بُرے کام کے واسطے ہوتی تھین۔

اسبات کا ہرگز خیال نہین ہوسکتا ہے کہ ایک رئیس خانسامان وغیرہ کو اس قدر رسوخ دے کہ جو باتین میز پر ہون اونکی خبرین وہ پہونچایا کرے اس کارروائی سے کوئی عمدہ غرض خصوص اوسوقت کی کارروائی جبکہ میڈ صاحب کی کمیشن بڑودے مین بیٹھی تھی پس ایسی خبرون کے ملنے کا انتظام کمیشن کے دنون مین رہا کیونکہ مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ جیسی جیسی خبرین مجھکو ملین اوسیطرح کا بین انتظام کرون بیشونت راؤ نے بھی

رشوت دینا اور بات ہے اور گیکواڑ نے یہ کارروائی بُری باتون کے واسطے کی تھی رشوت دینے کا مہاراجہ صاحب خود بھی اقرار کرتے ہین اور گواہون کی شہادت سے بھی اوسکی تصدیق ہوتی ہے مجھکو یقین ہے کہ ممبران کمیشن کو اسبات کا تعجب نہ ہوگا کہ رزیڈنسی کے نوکر مہاراجہ صاحب کے پاس گئے اور نہ یہ بات لائق تعجب کے ہے جو مسماۃ امینا نے بیان کی ہر ایک گواہ کا بیان صحیح ہے کہ نظر باغ کی طرف سے رزیڈنسی کے نوکر گئے اور جس کمرے مین آئینے رکھے ہین وہان مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی۔ گواہون کا یہ بیان نہین ہے کہ ہمنے تمام محل گیکواڑ کا دیکھا اور اوسکی سیر کی ایک دفعہ سوال کیا گیا تھا کہ تمنے اور کمرون کو بھی دیکھا گواہون نے فوراً انکار کیا جس کمرے کا ذکر یہ گواہ کرتے ہین اوسی کمرے کا ذکر دموور پنٹ بھی کرتا ہے اوس سے بہتر اور کون شخص واقف کار ہوگا اور اسبات کی صداقت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اوس زمانے مین مہاراجہ صاحب اوسی کمرے مین رہا کرتے تھے۔ آج میرے دوست نے اپنی تقریر مین بشونت اور سالم کی نسبت کچھ بُرائی کی ہے یہ دونون شخص گیکواڑ کے نوکر ہین جب گیکوار رزیڈنسی کو جاتے تھے یہ بھی اون کے ہمراہ ہوتے تھے اس لیے کچھ تعجب نہین کہ وہ گیکواڑ کے معتمد ہین اور اونھون نے رزیڈنسی کے ملازمون سے موافقت کر لی تھی میرے دوست اسبات کے مقر ہین کہ گاڑی والون نے جو اظہار دیے ہین اون مین کچھ اعتراض کرین۔ لیکن آپ صاحبون کو یاد ہوگا کہ ابتداءً اوس مقدمے کا پتہ ایک گاڑی والے کی زبانی لگا تھا۔ اسکی نسبت سارجنٹ ببلن ٹائن صاحب کہتے ہین کہ آیا محل کے نوکرون سے ملاقات کرنے کے واسطے گئی ہوگی اگر ایسا ہوتا تو اوسکو رات کے وقت وہان جانا کیا ضرور تھا راؤجی کو ہمیشہ خوف رہتا تھا اور اپنے ہمراہ کسی کسی شخص کو لے جاتا تھا کبھی جگا کو لے گیا اور کبھی کربھائی کو۔

میرے دوست کہتے ہین کہ غیر ممکن ہے کہ ایک ایسا بڑا رئیس ایک آیا سے باتین کرے مگر جو ملازم کہ ہندوستانی دربار کے ہوتے ہین اون سے رزیڈنسی کے نوکرون سے بہت بڑا فرق ہے ایک خاص ملازم دربار کا یعنے دموور پنٹ محل مین نہین رہتا تھا اسلیے

جان لینے کے واسطے یا اونکی جان لینے کے ارادے سے زہر نہین نمکایا اور نہ مین نے
بذات خود یا اپنے کسی معتمد کے ذریعے سے ایسے ارادے کی ترغیب دی اور مین بیان کرتا
ہون کہ تمام شہادت اینا آیا اور رراوجی اور نرسو اور دمودر پنت کی جو اسبارے مین
گذری محض غلط ہے - اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود کسی رزیڈنسی
کے نوکر سے یہ بات نہین چاہی کہ وہ بطور مخبر کے کام کرے اور رزیڈنسی مین جس قدر
کارروائی ہوتی ہے اوسکی مجھکو اطلاع دے نہ مین نے ان لوگون کو اس کام کیواسطے
رشوت دی اور نہ دلائی - مین اون انعام کا ذکر نہین کرتا جو وقتاً فوقتاً رزیڈنسی
کے نوکرون کو دیے گئے مگر جب کبھی شادی یا تومار ہوا انعام دیا گیا رزیڈنسی کے نوکر
میرے محل مین اور محل سے رزیڈنسی کو آتے جاتے ہون گے مگر مین نے بذات خاص اس
معاملے مین گفتگو نہین کی اور نہ مین خود واقف ہون کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کتنا کتنا
روپیہ دیا گیا مین نے کبھی اسبات کی اجازت نہین دی کہ ایسی ترکیب کیجاے جس سے کہ
رزیڈنسی کی خبرین میرے پاس آیا کرین -

مائی لارڈ - آپ کو بیان مذکورۂ بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ وہ یہ تحریر نہین کرتے کہ نہ مینے
اپنے ہاتھ سے رشوت دی یا اپنے معتمدون سے رزیڈنسی کے نوکرون کو دلائی وہ بڑے
بڑے جرمون کی نسبت تحریر کرتے ہین اور اسبات سے انکار کرتے ہین کہ بذات خاص مینے
ایسا نہین کیا مگر انعام دینے کے مقر ہین اونکا یہ اقرار بہت بڑا ہے اون کے تمام بیان کا
خلاصہ یہ ہے کہ مین نے بذات خاص کسی نوکر سے کوئی بُری بات نہین کی اور نہ مین نے
اپنے ہاتھ سے کسیکو روپیہ دیا لیکن ایک پیچیدہ طور سے وہ روپیہ کا دیا جانا کہتے ہین کہ
اپنے نوکرون سے روپیہ دلایا - مجھکو لازم نہین ہے کہ اسبات کی تشریح کرون کہ درمیان
اون خبرون کے جو گیگواڑ کے پاس آئین اور اون مین جو کرنیل فیر صاحب کے پاس پہونچین
کیا فرق ہے حالانکہ دونون قسم کی خبرون مین بہت بڑا فرق ہے سرکار کی طرف سے جو
رزیڈنٹ مقرر تھے اون کے پاس جو لوگ آتے تھے وہ خود بخود اون کو ہر ایک خبر دیتے
تھے مگر ایک ہندوستانی رئیس کا خبرون کے ملنے کے واسطے رزیڈنسی کے ملازمون کو

خوب تعریف کی اور خوش ہو ہو کر کہتے تھے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تم الزام سے بری رہوگے جب سالم اور بشونت راؤ رزیڈنسی سے اون کے پاس واپس گئے تو گیکواڑ کو کیسی خوشی ہوئی لیکن جب وہ پھر طلب کیے گئے تو گیکواڑ کو خوف ہوگیا اور برودت اون کے بھیجنے کے اون کو بخوبی سمجھا دیا کہ تمھارے ساتھ جو چاہین کرین مگر تم کوئی بات نہ کہنا درحقیقت ان لوگون پر گیکواڑ کا اعتبار خلط تھا کیونکہ اونہون نے ابتک کوئی بات مُنہ سے نہین نکالی اونہون نے گیکواڑ کی طرف سے کچھ شہادت بھی نہین دی ابتک شہادت سے کوئی ایسی بات نہین پائی گئی جس سے گیکواڑ کا بری ہونا ثابت ہو اور نہ اونکی کسی ذاتی کارروائی سے پایا جاتا ہے کہ مہاراجہ پر جو جرم قائم ہوا ہے وہ غلط ہے اوپر جو چارج (علت) قرار دیے گئے وہ یہ ہین۔

اول ملھر راؤ نے بذریعہ کارندون کے یا بذات خود رزیڈنسی کے ملازمون سے جو کرنیل فیر صاحب کے پاس تھے خفیہ گفتگو کی تاکہ وہ کسی بڑے کام کا ارتکاب کرین۔

دوم۔ کیا ملھر راؤ نے رزیڈنسی کے نوکرون کو کچھ رشوت دی یا دلائی۔

سوم۔ یہ رشوت اس غرض سے دی یا دلائی کہ کرنیل فیر صاحب کے نوکر بطور مخبرون کے کام دین تاکہ کرنیل فیر صاحب کو ضرر پہونچے یا بذریعہ زہر کے اونکو مار ڈالین۔

چہارم۔ کیا حقیقت مین کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ کیا گیا تھا اور کیا اس ارادے کی ترغیب ملھر راؤ نے دی تھی۔

ہائی لارڈ۔ جرم سیوم اور چہارم مین زہر کا ذکر ہے اور اول اور دوم جرم مین صرف رزیڈنسی کے نوکرون کو رشوت دینے کا بیان ہے تاکہ اونکو رزیڈنسی کی خبرین ملا کرین میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین اونے جرم کے بارے مین ذکر کیا ہے لیکن جو جرم بڑا ہے اوسکا کچھ ذکر نہین کیا یا آنکہ گیکواڑ نے جو بیان تحریری پیش کیا ہے اوسمین کچھ باتون کا اقرار بھی ہے اور وہ بیان یہ ہے۔

مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین نے بذات خود یا کسی نوکر کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب

نے جو اسپیچ کہی اوس سے عام لوگون کو معلوم ہو گیا تھا کہ شریک جرم کی گواہی لائق تسلیم کے نہین ہے سوا اس کے اس مقدمے کی شہادت بہت کچھ ہو چکی ہے۔
میرے دوست نے دربارہ کارروائی گیکواڑ کے بہت کچھ تذکرہ کیا ہے یعنے جب انکو معلوم ہوا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے اوسوقت اونھون نے راؤجی کا بیان نہین سنا تھا جب اون سے کہا گیا کہ آپ کا نام زہرخورانی مین شامل ہے تو میرے دوست کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کی باتین مثل بے قصور شخص کے تھین اور اونھون نے فوراً سالم اور بیشونت راؤ کو بموجب طلب صاحب رزیڈنٹ کے بھیجدیا۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اون کے بھیجنے سے وہ کس طرح انکار کر سکتے تھے دادا بھائی نوروجی کو جو اون کے دیوان تھے سالم اور بیشونت کے واسطے لکھا گیا تھا۔
کچھ شک نہین کہ اونھون نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی ہو کہ آپ دونون شخصونکو بھیجدیجیے سوائے اس کے مہاراجہ صاحب خود جانتے تھے کہ ان لوگون کا بھیجا جانا مناسب ہے اور بجز اس کے اور کوئی بات قرین مصلحت نہین ہے۔
مہاراجہ صاحب کی اس کارروائی سے اونکی بے جرمی نہین پائی جاتی اسمین بھی شک نہین کہ مہاراجہ صاحب لڑائی کا نشان کھڑا کر سکتے تھے یا بھاگ سکتے تھے لیکن ان دونون صورتون مین جرم کا اقرار متصور تھا اس لیے موافق طبیعت باشندگان ایشیا کے اونھون نے کارروائی کی اور ایشیا کے باشندون پر منحصر نہین بلکہ ہر شخص جو ایسی حالت مین ہوتا وہ اسی طرح کرتا جو مہاراجہ نے کیا سوا اس کے اور کوئی اون کو چارہ نتھا کہ چپ چاپ ہو کر مقدمہ کا نتیجہ دیکھین اگر دمودر پنت کے اظہار دیکھے جائین تو اون سے بخوبی معلوم ہوگا کہ گیکواڑ نے کیا کیا باتین کین اور وہ کس وجہ سے خاموش رہے گیکواڑ پیشیر سے صرف یہی بات نہین جانتے تھے کہ ۹۔ نومبر کو زہر دینے کا حملہ ہوگا بلکہ اونکو یہ بھی معلوم ہوا کہ حملہ ہوا اور کارگر نہوا۔ گیکواڑ اس معاملے کی کارروائی کو غور سے دیکھتے تھے اور لمحہ لمحہ کی خبر وہ منگاتے تھے دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ کبھی گیکواڑ خوش ہوتے تھے اور کبھی خوف کھاتے تھے اور مہاراجہ نے راؤجی کی عقلمندی کی

سختی کی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس قدر پولیس نے تشدد کیا اور اس تشدد کے واسطے رزیڈنسی کا ایک کمرہ جو کھانے کے کمرے کے برابر ہے مقرر تھا اکثر سر لویس پیلی صاحب کی آمد رفت رہتی ہوگی تو کیا سر لویس پیلی صاحب کو بھی میرے دوست اس سختی کرنے مین شریک کرتے ہین یہ کمرہ علیحدہ نتھا اوسمین سے سب لوگونکی آمد رفت تھی پولیس کو ایسا موقع کب ملا جو گواہون پر تشدد کیا مجھکو یقین ہے کہ اس بارے مین جو میرے دوست نے تقریر پیش کی ہے اوسکو ممبران کمیشن تسلیم نہ کرین گے اگر تسلیم نہ کرین گے تو جو علت گیگوار پر قائم کی گئی وہ صحیح و درست ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سر لویس پیلی صاحب بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی جانے والے تھے مگر جب اونہون نے سنا کہ راوجی نے کسی بات کو قبول کیا ہے تو اونہون نے اپنا جانا ملتوی کیا اگر وہ چلے جاتے تو کچھ تحقیقات نہوتی اسبات سے مترشح ہے کہ پولیس کا ارادہ مقدمے کے کھڑا کرنے کا نتھا۔

مائی لارڈ۔ دوسری بات جسکا تذکرہ میرے دوست کرتے ہین یہ ہے کہ اکثر گواہ جو پیش ہوے ہین وہ گیگوار کے شریک تھے اس لیے اونکی شہادت اعتبار کے لائق نہین ہے۔ ہر شخص جو عدالت کی کارروائی سے کچھ بھی واقف ہے وہ جانتا ہوگا کہ ایسی شہادت مین اکثر شک واقع ہوتا ہے مگر ان لوگون کی شہادت اس طرح لی گئی کہ کسی طرح کا شک نہین ہوسکتا اور ہندوستان مین کوئی قانون ایسا نہین ہے کہ اوس شخص کی شہادت جو شریک جرم ہو صحیح نہ سمجھی جاے۔

انگلستان مین یہ قاعدہ ہے کہ جب شخص شریک جرم کا شہادت دیتا ہے تو صاحب جج جوری کو ہدایت کرتے ہین کہ جبتک ایسے شخص کے بیان کی تصدیق نہوجاوے اہل جوری یقین نہ کرے مگر حضور لارڈ چیف جسٹس اسبات سے بھی آگاہ ہون گے کہ اگر جج اشخاص جوری کو ایسی ہدایت نہ کرے تو کوئی نقصان نہین ہے۔

ہندوستان مین اگر شریک جرم کے بیان پر اصل مجرم کو سزا دیجاے تو سزاے قاعدہ نہین ہے۔ مین نے اسبات کا ذکر اسواسطے کیا کہ میرے دوست سارجنٹ بیلن مائن صاحب

الزام نہین دیا گیا اوسوقت سارجنٹ صاحب کچھ نہ بولے مین نے نہایت افسوس
کے ساتھ اون باتون کو سُنا جو میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین مسٹر سوٹر صاحب کی
نسبت تذکرہ کیا اون افسران پولیس کی کارروائی جنکو گورنمنٹ نے اس مقدمہ مین
مقرر کیا تھا کسیطرح لائق اعتراض کے اور گفتگو کے نہین ہے گورنمنٹ اونکی دیانت
اور لیاقت سے بخوبی آگاہ ہے اور مجھکو یقین ہے کہ جب بخوبی غور کیا جاے گا تو اونپر
کسیطرح کا الزام عاید نہوگا مجھکو اپنے دوست سے یہ بات بھی دریافت کرنا مناسب ہے
کہ پولیس کو گیکواڑ پر مقدمہ کھڑا کرنے سے کیا فائدہ تھا کیا میرے دوست مذکور یہان
اسبات کے کہنے کو آئے ہین کہ گورنمنٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ خواہ مخواہ ملھرراؤ کو گدی
سے اوتار دے حالانکہ نہ ایسا خیال تھا اور نہوگا پولیس کے لوگ یہان صرف اسواسطے
آئے تھے کہ آیا درحقیقت دہرو یا گیا یا نہین اگر بمبئی کے پولیس والون کو ملھرراؤ کا
گدّی سے اوتارنا منظور تھا تو بذریعہ دمودر پنت کے آسانی کے ساتھ وہ گدی
سے اوتار دیے جاتے حالانکہ پولیس کو گیکواڑ کے خراب ہونے سے کوئی فائدہ نہین ہے
اور کوئی وجہ گیکواڑ پر تہمت رکھنے کی نتھی۔

گواہون کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ جس قدر تحقیقات ہوی وہ سب صحیح
اور درست ہے۔ لہذا مین چاہتا ہون کہ ممبران کمیشن اپنے دل سے وہ باتین دور
کردین جو پولیس کی نسبت بیان کی گئی ہین۔ اس مقدمے کو پولیس نے نہین بنایا ہے
اگر پولیس نے گواہون کو سکھایا ہوتا تو گواہ ایک ہی بات بیان کرتے کسیقدر جو
اختلاف ہے وہ ہرگز نہوتا اس سے ظاہر ہے کہ پولیس نے بخرا اپنے کام کے اور کوئی
کارروائی نہین کی۔ ابتدا مین تھوڑا سراغ لگا تھا اوس کے بعد زیادہ حالات
معلوم ہوے۔ شروع مین گاڑی والون سے کچھ پتہ لگا تھا وہ آپسمین باتین کرتے
تھے کہ ہم آیا کو گیکواڑ کے پاس لے گئے بعدہ دمودر پنت نے اقرار کیا کہ جس قدر حال
دریافت ہوتا گیا پولیس سے بھی تحقیقات بڑھتی گئی۔

میرے دوست اپنی اسپیچ مین شکنجہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہین کہ پولیس نے کیا کیا گواہون پر

کی نسبت الزام لگاتے ہین لیکن اونھون نے کسیکا نام نہین لیا اگر سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب اس ملک سے واقف ہوتے تو چند باتین جو اونھون نے مُنہ سے نکالین ہرگز زبان پر نہ لاتے خصوص ایسی باتین جو پولیس کی نسبت بطور الزام کہی ہین اکثر آدمیون کی راے پولیس کی نسبت اچھی نہین ہے خصوص وہ لوگ زیادہ ناپسند کرتے ہین جنکا چال چلن خراب ہے یہ لوگ کبھی پولیس کو اچھا نہ کہین گے کیونکہ پولیس کے آدمی ایسے شخصون کی ہمیشہ نگرانی رکھتے ہین میرے دوست کو لوگون نے سکھلایا کہ مسٹر سوٹر صاحب دیدہ و دانستہ اوس کمرے سے چلے گئے جبکہ راوجی کی پیٹی دیکھی جاتی تھی اور اون کے چلے جانے سے یہ غرض تھی کہ اگر پیٹی کی تلاشی اکبر علی کے سپرد کرون گا تو خواہ مخواہ اوسمین کوئی شے نکلے گی۔

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نہایت معزز شخص کی نسبت یہ تہمت لگاتے ہین۔

میرے نزدیک سار جنٹ صاحب کے صلاح کار خراب تھے یہان کے لوگ مسٹر سوٹر صاحب سے بخوبی واقف ہین کیونکہ عرصے سے وہ یہان ہین اور اونکو بجلدوی کارگزاری کے تمغہ کمپنین آف دی اسٹار آف انڈیا کا ملا ہے گو یہ تمغہ ادنی درجہ کا ہے مگر ایسے ہی تمغے ممبران کمیشن پہنے ہوے ہین گو وہ تمغے کسیقدر اعلے درجے کے ہین اسبات کو بھی جانے دو چونکہ وہ انگلش جنٹلمین ہین سار جنٹ صاحب کو چاہیے تھا کہ اونکو ایسی تہمت سے بری رکھتے لیکن اونکو اسبات کا بھی خیال نہ آیا۔

مسٹر سوٹر صاحب کو اپنی آبرو کا بہت بڑا خیال ہے جس طرح مجھکو اور میرے دوست کو اپنی اپنی آبرو کا ہے کوئی شخص نہین چاہتا کہ وہ بدنام ہون۔

سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو اس قسم کی تقریر پیش کی ہے اوس سے مقدمے کی تردید مین کچھ تائید نہین ہوی۔ مسٹر سوٹر صاحب کی نسبت ہرگز ایسا تصور نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ماتحتون کے ہاتھ مین ایک کھلونہ تھے اور نہ یہ خیال ہوسکتا ہے کہ وہ دل سے گیکواڑ کی خرابی و بدنامی کے خواہان ہین۔ اگر مسٹر سوٹر صاحب کی کارروائی انگشت نمائی کے قابل ہوتی تو جب اون کے اظہار مین سوالات کیے گئے تھے تو کس واسطے اون کو

کہ اس زہر خورانی کے مقدمے کی تحقیقات کرائی جائے۔ لہذا صاحب موصوف نے گورنمنٹ کو لکھ کر مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب ۹۔ دسمبر کو ٹرو دے مین کچھ افسر پولیس خبکا مین اوپر نام لے چکا ہون اون کے ہمراہ آئے اور بعض لوگ پیچھے آئے اس لیے مناسب ہے کہ اون لوگون کا کچھ ذکر کیا جاے۔

اکبر علی ۴۴ برس کا ملازم ہے اوسنے سرکاری نوکری ۱۸۳۱ع مین کی تھی اور بجلدے عمدہ عمدہ کارگزاری کے خان بہادر کا سرکار سے اوسکو خطاب ملا اور اس ۴۴۔ برس کے عرصے مین اوس سے کوئی ایسی بات سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب اوسکی نسبت الزام لگائین۔ جب اکبر علی عدالت کے روبرو آیا تو ہر طرح سے پاک وصاف تھا عبد العلی جو اکبر علی کا بیٹا ہے ۲۰ سال سے سرکار کا ملازم ہے اوسنے بھی ایسے ایسے کام کیے کہ خان بہادری کا اوسکو سرکار سے خطاب دیا گیا اس بیس برس کے عرصے مین اوس سے بھی کوئی ایسی خطا سرزد نہین ہوئی کہ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کچھ گفتگو کر سکین۔ گجانند وتل بھی مدت سے سرکاری نوکر ہے اوسنے بھی بعوض اپنی حسن کارگزاری کے راؤ بہادر کا خطاب پایا ہے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب کو لوگون نے بہکایا کہ گجانند وتل سے دربارہ گدی نشینی ریاست کوتہ کے سوالات کرنا چاہیے یہ مقدمہ مسٹر کوگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اور گجانند وتل اوسمین بطور گواہ کے تھے۔

مسٹر جسبٹ ویسٹ صاحب نے جو اپنی تجویز مین فقرہ لکھا ہے اوس سے کچھ تعلق پولیس کو نہین ہے پس ان تین سرکاری ملازمون کی نسبت جو لیق اور کارگزار ہین لوگون نے اونکو سکھایا ہے کہ یہ لوگ گیکواڑ کے دشمن ہین اور گیکوار پر مقدمہ ثابت کرنا چاہتے ہین جو تہمت کہ افسران پولیس کی نسبت لگائی ہے امید ہے کہ ممبران کمیشن مطلق اوسکا خیال نہ کرین گے کوئی وجہ تہمت لگانے کی اونپر نہین ہے اونہون نے کوئی کام ایسا نہین کیا ہے جس سے اونکو شرمندگی ہو۔

میرے دوست سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے اکثر یہ بھی کہا ہے کہ لوگ افسران پولیس

اس کمیشن کا ہوگا وہ نہ صرف تمام دنیا بلکہ خود مہاراجہ صاحب بھی خوشی سے قبول کرین گے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جو کچھ مظلوم رئیس کی نسبت بیان کیا مجھکو بھی سنکر تعجب ہوا کیونکہ سر لویس پیلی صاحب نے بیان کیا ہے کہ مہاراجہ صاحب عزت کے ساتھ حراست مین ہین اور یہ بات صحیح اور درست ہے پھر اونکا کیا ظلم ہوا اور اونکی جایداد چند روز کے واسطے قرق ہوئی ہے اس سے بہتر اور عمدہ کارروائی کوئی نہین ہوسکتی تھی۔ میرے دوست جانتے ہون گے کہ حضور گیکواڑ کا حکومت سے معطل کرنا اور اونکی جایداد کا قرق ہونا نہایت مناسب تھا گورنمنٹ انڈیا نے یہ سب باتین اپنا کام سمجھ کرکے کی ہین اور ان باتون کے کرنے سے کسیطرح کی زیادتی متصور نہین ہے اگر ایسا نہ کیا جاتا تو گورنمنٹ انڈیا کی نسبت یہ سمجھا جاتا کہ اوسنے اپنا کام پورا انجام نہین دیا گیکواڑ کی طرف سے جو تحریری عذر پیش ہوا ہے اوسکا مضمون نہایت عمدہ ہے لیکن اوس تمام تحریر کا مطلب یہ ہے کہ مین نے جرم نہین کیا اور اس بیان کی تصدیق قسم کی رو سے بھی نہین ہوی لہذا ممبران کمیشن اس بیان تحریری کو جیسا چاہین تصور کرلین۔ صرف اس قدر خیال ہوسکتا ہے کہ گیکواڑ نے شاید ایسا کہا ہو مین اپنے دوست کی اس کارروائی پر کچھ انگشت نمائی نہین کرنا چاہتا حقیقت مین میرے دوست نے اظہارات کے خوب رگ و پوست علیحدہ کیے اونکی تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا نہین چاہا بلکہ پولیس نے یہ چاہا کہ گیکواڑ پر تہمت لگے مجھکو پہلے سے خیال تھا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسی پیرایے سے مقدمہ کی تردید کرینگے لیکن یقین نتھا کہ اس طرح صاف صاف پولیس کو الزام دین گے۔ وہ کہتے ہین کہ جس قدر شہادت پیش ہوئی وہ سب پولیس کی ساختہ ہے۔ بنگے گجانند وتل۔ اکبر علی۔ اور عبد العلی کی بنائی ہوئی تھی

مجھکو تعجب ہے کہ میرے دوست کو مسٹر سوٹر صاحب کے اس الزام مین شریک کرنے سے مطلق تامل نہوا۔ ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ سر لویس پیلی صاحب نے بیان کیا تھا کہ بروقت یہان آنے کے منجملہ اور ہدایتون کے ایک ہدایت مجھکو یہ بھی ملی تھی

اوتارا جاسکتا ہے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل بہتر ہے کہ اب ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھین - اوس کے بعد مین اپنا ایڈریس پیش کرون گا اور اگر کمیشن کی اجازت ہو تو ابھی شروع کردون - لہذا ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی -

جواب صاحب ایڈوکیٹ جنرل

بروقت جمع ہونے کمیشن کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل اوٹھے اور اونھون نے کہا -

مائی لارڈ - چیف جسٹس و کمشنران و دیگر صاحبان - اب مجھپر فرض ہے کہ مین آپ سب صاحبون کا خیال اون امورات پر رجوع کردون جنکی نسبت سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنی فصیح و بلیغ اسپیچ مین گیکواڑ کی طرف سے بیان کیا ہے جو شہادتین پیش ہوئین اونکو صحیح اور درست نہ سمجھتا تو مجھ کو اوسوقت جواب کے دینے مین نہایت دقت ہوتی مجھ کو یہ دیکھکر نہایت تسلی ہوئی کہ میرے ایک لائق دوست نے گورنمنٹ کی اس کارروائی یعنے کمیشن کے مقرر کرنے کو نہایت پسند کیا ہے اور اوسیطرح اون کے موکل کو بھی پسند ہے میرے دوست جانتے ہین کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے اس کمیشن سے بڑہ کر دوسرا کوئی طریقہ نتھا اور اگر اس کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوا تو بھی گیکواڑ یا اور کسی شخص کو شکایت کا موقع نہوگا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کا قول ہے کہ اس کمیشن سے بڑہ کر اور کوی کمیشن مین نے نہین دیکھی - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے درحقیقت اپنی وہ لیاقت جسکے واسطے وہ مشہور ہین تمامتر اس مقدمہ مین صرف کی - اگر کمیشن کا فیصلہ گیکواڑ کے برخلاف ہوگا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مقدمہ کی تردید بخوبی نہین کی یا بوجہ کم گوئی اونکی کے اس مقدمہ کا فیصلہ اون کے خلاف ہوا - میرے دوست نے اپنی اسپیچ مین کئی مقام پر گیکواڑ کی ہمدردی ظاہر کی ہے مگر تعریف یہ ہے کہ باوجود ہمدردی کرنے کے اونکی تقریر مین کسیطرح کا فرق نہین آیا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نہ صرف انگلستان مین مشہور ہین بلکہ تمام یوروپ اونکی عمدہ تقریر سے واقف ہے جو کچھ اونھون نے ہمدردی ظاہر کی یقین ہے کہ سب لوگون کے دلون پر اوسکا اثر پہونچا ہوگا اس لیے جو فیصلہ

باقی نہین رہا کوئی شہادت ایسی نہین گذری جسکا اعتبار کیا جاتا مین مشکور ہوا کہ آپ صاحبون نے میری تقریر کو غور سے سُنا جو کچھ مجھسے تقریر ہوسکی مین نے کی مین بخوبی جانتا تھا کہ اس مقدمہ مین کس قدر مجھپر تردید کی ذمہ داری ہے کسی مقدمہ نے ایسا عام کا خیال رجوع نہین کرایا جیسا کہ اس مقدمے نے۔ ہر شخص اس مقدمہ کی طرف خوب غور سے دیکھتا ہے اور اس مقدمہ کی کارروائی پر انگشت نمائی کرے گا۔

میرے نزدیک ایسے درجہ کا شخص جیسا گیکواڑ اول ہی مرتبہ جرم مین ماخوذ ہوا ہے اور اوسکی ایسی کارروائی ہوی ہے۔ ہندوستان کی تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے گورنر جنرل صاحبون نے براہ راست رئیسون کو سزا دی اور خلاف انصاف کے کارروائی کی لیکن فی الحال حضور وائسراے نے مناسب سمجھا کہ ایک بڑے رئیس پر جو تہمت لگائی گئی ہے اوسکی بخوبی تحقیقات ہو اور فی الواقع ایسے ایسے جرمون کا اتہام جو اوپر لگایا گیا اوسکا تحقیقات ہونا ضرور تھا لہذا بطریق مناسب صاحبان انگریز اور رئیسان ہندوستان کو یہ مقدمہ سپرد کیا گیا۔

مائی لارڈ۔ یہ بات دیکھ کر مجھکو نہایت خوشی اور تسلی حاصل ہوئی یہ مقدمہ بہت بڑا ہے۔ میرے نزدیک ہر ایک کونسلی اس مقدمہ کو بڑا مقدمہ کہے گا۔

مائی لارڈ۔ مین پھر میران کمیشن کا شکریہ ادا کرتا ہون اور کہتا ہون کہ آپ یہ خیال نہ کرین کہ مجھسے بڑھکر اور کوئی شخص اسپیچ نہین لکھ سکتا آپ براہ مہربانی اظہارات پر خوب لحاظ کرین اون سے صاف ظاہر ہو جاے گا کہ گیکواڑ محض بے قصور ہے۔ یہ شخص گدی سے فی الحال علیحدہ کر دیا گیا۔ اوسکی حقیر حالت کو اوسکی رعایا نے دیکھا کسی شخص کو اس قدر مجال نہین کہ اوس کے پاس آکر اوسکی مدد روی اور تسلی کرے یا اوس کے حق مین کوئی مفید بات کہے۔ اونہون نے اپنی بے قصوری حلفاً ظاہر کر دی مین جو اوسکا ایک کونسلی ہون تمام مقدمے کی شہادت کو رد کیا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ موافق انصاف اور قانون انگریزی کے اوس کے حق مین انصاف کیا جاے اونے جیب تراش کو بھی ایسے گواہون سے سزا نہین ہو سکتی جیسے گواہ کہ اس مقدمے مین گذرے پس کس طرح ایک رئیس گدی سے

رجوع ہو جاے - اول مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ سوال کیا گیا کہ تو زہر کے دینے کا حال بھی جانتی ہے - پس خیال کرنا چاہیے کہ شروع مین ایک ایسی عورت سے اسطرح کا سوال کرنا کیا ضرور تھا اوسنے خواہ مخواہ جواب دیا کہ مجھ سے ذکر آیا تھا -

صاف ظاہر ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو ترغیب کی اور اکبر علی نے دھمکایا کہ زہر کا ذکر کرنا اوس کے اظہار کے شروع سے آخر تک محض واہیات ہے مین اوس کے اظہار پر بخوبی غور کرکے یہ بیان کرتا ہون کہ اوس کے اظہار مین کوئی بات غور کے قابل نہین ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے دریافت کیا تھا کہ گیکواڑ کی رسائی سالم اور بشونت راؤ تک ہوسکتی ہے اس کہنے سے اونکی یہ غرض تھی کہ مہاراجہ صاحب چاہتے ہین کہ سالم اور بشونت راؤ کو اپنا گواہ قرار دین لیکن اصل حال یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب ایسی کارروائی کی کچھ پروا نہین کرتے اور اون کے صلاح کار بھی بشونت راؤ اور سالم تھے اونکی گواہی دینے کی صلاح نہین دیتے احتمال ہے کہ یہ لوگ دمودر پنت کے سامنے ہون کیونکہ وہ بھی دمودر پنت کی طرح سوال کرتے رہے اور اپنے مالک کو لوٹتے رہے -

شاید یہ لوگ بھی مثل دمودر پنت کے بیان کرتے ہون - میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے بلا تامل اون گواہون کو بلایا جن کی آبرو پر بدنامی کا دھبہ تھا اس لیے سالم کے بلانے مین کیا عذر تھا اور کسواسطے بشونت راؤ کی گواہی نہ لی یہ شخص راؤجی سے بڑھ کر بدذات نہین ہے کہ اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل جانتے کہ یہ لوگ کسی بات کی تصدیق کرین گے تو ضرور اونکو بلاتے اگر مہاراجہ صاحب ان گواہون کو طلب کرتے تو مین ہرگز نہ بلانے دیتا اور اگر معزز گواہون کی ضرورت ہوتی تو اور بہت گواہ ہم پہونچ سکتے تھے مجھکو گیکواڑ کی طرف سے مقدمے کے کھڑا کرنے کی ضرورت نہین ہے - کسی معزز گواہ نے گیکواڑ کو ماخوذ نہین کیا مین اون لوگون کی گواہی ہرگز نہ لیتا جو چند روز تک پولیس کے پاس رہے ہون مائی لارڈ - مین نے اس معاملے مین صحیح کارروائی کی ہے یا غلط مین نے قطعی انکار کیا کہ یہ لوگ گیکواڑ کی طرف سے ہرگز گواہ نہ قرار دیے جائین گے گیکواڑ کی نسبت جس قدر جرم قائم ہوے تھے اون سب کی مین نے تردید کر دی اب کوئی جرم گیکواڑ پر

کہ وہ ڈاکٹر صاحب میرے دوست تھے مجھکو اجازت لینے کی کچھ ضرورت نتھی بہرحال وہ آیا کے پاس
گوگے جب اوسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ اوسکو کوئی آزار نہین ہے صرف اوسکے دل پر صدمہ ہے اسارہ مین
ڈاکٹر سیورڈ صاحب خوب بیان کرتے ہین اونھون نے آیا کو سمجھایا کہ تم اپنے دل کا حال مجھسے کہو تمھارے
دل کو تمھارے پیٹ کو آرام ہوجائیگا ایک مانے مین اوسکے پلستر لگایا گیا تھا اور جب اونسے اپنے دل کا حال
بیان کردیا اوسکے لیے ایسا مفید ہوگا جس طرح کہ قے کی دوا دی گئی ہو بعد اسکے اوسکو آرام ہوگیا ڈاکٹر سوٹر صاحب
(اس موقع پر مسٹر سوٹر صاحب کو ڈاکٹر سوٹر صاحب کہنا چاہیے) بلائے گئے اور اونھون نے اوسکا اظہار
لیکر اوسکا علاج کیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب جسمانی علاج کرتے تھے اور ڈاکٹر سوٹر صاحب روحانی معالجہ کرتے تھے
مین خیال کرتا ہون کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مسٹر سوٹر صاحب سے کس طرح کہتے ہون گے کہ
میرے ہاتھ سے جبتک اوسکو صحت نہو گی علاج کیے جاؤن گا تم اوسکا روحانی علاج
کرو کیونکہ اوسکا دل بے قرار ہے - غرض اوس کے اظہار لیے گئے اوسکا مطلب یہ تھا
کہ جب مین تیسری مرتبہ مہاراجہ صاحب کے ایوان مین گئی تو مہاراجہ صاحب نے مجھسے
دریافت کیا تھا کہ صاحب کو ایسی کوئی دوا دیجا سکتی ہے جسکی وجہ سے میری اون سے
موافقت ہوجائے اوسکا بیان ہے کہ گیکواڑ مجھکو ٹٹولتے تھے کہ مین اسبات کا اون کے کیا
جواب دیتی ہون اب مین لارڈ چیف جسٹس سے دریافت کرتا ہون کہ آپ نے کبھی ایسا
فقرہ کسیکے اظہار مین سنا ہے ٹٹولنے کا لفظ کبھی کسی آیا کے منھ سے آپ نے سنا ہے لیکن
آیا نے نہایت شرم کے ساتھ انکار کیا پس خیال کرنا چاہیے کہ آیا نے اپنا انکار کس صراحت
سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے روبرو بیان کیا مین اب بھی ممبران کمیشن کا خیال رجوع
کرتا ہون کہ آپ نے کبھی ایسا جھوٹ سنا ہے کہ آیا نے کہا ہو کہ لاکھون روپیے کرنیل
فیر صاحب کے اوپر تصدق ہین آیا اپنے تئین بڑی عالم اور فاضل تصور کرتی ہے یہ بیوہ
ضعیفہ عورت بازار کی گپ سن سن کر باتین بنایا کرتی تھی کیا مہاراجہ صاحب کو اس قدر
بھی تمیز نہین ہے جو ایسی عورت سے وہ باتین کرتے اوس کے اظہار مین جو چند سوالات
کیے گئے اون سے دریافت ہوا کہ اوسکا بیان محض غلط ہے اگر کچھ باتین ہوئی تھین تو
شاید صرف اسی قدر کہ کرنیل فیر صاحب پر کچھ جادو کیا جاوے تاکہ اونکا دل میری طرف

ہوئی تھی اور زہر دینے کا تذکرہ آیا تھا وہ اس طرح اپنے بیان کو لکھاتی ہے کہ گویا کرنیل فیر صاحب کی وزیر اعظم تھی اور خود بڑے رعب داب اور بڑے مرتبہ کی عورت ہے کمیشن خود خیال کرسکتی ہے کہ اوسکا اظہار کس قدر صحیح اور کس قدر غلط ہے نوکرون کا بلانا دونون طرف سے ہوا کرنیل فیر صاحب نے گیکواڑ کے نوکرون کو بلایا اور گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب کے نوکرون کو بلایا معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ بڑودہ مین ایسا گذرا ہے کہ دونون طرف سے مخبر نوکر رکھے گئے ۱۸۷۰ء سے سرکار نے تو مخبرون کا نوکر رکھنا موقوف کردیا لیکن شاید کرنیل فیر صاحب کے نزدیک یہ بات اب بھی مناسب تھی قبل ختم کرنے اظہار آیا کے نہین بیان کرنا چاہتا ہون کہ کس کس طرح سے بازاری افواہ اڑ سکتا ہے ان افواہ کو سنکر گیکواڑ اور کرنیل فیر صاحب دونون کو تردد ہوا ہوگا صحیح ہے کہ گیکواڑ جہان دیدہ آدمی ہے مگر ایسی خبرون کے سننے سے متوحش ہوگئے ہونگے اور کرنیل فیر صاحب کی نسبت مجھکو سخت تعجب ہے کہ وہ باوجودیکہ ایسے معزز عہدہ پر ایسی ریاست مین تھے جو بجاے ایک سلطنت کے تصور ہوسکتی ہے مگر اونھون نے تمام لوگون کی باتون کو سنا اور جھوٹے آدمیون کو منہ لگایا خصوص اونکا ایک مخبر خاص ایسا شخص تھا جو گیکواڑ کا جانی دشمن تھا آیا نے جو اول مرتبہ سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسمین ہماری کا اونسے کچھ ذکر نہین کیا لیکن اوس کے بعد وہ بیمار پڑگئی اور اسپتال کو بھیجی گئی آیا بیان کرتی ہے کہ مہینے کس طرح رمضان کے مہینے مین مہاراجہ صاحب سے باتین کین آیا کا یہ بیان کس قدر بیجا ہے ۱۸ دسمبر کو جو آیا کا اظہار لیے گئے اوسمین آیا نے ذکر نہین کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھ سے کچھ ذکر زہر کے دینے کا کیا تھا اور اور ملاقاتین جو آیا کی مہاراجہ صاحب سے ہوئین اوسمین صرف جادو کا ذکر ہے جب آیا اسپتال مین تھی باوجود بیماری کے اونسے طول طویل اظہار دیے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بھی کچھ ذکر آیا کا کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو آیا کا بہت بڑا خیال تھا اسباب کو وہ خود متصرف ہین لیکن میری عقل کام نہین کرتی کہ اونکو اس قدر خیال آیا کا کیون تھا شاید آیا مین کوئی بات ایسی تھی جس سے صاحب کے دل کو کشش تھی اور کسی بات پر اونکا دل فریفتہ ہوا ہوگا لیکن جب وہ کمیشن کے روبرو آئی اوسکی جادوگاہی نے کسی پر اثر نہ کیا مجھکو اوس کے دیکھنے کا بخوبی موقع ملا لیکن مجھپر کچھ بھی اثر نہوا ڈاکٹر صاحب جانتے تھے کہ وہ گیکواڑ کے محلون مین جایا کرتی تھی لیکن اونھون نے اسبات کا مطلق خیال نہ کیا اوسکا علاج ایک ڈاکٹر صاحب کرتے تھے لیکن پھر بھی بغیر اون ڈاکٹر کی اطلاع کے اوسکے پاس ڈاکٹر صاحب گئے جب وجہ دریافت کی گئی تو اونھون نے بیان کیا

تھا لیکن کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑے حالات معلوم ہوتے تھے بہرحال مہاراجہ صاحب مظلوم ہین کرنیل فیر صاحب کی زیادتی معلوم ہوتی ہے اور آیا کا جو بیان ہے اوسپر ہرگز یہ یقین نہین ہے مہاراجہ صاحب اوس سے قطعی انکار کرتے ہین مین آپ سے پوچھتا ہون کہ مہاراجہ صاحب آیا سے کیا باتین کرتے تھے آیا کو سرکاری پولٹیکل معاملات کیا معلوم ہوسکتے تھے جو وہ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیتی مہاراجہ صاحب خوب جانتے ہونگے کہ آیا کو اس معاملے مین کچھ تعلق نہین ہے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے ظاہر کیا ہے کہ آیا سے بھی زہر کے دینے کا کچھ ذکر ہوا تھا بعد راؤجی اور نرسو زہر کے دینے مین شریک کیے گئے لیکن شہادت سے یہ بات ظاہر نہین کہ راؤجی اور نرسو اور آیا سے کچھ گفتگو ہوئی ہو اور گاڑی بانون کی شہادت سے مجھکو انکار نہین ہے جنھون نے بیان کیا ہے کہ ہم گیکواڑ کے محل مین لے گئے میری کہنے سے یہ غرض ہے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل بھی یہی سمجھین گے کہ عجب نہین جو ان لوگونکی شہادت صحیح ہو اور آیا کو سوار کرکے لے گئے ہون اور آیا گیکواڑ کے ملازمون کی ملاقات کے واسطے گئی ہو اور اوسنے طرح طرح کے زٹل قافیے اوڑائے ہون لیکن آیا کا یہ بیان کہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس گئی تھی محض غلط ہے آیا نے جو تاریخ اپنے جانے کی پولیس کے اظہارون مین بیان کی ہے اوس تاریخ مین اختلاف ہے کیونکہ عدالت مین اوسنے اور کچھ بیان کیا معلوم ہوتا ہے کہ جب پولیس نے اوسپر سختی کی اوسوقت آیا نے بموجب اونکی خواہش سے بیان کردیا یہ عجیب بات ہے کہ آیا اوس زمانے مین نہین گئی جبکہ نرسو اور راؤجی نے اخیر مرتبہ زہر کا بیان کیا ہے کہ نرسو اور راؤجی نے ۵- اور ۶- نومبر کو زہر دیا اونہین تاریخون کا آیا سے بھی ذکر کیا گیا تھا اور اوس سے جو زہر کے دیے جانے کا ذکر کیا تھا اوسکو نرسو اور راؤجی کے زہر دینے سے کچھ تعلق نتھا آیا سے کہا گیا تھا کہ تم بطور خود علیحدہ زہر دو کہین بیان ہے کہ آیا نے انکار قطعی کیا اس انکار پر کمیشن کو لحاظ رہے شیخ داؤد کہتا ہے کہ دیوالی سے تین چار روز پہلے یعنے ۵-۶-۷- نومبر کو آیا سے گفتگو ہوئی تھی اور آیا بھی کہتی ہے کہ انھین دنون مین مجھ سے اور مہاراجہ صاحب سے گفتگو

معلوم ہوجاتا ہوگا افسوس ہے کہ ان لوگون نے خواہ مخواہ حضور گیکواڑ کو متہم کرکے
بری بری باتین کین - اخبارات انگریزی وغیرہ نے ایسی غلط باتین تحریر کین کہ ہرایک
شخص کا خون جوش کھا گیا مین اوس ملک کا باشندہ ہون جہان بالکل آزادی ہے،
اگر کسی اخبار مین وہان ایسا لکھا جاتا تو اوس اڈیٹر کو سزا پر سزا ہوتی اور یہ خیال نہ
کیا جاتا کہ کیسے بڑے اخبار کا اڈیٹر تھا کیونکہ اوسنے اپنی تحریرات سے سرکار کا خیال انصاف
سے پھیر دیا مین پھر کہتا ہون کہ گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے
معلوم ہو کہ گیکواڑنے زہر دیا ہے یا کسیطرح وہ مجرم ہین -
کرنیل فیر صاحب کے کان لوگون نے مدت سے بھر رکھے تھے خصوص بھاپو ناکر نے ٹفن
سے پہلے کرنیل فیر صاحب انکار کرتے تھے کہ بھاپو ناکر نے مجھکو زہر کی اطلاع نہین کی
لیکن ٹفن کھانے کے بعد اقرار کیا کہ اسی شخص نے مجھکو اطلاع دی تھی جب بھاپو ناکر
بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ مین نے فلان شخص سے سنکر اطلاع دی مگر وہ شخص نہین بلایا گیا
جس سے کہ اوسنے سنا تھا - گیکواڑ پر جو دوسرا جرم ہے کہ رزیڈنسی کے نوکرون سے خبرون
کے پانے کے لیے میل جول کیا گیا اسمین یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس طرح میل جول کا
کرنا کسی شخص کے ضرر پہونچانے کے واسطے ہوا تھا یا نہین لیکن کرنیل فیر صاحب نے بھی خبرون
کے معلوم کرنے کے واسطے لوگون سے میل کر رکھا تھا اسبات سے کسی شخص کو انکار نہین
ہوسکتا کہ بھاپو ناکر کرنیل فیر صاحب کا مخبر نتھا گو اس شخص کو روپیہ نہین دیا مگر کرنیل
فیر صاحب اوسکی ہرایک بات کو سنتے تھے گیکواڑ کو کس قدر ناگوار ہوتا ہوگا کہ جو شخص میرا
دشمن ہے اوسی سے صاحب رزیڈنٹ ربط رکھتے ہین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جب بطہ
تیار ہوتا تھا اوسوقت کرنیل فیر صاحب کو اطلاع ہوگئی تھی پس اسیطرح اونکو گیکواڑ
کی ہرایک کارروائی سے خبر ہوجاتی تھی گو اونھون نے بھاپو ناکر کو کچھ نہین دیا لیکن
بھاپو ناکر نے گیکواڑ کے نوکرون کو روپیہ دے کر حالات دریافت کیے ہون گے -
مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی کی خبرون سے زیادہ فائدہ نتھا مثلاً آپاسے ایک چٹھی لکھی
تھی جسمین رزیڈنسی مین کھانا ہونے کا ذکر تھا بھلا اوس سے مہاراجہ صاحب کو کیا فائدہ

ہوا ہوگا۔ پہلے مین بیان کرچکا ہون کہ کرنیل فیر صاحب نے اپنی ایک چٹھی مین لکھا تھا
کہ مین نے صحیح خبر پائی ہے کہ مجھکو زہر دیا جائیگا ایسی خبرون کے پانے سے آدمی کا دل
بہت کچھ پھر سکتا ہے اوسی روز اونھون نے جلدی کرکے گورنمنٹ مین لکھ بھیجا کہ مجھکو
زہر دیا گیا بعد اس کے کرنیل صاحب بیان کرتے ہین کہ مہاراجہ صاحب سے اور مجھسے
کیا کیا باتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے اون سے بیان کیا کہ بوجہ مٹھائی کھانے کے
میری حالت بھی ایسی ہی ہوگئی ہے بلکہ اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ شہر مین ایسی ہماری
بہت ہے مہاراجہ صاحب نے یہ گفتگو شروع نہین کی تھی بلکہ کرنیل صاحب نے خود اس
تقریر کو چھیڑا تھا جو گفتگو مہاراجہ صاحب نے کی اوس سے یہ بات مترشح تھی کہ مہاراجہ
کرنیل فیر صاحب کو ٹال دین تاکہ اونکو ظاہر ہو کہ مجھکو زہر دیا گیا اگر زہر کا دیا جانا صحیح
ہے تو کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ مہاراجہ صاحب کو معلوم ہو کہ کرنیل فیر صاحب کو
۹۔ نومبر کو زہر دیا گیا ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور کرنیل فیر صاحب کی جو شہادت لی گئی
اوس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ گویا لوگون نے دن اور وقت زہر دینے کا مقرر کرلیا
تھا لیکن درحقیقت کوئی وقت مقرر نہین ہوا تھا بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ جب موقع ملے زہر
ڈال دینا ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اپنے صغیر سن کے خیالات کو اس غرض سے کام فرمایا
کہ جو کچھ اون کے خیالات ہین اور ون کے بھی منقوش خاطر ہو جائین گے جب مہاراجہ صاحب
کرنیل فیر صاحب کے سامنے آئے تو اون کے بشرے سے کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی
تھی جس سے یہ بات معلوم ہو کہ وہ اس ارادے مین شامل ہین اور نہ مہاراجہ صاحب
کی کوئی ایسی حرکت ثابت ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اونھون نے کبھی ایسا ارادہ بھی کیا
ہو اونھون نے کرنیل فیر صاحب سے اوس روز اسیطرح ملاقات کی جس طرح کہ ہمیشہ
کرتے تھے اور ایسی ملاقات نہین کی جس سے دریافت ہو کہ وہ خون کے کرنے مین شریک
ہین ہندوستانی رئیسون کی طبیعت سے بخوبی واقف نہین ہون لیکن اس قدر جانتا
ہون کہ جیسے طبیعت ہم لوگون کی ہے اوسیطرح کی طبیعت اونکی بھی ہوتی ہوگی جب
خیال کرتے ہون گے تو خوف و تردد ضرور ہوتا ہوگا اور یہ خوف اون کے چہرے سے

تھے اور رکھتے ہین کہ مجھکو شک ہوا تھا کہ مرہم مین کوئی چیز ڈال دی گئی تھی جسکی وجہ سے میرا پھوڑا بڑہ گیا تھا اور بروقت غور کرنے کے کرنیل صاحب کو شک ہوا کہ اوسمین سنکھیا ڈالی گئی ہے لیکن مرہم مین سنکھیا کا ڈالا جانا مین نے بالکل غلط اور رد کردیا ہے اس کے بعد وہ ان ایام کا ذکر کرتے ہین جن دنون مین شربت مین زہر دیا گیا تھا وہ اپنی طبیعت کا حال ستمبر اور اکتوبر کا بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کہ ۶۔ یا ۷۔ نومبر کو زہر دیے جانے کا حملہ ہوا لیکن شہادت سے ثابت نہین ہوتا کہ ان تاریخون مین حملہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے کہ آدمی کا خیال کس قدر دوڑتا ہے جو کچھ اون کی طبیعت کی حالت ان تاریخون مین ہوئی تھی وہ محض خیال تھا۔ شربت پینے کے بعد وہ عجیب طرح شربت کے پھینکنے کی بیان کرتے ہین حالانکہ مناسب یہ تھا کہ جو شخص شربت بناتا تھا اوسکو بلا کر کہتے کہ تمنے یہ شربت کیسا بنایا ہے اگر تمام شربت کو کرنیل صاحب رہنے دیتے اور ڈاکٹر صاحب کو دکھا کر امتحان کراتے تو نہایت مناسب تھا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر سورڈو صاحب نے بھی نہایت عجلت کی کیونکہ اونہون نے تلچھٹ کو چھان لیا اور پانی کو پھینک دیا۔ کرنیل صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ جہان مین نے شربت پھینکا تھا وہان ایک کھڑکی تھی اور کھڑکی کے آگے برآمدہ تھا وہان برآمدے مین معلوم ہوا کہ پسا ہوا سنکھیا اور ہیرا شربت مین ملی ہوئی تھی سب سے بڑہ کر یہ بات ہے کہ جب دو تین روز کے بعد برآمدے کی زمین کھورچی گئی تو اوس مٹی مین پسا ہوا ہیرا اور سنکھیا ملی امید ہے کہ ممبران کمیشن اس کھورچی ہوی مٹی پر اپنے خیال زیادہ رجوع نہ کرین گے مگر ہان جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا وہ قابل غور ہے۔

کرنیل صاحب کہتے ہین کہ جب مین نے شربت کو پھینک دیا تو کسیقدر تلچھٹ سیاہی مائل گلاس مین رہ گیا اوس کے بعد اپنی طبیعت کی کیفیت بیان کرتے ہین کہ وہی کیفیت ہوگئی جو پیشتر ہوئی تھی یہ سارا قصہ عجیب معلوم ہوتا ہے شربت کا پھینک دینا اور کسی آدمی کو نہ بلانا اور منہ مین تانبے کا سامزہ ہونا اور تلچھٹ کا سیاہی مائل ہونا یہ سب باتین عجیب غریب معلوم ہوتی ہین یقین ہے کہ اظہار سنکر ممبران کمیشن کو تعجب

جو باغ مین کارروائی کی وہ ظاہر ہوچکی ہے اور جب نرسو کنوئین مین گرا تھا اوسکا حال بخوبی معلوم ہوچکا ہے لیکن جب نرسو پولیس کے گارد مین تھا تو وہ کس طرح کنوئین مین گرا کیا وہ عین کنوئین کے برابر کھڑا ہوا تھا جو گر پڑا حالانکہ مشہور یہ ہے کہ پولیس کے آدمی اوس کے ساتھ تھے اور اون مین سے بھاگ کر وہ کنوئین مین گرا یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے مسٹر سوٹر صاحب بیان کرتے ہین کہ یہ شخص پلٹن کی گارد مین تھا پولیس کے لوگ اوس کے پاس جاسکتے تھے کیا یہ بات غیر ممکن ہے کہ پولیس والون نے اوسکو تعلیم نہ کیا ہو مین نہین چاہتا کہ اوس کے اظہار ممبران کمیشن کو پھر بادو لادون۔ کیونکہ اوسنے ہر ایک سوال کے جواب مین یہی بیان کیا کہ میری قسمت مین یہی لکھا تھا نرسو کے باب مین مجھکو اور کچھ کہنا باقی نہین ہے۔

اس تمام مقدمہ کی تحقیقات مین کوئی وجہ ظاہر نہین کی گئی کہ زہر دیے جانے کی وجہ کیا تھی نوکر اپنے حاکم سے بہت خوش تھے کیا اونکو صرف وعدے پر یقین آگیا تھا کہ مجکو روپیہ ملے گا اور اون کے حاکم نے جو جو مہربانی کی تھی اوسکو بھول گئے اور شربت مین زہر ڈالدیا اگر اونکا حاکم مرجاتا تو قاتل بنتے اور کوئی صورت اون کے بچنے کی نہوتی۔ دمودر پنت کی نسبت بخوبی بیان کرچکا ہون یہ سب شہادت لوگون کی بے بنیاد اور غلط ہے اور کسیطرح لائق اطمینان کے نہین ہے۔

مہاراجہ صاحب کے واسطے بہت لوگ اسبات پر آمادہ ہوے کہ اون کے حق مین جھوٹ بول بول کر اون کو پھانسین ان لوگون کو معافی کا وعدہ دیا گیا پولیس والون کو اپنی ترقی کی امید ہوگی بہرصورت لوگ چاہتے ہین کہ اس بیچارے رئیس کو سزا دلائین مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ قبل بیان کرنے اظہار کرنیل فیر صاحب کے ان سب گواہون کی شہادت کی نسبت ذکر کیا جاے۔ اب ممبران کمیشن کا خیال ان جوابات پر رجوع کرنا ہون جو کرنیل فیر صاحب نے مجھکو دیے ظاہر ہے کہ جبتک بخوبی سوالات نہ کیے جائین اور زور نہ ڈالا جاوے صحیح حال معلوم نہین ہوسکتا۔

صاحب موصوف کا بیان ہے کہ سالم اور بشونت راو دونون رزیڈنسی کو آیا کرتے

کربن یہ بہت بڑا معاملہ ہے کہ پوڑیہ کے رنگ مین اس قدر اختلاف ہے۔
میرے نزدیک شاید لوگون نے بازار مین مشہور کردیا کہ فیر صاحب کو زہر دیا گیا مگر
حقیقت مین زہر نہین دیا گیا۔ نرسو ۲۳۔ دسمبر کو گرفتار ہوا۔ ۲۴۔ دسمبر کو راوجی سے
اوسکا مقابلہ کرایا گیا۔ گجانند۔ اکبر علی۔ عبد العلی۔ اوسوقت موجود تھے لیکن سوٹر
صاحب اوسوقت نتھے گجانند اسبارے مین کہتا ہے کہ مین نرسو کو میدان مین بیٹھے
ہوے بیٹھا تھا اور وہان اکبر علی اور عبد العلی بھی موجود تھے اوسوقت راوجی بلایا
گیا اور اوس سے کہا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کرلیا۔
گجانند وغیرہ نے بہت بڑی کوشش کی مگر اونکی سب کارروائی ظاہر ہوگئی اونہون
نے ایک مرتبہ چاہا تھا کہ سرکار نرسو کا بھی قصور معاف کردے لیکن مسٹر سوٹر صاحب
اور سر لویس پیلی صاحب نے کہا کہ تمھاری خطا ہرگز نہ معاف ہوگی مگر اوسکا جرم سب سے
کم تھا اونسے کچھ بیان زبانی کیا تھا مسٹر سوٹر صاحب کہتے ہین کہ اوسوقت مین نے کثرت
کام کیوجہ سے اوسکا بیان تحریر نہین کیا حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ ضروری تھا سب
کامون کو چھوڑکر یہ کام کرنا چاہیے تھا کیا اس کام کو وہ اپنا کام نہین سمجھتے تھے گو یہ
بیان صحیح تھا یا غلط تھا مگر وہ بیان ایک خونی کا تھا بہرصورت لازم تھا کہ فی الفور
لکھ لیا جاتا جب مسٹر سوٹر صاحب کو خاص اسی مقدمے سے تعلق تھا اور جو کام اوسوقت
کرتے تھے اسی مقدمے کے متعلق ہوگا اس سے بڑھکر اور کون کام ہوگا کہ ایک شخص
جو فی الحال اقرار کرتا تھا اس اظہار کے نہ لینے کا مسٹر سوٹر صاحب کوئی معقول جواب
نہین دے سکتے۔
سر لویس پیلی صاحب کا بیان اون کے بیان سے مختلف ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے
اسوجہ سے نرسو کی گواہی فوراً نہین لکھوائی کہ مین چاہتا تھا کہ وہ بخوبی غور کرے کہ
مین کیا لکھانا چاہتا ہون وہ بیان نہین کرتے کہ بوجہ عدیم الفرصتی سوٹر صاحب کے
اوس کے اظہار نہین لیے گئے۔ بعد اس کے پولیس والون کے پہرے مین سپرد
کیا گیا۔ اس وقفہ مین پولیس کو کارروائی کرنے کا اور بھی موقع ملا ہوگا پولیس نے

بھاپوناکر کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اگر کرنیل فیر صاحب سے زہر دینے کی خبر کیجاے گی تو وہ تبدیل نہون گے۔ کیونکہ جب ایک مرتبہ تحقیقات شروع ہوجاے گی تو سرکار کو گیکواڑ کی عداوت فیر صاحب سے ثابت ہوجاے گی۔ راؤجی اپنی شہادت مین بیان کرتا ہے کہ جو چیز زیادہ مہلک تھی اوسکو مین نے پھینک دیا یعنے شنکھیا کی دوا اور سنکھیا بھی تھوڑی ڈالدی اور بیان کرتا ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین وہ سیاہی مائل تھین اور کرنیل فیر صاحب بھی کہتے ہین کہ تلچھٹ سیاہی مائل تھا۔ مگر ڈاکٹر سیورڈ صاحب کہتے ہین کہ اوسکی رنگت ہلکی بھوری تھی۔ ایک بات اور ہے کہ اگر سنکھیا کا استعمال ہوا تو سنکھیا سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ کرنیل فیر صاحب سنکھیا کا ہونا اسوجہ سے بھی بیان کرتے ہین کہ اون کے منھہ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا لیکن ڈاکٹرون نے جو تلچھٹ کو دیکھا تو کوئی خبر اوسمین ایسی نہین ملی جسکا مزہ تانبے کا سا ہو۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل اسبارے مین کہین گے کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب نے کس طرح تلچھٹ مین سنکھیا پائی لیکن مین اسبارہ مین زیادہ تقریر نہین کرسکتا جب کوشش کی گئی تو کسیقدر سنکھیا ملی اگر اس قدر کوشش نہ کیجاتی تو ہرگز سنکھیا نہ ملتی کرنیل فیر صاحب نے خفیہ طور سے یہ خبر پائی تھی کہ مجھکو لوگ سنکھیا دینے والے ہین بلکہ یہان تک اونکو معلوم ہوگیا تھا کہ سنکھیا اور توتیا اور پسا ہوا ہیرا اوسمین ملا ہوا ہے یہ خبر اونکو بھاپوناکر نے بلونت راؤ سے سنکر اون سے کہی تھی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس بات کی شکایت کرنے کے واسطے بلونت راؤ کو طلب نہین کیا سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کا مزہ مثل تانبے کے نہین ہے اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل اس بات کو ثابت کرین کہ تلچھٹ مین توتیا تھا تو صرف ہیرے اور سنکھیا کا ہونا جو مشہور ہے غلط قرار پائے گا نرسو بیان کرتا ہے کہ اس پوڑیہ کی رنگت سیاہی مائل تھی اور ایسا ہی کرنیل فیر صاحب بھی بیان کرتے ہین مگر ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کہتے ہین کہ بھورا رنگ تھا اس اختلاف کے بارے مین کوئی کیا کہہ سکے کیا سب لوگ اندہے ہوگئے تھے جو ہلکے بھورے رنگ کو سیاہی مائل بیان کیا اور کیا رزیڈنسی کے ملازم چاہتے تھے کہ اپنے حاکم سے دل لگی

کہ دمودر پنت نے کرنیل صاحب کو مارڈالنا چاہا تھا اور پھر سالم اور لیفٹنٹ
کو شہادت مین شریک کیا تھا تاکہ جو کچھ اونسے تغلب کیا ہے اوس سے بری
رہے اور مہاراجہ صاحب ماخوذ کیے جاوین یہ لوگ اس معاملے مین مہاراجہ صاحب
کا ذکر نہین کرتے ہین اگر دمودر پنت پر جرم قائم کیا جائے تو اس شخص پر سلسلہ وار
ایسی شہادت ہے کہ اوسپر ہر طرح سے جرم ثابت ہو سکتا ہے ہر شخص کی گواہی سے
ثابت ہے کہ دمودر پنت نے زہر دیا اس بیان سے میری یہ غرض نہین ہے کہ زہر کا
دیا جانا تسلیم کرتا ہون بلکہ جو خیالات میرے ذہن مین گذرتے ہین اونکو کمیشن کے
روبرو پیش کرتا ہون جو حالت دمودر پنت کی اوس زمانے مین ہوگی اوسکو
جانتا ہون کیونکہ رزیڈنسی مین دمودر پنت کے جانے کی ممانعت تھی اور اوسکو
دھمکی دی گئی تھی کہ تمھارے حساب کتاب کے کاغذ دیکھے جائین گے اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ اسی شخص نے صاحب رزیڈنٹ کو مارڈالنا چاہا تھا اور میرے نزدیک
یہ بات غیر ممکن نہین ہے مہاراجہ صاحب کو صاحب رزیڈنٹ کے مارڈالنے سے کوئی
فایدہ نتھا مین وجوہات بیان کرچکا ہون کہ صاحب رزیڈنٹ کے مارڈالنے مین
دمودر پنت کا فایدہ نتھا نہ مہاراجہ صاحب کو لیکن جب رزیڈنسی کے نوکرون کا
خیال آتا ہے تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ اونکو اپنے حاکم کے مارڈالنے سے کیا فایدہ
تھا کیونکہ اونکو اپنے حاکم سے کبھی کوئی شکایت نہین ہوئی تھی اگر صاحب رزیڈنٹ مرجائے
تو وہ سب آفت مین پڑجاتے نزسو موقوف ہوجاتا اور اگر کرنیل فیر صاحب موقوف
ہوجاتے تو بھی اونکو کیا فایدہ تھا ان لوگون سے بڑھ کر اور چالاک آدمیون کا بھی
ذکر ہوا ہے مثلاً بھایو پونا کر جو کرنیل فیر صاحب کے کان مین ہر وقت پھونکا کرتا تھا
اور ہر ایک معاملے مین اپنی واقفیت ظاہر کیا کرتا تھا اوسنے کرنیل فیر صاحب سے
خریطہ کا حال بیان کیا اوسکو کرنیل صاحب کے موقوف ہونے کا احتمال ہوگا۔
رزیڈنسی کے نوکر چاہتے ہون گے کہ کرنیل صاحب عہدۂ رزیڈنسی پر بدستور قائم
رہین اور اونکی جان لینا نہ چاہتے ہون گے۔

پڑ گئے تھے لیکن میری راے نہین ہے شہادت سے ثابت ہوا کہ ۹- نومبر سے ۱۵- روز پیشتر اونکی یہ حالت ہوئی تھی ستمبر مین اون کے ایک پھوڑا بھی نکلا تھا کرنیل فیر صاحب اسبات کا یقین کرانا چاہتے ہین کہ لوگ مجھکو تھوڑا تھوڑا زہر دیتے تھے تاکہ رفتہ رفتہ وہ مجھکو مارین شیشی کا بیان مین کرچکا ہون راؤجی کہتا ہے کہ مین نے اوس شیشی کی دوا کا استعمال نہین کیا اور اوسکو پھینک دیا اس لیے کرنیل صاحب کو جو تکلیف ہوئی وہ نہ شیشی کی دوا سے ہوئی اور نہ زہر سے ہوئی اب مین مہاراجگان کا خیال اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ ۵- نومبر کو جب نرسو گیکواڑ کے محل مین گیا تھا تو مہاراجہ صاحب نے اوسکو بڑی بڑی گالیان دین تھین- مین چاہتا ہون کہ اون گالیون کا ترجمہ دونون مہاراجہ صاحب کے روبرو کیا جائے تاکہ اونکو معلوم ہو کہ ایسی گالیان ملہار راؤ کی زبان سے نکلی ہون گی یا نہین-

دونون مہاراجہ صاحب جانتے ہون گے کہ ایسی ایسی گالیان ہندوستان کے رئیس زبان پر لاتے ہین یا نہین مین نے سنا ہے کہ یہ گالیان نہایت فحش تھین- مین نے اونکا ترجمہ بوجہ اون کے گندہ ہونے کے انگریزی مین نہین کرایا کیونکہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ان گالیون کا ترجمہ ہونا فضول ہے اس لیے مین چاہتا ہون کہ وہ گالیان دونون مہاراجہ صاحب کے روبرو بیان کیجائین-

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ وہ گالیان ہندوستانی زبان مین لکھی ہوئی ہین سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر ہندوستانی زبان مین لکھی ہین تو کافی ہین امید ہے کہ جو درخواست مہاراجگان سے مین نے کی ہے وہ منظور ہو-

اب ایک اور بات پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون راؤجی کہتا ہے کہ نرسو نے جو مجھکو پوڑیہ دی تھی اوسمین کوئی چیز سیاہی مائل تھی اور بیان ہے کہ سیاہ چیز کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی گئی اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ دو مودر پنت نے بذریعہ بیشونت راؤ اور رسالہ کے بھی پوڑیان بھیجی تھین نرسو کی نسبت بیان ہے کہ جسنے اس شخص کو پوڑیان دی گئین اور اوسنے راؤجی کو دین اس لیے صاف ظاہر ہے

کے زہر خورانی کی علت مین ہم ماخوذ ہوگئے تو ہمکو کچھ بھی نہین ملا دونون شخص
بیان کرتے ہین کہ ہمسے وعدہ ہوا تھا کہ اگر زہر خورانی مین ہم کامیاب ہون گے
تو ہر ایک کو لاکھ لاکھ روپیہ انعام ملے گا لیکن اس ملک کے باشندے ایسے وعدے کو جبتک
کہ اون کو نقد روپیہ نہ ملے نہین مانتے ہین یہ لوگ بڑے بے وقوف تھے جو ایسے وعدہ
کو مان لیا رز سو کے بیان سے مترشح ہے کہ اوسنے اس معاملے مین بہت کم کارروائی
کی اور آخر کو پشیمان ہونا ظاہر کیا راؤجی جو دمودر پنت کا حال بیان کرتا ہے وہ صرف
اسی قدر ہے کہ مین دمودر پنت سے واقف تھا لیکن بذات خود میری اوس سے ملاقات
نتھی کیسی عجیب بات ہے کہ ایک شخص خون مین شریک ہو اور بذات خاص ملاقات
نرکھتا ہو دمودر پنت اپنے اظہار مین بیان کرتا ہے کہ راؤجی میرے گھر پر آیا اور کچھ
کتابین رزیڈنسی سے چوراکر لایا تھا جبتک مین نے اونکی نقل نہ لی وہ میرے مکان
پر ٹھہرا رہا ایسے اختلاف سے یہ بات ظاہر ہے کہ تین آدمیون نے ان لوگون کو سکھایا
ایک کو گجانند نے دوسرے کو اکبر علی نے تیسرے کو عبد العلی نے اونھون نے مقدمہ کو
ضرور کھڑا کر دیا لیکن یہ نہ سمجھے کہ جب بخوبی تحقیقات ہوگی تو بے شک اختلاف پڑجائیگا
ان لوگون کو اسبات کا بڑا افسوس ہوگا کہ ہمنے پہلے سے کیون نہین سمجھ لیا اس اختلاف
سے صاف ثابت ہے کہ مقدمہ جھوٹا ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل کہین گے کہ گواہون
کے مختلف بیان سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اونکا بیان صحیح ہے لیکن نہین اگر صحیح
ہوتا تو کسیقدر اختلاف ہوتا نہ اس قدر اختلاف جو اون کے بیان سے ثابت ہوا اونکے
بیان کو مین کس طرح یقین کرون کہ شروع سے آخر تک بالکل اختلاف ہے مین اسقدر
کمیشن کے روبرو گفتگو کر چکا ہون کہ اب کمیشن کا زیادہ وقت ضایع کرنا نہین چاہتا
کرنیل فیر صاحب نے اپنی شہادت مین بیان کیا ہے کہ اونکا سر گھوما کرتا تھا اور دماغ
کند ہوگیا تھا کوئی بات اون کے سمجھ مین نہین آتی تھی اور اسبات کا اونکو نہایت
تعجب تھا لیکن مجھکو یہ تعجب ہوتا ہے کہ ان زہر کی پوڑیون کا بیان اوسوقت ہے
جبکہ وہ اچھے ہوگئے تھے کرنیل فیر صاحب کی شاید یہ راے ہو کہ وہ اسی زہر سے بیمار

ہے کہ ان لوگون نے اوسمین سے کچھ باقی نرکھا مہاراجہ صاحب کا جس قدر اس مقدمے مین تعلق ہے مجھکو بالکل غلط معلوم ہوتا ہے بیان ہے کہ بشونت راؤنے پانسو روپیے راؤجی کو دیے تھے اور وہ روپیہ جگا لایا تھا اوسکی شہادت صاحب ایڈجوٹنٹ جنرل نے پیش کی لیکن جگا کی شہادت مین اختلاف ہے اسوجہ سے وہ لائق اعتبار کے نہین ہے ایک اور شخص مسمی کاربھائی کی نسبت بھی راؤجی اور نرسونے بیان کیا ہے کہ وہ بھی ایک مرتبہ اون کے ساتھ گیکواڑکے محل کو گیا تھا۔

زود نویس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کاربھائی ماہ مئی۔جون۔ یا جولائی مین اونکے ساتھ گیا تھا لیکن اکتوبر نومبر مین جانا ثابت نہین ہوتا گواہ مذکور اسواسطے پیش کیا گیا کہ زہر دیے جانے کی شہادت کی تصدیق ہو دو شخص نرسو اور راؤجی کی تصدیق شہادت کے واسطے پیش کیے گئے لیکن ان دونون کے بیان مین بھی اختلاف ہے کوئی شہادت صاف صاف پیش نہین ہوئی جس سے راؤجی نرسو کے بیان کی صداقت ہو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ وہ گیکواڑکے محلون مین گئے اور پان سو روپیہ راؤجی کو ملا تھا بعدہ کچھ ثابت نہین ہوتا کہ راؤجی کو ایک حبہ بھی دیا گیا ہو پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ پان سو روپیہ خبرون کی اطلاع کے واسطے دیے گئے تھے۔

اون لوگون نے زہر دینے کے واسطے کچھ روپیہ نہین پایا ان دونون گواہ کا بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے تو ہمکو مہاراجہ صاحب سے روپیہ مانگنے کا منھ نہ پڑا اور نرسو کہتا ہے کہ آٹھ سو روپیے مین نے پایا لیکن یہ روپیہ مہاراجہ صاحب نے اپنی شادی کی خوشی مین دیا تھا لہذا اس روپیہ کا ذکر کرنا فضول ہے کیونکہ اس روپیہ کو زہر دینے سے کچھ تعلق نتھا۔ یقین ہے کہ ان باتون کا خیال ممبران کمیشن کو پیشتر سے ہوا ہوگا اس سے اب گفتگو کرنا ضرور نہین ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو کرتا ہے تو اوسکی اجرت کی امید رکھتا ہے لیکن ان لوگون نے زہر دیا اور اجرت سے نا امید ہوے ایسی شہادت کوئی نہین گذری جس سے ثابت ہو کہ ان لوگون کو اجرت پانے کی امید ہے اونکا خود بیان ہے کہ جب ہم زہر دے چکے اور صاحب رزیڈنٹ

قائل نہین ہین - تو معلوم نہین کہ اور کس گفتگو سے معقول ہون گے -
راؤجی ۲۲ - نومبر کو گرفتار ہوا اور ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - نومبر کو تین مرتبہ اوس کے اظہار لیے گئے اس کے بعد سر لوئس پیلی صاحب کے روبرو اس وعدے سے لیے گئے کہ تمھاری خطا معاف ہوجاے گی - گستاخی معاف ہو - عجیب بات یہ ہے کہ دمودر پنت اس مقدمہ کا بانی مبانی اور راؤجی اونکا کارکن قرار دیا گیا ہے - اون لوگون کی خطا تو معاف ہو لیکن نرسو جسکا قصور بہت تھوڑا ہے اوسکی خطا سے درگذر نہین ہوئی - میرے نزدیک نرسو کی خطا معاف ہونا چاہیے تھی نہ ان دونون کی کیونکہ نرسو کنوئین مین بھی گر پڑا اور کہتا ہے کہ قسمت سے مین خونیون کا ساتھی ہوا ہون میرے نزدیک نرسو نے مارنے کا ارادہ نہین کیا اور اوسکے حق مین انصاف نہین ہوا مجھکو امید ہے کہ یہ شخص اوس سزا سے بری کیا جاے گا جس سزا کا اوسکی نسبت بوجہ نہ معاف ہونے کے احتمال ہے -
اگست ۱۸۳۳ء مین اول ملاقات راؤجی کی مہاراجہ صاحب سے ہوئی تھی بیان ہے کہ یہ ملاقات سالم کے کہنے سے ہوئی اوسوقت کچھ زہر کا ذکر نتھا صرف اس قدر بیان ہے کہ سالم چاہتا تھا کہ کچھ ملازم رزیڈنسی کے قابو مین آئین اور وہان کی خبرین دیا کرین معلوم ہوتا ہے کہ جب سابق بڑودے مین کمیشن کی نشست ہوئی تو راؤجی نے سالم سے کچھ خبرون کی اطلاع کی تھی اس کے بعد سالم نے شادی کی اور روپیہ کا طالب ہوا چنانچہ کسیقدر روپیہ اوسکو دیا گیا لیکن یہ ظاہر نہین ہوا کہ سواے خبرون کے اور کسی بات کی بھی اوس سے درخواست کی گئی روپیہ کی صداقت کے واسطے سنار پیش ہوا تھوڑا روپیہ آیا وغیرہ کو بھی دیا گیا عجیب بات ہے کہ جب نرسو اور راؤجی کو روپیہ لینے کا موقع ملا تھا اونھون نے روپیہ نہین لیا کیونکہ جب کام کرچکے یعنے زہر دے دیا تو پھر کسواسطے اونھون نے روپے کی درخواست نہین کی یہ گرفت بہت بڑی ہے یہ بھی ایک وجہ ان لوگون کی بدذاتی اور جھوٹ کی ہے شیتنی سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی نسبت بیان ہے کہ دیا گیا لیکن عجیب بات یہ

کے نوکرون نے ایک بے گناہ شخص کا نام لیا اور کسیطرح کا اون کو اسکی بیگناہی پر خوف وحجاب نہین آیا ایسے لوگون کا حال لائق لحاظ کے ہے کہ اول خود آماوہ قتل ہون اور پھر ایک بے گناہ شخص پر تہمت لگائین اور اب مہاراجہ صاحب پر تہمت لگاتے ہین - اس تمام شہادت مین ایسی بُری بو آتی ہے کہ مجھکو نفرت ہوتی ہے اور سراسر بناوٹ معلوم ہوتی ہے - ان سب گواہون نے متفق ہوکر کس طرح فیضو پر بہتان باندہا تھا پس مجھکو راوجی کی باقیماندہ شہادت پر گفتگو کرنا باقی ہے دربارہ شیشی اور پیٹی کے مین بیان کرچکا اب جزوی باتون کی نسبت کچھ بحث کرنا باقی ہے -

اب مین پولیس کی کارروائی پر گفتگو کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے راوجی کی نسبت بھی مثل اور گواہون کے کارروائی کی یہ شخص ۲۲ - تاریخ کو گرفتار ہوا اور اوسی روز شام کو اوسنے قبول کیا کہ مین نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا -

معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے معافی کا وعدہ کیا گیا یعنے یہ کہ اگر وہ جرم سے اقبال کریگا تو اوسکی خطا معاف ہوجائے گی لیکن اوسنے یہ سب باتین اکبر علی کی کچھ گفتگو کے بعد قبول کین بعد قبول کرنے کے اوسکو سر لویس پیلی صاحب اور سوٹر صاحب کے پاس لے گئے راوجی نے اوسوقت قبول کیا جب اکبر علی اور پولیس کے لوگون نے اوسکو خوف دلادیا تھا کیونکہ اکبر علی عبد العلی اور گجانند نے کل کارروائی ہنگام تحقیقات کے کی تھی ان لوگون کی نسبت مجھکو مجبوراً ایسا بیان کرنا پڑتا ہے مسٹر سوٹر صاحب کو مین بری کرتا ہون لیکن صاحب موصوف گجانند کی عادتون سے واقف تھے اور جانتے تھے کہ گجانند ایک دفعہ بدنام ہوچکا ہے اور خوب آگاہ تھے کہ اگر اس مقدمہ کی تحقیقات ایسے لوگون کے سپرد کیجائے گی تو وہ بہت فساد کرینگے کیونکہ اونکو کسی کی پروا نہین ہے وہ جانتے تھے کہ گجانند کیسا آدمی ہے اور اوسپر کیا کیا اتہام ہے مناسب یہ تھا کہ ابتداً سوٹر صاحب گواہون کی شہادت خود لیتے اوسکے بعد پولیس کے سپرد کرتے کیونکہ جب پولیس نے پہلے سے اونکو خوف دلادیا تو چاہا اون سے اقرار کرالیا شیشی اور پیٹی کا قصہ نومین لکھ چکا ہون اگر ممبران کمیشن ایسی بڑی تقریر سے میرے

مسٹر سوٹر صاحب کو جو معزز افسر ہین بلایا تاکہ وہ پوڑیہ کے نکلنے کی پٹی سے صداقت کرین راؤجی کی شہادت اول سے آخر تک بالکل بناوٹ ہے۔

کچھ شک نہین کہ مسمی پیدرو ایک معزز گواہ ہے اوسکی آبرو مین کوئی دھبہ نہین لگا لیکن یہ شخص قوم کا پرتگیز ہے اور کسی ہندو نے اوس سے سازش نہ کی ہوگی اور اس پرتگیزی گواہ نے قبل کارروائی پولیس کے شہادت دی اگر پولیس کو موقع ملتا تو اس شخص سے بھی حسب خواہش اپنی گواہی دلاتے مسٹر ایڈگنٹن صاحب نے پیدرو کی شہادت لی تھی یہ صاحب نہایت معزز اور منصف مزاج مشہور ہین پیدرو کا بیان ہے کہ مین نے صرف ایک مرتبہ روپیہ پایا اور راؤجی کے اظہار کو حلفاً کہتا ہے کہ غلط ہے اب کمیشن کو اختیار ہے کہ پیدرو کو چاہے ماخوذ کرے یا چھوڑ دے لیکن کسیطرح یقین نہین کہ ۲۵- برس کا ایک ملازم اپنے افسر کو مارنے کے واسطے بلاوجہ آمادہ ہو سوا اس کے راؤجی کی شہادت مین اور بھی بہت نقص ثابت کرسکتا ہون راؤجی بیان کرتا ہے کہ گیکواڑ نے پیدرو سے وہی باتین کہین جو مجھ سے کی تھین اوسنے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ مقام گواسے آکر دو تین روز پیچھے پیدرو گیکواڑ کے پاس گیا تھا اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ ۶- یا ۷- نومبر کو گیا ہوگا یعنے جبکہ راؤجی اور نرسو کا بیان ہے کہ ہم گئے تھے بعد اسکے ممبران کمیشن نے عدالت کو برخاست کیا۔

اجلاس روز پنجشنبہ ۴ دسمبر

دوسرے روز پھر ممبران کمیشن عدالت مین جمع ہوے اور سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے پھر اسپیچ شروع کی- اوسنون نے بیان کیا کہ ممبران کمیشن کا خیال مین اسبات پر رجوع کرتا ہون کہ راؤجی اور نرسو کی شہادت کرنیل فیر صاحب کے روبرو کس طرح لی گئی مین نہین چاہتا کہ ممبران کمیشن کا وقت فضول تقریر مین ضایع کرون صرف اسی قدر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو مناسب ہے اور جس سے جرم کی تردید ہو۔

علاوہ اس کے جس کام کے واسطے مین یہان آیا ہون اور مجھ کو مختانہ ملا ہے اوسکو بدل انجام دینا چاہتا ہون رزیڈنسی مین اکثر ملازم ایسے ہین جنکا درجہ معزز ہے اول رزیڈنٹ

راؤجی سے کہا کہ اگر کوئی پوڑیہ باقی ہو تو پھینکدینا۔
فرض کیجیے اگر راؤجی پوڑیہ کو پیٹی مین رکھکر بھول گیا تھا تو سالم کے کھنے سے اوسکو ضرور یاد آجاتا لیکن راؤجی کا ایسا کیا حال ہو گیا تھا کہ اوسوقت بھی اوسکو یاد نہ آیا اکبر علی نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ اگر پیٹی کی تلاشی لیجائے تو ضرور کوئی پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب کو اکبر علی پر اس قدر اعتماد تھا کہ اونھون نے حکم دیا کہ تم جاکر پیٹی کو لے آو اور خود نہین گئے حالانکہ اونکو خود جانا مناسب تھا فی الحقیقت اکبر علی نے سوٹر صاحب کو بہت عمدہ راے دی لازم ہے کہ یہ پیٹی عجائب خانے مین رکھی جاوے اور اکبر علی چڑیا خانے مین بند کیے جائین تاکہ اس پیٹی اور اکبر علی کو ہزارہا آدمی دیکھین جب اکبر علی نے پیٹی کو ٹٹولا تو فوراً معلوم ہوا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے لہذا مسٹر سوٹر صاحب بلائے گئے مجھکو نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے کسیطرح کا خیال نہ کیا اور اس معاملے کو ایسے شخص کے سپرد کر دیا جسکو وہ جانتے تھے کہ نہایت چالاک آدمی ہے اور جہان تک ممکن ہوگا لوگون کے پھنسانے مین کوشش کرے گا اکبر علی کا بیان ہے کہ خدا کی قدرت سے یہ پوڑیہ اس پیٹی مین مل گئی مگر یہ خدا کی قدرت اکبر علی کے ہاتھون سے ظاہر ہوئی جس طرح مین نے ظاہر کیا ہے کہ دمودر پنت کا اظہار دربارہ سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کے غلط ہے اوسیطرح سے راؤجی کا اظہار بھی پوڑیہ کے نکلنے مین محض بے معنی ہے مین پہلے لکھ چکا ہون کہ شنبشی کا ذکر جبتک کہ دمودر پنت سے راؤجی نے نہین سنا ظاہر نہین کیا۔
دربارہ استعمال پوڑیون کے ایک پوڑیہ کا استعمال ایک طرح سے بیان کرتا ہے اور اور پوڑیون کا استعمال دوسری طرح سے کہتا ہے اور اخیر مرتبہ ایک پوڑیہ خالص سنکھیا کی پیٹی سے نکلنا مشہور ہے یہ بیان اس قسم کے ہین کہ جس شخص کو کچھ بھی عقل ہے اوسکو ہرگز یقین نہوگا سوا اس کے جب اوس بیان مین اکبر علی ایسا شخص شریک ہو تو سوا جھوٹ اور غلط کارروائی کے اور کوئی بات متصور نہین ہین کمیشن اور تمام دنیا کے روبرو اکبر علی پر یہ جرم قائم کرتا ہون کہ اوسنے یہ پوڑیہ پیٹی مین رکھی اور بعد رکھنے کے

لی ہوئی تھین تو اونکو پھر ملانے کی کیا ضرورت تھی اور پھر ایک سفید پوڑیہ کیونکر بچ رہی
کیا یہ مختلف بیان اوسکا لائق تسلیم کے ہے سو اس کے جس طرح اوس سے کہا گیا تھا
اوسنے کیون نہین سب پوڑیون کو شربت مین ڈالدیا اور ایک سفید پوڑیہ کے
رکھہ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح کہ بیان ہوا ہے کہ پسا ہوا ہیرا اور زہر
دونون مہلک ہین تو پھر کیون ایک پوڑیہ مین سے تھوڑی چیر ڈالی اور تھوڑی رہنے
دی جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کے واسطے راوجی مقرر کیا گیا اور اوسکو پوڑیان
دی گئین تو مناسب یہ تھا کہ جو دوا زیادہ مہلک تھی اوسکو زیادہ ڈالتا اور جو کم
مہلک تھی اوسکو کم ڈالتا اگر مسٹر سوٹر صاحب اور اس شخص کا بیان صحیح ہے تو پیٹی
مین دو پوڑیان نکلتین اور ان پوڑیون مین صرف سنکھیا نہوتی بلکہ پسا ہوا ہیرا
بھی ہوتا ایسے اظہار پر خیال کرنے سے سراسر اختلاف پایا جاتا ہے کوئی شخص نہین
کہہ سکتا کہ کون بیان صحیح اور کون غلط ہے آپ صاحبون کو یاد ہوگا جو بیان ہوا ہے
کہ جب گجانند نے ومودر پنت کے دفتر مین کچھہ کاغذات مشکوک دیکھے تو فورًا سوٹر صاحب
کو بلایا اور جب اکبر علی نے راوجی کی پیٹی سے پوڑیہ نکالی اوسوقت بھی سوٹر صاحب
بلائے گئے عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی بات دریافت ہونی تھی تو مسٹر سوٹر صاحب
بلائے جاتے تھے اون کے روبرو کبھی کوئی نئی بات نہین دریافت ہوئی راوجی اس
پوڑیہ کو رکھہ کر بالکل بھول گیا تھا مگر چونکہ اکبر علی نہایت چالاک آدمی ہے اوسنے
دریافت کیا کہ جس طرح شیشی سے دوانکل کر پیٹ پر داغ پڑ گیا اوسطرح پوڑیہ
کا نشان پیٹی مین نہ پڑ گیا ہو اسوجہ سے اوسنے راوجی سے دریافت کیا کہ تم پوڑیان
کہان رکھا کرتے تھے راوجی بیچارہ بھول گیا اور اوسکو یاد نہین رہا اوسنے کہا کہ
مین پیٹی مین رکھا کرتا تھا چنانچہ پیٹی منگائی گئی جس طرح راوجی پیٹی مین پوڑیہ رکھکر
بھول گیا اسطرح اگر ہر ایک قاتل آلہ قتل کو رکھہ کر بھول جایا کرے تو کیا عمدہ بات
ہے مگر اس بیان سے پہلے ایک بیان اور ہو چکا ہے کہ جب کرنیل فیر صاحب نے یہ بات
دریافت کی کہ ہمکو زہر دیا گیا تو سالم فورًا گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا ہوا آیا اور

راوجی

تک برابران پوڑیون کا استعمال کیا جائے اس امر کو سالم اور یشونت راؤ نے مہاراجہ صاحب کے روبرو بھی ہمکو سمجھا دیا تھا کہ کس طرح سے پوڑیون کا استعمال ہوگا دو تین روز تک مین نے پوڑیون کی دوا کا استعمال نہین کیا کیونکہ مجھکو موقع نہین ملا ہم لوگون نے جب مہاراجہ صاحب سے گفتگو کی تھی تو اوسمین یہ بات قرار پائی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو شربت مین زہر دیا جائے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہر روز جب ہوا خوری سے واپس آتے ہین تو شربت پیتے ہین (ممبران کمیشن کا خیال اس بات پر بخوبی رجوع ہونا چاہیے) لہذا دو تین مرتبہ پوڑیون کو جب موقع پایا شربت مین ڈالدیا یہ شخص اور مقام پر اپنے اظہار مین کہتا ہے کہ سالم اور یشونت راؤ کے کہنے سے ان پوڑیون کی کئی چھوٹی چھوٹی پوڑیان بنائین اور اپنی پیٹی کی جیب مین رکھ لین مذکورہ بالا اظہار اوسنے مسٹر سوئنٹن صاحب کے روبرو دیا اور عدالت کے سامنے بیان کیا کہ جو دو پوڑیان مجھکو ملین تھین اونکا رنگ مختلف تھا مین سمجھا کہ جو پوڑیہ سفید رنگ کی ہے وہ زیادہ مضر ہے اوس سفید پوڑیہ مین سے تھوڑی تھوڑی دوا لے کر اور تین پوڑیون مین ملائی اور باقی اوس سفید پوڑیہ کو اپنے پاس رہنے دیا وہی دوا میری پیٹی کی جیب مین ہے۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ ان دونون بیان مین کون بیان صحیح ہے کیونکہ دونون بیان مین اختلاف ہے کسیصورت سے دونون بیان اوس کے سچ نہین ہین وہ کہتا ہے کہ مجھ کو شک ہوا کہ سفید دوا بہ نسبت بھوری دوا کے زیادہ مضر ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اوسکو کس وجہ سے یہ شک ہوا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جب مجھکو یہ پوڑیان ملی تھین اوسوقت مجھکو کچھ معلوم نتھا کہ اونمین کیا چیز ہے دمودر پنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ یہ دو پوڑیان مختلف رنگ کی دوا کی نتھین بلکہ پوڑیون کی دوا ملا کر اوسکو دی گئی تھی راؤجی کو صرف اس قدر کام باقی تھا کہ اوسکو تین جگہ کرکے تین روز تک شربت مین ملایا کرے معلوم نہین کہ یہ پوڑیہ کسوجہ سے پیٹی مین رہ گئی اور یہ دوا ایک قسم کی نہوگی چند قسم کی ہوگی راؤجی کا بیان ہے کہ مین نے سفید دوا کو الگ رکھا اور اوس سفید پوڑیہ مین سے تھوڑی تھوڑی دوا ملادی تھی لیکن مین کہتا ہون کہ جب یہ دو

ایک نشان بھوڑے کو جو اوس کے پیٹ پر تھا دیکھا مین پیشتر لکھ چکا ہون کہ صرف ایک گواہ ایسا ہے جسکی شہادت اعتبار کے لائق ہے جہان تک اس شیشی اور سانپ اور مکھیون کا ذکر ہے بالکل بیمعنی ہے اگر یہ مقدمہ عام طور کا ہوتا تو لوگ مضحکے مین اوڑا دیتے اور اس قدر طوالت نہ کرتے مگر جبکہ ایسی شہادت پر ایک رئیس کے گدی سے اوتارے جانے کا احتمال ہے تو اسبات پر بخوبی غور ہونا چاہیے ایسے لوگون کی شہادت کی تحقیقات ایسے افسرون کے روبرو ہونا چاہیے تھی جو منصف مزاج تھے نہ اونکے روبرو جو چاہتے تھے کہ خواہ مخواہ ایک رئیس کو ضرر پہونچے مین شیشی کے تذکرے کو سلام کرکے ختم کرتا ہون جو محض لچر ہے ایسا ذکر کبھی کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا اور کہا کہ راوجی کی ایک اور کارروائی کا ذکر کرتا ہون یعنے زہر کی پوڑیون کا حال کہتا ہون اگر مین کسی مقام پر غلطی کردن تو میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل اور ممبران کمیشن مجھکو آگاہ کردین۔

بیان ہے کہ یہ پوڑیان زہر کی راوجی کے پاس آئین حالانکہ اسکی کچھ اصلیت نہین ہے خیال ہے کہ دمودر پنت نے یہ پوڑیان سلیم اور رشونت راو کو دی تھین اور پھر بیان ہوا ہے کہ چھ سات آدمیون کے سامنے دی گئین اون لوگون کی گواہی بھی لی گئی مگر وہ بیان بالکل فضول ہے اس مقدمے مین اچھی گفتگو کرنے کے واسطے مناسب ہے کہ راوجی کا اظہار پڑھا جائے وہ یہ ہے کہ اول اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا کہ سالم اور رشونت راو نے مجھسے کہا کہ اگر تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلوگے اور جو کچھ وہ کہینگے اوسکو تم کروگے تو تمکو اس قدر روپیہ دیا جائے گا کہ تمکو نوکری کی ضرورت نرہے گی اور عمر بھر مع اپنے لڑکے بالون کے گھر بیٹھے کھاوگے بلکہ تم چاہوگے تو تمکو نوکری بھی ملے گی اور وہ کام اچھی طرح سے انجام دوگے تو ایک لاکھ روپیہ ملے گا۔

کرنل فیر صاحب کا مارڈالنا گویا اوس کام کا انجام کرنا تھا جب ہم اسبات کے کرنے پر راضی ہوے تو مہاراجہ صاحب نے ہمسے کہا کہ تمکو سالم اور رشونت کے ذریعے سے پوڑیان ملین گی۔ دو تین روز کے بعد جمعدار نے دو پوڑیان مجھکو دین اور کہا کہ تین یوم

ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جب شیشی کے سبب راوجی کو ضرر پہونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینکدیا
مناسب تھا کہ سرکار کی طرف سے ان سب باتون کی تصدیق کی جاتی یہ بھی ظاہر کیا
گیا ہے کہ راوجی کو شیشی اوس زمانے مین دی گئی تھی جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا تھا
یعنے سنکھیا کے دینے سے بھجنے ڈیڑھ بھجنے پہلے دی گئی تھی راوجی کا بیان ہے کہ جسوقت
شیشی ملی نرسو موجود تھا اور نرسو نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ شروع نومبر مین شیشی آئی تھی
یعنے اوس زمانے مین جبکہ اخیر مرتبہ مہاراجہ صاحب سے گفتگو ہوئی تھی لیکن یہ بات لائق غور کے ہے کہ راوجی
نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اپنے بیان مین شیشی کا مطلق ذکر نہین کیا دمودر پنت نے شیشی کا ابتدا
مین بیان کیا تھا میری نزدیک جو کچھ اونسے بیان کیا وہ صحیح ہے اور اگر صحیح ہے تو ممبران کمیشن بخوبی اسپر
غور کرینگے راوجی نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ مجھکو ہدایت ہوئی تھی کہ سنکھیا شیشی مین ڈال کر پانی ملایا
جائے اور اوسکو بخوبی ہلا کر شربت مین ڈالا جائے لیکن وہ اسبات کا ذکر نہین کرتا
کہ یہ شیشی دمودر پنت کے پاس سے مجھکو پہونچی تھی اور دمودر پنت اپنے اظہار مین کہتا
ہے کہ یہ شیشی مین نے مہاراجہ صاحب سے پائی اور مین نے عطر کی شیشی مین اوس دوا
کو کرکے راوجی کے پاس بھیجدیا اور عجیب بات یہ ہے کہ راوجی نے اول اوس شیشی کا
ذکر اپنے اظہار مین نہین کیا تھا دمودر پنت شیشی کی صورت کچھ اور بیان کرتا ہے اور
راوجی اور کچھ کہتا ہے اس شیشی کے بارے مین برابر اختلاف ہے دمودر پنت جو بیان
کرتا ہے کہ اس شیشی مین فلان فلان چیز کا عرق تھا اسکا بھی مجھکو یقین نہین ہے اور یہ
بھی یقین نہین آتا کہ ذرا سی سنکھیا جو پانی مین گھلی ہوئی ہو اور وہ جسم کو چھو جائے
تو کس طرح پھوڑا ہو سکتا ہے اسباب مین میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر
گری صاحب کی شہادت لی اور راوجی کا پھوڑا اونکو معائنہ کرایا مجھے ہنسی آتی ہے
کہ ایڈوکیٹ جنرل کس طرح چاہتا ہے کہ یہ امر ثابت ہو جائے ڈاکٹر گری صاحب نے
پھوڑے کے نشان کو دیکھ کر بیان کیا کہ ہان مین نشان پیٹ پر ہین مگر جو شہادت دربارہ
شیشی اور اوسکی دوا کے نکلنے کے ہوئی جس سے کہ پیٹ پر پھوڑا ہو گیا سب مین اختلاف
ہے ڈاکٹر گری صاحب کا نام ہمیشہ اسبات مین مشہور ہوگا کہ اونھون نے ہندو کے

نہانے کے پانی مین یہ دوا ڈالی جاے گی تو اونکو بہت بڑا ضرر پہونچے گا گو یہ شیشی
کرنیل فیر صاحب کے ضرر پہونچانے کے واسطے تھی لیکن راوجی خوف زدہ ہوا اور اوسنے
دوا کو پھینک کر شیشی کو رکھہ چھوڑا تاکہ اوسمین سنکھیا گھول کر گلاس مین ڈالے چنانچہ
بیان ہے کہ اسی شیشی مین راوجی نے سنکھیا گھول کر حسب ہدایت دمودر پنت کے ڈالا
گو میرے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ جب وہ شیشی عطر کی تھی تو کس طرح اوسمین سنکھیا
کو ڈال کر گھولا ہوگا سو اس شیشی کے اور کسی شیشی کا بیان نہین ہے شاید راوجی یہ بات
بھول گیا کہ اگر مین ایسا بیان کرون گا تو لوگ اعتراض کرینگے مین نے اس شہادت پر
بخوبی غور کیا مجھکو کسی مقام پر دوسری شیشی کا ذکر نہین پایا جاتا اور غیر ممکن معلوم
ہوتا ہے کہ ایسی چھوٹی عطر کی شیشی مین سنکھیا شربت مین ملانے کے واسطے گھولا گیا ہو ایسے
ایسے گواہون کے بیان پر ایک مقدمہ گیکواڑ پر جرم ثابت کرنے کے واسطے کھڑا کیا گیا ہے
اسمین میرے کہنے پر کچھہ موقوف نہین مقدمہ مین بناوٹ کا ہونا بالکل ثابت ہوتا ہے
اگرچہ یہ مقدمہ گھڑا گیا لیکن یہ خیال نہین ہوا کہ وہ لوگ جنکی شہادت لیجاے گی کس قسم
کے ہین پس جھوٹے گواہون کا سلسلہ ٹوٹ گیا ان جھوٹے گواہون کی شہادت ایک
دوسرے سے مختلف ہے۔ مین اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل سے دریافت کرتا ہون کہ
کیا وہ دو شیشی نہین اگر دو تھین تو عطر کی شیشی کیا ہوئی۔ راوجی کا بیان ہے کہ دمودر پنت
کے پاس سے اوسکو شیشی پہونچی تھی اب مین صاحبان کمیشن کا خیال اسبات پر رجوع کرتا
ہون کہ اون کے نزدیک راوجی کی شہادت کیسی ہے جب یہ شیشی مع عرق کے کرنیل فیر صاحب
کے مار ڈالنے کے واسطے راوجی کو دی گئی تو یقین ہوسکتا ہے کہ جب اوسی شیشی سے اوسکو ضرر
پہونچا تو اوسنے شیشی کی دوا کو پھینک دیا اگر یہ بات راوجی کی یقین کیجاے تو یہ شک واقع
ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کا تھا میرے نزدیک ممکن ہے کہ دمودر پنت
نے کرنیل فیر صاحب کے مارنے کا ارادہ کیا ہو اور کرنیل صاحب کے نوکرون نے خود نہ کیا
ہو مین اسبات کی تصدیق نہین کرسکتا کیونکہ مجھکو اسبات سے کچھہ مطلب نہین ہے۔
راوجی ایسا بدذات شخص نہین ہے جیسا کہ وہ اپنے تئین ظاہر کرنا چاہتا ہے یہی حال نرسو کا

ہاتھہ سے زہر دلوانے مین انصاف کی رو سے چاہتا ہون کہ اس باجی کو سزا دیجاے
جسنے ایک رئیس کو خرابی مین ڈالا ہے یہ بیچارہ رئیس آپ ممبرون پر بھروسہ کرتا ہے
کہ شہادت پر خوب غور کرکے اوسکو بے گناہ تصور کرین بعد اس کے ممبران کمیشن نے عدالت
کو برخاست کیا اور ٹفن کھانے کیواسطے گئے جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب
نے پھر اپنی سپیچ شروع کی ۔ دمودر پنت کے اظہار کی نسبت مین کہہ چکا ہون کہ اسی شخص کے بیان سے
مقدمہ کی ابتدا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ اوس کے اظہار اخیر مین بے گئے اب راؤجی اور نرسو کی
گواہی کی نسبت بیان کرتا ہون مگر راؤجی کے اظہار مین ابھی کچھہ گفتگو نہین کرتا ہون پہلے مین نے
کہا ہے کہ دمودر پنت نے راؤجی کے پاس شیشی کو بھجوایا تھا وہ عطر کی شیشی تھی اور کوئی
رقیق شے اوسمین بھری تھی یہ ظاہر نہین ہوا کہ جب شیشی راؤجی کے پاس پہونچی تو راؤجی
نے اوس شیشی کو بدل کر دوسری شیشی مین دوا کو ڈال دیا ہو مگر جو شیشی دمودر پنت
کے پاس سے گئی تھی وہ صرف آدہ انگلی کے برابر تھی اور راؤجی کے پاس پہونچ کر
وہ بہت بڑہ گئی میرے نزدیک شاید یہ بات صحیح ہو کیونکہ بہت وقت کے بعد یہ بات
مجھکو دریافت ہوئی کہ دوسری کسی شیشی کا تذکرہ بجز اسی چھوٹی شیشی کے نہین ہوا۔
ممبران کمیشن کو بھی یاد ہوگا کہ مین نے ابھی اس بات کا کچھہ ذکر نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب
کے نوکرون نے درحقیقت کرنیل صاحب کو زہر دینا چاہا تھا یا نہین دمودر پنت کے
اظہار کی نسبت مین بخوبی تقریر کرچکا ہون اور اب عدالت پر منحصر کرتا ہون کہ جو کچھہ
ممبران کمیشن کی راے ہو مگر راؤجی کی شیشی کی نسبت گفتگو کرنا مناسب سمجھتا ہون ۔
بیان ہے کہ راؤجی کو ۹۔ نومبر سے پندرہ روز پہلے یہ شیشی ملی تھی مگر جب اوسکے پاس
پہونچی تو وہ بہت بڑہ گئی راؤجی کا بیان ہے کہ شیشی اسی غرض سے دی گئی تھی
کہ کرنیل فیر صاحب کے غسل کے پانی مین ڈالدی جاے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھکو یہ معلوم نتھا
کہ اوسمین زہر ہے یا کچھہ اور شے ہے دمودر پنت کے اظہار سے معلوم ہوا کہ اوسمین کس
کس چیز کا مجموعہ تھا راؤجی کے اظہار سے پایا جاتا ہے کہ اوسنے اپنے نیفہ مین شیشی کو رکھا
جسکے سبب سے اوسکے پیٹ پر پھوڑا ہوگیا اوسیوقت اوسکو معلوم ہوا کہ اگر فیر صاحب کے

نہین ہون محض غلط ہے میرے نزدیک اس گواہ کا بیان بالکل لائق اعتبار
نہین ہے۔ کرنیل فیر صاحب کے اظہار مین دو نین جگہہ نقص ہے عجیب بات ہے کہ ایک
عہدہ دار غلط بیان کرے اور پھر اوسکو درست کرے میرے اس کہنے سے یہ غرض نہین
ہے کہ کرنیل فیر صاحب کی آبرو مین دہبہ نہ لگے لیکن شاید وہ گھبراگئے ہون گے پس
اسیطرح مین خیال کرتا ہون کہ اور گواہون کے اظہار مین بھی رعایت کیجاے شاید
اونھون نے وہ اظہار دیا جو اون کو بیان کرنا منظور نتھا ناناجی وتل خود کہتا ہے
کہ مین نہین جانتا کہ پسا ہوا ہیرا کسکو کہتے ہین نہ مین نے سنا اور نہ مین نے دمودر پنت
کو دیا اوسکا یہ بیان کہ دو پوڑیان پسی ہوی ہیرے کی مین نے دمودر پنت کو دین یہ غلط
ہے اوسنے صرف دو پوڑیان ہیرون کی دی تھین ان پوڑیون مین کچھہ ہیرے اور کچھہ
ہیرے کی کنی تھین اور وہ بیان کرتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے اور اوسکی
کنی بہت تھین اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کے پاس ہیرے کثرت سے
تھے تو اونکو خریدنے کی ضرورت کیا تھی نہ سنکھیا خریدنے کی تصدیق ہوی اور نہ پسے
ہوے ہیرے کا کسی نے بیان کیا جب یہ دونون باتین ثابت نہین ہوئین پھر اور کیا بات
باقی رہ گئی نورالدین کو زہر کے فروخت سے انکار ہے اور ہیم چند کو ہیرے کی کنی سے
پس جھوٹ کا خیمہ جو کھڑا کیا گیا تھا وہ گر پڑا اب صرف دمودر پنت کی شہادت باقی رہی
سو اوسکی شہادت کو دوسرا کوئی گواہ تصدیق نہین کرتا عجب نہین جو ابتداسے آخر تک
اوسکا بیان غلط ہو یا اوسنے خود زہر کا دینا چاہا ہو میرے نزدیک یہ شخص ہرگز بری
نہین ہوسکتا اوسکے چہرے سے خوف زدہ اور دروغ گو اور بدذات ہونا معلوم ہوتا ہے
جس قدر وہ پاجی پن کرے کچھہ تعجب نہین ہے یہ شخص حرامزادہ آدمی ہے اوسنے خود کرنیل
فیر صاحب کو زہر دینا چاہا ہوگا اس شخص کا گذر کرنیل فیر صاحب کے پاس نتھا وہ اپنے
مالک کا روپیہ بالکل لوٹتا تھا اور کتابون مین جعل بناتا تھا اس لیے اوسکو بہت بڑا
خوف ہوا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابون کو دیکھین گے تو بڑا جعل ثابت ہوجائیگا
پس اوسنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہا اور سالم اور یشونت راو کو مقرر کیا کہ اونکے

جاتے اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا جاتا اور عجیب بات یہ ہے کہ دمودر پنت اور نانا جی وتل کے کاغذات مین اوسکا ذکر نہو اور صرف جوہری کی کتاب کی تحریر پر اعتماد کیا جاے اور اوسکی نسبت پولیس کا بیان ہو کہ پرانے ورق نکال دیے گئے اور نئے لگا دیے ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون نے زبردستی کرکے مجھسے لکھوالیا ہیم چند ایک معزز جوہری ہے اور گجانند جو افسر پولیس ہے اوسکی کارروائی سب جانتے ہین اس سے زیادہ مین اور کیا کہہ سکتا ہون مناسب ہے کہ اس کتاب پر بخوبی غور کیا جاے کوئی مہاجن یہ بات نہ کہے گا کہ اس کتاب کی تحریر جو پولیس مین ہوئی ہے صحیح ہے اول سے آخر تک اوس اظہار کی تردید ہوتی ہے جو سوٹر صاحب کے روبرو اوسنے بیان کیا تھا ہیم چند نے عدالت مین صاف صاف بے خوف ہوکر صحیح بیان کیا اس لیے عدالت کے روبرو جو اوس کے اظہار ہوے وہ صحیح ہین اور سوٹر صاحب کے سامنے جو بیان کیا تھا غلط ہے۔

اب مین نانا وتل کے اظہار پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون یہ شخص دربارہ خرید ہیرون کے جو ہیم چند سے دمودر پنت نے لیے بطور درمیانی کے ہے یہ شخص تصدیق کرتا ہے کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھ لی گئی مگر اس شخص کے اظہار مین ایسے سوالات نہین کیے گئے جس سے ظاہر ہوتا کہ کچھ اوسنے اپنے سامنے کے واسطے خریدا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے چند سوالات اوس سے کیے تھے لیکن وہ اپنے غلط بیان پر قائم رہا۔ کہ ایک پوڑیہ واپس دی گئی اور ایک رکھی گئی نانا جی وتل کا محرر کہتا ہے کہ نانا جی وتل نے مجھسے کہا کہ مجھکو یادداشت دے دو کیونکہ ہیرے واپس دیے گئے اس گواہ نے سوٹر صاحب کے روبرو صاف صاف بیان کیا کہ مین نے یادداشت اس غرض سے واپس دی تھی کہ چاک کر دیجاے یہ بات سنکر صاحب ایڈوکیٹ جنرل کو تعجب ہوا جن ورقون کی نسبت غلط ہونے کا بیان ہے اور ورقون پر چھیلنے کا نشان نہین ہے ہیم چند کہتا ہے کہ پولیس والون کے کہنے سے مین نے ورق نکالڈالے تھے۔

گجانند وتل ہندوستانی زبان سے کسیقدر واقف ہے کیونکہ اوسنے کچھ اظہار ہندوستانی زبان مین دیے اور کچھ گجراتی مین یہ بیان اوسکا کہ ہندوستانی زبان سے مین واقف

کہ مجھکو اس گواہ کے اظہار مین ہر طرح کی مدد دین کیونکہ مین ہندوستان کے معاملات سے واقف نہین ہون اس شخص کے اظہار مین جو ظاہری باتین ہین اونکو پیش کرون گا مگر اسبات کا تحقیق کرنا کہ کس قدر بیان اوسکا صحیح ہے ممبران کمیشن کے تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہیم چندنے پونا کے جوہری سے کچھ زیور خریدا تھا اوسکا خریدا جانا ناناجی وتل کو معلوم ہوا چنانچہ اونھون نے اپنے سالے کے لیے وہ زیور خرید لیا اوسکی قیمت دس ہزار روپیہ تھی اوسی زیور کی قیمت مین اوسکو ہنڈویان دی گئین صاحب ایڈوکیٹ نے اوسکا بہت کچھ ذکر کیا ہے لیکن اصلی حال اونپر بھی ظاہر نہین ہوا ناناجی وتل اور سنار کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بناوٹ پولیس کی ہے میرے نزدیک وہ اظہار جو مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ہوے محض بنائے ہوے ہین مگر اب ہیم چندنے عدالت مین صحیح صحیح بیان کیا کہ سوٹر صاحب نے زبردستی مجھسے دستخط کرایے تھے عدالت مین جو بیان گواہ نے کیا وہ بالکل صحیح ہے جب پولیس والے کسی شخص کو پکڑ کر قید کرتے ہین اور ہر طرح سے اوسپر تشدد کرکے کہتے ہین کہ جس طرح ہم کہین اوسی طرح اگر گواہی دوگے تو رہا کیے جاؤگے ورنہ رہائی نہوگی اس لیے آدمی مجبور ہوجاتا ہے۔ پس اسیوجہ سے جو شہادت پولیس کے روبرو لی گئی وہ گجانند وتل کے خوف اور ترغیب سے ہوئی۔

مائی لارڈ۔ میری زبان مین طاقت پولیس کے شکایت کرنے کی نہین ہے ایسی کارروائیان نہایت خراب ہین مناسب ہے کہ بخوبی اسکا تدارک کیا جاے ابتدا مین ایسی باتون کا ذکر کرنا مین نے مناسب نہین سمجھا لیکن اب اس مقدمہ کی کیفیت سے بخوبی مین آگاہ ہوا میرے نزدیک ابتدا سے انتہا تک یہ مقدمہ بجرہے اور جو جو حلف دروغی اس مقدمہ مین ہوی ہے اوسپر لحاظ ہونا چاہیے شروع سے آخر تک جو تحریر ہیم چند کی کتاب مین ہے وہ مہاجنی طور سے بالکل صحیح ہے اور تعجب ہے کہ پولیس والون کو اسبات کا خوف نہوا کہ اگر ہم ورق نکال ڈالین گے تو معلوم ہوجاے گا ممبران کمیشن کو دریافت ہوا ہوگا کہ اس گواہ پر کس قدر سختی کی گئی ہے کیونکہ جسوقت وہ عدالت مین آیا تھا نہایت خوف زدہ تھا کتاب مین تحریر ہے کہ ۱۰ یا ۸۔ نومبر کو خریدے گئے پس کیونکر اوس تاریخ کو میرے خریدے

نہ ملے مگر ونایک راؤ کو جو ناناجی کے سالے ہین وہ کہنی دیدی اونہون نے وزن کرکے
قیمت ٹھہرائی اور مجھکو اپنے ساتھہ دمودر پنت کے پاس لے گئے دمودر پنت نے کہا
کہ قیمت زیادہ ہے اگر ضرورت ہوگی تو رکھہ لیجاے گی اس مرتبہ ہیرون کی دو پوڑیان
تہین دو تین روز کے بعد ایک پوڑیہ واپس ملی اور ایک رکھہ لی گئی اوسوقت اوسنے
بیان کیا تھا کہ ایک پوڑیہ رکھہ لی گئی اور ایک واپس ملی مگر اب کہتا ہے کہ دونون
پوڑیان واپس ملین معلوم نہین کہ پہلا بیان صحیح ہے یا دوسرا بیان سوا اس کے اس
گواہ نے بیان کیا ہے کہ زہر دینے سے دو تین روز بعد کرنیل فیر صاحب کے ناناجی
وتل نے مجھسے دریافت کیا کہ تمنے ان ہیرون کی فروخت کتاب مین درج کی ہے یا نہین
کہا ہان اونہون نے کہا کہ اگر درحقیقت کتاب مین لکھہ لیا ہے تو اوس ورق کو نکالڈالو
کیونکہ اونہون نے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کی زہرخورانی مین انہین ہیرون کا استعمال
ہوا تھا یہ بات سنکر مجھے بڑا خوف ہوا لہذا مین نے وہ اوراق جسمین ہیرون کی فروخت
لکھی تھی نکالڈالی اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیے جو قیمت ان ہیرون کی مجھکو
ملنے والی تھی اونکی تعداد سمت ۹۰ ہے منجملہ اون کے سمت ۸۰ ناناجی وتل نے مجھکو دیے
جو صفحہ ۱۰- اور ۲۴- روزنامچہ مین جمع ہین اوسمین لکھا ہے کہ شیوچند اور خوشحال چند
سے روپیے پائے لیکن مین کمیشن کے روبرو یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ یہ گواہ بیان
کرتا ہے کہ کچھہ لین دین نہین ہوا دو پوڑیان ہیرون کی گئی تہین دونون واپس کر دی
گئین لیکن مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اس شخص نے بیان کیا ہے کہ جن ورقون مین
لین دین کا ذکر تھا وہ پھاڑ ڈالے گئے اور بجاے اون کے نئے ورق لگا دیے مگر اوسکے
تمام اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے اوسپر تشدد کرکے خوب تعلیم کیا ہے پولیس نے
اس گواہ کے ساتھہ ایسی کارروائی کی ہے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھی مگر ہیم چند فتح چند نے
عدالت مین اظہار دیا کہ صفحہ ۱۰- اور ۲۴- کا ذکر جو میرے اظہار مین ہے جسکو سوٹر صاحب
کے روبرو مین نے بیان کیا تھا کہ وہ صفحے پورانے ہین نئے نہین ہین پولیس نے میرے
اظہار خود لکھہ لیے تھے مین ممبران کمیشن کا خیال اس طرف رجوع کرتا ہون اور ملتجی ہون

اپنے اظہار دیے تھے اب اوسنے بیان کیا کہ سوٹر صاحب کے روبرو جو مین نے اظہار دیے وہ غلط تھے اور بیان کیا کہ خوف کھاکر ایسے اظہار مین نے دیے تھے یہ شخص مدت تک پولیس کی حراست مین رہا جب اوسپر بخوبی تشدد کیا گیا اور وہ قابو مین آگیا اوسوقت اوس کے اظہار بدلے گئے اوسنے بیان کیا کہ مین نے ایک ورق چاک کیا تھا اور پولیس کے کہنے سے نئی رقمین اوسپر لکھدی تھین اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ جب سوٹر صاحب کے پاس اپنے اظہار کو تصدیق کرنے کے واسطے جاتا تھا تو پولیس کے لوگون نے مجھے کھدیا تھا کہ اگر تم دستخط نہ کروگے تو عمر بھر جیلخانے مین رہوگے پس ایسی دھمکیون سے اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو غلط بیان کیا۔

سرکار کی طرف سے یہ گواہ بدین غرض پیش کیا گیا تاکہ ثابت کرے کہ ناناجی وتل نے ہیرے خریدے اور رسمے اوذکی قیمت کے دیے یہ روپیہ توفیر کی مدسے دیا گیا تھا اور اوس روپیہ کی نسبت دمودر پنت نے لکھا تھا کہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے یہ روپیہ دیا گیا ایک برہمن بھی اسواسطے طلب ہوا تھا کہ دمودر پنت نے یہ رقم غلط لکھی ہے روپیہ برہمنون کے کھلانے کے واسطے نہین دیا گیا بلکہ اس روپے سے ہیرے خریدے گئے اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس امر کی صداقت کے واسطے کہ ہیرے خریدے گئے شیوچند اور خوشحال چند کو بلایا تھا۔

ہیم چند فتح چند نے سوٹر صاحب کے روبرو جو بیان کیا تھا اوسکو ممبران کمیشن سنن مین پڑھتا ہون۔ دسہرے کے دو تین دن کے بعد ناناجی وتل خبکو جواہر خانے کا چارج ہے مجھکو اور اور جوہریون کے ہیرے کی کنی لانے کے واسطے حکم دیا چنانچہ ہم لوگ اوسی روز ہیرے کی کنی لے گئے اور ناناجی وتل نے دیکھ کر اونکو رکھ لیا دوسرے روز قیمت کے زیادہ ہونے سے وہ سب کنی واپس دی گئین دو روز کے بعد ناناجی وتل نے حکم دیا کہ وہی کنی جو واپس دی گئی پھرے آوے لہذا مین پھر اوسکو لے گیا بعد وزن اور طے ہونے قیمت کے رکھ لی گئی اوس کے دو دن کے بعد ناناجی نے یہ حکم دیا کہ تھوڑی کنی ہیرے کی اور چاہیے چنانچہ مین اون کے پاس لے گیا ناناجی جواہر خانے مین

کہ بناوٹ کا شبہہ بھی نہین ہوتا پس سیاہی کے ڈالنے کی کیا ضرورت تھی مگر اسبا پتر
بن پھر تقریر کرتا ہون کہ اگر دمودر پنت کو اسبات کا پوشیدہ کرنا منظور تھا تو کتابین
کیون نہ جلادین اور اگر اوسکو رقمون کے تبدیل کرنے کی فرصت تھی جلانے کے واسطے
تو وقت تھا یہ سب بناوٹ ہے ایک بے وقوف آدمی بھی دریافت کر سکتا ہے کہ عدالت
کے دہوکا دینے کے واسطے یہ سب باتین بنائی گئی ہین یا دمودر پنت کو خیال ہوگا کہ
اس مقدمے کی تحقیقات ایسی عدالت کے روبرو نوگی جیسی کہ اب ہوئی یہ شخص نہایت
سادہ لوح ہے اور اپنے اظہار کو اپنے ہی بیان سے رد کرتا ہے ۔ کسیطرح سے
اوسکے اظہار لائق اطمینان کے نہین ہین ۔

مائی لارڈ ۔ قبل گرفتاری کے دمودر پنت بخوبی واقف تھا کہ راؤجی اور نرسونے کیا
اظہار دیے ہین اور اسبات کا مقرر ہے کہ مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو جو زہر
دیا گیا اوسمین پسا ہوا سنکھیا اور ہیرا تھا پس اپنا اظہار بخوبی گھڑ سکتا تھا جسمین ہیرے
اور سنکھیا کا خاص ذکر ہوتا اور دمودر پنت نے شیشی کا بھی ذکر سنا ہوگا اوسکی نسبت
بھی ایک بات بنالی مین نے دمودر پنت کے اظہار کی کیفیت ممبران کمیشن کے روبرو سب
بیان کی مجھکو امید قوی ہے کہ ممبران کمیشن انصاف کی روسے مقدمے کو فصیل
کرین گے جس قدر مجھکو یاد تھا مین نے صحیح صحیح بیان کیا اور یقین ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ
جنرل جو بڑے لائق فائق ہین بروقت اسپیچ کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دینگے کیونکہ وہ
اس غرض سے یہان نہین آئے ہین کہ ایک بے گناہ شخص کو گدی سے اوتار دین ۔
اون سے زیادہ اور کسی شخص سے مجھکو امید نہین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین انصاف ظاہر
کرین اور یقین ہے کہ وہ اپنی اسپیچ مین کسی کی رعایت نہ کرین گے نہ صرف ہندوستانی
بلکہ یوروپ کے باشندے بھی اونکی اسپیچ کے منتظر ہون گے ۔

مائی لارڈ ۔ اب فتح چند ہیم چند کے اظہار کی نسبت گفتگو کرتا ہون ممبران کمیشن کو یاد
ہوگا کہ جسوقت یہ شخص عدالت مین آیا تھا اوس کے چہرے سے کسیقدر خوف عیان تھا
مین نے اپنی تمام عمر مین ایسا خوف زدہ گواہ نہین دیکھا اوسنے اول پولیس کے روبرو

کیسی ہے اوسکو گیکواڑ کی مطلق پروا نہین ہے مگر ہر طرح سے وہ اپنی براءت کرتا ہے اور گیکواڑ پر جرم ثابت کرتا ہے لیکن میرے نزدیک اوس کے اظہار خود اوسی کے بیان سے غلط ٹھہرتے ہین ہر ایک کاغذ گیکواڑ کا ضبط کر لیا گیا دمودر پنت کے اظہار سے خود ثابت ہے کہ کوئی کاغذ چاک نہین ہوا اور کوئی کاغذ اس طرح کا نہین ملا جس سے خود گیکواڑ ماخوذ ہون مگر ایسے کاغذ البتہ ملے ہین جس سے دمودر پنت خود ماخوذ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ کاغذ اوسی کے لکھے ہوے ہین اور گیکواڑ کے ہاتھ کے نہین ہین اگر گیکواڑ ان باتون مین شریک ہوتے تو ضرور اون کے ہاتھ کا کوئی کاغذ نکلتا بلکہ ظاہر ہے کہ گیکواڑ ان باتون سے واقف بھی تھے اور دمودر پنت کی واقف کاری بخوبی ثابت ہوئی ہے ابتدا سے انتہا تک صاف ثابت ہے کہ یہ مقدمہ گیکواڑ پر کھڑا کیا گیا ہے آپ صاحبون کو لازم ہے کہ اس امر پر بخوبی غور کرین۔

جب اس مقدمے کے اظہارات لیے جاتے تھے میرے نزدیک جھوٹ ہونا اوسیوقت ثابت تھا جہان جہان کہ سیاہی ڈالی گئی ہے وہان دمودر پنت کا ذکر تھا۔

دمودر پنت کا بیان ہے کہ یہ سیاہی مین نے اپنے ہاتھ سے نہین ڈالی بلکہ جو لوگ کارکن ہین اون سے کھدیا تھا جس کارکن کا دمودر پنت نام لیتے ہین وہ انکار کرتا ہے اس کارکن کا نام بلونت راؤ ہے اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو اس بات کا اقرار کیا تھا (مسٹر برمنن صاحب نے بلونت راؤ کے اظہار سارجنٹ صاحب کو دکھائے)۔

سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھسے غلطی ہوئی اوسنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی اقرار نہین کیا تھا بلکہ اوسنے قطعی انکار کیا کہ مین نے کبھی حساب پر سیاہی نہین ڈالی اور نہ مین جانتا ہون کہ کس شخص نے کتابون کو مشکوک کیا۔

مائی لارڈ۔ مجھکو یہ بھی یقین نہین ہے کہ دمودر پنت نے سیاہی کو ڈالا ہو بہرصورت دمودر پنت نے کسی سے سیاہی ڈالنے کو کہا ہوگا اور اس غرض سے کہا ہوگا کہ جب سیاہی ڈالیجائیگی تو ہر شخص کا خیال انہین دہتبون پر رجوع ہوگا اگر درحقیقت کسی رقم کا تبدیل کرنا منظور ہوتا تو مین نے سنا ہے ہندوستانی لوگ بڑے دستکار ہین اس طرح رقم کو تبدیل کر دیتے ہین کہ

کی شہادت مین اختلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لشونت راؤ نے کوئی پوڑیہ نہین پائی لشونت راؤ بیان کرتا ہے کہ مجھکو ایک پاکٹ ملی تھی اور کہا تھا کہ اس کے تین حصے کیے جاوین - اب مین اس امر مین تقریر کرتا ہون کہ گیکواڑ پر جو سنکھیا کے دینے کا اتہام ہوا ہے وہ محض غلط ہے - مین صاحبان کمیشن سے دریافت کرتا ہون کہ اگر گیکوار کو ہیرون کا کٹوانا منظور ہوتا تو اس قدر آدمیون سے گفتگو کرنے کی کیا ضرورت تھی - اور گیکواڑ کو اوس شخص سے کیا حاجت کہنے کی تھی جس سے ہیرے خریدے تھے کہ تم اپنی کتاب کو منسوخ کردو اور ایسے نشک کے ڈالنے کی کوئی ضرورت نتھی کیونکہ اوس زمانہ مین گیکواڑ کے پاس چھوٹے چھوٹے ہیرے موجود تھے جو تلوار کی موٹھ اور میان پر جڑے جاتے تھے اونکو کٹوا لیتے تمام عمر وہ ہیرے خریدا کیے اور ہزارون روپیے کا ہیرا اون کے پاس موجود ہوگا اس قدر طول دینے سے کیا مطلب تھا اور سنکھیا کے منگانے مین جو اسقدر طوالت ہوئی یہ بھی محض افترا ہے صدہا جھوٹ ملا کر ایک جھوٹ بات کو ثابت کرنا چاہا ہر چند یہ سب کارروائی ہوئی مگر کوئی گواہ اوسکی صداقت نہین کرتا دمودر پنت نہایت چالاک آدمی ہے اوسنے خوب سوچ کر بیان کیا کہ ایسی گفتگو دوسرے شخص کے آگے کیون کرتے اس سب کارروائی کا بیان صرف دمودر پنت کے اظہار سے ہے جو ہریون کی نسبت بیان ہوا ہے کہ اون سے ہیرے لیے گئے اور اونکو رخصت کردیا یہ بات ظاہر نہین کی کہ جو ہریون سے اور گیکواڑ سے کچھ گفتگو ہوئی ہو نہ جو ہریون کے اظہار سے معلوم ہوا کہ گیکواڑ سے اور اون سے کچھ باتین ہوئین پس کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ گیکواڑ اس خرید فروخت مین شریک تھے -

مائی لارڈ - دمودر پنت کے اظہار کی نسبت مین نے اپنا بیان ختم کیا اب اوس بیان کی نسبت دمودر پنت کے گفتگو کرتا ہون جو وہ کہتا ہے کہ دربارہ دیے جانے زہر کرنیل فریزر صاحب کے مجھسے اور گیکوار سے باتین ہوئین اوسکا یہ بیان محض غلط ہے اور کسیطرح سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی اور جب دمودر پنت کے اس بیان کی تصدیق نہین ہوئی تو گیکواڑ صاف انکار کرسکتے ہین کہ کبھی ایسی باتین مجھسے نہین ہوئین ممبران کمیشن کا خیال اسپر رجوع کرتا ہون کہ دمودر پنت کی شہادت اول سے آخر تک

اور رکھ دیا کہ کرنیل فیر صاحب کے دینے کے واسطے یہ زہر ہے اس مقدمہ مین یہ حال عجیب ہے اب مین کل گفتگو اول سے اس معاملے مین کہتا ہون۔

دمودر پنت نے بیان کیا ہے کہ جو شیشی میرے پاس آئی تھی وہ ایک اونگلی کے برابر لمبی تھی اور دوسری شیشی مین جو اونہون نے دوا دی وہ آدہی اونگلی کے برابر تھی اور وہ چھوٹی شیشی عطر کی تھی۔ حالانکہ عطر کی شیشی ایسی ہوتی ہے کہ عطر کم آتا ہے اور دیکھنے مین بڑی ہوتی ہے خیال کرنا چاہیے کہ جب دمودر پنت نے اوسمین دوا ڈالی ہوگی تو بہت کم دوا آئی ہوگی اور وہ شیشی سالم کو راوجی کے پاس پہونچانے کو دیدی اور جو کیفیت اس شیشی کی دوا کی ہوگی وہ سب کو معلوم ہے۔

بیان ہے کہ پسا ہوا ہیرا بطور زہر کے استعمال کیا گیا مین نے بڑی بڑی کتابون مین دیکھا مگر مجھکو کہین سے ثابت نہوا کہ ہیرا بھی ایک زہر ہے۔ شاید یہان کے لوگون کو اوس کے زہر ہونے پر یقین ہوگا اور بیان ہے کہ ہیرے اسواسطے دیے گئے تھے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کوٹ کر ڈالے جائین لیکن جوہری کہتے ہین کہ ہمنے تمام عمر مین کٹا ہوا ہیرا کبھی نہین دیکھا اور اسطرح دو تین گواہ اور بھی بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ ایسی قیمتی چیز ایسے کام کے واسطے کیون کوئی جاتی یہ بجز ڈاکٹر شیورس صاحب کی کتاب کے اور کہین میرے کا زہر ہونا نہین لکھا اونکا بیان ہے کہ ہندوستان والے کہتے ہین کہ ہیرا کھانے سے آدمی مرجاتا ہے میرے نزدیک یہی خیال ہندوستانیون کو آبلہ والی مکھیون اور سانپ کے عرق کا ہے معلوم ہوا کہ دمودر پنت نے کبھی پسا ہوا ہیرا کسی کو نہین دیا اوسکی نسبت دمودر پنت کا بیان ہے کہ یہ ہیرے ناناجی وتل کی معرفت منگائے گئے مین نے پوڑیہ کو نہین کھولا اور بغیر کھولنے کے وہ کہتا ہے کہ مجھسے ناناجی نے کہا تھا کہ اسمین نمک پسا ہوا ہیرا ہے اور نوماشے ہیرے ہین بعد اس کے بیان ہے کہ مین نے یہ ہیرے بشونت راو کو دیدیے اور اوس سے کہہ دیا کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالدینا لیکن اوسکا یہ بھی بیان ہے کہ مین نے اوسوقت کہہ دیا تھا کہ یہ بات کچھ خوب نہین ہے واہ کیا دردمندی ہے کہ زہر دینا اور یہ بھی کہنا کہ یہ بات اچھی نہین ہے مگر اس مقام پر بشونت راو اور دمودر

نے مجھسے کہا تھا کہ کچھ مکھیان ایسی جمع کرکے جن سے آبلہ پڑ جاتا ہے بڑے حکیم کے بھائی کے پاس فوجدار کے ذریعے سے بھیجدو مین نے نرائن راؤ کرسے کہا کہ فلان قسم کی مکھیان جمع کرکے حکیمصاحب کے پاس لے جاؤ۔

دوسرے روز مہاراجہ صاحب نے میرے روبرو ہربابے کہا کہ حکیمصاحب کو دوا بنانے کے لیے کالے سانپون کی ضرورت ہے چنانچہ ہربانے سپیرون کو بلایا اور کچھ سانپ اور مکھیان حکیمصاحب کے پسند کرنے کے واسطے بھیجی گئین جب حکیمصاحب نے سانپ اور مکھیون کو پسند کرکے رکھ لیا اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ حکیمصاحب کو کالے گھوڑے کا پیشاب چاہیے ہے چنانچہ باباجی کو جو خاص گھوڑون کے کامدار ہین حکم دیا کہ کالے گھوڑے کا پیشاب حکیمصاحب کے پاس بھجوادو یہ بیان سنکر بڑا تعجب ہوتا ہے۔

اس ملک کے آدمیون سے مین واقف نہین ہون یہ بیان بطور قصے کے معلوم ہوتا ہے مین اسبارے مین اپنی کوئی راے نہ ظاہر کرون گا جو لوگ یہان کے باشندے ہین اون کی راے اس امر کی نسبت بہت مناسب ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل جو میرے ایک لائق دوست ہین اون کو اس قسم کے اظہار سے کسقدر شرمندگی ہوگی کیونکہ اونھون نے یہ سب باتین دمودر پنت کی زبان سے سنین اور اونھون نے کسی اور طرح سے صداقت نہین کی مین جانتا تھا کہ وہ سپیرون کو بلاکر دریافت کرین گے کہ کس طرح سانپون کا زہر نکالا جاتا ہے اور آبلہ والی مکھیون کا کیونکر استعمال کیا جاتا ہے اور اون لوگون کو بھی بلائین گے جو ان چیزون کے جمع کرنے اور پہونچانے کے واسطے مقرر ہوے تھے لیکن صاحب موصوف نے ان عقلمندون کو عدالت مین طلب نہین کیا ارزدی شہادت کے معلوم ہوا کہ کسی سفید شے سے ان سب چیزون کا عرق نکال کر ملایا گیا اور حسب بیان دمودر پنت کے اس طرح اوسکا استعمال کیا گیا۔

مہاراجہ صاحب نے نانا کنولکر سے کہا کہ تھوڑی دوا اس شیشی کی لاؤ چنانچہ دو تین روز کے بعد گجا بانشیشی کو لے کر جسکو حکیمصاحب نے بھیجا تھا گبکواڑ کا بھیجا ہوا آیا مین نے اوسمین سے تھوڑی دوا نکال کر اور دوسرے ایک شیشی مین کرکے سالم کودی اور

نورالدین بوہرے کے پاس سے منگالو۔ نورالدین کے بیان سے ایک اور کارروائی پولیس کی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ نورالدین نے ایک زمانے مین گیکواڑ پر نالش کی تھی یعنے بلاوجہ گیکواڑ نے اوسکو بیدون سے پٹوایا تھا اور پانچ ہزار روپیہ جرمانے کا لیا ظاہر ہے کہ یہ شخص گیکواڑ کا دشمن قاتل ہوگا دمودر پنت نے اپنے بیان کی صداقت کے واسطے اوس شخص کو خوب منتخب کرکے پیش کیا کیونکہ اوسکو یقین ہوگا کہ نورالدین خوشی سے بیان کرے کہ مین نے سنکھیا دی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ نورالدین بوہرہ منصف مزاج آدمی ہے اوسنے ایسا بیان نہین کیا کہ اس لیے کئی مہینے سے یہ شخص قید ہے۔

اکبر علی کا بیان ہے کہ کسی بات کے ظاہر نہ کرنے سے یہ شخص قید ہے پولیس کے لوگون سے جہان تک ہوسکا اس شخص پر تشدد کیا گیا نورالدین گیکواڑ کا دشمن کیون ہو مگر اس مقدمہ مین اوسنے سچ سچ بیان کردیا اور اوسنے ہر طرح سے سختی اوٹھائی لیکن ایک بے گناہ آدمی کو ماخوذ نہین کرایا عجیب بات یہ ہے کہ سوڑ صاحب کے روبرو اول اول کوئی اظہار نہین لیا گیا جب پولیس نے گواہون کو خوب تعلیم کردیا اوسوقت سوڑ صاحب کے روبرو گواہی لی گئی کوئی شہادت ایسی نہین گذری کہ دمودر پنت نے سنکھیا منگائی ہوگی خود دمودر پنت کا بیان ہے کہ مین نے سنکھیا کو منگوایا وہ نورالدین سے سنکھیا کا منگوانا کہتا ہے لیکن میرے نزدیک اوسکا یہ بیان بالکل جھوٹ ہے اگر درحقیقت اوسنے سنکھیا منگائی تھی تو کسی اور شخص سے منگائی ہوگی نہ نورالدین سے لیکن دمودر پنت اوسی کے پاس سے سنکھیا کا منگوانا ظاہر نہین کرتا یہی سنکھیا جسکی نسبت اس قدر گفتگو ہوئی بیان ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ڈالی گئی اور کئی بوہرون کی نسبت بھی سنکھیا کے خریدنے کا بیان ہے اور اونکی کتابین پولیس کے پاس موجود ہین جس طرح کی کارروائی کرنا چاہیے وہ کرسکتے تھے اس کے بعد حکیم کی دوا کا اظہار ہے دمودر پنت کا بیان ہے کہ جس زمانے مین صاحب رزیڈنٹ کے ماتھے مین پھوڑا تھا تو بڑے حکیم کے چھوٹے بھائی ایک شیشی مین دوا بنا کر لائے مگر زیادہ آدمیون کے ہونے سے اونہون نے یہ شیشی ندی یا کچھ الغام کے خواستگار ہون گے دمودر پنت کہتا ہے کہ قبل اس کے مہاراجہ

سنکھیا نہین ملی پس دمودر پنت کا یہ بیان صاف غلط قرار پاتا ہے دوسری مرتبہ جب چٹھی بھیجی گئی تو دمودر پنت کا بیان ہے کہ گنیکواڑ نے دستخط کیے لیکن ہرگز خیال مین نہین آتا کہ اونھون نے دستخط کیے ہون جب لوگون نے دریافت کیا کہ سنکھیا کسواسطے منگائی جاتی ہے تو دمودر پنت کا بیان ہے کہ مین نے کہہ دیا کہ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دینے کے واسطے منگائی جاتی ہے۔ مین دمودر پنت کے اظہار کو خیال کرتا ہون کہ پولیس کا سکھایا ہوا ہے اون لوگون نے اوس سے کہہ دیا ہوگا کہ اگر تم گنیکواڑ پر جرم ثابت کردوگے تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا اس لیے اپنے فایدے کے واسطے اونسے یہ تمام گواہی دی ہے اگر درحقیقت منگائی گئی تو اونسے اپنے کسی خاص کام کے واسطے منگائی ہوگی دمودر پنت کی حالت اسوقت دیکھنا چاہیے کیونکہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ تحقیقات کرتے تھے کہ گنیکواڑ کے محلون مین کیا کارروائی ہوتی ہے وہ جانتا تھا کہ اگر کرنیل فیر صاحب میری کتابین منگوا کر دیکھین گے تو مجھپر بڑی خرابی پڑے گی یہ شخص کسیقدر بدنام بھی تھا گنیکواڑ اوسکو رزیڈنسی بھی نہ لیجانے تھے اوسکو ہمیشہ تشویش رہا کرتی تھی پس آیندہ کو اسبات پر غور کرنا مناسب ہوگا کہ آیا دمودر پنت کا بیان بنایا ہوا ہے یا اونسے بذات خود کرنیل فیر صاحب کو مارڈالنا چاہا تھا بعض امور کمیشن کے روبرو نہین آئے ہین اونکی نسبت کمیشن کا خیال رجوع کردون گا بعض معاملات اس قسم کے ہین کہ اونپر نہایت درجہ کا غور کمیشن کو کرنا ہوگا اور اگر بخوبی غور کیا جاے گا تو کمیشن کو بھی شک واقع ہوجاے گا اور جو حال اصلی ہے وہ ظاہر ہوجاے گا۔ اگر دمودر پنت نے سنکھیا منگائی تھی تو اپنی ضرورت سے منگائی ہوگی اور اگر فوجدار سے سنکھیا نہین منگوائی تو کسیوجہ سے اونسے حکم لکھا لیا ہوگا اگر گنیکواڑ خود سنکھیا منگانا چاہتے تو ضرور اپنے حکم پر دستخط کرتے اور تعجب ہے کہ گنیکواڑ کو کہین سنکھیا میسر نہین آتی تھی جب دمودر پنت نے گنیکواڑ سے کہا کہ سنکھیا نہین ملتا ہے تو گنیکواڑ ضرور تاکید کرکے منگاتے اگر گنیکواڑ خود سنکھیا منگاتے تو تحریری حکم کو کبھی دفتر مین نہ رہنے دیتے کیونکہ اونکو خیال ہوتا کہ جب کبھی اس مقدمہ کی تحقیقات ہوگی تو یہ کاغذ بطور شہادت کے ہوجاے گا اون کو اسبات کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر سنکھیا نہین ملتا ہے تو

وہ کتابون کو غلط کر سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دمودر پنت نے خاص اپنے فایدے
کے واسطے کتابون کو غلط کیا گیکواڑ کا کوئی حکم نتھا یہ شخص کہتا ہے کہ مین ۸ بجے صبح سے
رات کے دس بجے تک گیکواڑ کے محلون مین رہتا تھا اور صرف کھانا کھانے کے واسطے
اپنے گھر کو آتا تھا اگر گیکواڑ اس شخص کو اپنا شہ یک کرنا چاہتے تو ہر وقت اوس سے
صلاح کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کبھی کسی بات مین مشورہ نہین کیا گیا اگر یہ بات
صحیح ہے کہ گیکواڑ اپنے نوکرون سے صلاح کیا کرتے تھے اور جس جرم کا کہ اوپر اتہام ہے
اگر اصل کرنا چاہتے تو اس معاملے کو اپنے نوکرون کے سپرد کر دیتے اور خود کسی سے گفتگو
نہ کرتے یہ ضرور نتھا کہ وہ ہر شخص سے اپنے مواجھہ مین گفتگو کرے تاکہ اون مین سے کوئی نوکر
اون کے برخلاف ہو جاتا تو برخلاف ان کے گواہی دیتا ہمارے نزدیک گیکواڑ نے ہرگز
ایسا نہین کیا اور چونکہ دمودر پنت اونکا پریوٹ سکریٹری اور حسب بیان اوس کے گیکواڑ
کا وہ مشورہ کار تھا لازم نتھا کہ یہ کام اسی شخص کے سپرد کرین ۔

اس مقدمہ مین عجیب بات یہ ہے کہ گیکواڑ چاہتے تھے کہ جس قدر زیادہ آدمیون سے اس
بُری صلاح مین گفتگو کرین اوسی قدر بہتر ہے بلکہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گیکواڑ نے کیسے کیسے
لوگون سے ملاقات کی اون ممبران کمیشن کا مین خیال رجوع کرون جو ہندوستانی ہین
اور ایسے معاملات کو بخوبی سمجھتے ہین کہ اونکی راے دربارہ ملاقات گیکواڑ کے اور لوگون
کے ساتھ کیا ہے ممبران موصوف سے اس امر کا مستدعی ہون گا کہ بوجہ واقفیت حالات
ہندوستان کے ایک منصفانہ راے دین اگر انصاف کے ساتھ راے دین گے تو گیکواڑ کو
بہت بڑی مدد پہونچے گی اگر ممبران کمیشن صفحہ ۱۱۲ کتاب کو دیکھین گے تو عجیب کیفیت معلوم
ہوگی یعنے اوسمین گیکواڑ کا حکم فوجدار کے نام سنکھیا کے واسطے درج ہے دمودر پنت کا بیان
ہے کہ گیکواڑ نے حکم دیا تھا کہ خارش کے واسطے سنکھیا منگائی جاے چنانچہ اونسے فوجدار کو
چٹھی لکھی مگر سنکھیا میسر نہ آئی اگر ممبران کمیشن تھوڑا سا غور کرین گے تو یہ بات محض لغو معلوم
ہوگی اگر وہ چاہتے تو فوراً سنکھیا آسکتی تھی جب فوجدار کی شہادت عدالت مین لی گئی
تو اونسے بیان کیا کہ دمودر پنت کی چٹھی سب طرح سے صحیح ہے معلوم نہین کہ کس وجہ سے

تو میرے نزدیک کسی مجرم کو سزا نہین ہوتی مین نہین جانتا کہ سزا کیا چیز ہی جو دروغ حلفی اور اقدام قتل مین دیجاتی ہے مین نے کبھی کسی مقدمے مین نہین دیکھا کہ ایسی ایسی صاف شہادت کسی شخص نے دی ہو اور اس شخص کو اپنے جھوٹ بولنے کا مطلق خیال نہین ہوا اس دنیا مین بہت عجایب غرایب باتین ہین منجملہ اون کے ایک اس شخص کی بھی شہادت ہے سب گواہون مین یہ شخص چالاک ہے مگر جب وہ گواہی دیتا تھا اور گبکواڑ کا مقابلہ کرایا گیا تھا تو اس کے چہرے سے شرمندگی اور پشیمانی کے آثار ظاہر تھے اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص دروغ حلفی کر رہا ہے اور اوسکی حلف دروغی مین ثابت بھی کردون گا۔ اس شخص نے نہ صرف اپنی شہادت بنائی ہے بلکہ اورون کی گواہی بھی گڑھی ہے۔ خصوص ہیم چندر کی۔ اس مقدمے مین ظاہر کرون گا کہ پولیس نے نہایت بیباکی کے ساتھ اس مقدمے مین مداخلت کی ہے۔

مجھکو ہیم چندر کی شہادت مین خاص گفتگو کرنا ہے اور خصوص اوس موقع پر جبکہ اوسکے اظہار مین سوالات کیے گئے تو کس قدر اوسکا بیان مختلف ہو گیا مین ظاہر کرونگا کہ اس شخص کے اظہار مین پولیس نے زیادہ کارستانی کی ہے چونکہ مودبنیٹ حضور ملھر راؤ کا پریوٹ سکرٹری تھا اس لیے وہ ہر طرح سے معتمد ہو گا جو کچھ حال وہ بیان کرتا ہے وہ بالکل غلط ہے وہ کہتا ہے کہ حسابات غلط ہین اوسکو بڑا خوف تھا کہ کرنیل فیر صاحب حساب کی کتابین منگوا کر نہ دیکھین اس لیے جا بجا اونے سیاہی ڈلوادی اگر گبکواڑ پر جرم نہ قرار دیا جاتا تو اوس شخص کو ضرور سزا ہو گی کہ اوسے حسابات کو مشکوک کیا اور اس بات کو اوس کے کوئی عدالت تسلیم نہ کرتی کہ گبکواڑ کے فایدے کے واسطے مین نے ایسا کیا ہے کیونکہ یہ بات عقل قبول نہین کرتی کہ اول حساب لکھا جاے اور پھر وہ مشکوک کر دیا جاے اگر اس شخص پر تغلب کا جرم قائم کیا جاتا تو اوسکو کوئی عذر نہین ہو سکتا تھا اوس کے پاس بجز زبانی عذر کے کہ مین نے گبکواڑ کے حکم سے کتابون کو مشکوک کیا اور کوئی ثبوت نہین ہے لہذا اوسکا بیان لائق اعتبار کے نہین۔ اگر کوئی پرچہ تحریری گبکواڑ کے ہاتھ کا وہ پیش کرتا تو البتہ اوس کے بیان کا اعتبار ہو سکتا تھا ہرگز یقین نہین کہ بغیر حکم تحریری گبکواڑ کے

کیا کسی ادنی آدمی کا فیصلہ بھی ایسی حالت مین برخلاف نہین ہوسکتا جسطرح کی شہادت گذری ہے اگر وہ تسلیم کیجاے تو افسوس کا مقام ہے کہ وہ اپنا تاج وتخت اپنے ہاتھ سے کھوئے معلوم ہوتا ہے کہ جس روز گیکواڑ نظر بند کیے گئے اوسی روز دو مورپنت بھی قید کیا گیا لیکن مجسٹریٹ کے روبرو اوسکو نہین لائے اور نہ اون لوگون سے اوسکا مقابلہ کیا گیا جو اوسپر تہمت رکھتے تھے اس امر کی بخوبی تحقیقات نہین ہوئی ابتداہی سے وہ سپاہیون کے پہرے مین قید کیا گیا سترہ روز تک وہ قید رہا اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ سپاہیون کا پہرہ ہونا کوئی خوف کا مقام نہین ہے لیکن یہ بات لائق لحاظ کے ہے کہ اوس کے دل مین کیا کیا خیالات گذرے ہون گے اور روز بروز اوسکی طبیعت کیسی دگرگون ہوتی گئی ہوگی۔

مین اس طرح قید کرنا بھی ایک طرح کا تشدد سمجھتا ہون اس شخص نے بیان کیا کہ مینے یہ بیان اسواسطے کیا کہ قید سے رہائی پاؤن اور جو کچھ کہ اوسنے بیان کیا اوسکی نسبت صحیح ہونیکا احتمال نہین ہے یہ بات اوسنے سچ اور صحیح بیان کی ہے۔ اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ بعدہ مین پولیس گارد کے سپرد ہوا اوسوقت اوسکو راوجی اور نرسو کی شہادت سے اطلاع ہوئی۔ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ اگر وہ انکار بھی کرتا تو یہ انکار اوسکا لائق اعتبار کے نتھا اور اوسکو معلوم ہوا تھا کہ گیکواڑ پر کیا جرم ہے یعنے اوسکو معلوم ہوا تھا کہ زہرخورانی کا جرم ہے جسمین سنکھیا اور رپے ہوے ہیرے کا ذکر ہے سوا اس کے ایک شیشی کا بھی ذکر ہے یہی شخص کہتا ہے کہ مین نے شیشی دی تھی اور کہتا ہے کہ شیشی کے دینے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ شیشی مین کیا ہے یہ اظہار اوسنے خوب حفظ کر رکھے تھے ان باتون پر ممبران کمیشن کو بخوبی غور کرنا ضرور ہے اس گواہ کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اگر تم گیکواڑ کو قید کرادو تو تم بری ہوجاؤ اور اگر گیکواڑ بری ہوجائین گے تو تم قید ہوجاؤگے۔ پولیس نے شاید یہ بھی سکھادیا ہوگا کہ قید ہونا اور رہا ہونا خود تمھارے اختیار مین ہے اگر گیکواڑ قید ہوے تو تم رہا کردیے جاؤگے اور تھوڑی جاگیر بھی تمکو ملیگی واللہ اعلم ایسی دروغ حلفی سے آیندہ کو کیا نتیجہ ہوا گر ایسے جھوٹون کو سزا نہین دیجاتی ہے

مین ممبران کمیشن کا خیال اوسپر خاصکر رجوع کرتا ہون کیونکہ اسبات پر تمام لوگون کا خیال رجوع ہوگا - ان پولیس کے افسرون کو اختیار تھا کہ جس شخص کو جنبک چاہین حراست مین رکھین اور مسٹر سولیٹر صاحب نے جو چاہا اون گواہون کے اظہار لیے - جس طرح گواہون کے اظہار لیے گئے ہین علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مین ذکر کرون گا اور یہ بھی ظاہر کرونگا کہ گواہون پر ظلم ہوا ہے اور گواہون نے یہ گواہی دی ہے - یہ صحیح ہے کہ گواہ لوگ شکنجہ مین نہین کھینچے گئے بلکہ اونکو خوف دلایا گیا ہے اور بعض گواہون کے چہرے سے خوف زدہ ہونا پایا جاتا تھا وہ لوگ جانتے تھے کہ ہمارے جان و مال کی خیر نہین ہے اور جبتک کہ ہم حراست مین ہین کوئی صورت ہمارے مفر کی نہین ہے تاوقتیکہ حسب خواہش پولیس کے ہم نہ بیان کرین گے ہندوستان کے شہرون مین ایسی بات ہرگز جائز نرکھی جاتی مگر اس شہر مین جو ہندوستان سے بالکل علیحدہ اور قانون سے ناواقف ہے روا رکھی گئی یہان کے لوگ مطلق نہین جانتے کہ اپنی برءت کے واسطے کیا فکر کرین وہ اپنے تئین نہایت کمزور سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ پولیس کو سب طرح کی طاقت اور ہر قابو ہے - پولیس نے اپنی کامیابی کے واسطے کوئی بات فروگذاشت نہین کی مین نے خوب غور کرکے اس تقریر کو پیش کیا ہے مجھکو امید ہے کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے بخوبی اوسکی صداقت ہوگی اب دمودر پنت کے اظہارون کی تردید کرتا ہون - معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک بات کی ابتدا اسی شخص سے ہے یہ شخص بیان کرتا ہے کہ مجھکو گیکواڑ نے اس مقدمہ مین خاص ایجنٹ بنایا تھا پس مناسب ہے کہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس شخص کی شہادت منظور کیجاے اور دریافت کیا جاے کہ آیا ایک شخص کی شہادت قابل اعتبار کے ہے یا نہین جس طرح کہ مین گفتگو کرتا ہون اوسیطرح اور لوگ بھی مجھسے گفتگو کرین مین نہین چاہتا کہ اس مقدمہ مین کوئی سخت کلمہ میری زبان سے نکلے صرف وہی الفاظ استعمال مین لاتا ہون جو منصفانہ اور لائق تحریر کے ہین جو باتین میرے دل مین ہین اگر ممبران کمیشن کے بھی ذہن نشین ہوجائین تو یقین کامل ہے کہ گیکواڑ ان مین رہے گا اور غیر ممکن ہوگا کہ کسی ملک کے قانون دان لوگ گیکواڑ کے برخلاف مقدمہ کا فیصلہ کرین گے گیکواڑ

نہین کیا تھا ممبران کمیشن کو یاد رہے کہ جب دمودر پنت کے اظہار وغیرہ پر گفتگو کرنے سے فراغت ہوگی تو اس امر پر بھی مین تقریر کرون گا اب دمودر پنت کے اظہار سے تردید کرنا شروع کرتا ہون۔

صاف ظاہر ہے کہ دمودر پنت سے ہر ایک بات کی ابتدا ہے اگر زہر آیا تو اسی شخص کے ذریعے سے آیا یہ بات کہین ظاہر نہین ہوئی کہ کسی اور شخص نے زہر کے منگانے مین کوشش کی ہو اور دوسرے کسی شخص نے زہر دیا ہو صرف اس قدر سراغ ملتا ہے کہ دمودر پنت نے زہر منگایا سوا اس کے اور کسی شخص پر شبہہ نہین ہوتا لہذا مناسب ہے کہ اسی شخص کی تردید سے ابتدا کیجاے۔

مائی لارڈ۔ قبل شروع کرنے گفتگو دربارہ شہادت دمودر پنت۔ نرسو۔ اور راؤجی کے میرے نزدیک اسبات کا کہنا مناسب ہے کہ یہ امر دریافت کیا جاے کہ ابتداً ان لوگون کی شہادت کس طرح لی گئی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس طرح شروع مین گواہ سے برتاؤ ہوتا ہے ویسی ہی شہادت ہوتی ہے انکی شہادت ایسے لوگون کے ذریعے سے لی گئی جو خود مقدمہ کو طول دینا چاہتے ہین۔

مین ایسی بات کہنا نہین چاہتا کہ کسی شخص کو مجھسے ضرر پہونچے لیکن مجبور ہو کر چند لوگون کا نام لینا اس مقدمہ مین ضرور سمجھتا ہون مسٹر سوٹر صاحب بڑے لائق افسر ہین اور بمبئی مین اعلےٰ درجہ کے عہدہ دار ہین ادن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ منجملہ اور افسران پولیس کے گجانند وتل۔ اکبر علی۔ عبد العلی کا ہمراہ لانا کسواسطے مناسب ہوا اور یہ بات بھی ادنکو بخوبی معلوم ہوگی کہ ایک بہت بڑے افسر بمبئی نے ان لوگون کی کارروائی پر بہت بڑی چشم نمائی کی تھی گو وہ چشم نمائی صحیح تھی یا غلط لیکن سوٹر صاحب کو اس امر مین شک کرنا چاہیے تھا کہ اس مقدمے مین بھی ویسی ہی کارروائی یہ لوگ نہ کرین کیا بمبئی مین اور کوئی افسر پولیس نتھا جو انہون نے دوسرے مقام سے ایک افسر پولیس کو طلب کیا اوس کے بلانے کی کوئی وجہ ظاہری نہین معلوم ہوتی سوٹر صاحب کا اس قدر اختیارات دینا ادن کو مناسب نتھا جس طرح کہ ان گواہون نے شہادت دی ہے

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا افسوس ہے کہ مہاراجہ سیندہیا بوجہ علالت کے آج یہانکے
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسپیچ کھنے کے واسطے اوٹھے اونہون نے بیان کیا کہ پہلے
شنبہ کی اسپیچ مین بیان کیا تھا کہ مین نے دو ایک جگہہ غلطی کی ہے آج مین اوس غلطی
کو درست کرون گا اور وہ غلطیان تاریخون کی تھین جسوقت مین نے اول زہر دینے
کی تاریخ بیان کی تھی وہ اگست یا ستمبر کا مہینا کہا تھا لیکن ایک گواہ ہے جسکی شہادت
کسقدر لائق اعتبار کے ہے وہ کہتا ہے کہ زہر دینے کا اول ارادہ پندرہ یا بیس روز
۹- نومبر سے پیشتر کیا گیا تھا دوسری بات یہ ہے کہ اخیر دفعہ جو گیکواڑ کی طرف سے روپیہ
دینے کا بیان ہوا ہے وہ جولائی کے مہینے مین ہے شنبہ گذشتہ کی اسپیچ مین جولائی کے بعد
کی تاریخ مین نے بیان کی تھی مگر بروقت دیکھنے کاغذات اور اپنے دوستون کے بیان
سے یہ غلطیان معلوم ہوئین ان باتون کا ذکر پیچھے کرون گا کیونکہ مین نے اون تاریخون
کو درست کر لیا ہے۔

مائی لارڈ۔ ایک اور بات یہ ہے جسکا ذکر مینے بلا غور کے کیا تھا گو مجھکو اوسوقت
اوسکا طول طویل بیان کرنا منظور نتھا وہ بات گلاس کی تلچھٹ کی بابت ہے اوسکی
نسبت کرنیل فیر صاحب خود بیان کرتے ہین کہ مین نے تھوڑا شربت پی کر رکھ دیا تھا
بروقت دیکھنے گواہی کو امان کے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ یا چھہ مرتبہ زہر دیے جانے کا
ارادہ ہوا اور ایک مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو کوئی نہ کوئی امر مانع ہوا اور کسیقدر شربت
کو پی کر چھوڑ دیا۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ جب کبھی شربت مین زہر ڈالا گیا
ہمیشہ اوسکا مزہ بدل گیا۔ پس اسیوجہ سے اونہون نے شربت نہین پیا۔

اور اونکا بیان ہے کہ سنکھیا اور پسا ہوا ہیرا شربت مین پڑا تھا اور اون دونون
چیزون مین کسیطرح کا مزہ نہین ہے۔ پس کچھہ شبہہ نہین ہے کہ اگر یہ چیزین شربت مین
ڈالی گئی ہوتین تو ضرور کرنیل صاحب پی جاتے۔ اور مزے مین کچھہ فرق نہوتا اور
گھنٹہ آدہ گھنٹہ کے بعد اوسکی کیفیت معلوم ہوتی کیونکہ ڈاکٹرون کی بھی راے ہے کہ
گھنٹہ آدہ گھنٹہ کے بعد زہر اثر کرتا ہے اسبارے مین شنبہ کے روز مین نے اتفاقاً ذکر

بیجا ہے ڈاکٹر لوگ اسکو کبھی ثابت نہین کرتے یقین ہے کہ اس امر کی نسبت جو تحقیقات ہوی ہے ممبران کمیشن اوسپر کسیطرح کا خیال نہ کرین گے البتہ یہ امر کسیقدر ثابت ہوا کہ جو پوڑہ یہ امتحان کے واسطے بھیجی گئی تھی اوسمین سنکھیا تھا لیکن یہ بات اوسکی نسبت دریافت طلب ہے کہ یہ پوڑہ وہی پلجھٹ تھا جو کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین سے نکلا اور اس بارے مین کرنیل فیر صاحب نے اظہار دیا ہے کہ جب سے مین نے پلجھٹ کو دیکھا اوسکے بعد کوئی شخص گلاس کے پاس نہین گیا لیکن کرنیل فیر صاحب کے اس اظہار کو مین تسلیم نہین کرسکتا کیونکہ اگر کوئی شخص گلاس کے پاس جانا چاہتا تو بہت کچھ موقع مل سکتا تھا میری اس تمام گفتگو سے یہ غرض ہے کہ اس مقدمے مین کیسی عجیب شہادت گذری ہے اور اس شہادت کی وجہ سے کیا کیا خیال دل مین گذرتے ہین۔

دو پہر کے بعد دو بجے تھے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ آج ہفتہ کا دن ہے عدالت کو برخاست کرنا چاہیے اور کہا کہ اگر صاحب پریسیڈنٹ کو منظور ہو تو مین کچھ بیان کرون صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اگر آپ تھک گئے ہین اور دم لینا منظور ہے تو بہتر میری طرف سے زبردستی نہین ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ خیر یہ بات میرے ذمہ ہے اور اب مجھکو دم لینا منظور ہے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ وہ مذکورہ بالا سے عدالت برخاست کرے گی لیکن جب تھوڑا وقت بھی ضایع ہوتا ہے تو مجھکو افسوس ہوتا ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس مقدمے مین بہت سی باتون کی تردید کرچکا ہون اور دوشنبہ کے روز کوشش کرون گا میری طرف سے تردید کا کچھ خلاصہ ہوسکتا ہے یا نہین۔

بعد اس کے عدالت برخاست ہوئی فقط۔

اجلاس روز ہفتدہم

آج ۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے لیکن مہاراجہ سیندھیا بوجہ علالت کے غیر حاضر تھے۔ سر ڈیس پیلی صاحب کمیشن مین موجود تھے اور حضور ملہر راؤ بھی تمام دن بیٹھے رہے

کہ جن لوگون کو سنکھیا مل سکتی تھی وہ کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین بہی جا سکتے تھے اور کرنیل فیر صاحب کی کل عادتون سے واقف تھے پھر کسواسطے عمدہ طور سے زہر دیے جانے کا اہتمام نہین ہوا سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ عرصہ تک ارادہ موتا رہا اور اچھی طرح سے زہر نہ دیا گیا جب شربت مین زہر ملایا گیا تو کرنیل فیر صاحب یہ کہتے ہین کہ تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل بھورا تھا اور گواہون کا بیان ہے سیاہی مائل نتھا بلکہ ہلکا بھورا تھا جب تلچھٹ کا امتحان کیا گیا تو جو صورت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اوس سے بالکل برخلاف تھی کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو میز پر رکھ دیا تھوڑی دیر کے بعد اونکو شبہہ ہوا اور تلچھٹ کو دیکھا آپ کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے اوسکی نسبت کیا کہا مین نے اون سے یہان تک سوال کیے کہ وہ ناراض ہوگئے اور کہا کہ تم یہان کیا روز حشر تک رہوگے مین بھی جانتا ہون کہ جو سوالات اون سے مین نے کیے اون سے اونکو حیرت ہوئی ہوگی کیونکہ تلچھٹ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اوسکا رنگ ہلکا بھورا تھا اور جس تلچھٹ کی نسبت کرنیل فیر صاحب بیان کرتے ہین اونکی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی یہ بات صحیح ہے کہ رنگ کی نسبت اکثر لوگون کا بیان مختلف ہوجاتا ہے مگر اس قدر اختلاف نہین ہوتا جو کرنیل فیر صاحب اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے سنکھیا کی آزمایش کی وہ کچھ خوب نتھی بلکہ جس طرح ڈاکٹر گری صاحب نے امتحان کیا وہ طریقہ بھی عمدہ نتھا یوروپ مین جب اس طرح کا امتحان ہوتا ہے تو ڈاکٹر لوگ سنکھیا کو دیگر اجزا سے علیحدہ کرکے اصلی صورت پر دکھا دیتے ہین اور ایسا نہین کرتے کہ دھات کا سا چھلہ بن گیا اور اوسکو کھدیا کہ یہ سنکھیا ہے۔

پسے ہوے ہیرے کی نسبت جو لوگ بیان کرتے ہین وہ بھی محض خیالی باتین ہین جو لوگ کہتے ہین کہ تلچھٹ مین پسا ہوا ہیرا تھا یہ بھی محض بےمعنی ہے ہان کوئی چیز اوسمین چمکتی ہوئی بھی اور اوس سے شیشہ بھی چھل سکتا تھا لیکن اوسکی نسبت پسے ہوے ہیرے کا کہنا بالکل غلط ہے اور اس بات کا ثابت کرنا بھی غیر ممکن ہے اوسکی نسبت خیال ہے کہ وہ پسا ہوا ہیرا تھا اگر امید کیجاے کہ ازروے ڈاکٹری ہیرے کا ہونا ثابت ہوجاے گا تو یہ امید بھی

اور کرنیل فیر صاحب ہر بات کو نہین کر لیتے تھے ستمبر یا اکتوبر مین فیر صاحب کی ماتھے پر پھوڑا نکلا تھا اس مقدمے مین پھوڑے کی نسبت بہت بڑا ذکر ہے اور بہت کچھ کارروائی پھوڑے کی نسبت بیان ہوئی اس پھوڑے کی دوا ڈاکٹر صاحب کیا کرتے تھے کرنیل صاحب اوس زمانے کی شکایت کرتے ہین کہ اکثر سر اجی مالش کیا کرتا تھا اور پھوڑے مین بہت درد ہوتا تھا اور درد کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب پھوڑے پر دوائے گلوڈیم لگایا کرتے تھے اور گلوڈیم کی یہ خاصیت ہے کہ بروقت لگانے کے درد ہوتا ہے ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ راؤجی نے چکوترے کے شربت مین کچھ پوڑیان ڈال دین اور بلا کسی شکایت کے کرنیل فیر صاحب اوسکو پی گئے حالانکہ اگر کوئی چکوترے کا خراب شربت پیے گا تو بیشک شکایت کرے گا لیکن کرنیل فیر صاحب نے چپ چاپ اوسکو پی لیا اور کسیطرح کی شکایت نہین کی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے مزاج مین نہایت تحمل تھا تین روز تک اونھون نے شربت نہین پیا اور یہ بات نئی معلوم ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی خاص شے کا عادی ہوتا ہے تو بغیر اوس کے استعمال کے اوسکو چین نہین آتا آپ صاحبون کی رائے میرے بیان کے مطابق ہوگی کہ کرنیل فیر صاحب نے شربت نہ پینے کی کوئی معقول وجہ بیان نہین کی جو وجہ وہ بیان کرتے ہین میرے نزدیک وہ کافی نہین ہے اگر راؤجی کا بیان دیکھا جاے تو معلوم ہوگا کہ اونسے صرف ہیرے کی کنی ڈالی تھی چنانچہ اوسکی نسبت ڈاکٹرون نے بیان کیا کہ اوس سے کچھ ضرر نہین پہونچتا پس صرف ایسے خیالات کی وجہ سے اونکا سر گھومنے لگا اور طبیعت مالش کرنے لگی اور جو حال ستمبر اور اکتوبر مین ہوا تھا ویسا ہی حال ہوگیا راؤجی کا بیان ہے کہ ۶۔ اور ۷۔ نومبر کو مین نے سنکھیا نہین ڈالی پھر کس طرح کرنیل فیر صاحب کی طبیعت بگڑ گئی تاہم کرنیل صاحب خاموش ہو رہے اور کسی سے اونھون نے شکایت نہین کی ۔ ۹۔ نومبر کو اونھون نے شکایت کی اور سنکھیا کے دیے جانے کا شبہہ ہوا لیکن دو تین باتین میرے خیال مین نہین آتین منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ کوئی معقول وجہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کی نتھی اسبات کا خیال اور لوگون کے دلون مین بھی آیا ہوگا ایسے خیالات کی نسبت مین بہت کچھ گفتگو کرون گا مجھکو اسبات کی بھی حیرت ہے

فیر صاحب نے ایسے لوگون سے ملاقات رکھی جن سے کہ گیکواڑ نہایت ناراض تھے اور وہ لوگ گیکواڑ کے دشمن قاتل تھے منجملہ اون کے ایک شخص بھاپو پونا کر تھا اون لوگون کا بیان ہے کہ ہمکو کرنیل فیر صاحب نے کچھ روپیہ نہین دیا لیکن کرنیل فیر صاحب کی سرپرستی اون کے کما کھانے کے واسطے کافی تھی معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل فیر صاحب اون سے ایسا میل جول رکھتے کہ جو کچھ وہ لوگ کھتے تھے وہی کرنیل فیر صاحب کرتے تھے واللہ اعلم کرنیل فیر صاحب کس طرح کھتے ہین کہ بھاپو پونا کر معزز شخص ہے مین نہین کہسکتا کہ اونکو کیونکر معلوم ہوا کہ بھاپو پونا کر راست باز آدمی ہے کیونکہ وہ گیکواڑ کے بالکل خلاف تھا بعدہ کرنیل فیر صاحب کو یہ خیال ہوا کہ جن لوگون پر گیکواڑ ظلم کرتے ہین اون کی نالش سننا چاہیے پس معلوم ہوا کہ صدہا آدمی گیکواڑ کی شکایت کیا کرتے تھے جب ہوا کھانے کو جاتے اوسوقت سے لوگ شکایت شروع کرتے تھے غرض جو شخص گیکواڑ کی شکایت کرتا تھا اوسکو بخوبی کرنیل فیر صاحب سنتے تھے بعض بعض شکایتین محض جھوٹ ہوتی تھین لیکن صاحب موصوف اونکی بھی سماعت کرتے تھے جب لوگون کو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف ہر ایک شکایت کو سنتے ہین اور گیکواڑ کی طرف سے وہ رنجیدہ ہین تو لوگون نے جا اور بے جا عرضیان دینا شروع کردین مین اوپر کہہ چکا ہون کہ جب گیکواڑ نے دیکھا کہ کرنیل فیر صاحب کس کس قسم کے لوگون سے ملتے ہین اور ہر وقت اور ہر لحظہ بھاپو پونا کر سے گفتگو رہتی ہے اور جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کرنیل فیر صاحب بالکل بھاپو پونا کر کے قابو مین ہین سمجھے کہ عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن ہے اگر ایسا نہوتا تو کوئی مشکل درپیش نہ آتی جس عمدہ انتظام کے واسطے حضور وایسراے نے دو سال کی اونکو مہلت دی تھی اگر کرنیل فیر صاحب ایسا نہ کرتے تو کوئی دقت نہتی لیکن اس حالت مین عمدہ انتظام ہونا غیر ممکن تھا کرنیل فیر صاحب کو بھی گمان تھا کہ مجھکو زہر دیا جاے گا لیکن نہین معلوم کہ کس شخص نے اوسکو یہ پٹی پڑہائی تھی اور کس طرح اونکو ایسا خیال ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو اس قسم کے خیالات تھے اور گیکواڑ کے مزاج مین دوسری طرح کی باتین نہین ظاہر ہے کہ بھاپو پونا کر بازاری گپ کرنیل فیر صاحب کو آکر سنایا کرتا

کی گواہی سنی ہوگی کیا وہ کہہ سکے گا کہ اوسکی گواہی صحیح ہے اوسکی تمام گواہی سے یہ بات مترشح ہے کہ ایک زمانے مین وہ بدذات تھا لیکن اب اپنے کیے پر پشیمان ہے - دمودر پنت راوجی - اور نرسو کی گواہی کے واسطے بہت کچھ صداقت درکار ہے میرے دوست (صاحب ایڈوکیٹ جنرل) نے اوسکی صداقت نہین کی اگر پیدرو کی گواہی صحیح ہے تو راوجی کو دروغ حلفی مین سزا ہونا چاہیے صرف تین آدمیون کی گواہی پر اس مقدمہ کا دارمدار ہے اور اونہین تین شخصون کی گواہی سے گیکواڑ کی عزت اور مال و متاع چھن گیا کیا اون لوگون کی گواہی ایسی ہے کہ جسکی سماعت ہو اور گیکواڑ کو اوسکی گدی اور اوسکی جایداد چھین کر مفلس کر دیا جاے آپ لوگ جو ممبران کمیشن ہین صرف بطور جوری کے ہین کیا آپ صاحبون کو یہ مناسب ہے کہ بلا غور و تامل کے گیکواڑ کو پھانسی دے دین محض جھوٹے گواہون کی گواہی پر ایڈوکیٹ جنرل چاہتے ہین کہ گیکواڑ کو سزا دیجاے ان لوگون کی گواہی بالکل بے بنیاد ہے سب سے پہلے کرنیل فیر صاحب کی گواہی کا ذکر کرون -

مائی لارڈ - بوجہ تبدیلی موسم کے میری آواز قابو مین نہین ہے کرنیل فیر صاحب اس عجیب فسانے مین نامور شخص ہین اونکی نسبت ایک لفظ سوا اوس کے جو مجھکو کہنا ضرور ہے زبان سے نہ کہا تو کیا اور ایسی بات نہ کھون گا جس سے کرنیل فیر صاحب رنجیدہ خاطر ہون کرنیل فیر صاحب بے شک معزز اور راستگو نامور اور بہادر شخص ہین لیکن جس عہدے پر وہ مامور تھے وہ اوس کے لائق نتھے اس عہدے کا کام نہایت نازک تھا گیکواڑ جانتے تھے کہ اوسپر ایک زمانے مین ایسی چشم نمائی ہوئی تھی کہ اونکی آبرو اور کارروائی مین فرق آگیا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ وہ انتظام نہین کر سکتے ہین مجھکو امید ہے کہ یہ باتین کرنیل فیر صاحب کی نسبت زیادہ سخت نہین ہین - بعد اس کے ایک گورنر بمبئی سے اونکو بری کیا جو کاغذ کرنیل فیر صاحب کے پاس گیا اور جسکو مین نے عدالت مین پیش کیا اوس سے کرنیل فیر صاحب کو بدنام کرنا منظور نہین ہے صرف اسواسطے پیش کیا تھا تاکہ ثابت ہو کہ کرنیل فیر صاحب اوس عہدے کے لائق نتھے جسپر کہ وہ مامور تھے اور گیکواڑ ان باتون کو خوب جانتے اور سمجھتے تھے کہ جب اونکی شکایت ہوگی فوراً تبدیل کر دیے جاینگے کرنیل

فیر

۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے تھے اونھون نے بیان کیا کہ کرنیل فیر صاحب کی طبیعت مالش کرتی تھی اور جو حالت زہر کھانے والے کی ہوتی ہے وہی اونکی حالت تھی لیکن ڈاکٹر سپورڈ صاحب سے گو کرنیل فیر صاحب نے نہین سنا کہ تلچھٹ کے امتحان کا کیا نتیجہ ہوا مگر جب کرنیل فیر صاحب کی ملاقات گیکواڑ سے ہوئی تو کرنیل فیر صاحب کو سنکر تعجب ہوا کہ جو حالت اونکی تھی ویسی ہی اکثر لوگون کی شہر مین بھی حالت ہے بلکہ گیکواڑ نے بیان کیا کہ میری طبیعت کی بھی یہی کیفیت ہے حالانکہ کرنیل فیر صاحب نے زہر کا اونسے مطلق ذکر نہین کیا اوسوقت تک کرنیل فیر صاحب کو ملھر راؤ کی نسبت کچھ شک نہ تھا معلوم نہوا ہوگا کہ مجھکو زہر دیا جاے گا اگر دمودر پنت کا بیان صحیح ہے تو اوسوقت ملھر راؤ بخوبی جانتے ہون گے کہ کرنیل فیر صاحب کی کیا کیفیت ہے کیونکہ دمودر پنت کہتا ہے کہ ملھر راؤ نے راستہ مین مجھسے گفتگو کی تھی جب گیکواڑ نے کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا تھا کہ اس قسم کی بیماری شہر مین ہے تو اونکو معلوم نہوگا کہ ڈاکٹری سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے اوسکی کیا حالت ہوجاتی ہے کرنیل فیر صاحب نے جو ڈاکٹر سپورڈ صاحب کو چٹھی لکھی تھی اوسمین اونھون نے لکھا تھا کہ پیٹ مین درد ہے اور سر گھومتا ہے اور مُنہ مین تانبے کا مزہ ہے اوسکی نسبت ایڈوکیٹ جنرل بیان کرتے ہین کہ گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کو یقین کرانا چاہتے ہین کہ اصلی بیماری تھی عارضی نتھی جب مین کرنیل فیر صاحب کی شہادت پر غور کرتا ہون تو مین کہہ سکتا ہون کہ گیکواڑ اوس روز جو کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گئے تھے وہ دن اونکی ملاقات کا تھا کوئی نئی بات گیکواڑ نے نہین کی تھی اور نہ گیکواڑ کی باتون سے کچھ تردد معلوم ہوتا تھا اوس روز معمولی گفتگو ہوئی تھی یہانتک مین نے اپنے دوست ایڈوکیٹ جنرل کی اسپیچ پر گفتگو کی وہ بالکل قابلیت سے بھری ہوئی تھی اب وہ کہتے ہین کہ یہ مقدمہ نرسو اور راؤجی دو شخصون کی گواہی پر ہے وہ اسبات کے مقر ہین کہ راؤجی اور نرسو نے جرم مین اعانت کی وہ کہتے ہین کہ اس مقدمہ کا فیصلہ روئیداد پر ہوگا صاحب موصوف تین طرح سے شہادت کی صداقت کرتے ہین اول یہ کہ گواہ علیحدہ علیحدہ رکھے گئے اس امر کی نسبت پہلے مین بحث کرچکا ہون جس شخص نے نرسو

تذکرہ بھی مین کل کرون گا اوس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ مصنوعی ہے۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل دربارہ تحقیقات پولیس کے کہتے ہین کہ باہم گواہون مین کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی اسوجہ سے وہ کہتے ہین کہ گواہون کی شہادت بناوٹ کی نہین ہے لیکن میرے نزدیک یہ سب باتین فضول ہین البتہ اس قدر عیب شہادت مین ہے کہ وہ بے بنیاد ہے فی الحقیقت اسمین گواہون کے گفتگو نہین ہوئی لیکن ان گواہون کو ایک معتبر شخص یعنے اکبر علی نے طلب کیا تھا اور بخوبی اون کو سکھا سکھا کر ہر ایک بات کو دریافت کیا اون گواہون نے ۲۴ گھنٹے کے بعد سب حال بیان کردیا یہ کارروائی اکبر علی کی میری سمجھ مین نہین آتی کہ کس طرح سب لوگون نے بیچین ہوکر یکایک اپنے دلون کا راز اونسے بیان کردیا۔ میرے نزدیک یہ سب شہادت بنائی ہوئی ہے اور بناوٹ کو مین ثابت کرونگا اور سب گواہ اسی واسطے یکجا کیے گئے تھے کہ اونکی گواہیان گڑہی جائین گجانند کی نسبت بھی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہہ سکتا مجھکو ہر ایک بات مین گجانند یاد آتا ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ گواہون کی گواہی کیسی ہے تو اوسکے جواب مین مین صرف یہی کہہ سکتا ہون (گجانند) یہ گواہ خود نہین جانتے تھے کہ ہم کیا بیان کرتے ہین جیسے کہ اونکی گواہی بنائی گئی اوسیطرح اونکی یاد بھی درست ہوتی تو مین کس طرح شہادت مین تقریر کرسکتا لیکن مین اوپر لکھ چکا ہون کہ جھوٹون کی یاد بہت خراب ہوتی ہے یہ گواہ مختلف بیان کرتے تھے۔
اکبر علی عبد العلی گجانند نے بوجہ خیر خواہی اپنے ملک کے جو کارروائی کی ہے یقین ہے کہ ممبران کمیشن ہرگز اوسپر اعتبار نہ کرینگے اوس کے بعد صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اس طور سے ذکر کیا تھا کہ دمودر پنت۔ راؤجی۔ نرسو بڑے بدذات آدمی ہین اور اسوجہ سے اپنے اظہار مین اقرار کیا ہے کہ خطا معاف ہو اوجو جو اونھون نے بدذاتی کی ہے اوس سے درگذر کیجاے مگر نرسو مین مجرم اور بے قصور ہونا دونون باتین پائی جاتی ہین یہ شخص اپنی خطا پر ایسا نادم ہوا کہ کنوئین مین ڈوب مرنا چاہا تھا اور اونسے وہی مثل پوری کی کہ کنوئین مین بھائی ملتی ہے مگر بجاے بھائی کے اوسکو کانسٹبل ملا کیونکہ اوس کے کودنے کے بعد کانسٹبل بھی کنوئین مین کود اتھا۔ بعدہ ایڈوکیٹ جنرل گنگواڑ کا ذکر کرتے ہین جبکہ وہ

چھوٹ گئی یا دوست مذکور (صاحب ایڈوکیٹ جنرل) نے یہ سمجھا ہوگا کہ راؤجی کا بیان
اس قدر بے بنیاد ہے کہ کمیشن کے روبرو اوسکا تذکرہ نہ کرے اگر صاحب ایڈوکیٹ جنرل
کا یہی خیال تھا تو نہایت درست ہے صاحب موصوف ستمبر کے حملے کا ذکر نہین کرتے ہین
اونھون نے صرف ۶- اور ۷- نومبر کے حملون کا ذکر کیا اور ممبران کمیشن کو یاد ہوگا کہ
راؤجی نے اپنے اظہار مین ۶- اور ۷- نومبر کا ذکر نہین کیا بلکہ اونسے کہا ہے کہ مین نے ۶-
اور ۷- نومبر کو زہر نہین ڈالا لیکن تاہم کرنیل فیر صاحب کی حالت ایسی ہی ہوگئی جیسا کہ
زہر کھانے سے ہوتی ہے اگر ۶- ۷- نومبر کو زہر دیا گیا تو چکوترے کے شربت مین دیا گیا ہوگا
راؤجی کا بیان ہے کہ جو پوڑیان مجھکو ملی تھین اونکو مین نے ۹- نومبر کو شربت مین ڈالدیا
کچھ شک نہین کہ اکثر جھوٹ کے بولنے والے اپنی بات کو بھول جاتے ہین اور دروغ گو
آدمی بڑے بھولکڑ ہوتے ہین جب ایڈوکیٹ جنرل نے شروع مین اپنے کی تھی اوسمین بیان
تھا کہ راؤجی نے ۶- اور ۷- نومبر کو زہر ڈالا لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ راؤجی نے مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو یہ ذکر کیا تھا یا نہین مگر اونے کسی نہ کسی افسر کے روبرو ضرور کہا ہوگا لیکن
جب عدالت مین اوسکے اظہار لیے گئے تو اونسے ۶ اور ۷- نومبر کا کچھ ذکر نہین کیا بلکہ اونسے
غلطی سے کہا کہ ۹- نومبر کو سب پوڑیان شربت مین ڈال دین - بعدہ ایڈوکیٹ جنرل نے
ہیم چند فتح چند کا ذکر کیا - اس گواہ کی نسبت بر وقت ذکر کرنے شہادت دمودر پنت کے
بیان کرون گا - ایڈوکیٹ جنرل کہتے ہین کہ سنکھیا اور ہیرا کوٹ کر سالم کو راؤجی کے
دینے کے واسطے دو مرتبہ دیا گیا لیکن راؤجی صرف ایک پوڑیہ کے دینے کا ذکر کرتا ہے اول اوسکو ستمبر کے
مہینے مین ایک پوڑیہ دی گئی اور دوسری مرتبہ اوسکو دو پوڑیان دی گئین راؤجی نے اوسکے مین جھیے
کے اون دونون پوڑیون مین سے ایک سفید اور دوسری مین گلابی رنگ کی کوئی شے تھی گلابی چیز
کی نسبت راؤجی نے اس لیے کہا تھا کہ اونسے سنا ہوگا کہ گلابی رنگ کے ہیرے ہوتے ہین مگر جب ہیرے اور
سنکھیا ایک جگھہ کوٹے گئے تو پھر گلابی رنگ کس طرح آگیا اور جو پوڑیہ اوسکی پیٹی مین ملی تو اپنی بات
کے صحیح ہونے کیواسطے اونسے بیان کیا کہ سنکھیا اور ہیرے ملائے نہین گئے راؤجی کی طبیعت عجب
طرح کی ہے اونسے کرنیل فیر صاحب کو مارنا بھی چاہا تھا اور اوسکو رحم بھی آتا تھا پیٹی کا

راوجی جو جھوٹے گواہون کا سرگروہ ہے اوسکی گواہی حرف بحرف رد کی گئی راوجی اور پیدرو کے بیان مین کس قدر اختلاف ہے۔ پیدرو ۲۵۔ برس سے کرنیل فیر صاحب کا معتبر نوکر تھا اوسکے عزت دار ہونے کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل ہی مقرر ہین اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا کہ راوجی نے میری نسبت جو کچھ بیان کیا وہ غلط ہے اور سراسر اوسکی بناوٹ ہے۔

مائی لارڈ۔ میری زبان نہین کہ راوجی کی شہادت کس طرح سے گر ہی گئی پیدرو کی گواہی نے راوجی کی شہادت کو بالکل ڈھا دیا اور ایڈوکیٹ جنرل کی قابلیت بھی اوسکو قائم نہین رکھ سکتی اب یہ بات معلوم ہونا باقی ہے کہ آپ کی رائے بھی اس امر مین میری رائے سے مطابق ہے یا نہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل سرکار کی طرف سے اس امر مین بخوبی اسپیچ کرین گے اور پیدرو کی شہادت کا اچھی طرح تذکرہ کرین گے۔

میرے نزدیک ایڈوکیٹ جنرل ہزار تقریر کرین گے مگر ممبران کے ذہن نشین کرنا نہایت مشکل ہوگا کہ آیا ممکن ہے کہ پیدرو کی شہادت پر یقین کیا جاوے یا راوجی کی گواہی صحیح سمجھی جاے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ پیدرو کی شہادت ایندآو بمبئی کے ایک جسٹس آف دی پیس اور ڈپٹی کمشنر پولیس مسٹر ایڈگنٹن صاحب نے لی تھی اس لیے پیدرو اور راوجی کی گواہی مین دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اختلاف ہے ممکن نہین کہ دونون کی گواہی پر یقین کیا جاے ضرور ہے کہ ایک شخص کی گواہی جھوٹ اور دوسرے کی شہادت صحیح ہو۔ پیدرو کی گواہی مین مجھکو کوئی بات کھٹکنا باقی نہین ہے لیکن راوجی کی گواہی پر مجھکو اعتراض ہے راوجی کی نسبت صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکا معتبر ہونا نہین کہا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے بروقت شروع ہونے مقدمے کے اپنی اسپیچ مین بیان نہین کیا کہ کرنیل فیر صاحب کو شروع مین زہر دیے جانے کا ارادہ کب ہوا راوجی نے اپنی گواہی مین اول اپنے ارادون کا بخوبی اظہار دیا کہ مجھکو تاریخین یاد نہین ہین مگر کمیشن کے روبرو تاریخین پھر بیان کرونگا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسکا تذکرہ نہین کیا شاید اتفاقاً اون سے یہ بات

نہایت عمدہ اونکے عہدے کی لیاقت کے موافق تھی صاحب موصوف نے اوسمین کسی بات پر زیادہ تعصب ظاہر نہین کیا بلکہ نہایت حلم اور استقلال کے ساتھہ کہی تھی۔
مجھکو گیکواڑ کی طرف سے اوس اسپیچ مین کوئی شکایت نہین ہے بلکہ جہانتک ممکن تھا صاحب موصوف نے مجھکو مدد دی۔ اب مین مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہون جسوقت کہ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اسپیچ کہی تھی اور درخواست کی تھی کہ ممبران کمیشن گیکواڑ پر جرم قائم کرکے سزا تجویز کرین۔
اونھون نے اپنے نزدیک گیکواڑ پر وہ جرم قائم کیے تھے لیکن اونھون نے اپنی تمام اسپیچ کی کوئی وجہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کی نہین بیان کی شاید وہ دانستہ اس بات کو اونھون نے بیان نہین کیا پس اب مین بیان کرتا ہون کہ گیکواڑ کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی کوئی وجہ نتھی شاید ایڈوکیٹ جنرل میرے دوست نے اوسکی وجہ بخوبی دریافت کی ہوگی لیکن جب کچھہ دریافت نہوا اس لیے اونھون نے اپنی اسپیچ مین تذکرہ کیا کہ گیکواڑ نے رزیڈنسی کے ملازمون کو ترغیب دی اونھون نے یہ بیان نہین کیا کہ آیا نرسو اور راوجی سے باہم کیا واسطہ تھا ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اسپیچ مین ایک شخص جسکا نام پیدرو ہے ذکر کیا کہ آیا وغیرہ ملازمون کی ایک صلاح تھی اور پیدرو کی اور صلاح تھی پیدرو کرنیل فیر صاحب کا خانسامان ہے اور ۲۰ برس سے اون کے پاس نوکر تھا پیدرو کے اظہار پر اگر غور کیا جاے تو اوس کے بیان سے گیکواڑ اوس جرم سے بری ہوتے ہین جو اون کے ذمہ عاید کیا گیا ہے لہذا یہ بات قابل غور ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی اس اسپیچ مین پیدرو کی نسبت کس طرح ذکر کیا ہے اونھون نے دیدہ و دانستہ پیدرو کا ذکر اس طرح کیا کہ یہ شخص نہایت عزت دار اور لائق اعتبار کے ہے مین بھی کہتا ہون کہ ان تمام جھوٹی گواہون مین جنھون نے عدالت کے روبرو شہادت دی ہے پیدرو کی شہادت پر کسیطرح کا اعتراض نہین ہوسکتا اگر پیدرو کی گواہی صحیح تصور کیجاے تو یہ مقدمہ ختم ہوگیا اور جو کچھہ گواہون نے جھوٹی گواہی کا محل کھڑا کیا ہے وہ بالکل گرجاے گا۔

اون کے محکوم تھے اگر اون دونون شخصون کو گیکواڑ کبھی علیحدہ کردیتے تو کچھ مشکل بات
نتھی سو اس کے گواہون کے بیان سے ثابت ہوا کہ کچھ کچھ روپیہ آیا وغیرہ کو خبرون کے
ملنے کے واسطے اگست اور ستمبر مین دیا گیا جب گیکواڑ خبرون کے ملنے کے واسطے روپیہ
خرچ کرتے تھے تو کیا اون لوگون کو روپیہ نہین دے سکتے تھے جنکو کرنیل فیر صاحب کے
مارڈالنے کے واسطے آمادہ کیا تھا اون لوگون کو روپیہ کا دیا جانا کسکے بیان سے ظاہر
نہین ہوا اور شہادت مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ نرسو اور راؤجی نے کبھی گیکواڑ سے
روپیہ طلب نہین کیا شاید اسواسطے نہ مانگا کہ اگر ہم روپیہ لے کر صرف کرینگے تو ہمکو حساب
دینا پڑے گا اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اس رئیس نے اپنے تئین صرف پانچ چھ
آدمیون کے سپرد کردیا اور ہر شخص سے کہتا تھا کہ ایسی تدبیر کرو تاکہ کرنیل فیر صاحب
کو زہر دیا جاے اس صورت مین گیکواڑ نے گویا اپنے ذمے مقدمے لیا تھا اونکو کیا ضرورت
تھی کہ ہر شخص سے اپنا دلی حال بیان کرتے اس ارادے کے پورا ہونے کے واسطے ایک
شخص کافی تھا پانچ چھ آدمیون کے جمع کرنے سے کیا غرض تھی یہ بات بالکل خلاف عقل
معلوم ہوتی ہے کہ گیکواڑ نے ایسا کیا ہو نرسو کی شہادت سے ظاہر ہے کہ وہ راؤجی کے تئا
درمیانی شخص رہا راؤجی نے جس قدر جھوٹ بولا اونسے اوسکی صداقت کی جب اوسکو
گیکواڑ کے پاس لاے تھے تو گیکواڑ کو اوس سے کوئی فایدہ نہین ہوا جس قدر کارروائی
کی تو حسب بیان راؤجی کے خود راؤجی نے کی معلوم ہوتا ہے کہ نرسو خواہ مخواہ جبرم مین
شریک ہوتا ہے اور نرسو نہایت کمبخت آدمی معلوم ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ مین اپنی مدیبی
سے ایسی ایسی باتون مین پھنس جاتا ہون ہر قدم پر اوسکو پھندے نظر آتے ہین وہ
اپنے قصور کو بڑی ندامت سے ظاہر کرتا ہے یہ شخص اپنے تئین بڑا خداپرست ظاہر کرتا ہے
یہ مقدمہ اس قدر طول طویل ہے کہ مجھکو خوف ہے کہ کوئی بات چھوٹ نہ جاے لیکن مین
اسبات کا بخوبی خیال رکھون گا امید ہے کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو تو آپ سب صاحب
اوسکو بتا دین - بروقت شروع ہونے مقدمے کے جو ایڈوکیٹ جنرل نے اپنی سپیچ کہی تھی
ب اوسپر سب صاحبون کا خیال رجوع کرتا ہون - صاحب موصوف کی اپنی سپیچ درحقیقت

ریاست کے انتظام کے واسطے عمدہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کل کام حسب صلاح پیلی صاحب کے بموجب ہدایت حضور وسرائے کے کرتے تھے روزمرہ کے کام مین اون کے کچھ فرق نہین آیا جب وہ سر لویس پیلی صاحب کی ملاقات کو جاتے تو ہمیشہ وہان نرسو اور راؤجی کو دیکھا کرتے تھے یہ تو خفیہ کارکن گیکواڑ کے مشہور ہین لیکن گیکواڑ نے اون سے کوئی بات نہین کی اور اسطرح پر ہر ایک کارروائی کرتے رہے جس طرح کہ کوئی بیقصور شخص آزادانہ طور سے کرتا ہے یہ بات سر لویس پیلی صاحب کی شہادت سے صاف ظاہر ہے کیونکہ اونہون نے گیکواڑ کو تحریر کیا کہ سالم اور بشونت راؤ کو بھیجدو اونھون نے فورًا دونون کو بھیجدیا اوس خط کتابت پر ممبران کمیشن غور کرین۔

سر لویس پیلی صاحب نے ظاہر کردیا تھا کہ وہ دونون شخصون کو کسواسطے بلاتے ہین پس یہ بات دیکھنا چاہیے کہ گیکواڑ نے اون دونون آدمیون کو بے تامل بھیجدیا اگر درحقیقت زہر دیا تھا تو اونکو دونون شخصون کے بھیجنے مین مطلق خیال نہوا بلکہ گیکواڑ نے اون سے کہدیا تھا کہ جو کچھ تم سے دریافت کیا جاے اور اوسکو تم جانتے ہو بیان کردو یہ بات بھی ظاہر ہے کہ سالم اور بشونت راؤ کو کسی شخص نے ترغیب بھی ندی تھی اور اسبات پر خیال کرنا چاہیے کہ سرکاری قانون کیا ہے اور افسران پولیس کس تشدد سے تحقیقات کرتے ہین۔ ہرچند لوگون نے بیان کیا کہ گیکواڑ کا ارادہ کرنیل فیر صاحب کے مار ڈالنے کا تھا لیکن عجیب بات ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین اونہون نے کسیطرح کی مداخلت نہین کی۔ نہ لوگون کو رشوت دی اور نہ کسیکو کچھ سکھایا کہ فلان بات اس طرح سے کہنا بلکہ سالم اور بشونت راؤ کو بھیجدیا اور خود بھی لکھ بھیجا کہ جو بات میرے لائق ہو اوس کے انجام کے واسطے مین موجود ہون ابتداسے انتہا تک گیکواڑ کی طرف سے کوئی کارروائی ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہو کہ اون کے ذمہ کچھ قصور ہے اور کسی امر کو وہ پوشیدہ کرنا چاہتے ہین۔

مائی لارڈ۔ اب اسبات پر آپکا خیال رجوع ہونا چاہیے امید ہے کہ آپ گیکواڑ پر رحم کرینگے۔ جس زمانے مین کہ مقدمہ کی تحقیقات ہوتی تھی سالم اور بشونت راؤ گیکواڑ کے نوکر

کی اور سرکار کو اس قدر اہتمام کی ضرورت نتھی لیکن میرے نزدیک محض غلط ہے کہ زہر دیا گیا کیونکہ جب علانیہ گیکواڑ اور صاحب رزیڈنٹ سے اس قدر رنجش تھی کہ اونھون نے صاحب رزیڈنٹ کی تبدیلی کے واسطے خریطہ بھیجا تھا تو پھر زہر دینے کی کیا حاجت تھی یہ بات بھی غیر ممکن معلوم ہوتی ہے کہ جب گیکواڑ خریطہ روانہ کر چکے تھے تو بغیر انتظار جواب کے زہر دینے اور انصاف ہونے کی کوشش نہ کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مین زہر دونگا تو جو درخواست خریطے مین مین نے کی ہے وہ منظور نہوگی اور وہ یہ بات بھی جانتے تھے کہ اگر اس رزیڈنٹ کو مین نے مار ڈالا تو دوسرا رزیڈنٹ مقرر ہو جاے گا اور چونکہ اونکی تبدیلی کے واسطے خریطہ روانہ کیا گیا تو زہر دینے کی کیا ضرورت ہے اور گیکواڑ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ اگر مین زہر خورانی مین شریک ہون گا تو بروقت تحقیقات کے مجھکو کیسی مشکلین درپیش ہونگی اور تحقیقات کے بعد بحالت ثبوت اوسکا کیا نتیجہ ہوگا۔

اب گیکواڑ کی کارروائی پر غور کرنا چاہیے کہ جب سر لویس پیلی صاحب نے اون سے کہا کہ تمپر کسیطرح کی نگرانی نہین ہے جو چاہو کرو اور تمھارے انتظام مین کچھ تعرض نہوگا تحقیقات ہوتی ہے جو خاص مجرم دریافت ہوگا وہ گرفتار کیا جاے گا اوسوقت دمودر پنت اونکا سکرتر بھی زیر حراست تھا گو دمودر پنت کیسا ہی آدمی ہو لیکن چالاکی اور زود فہمی مین اوسکے ننگ نہین وہ ضرور گیکواڑ سے کہتا کہ راوجی اور نرسو گرفتار ہوگئے ہین اور تحقیقات ہو رہی ہے اوسوقت گیکواڑ کے پاس روپیہ تھا اور ہر طرح سے اون کو اختیار تھا۔

اوس زمانے مین اونھون نے ایسی کارروائی نہین کی جیسا کہ کوئی قصوروالا آدمی کرتا ہے بلکہ ایسی کارروائی کرتے رہے جیسا کہ کوئی بے قصور شخص کرتا ہے اور یہ بات ظاہر نہین کی گئی کہ نرسو اور راوجی سے اوس زمانے مین مہاراجہ صاحب نے کچھ باتین کین اور نہ کسنے یہ بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے بذریعہ اپنے معتبر آدمیون کے اونکو علیحدہ کرو بنا چاہا نہ یہ ظاہر کیا کہ مہاراجہ صاحب نے رشوت دینے کا ارادہ کیا ہو اگر یہ جرم اونکی نسبت صحیح ہے تو وہ اسطرح بیٹھے رہے جیسے کوئی شخص دیدہ و دانستہ سرنگ پر بیٹھا ہے اور اپنے اوڑ جانے کا کچھ خوف نہین کرتا ہے ہمیشہ وہ سر لویس پیلی صاحب سے ملتے رہے اور اپنی

دیتے تھے لیکن کرنیل فیر صاحب کا اوسکو منہ لگانا اوسکی جیب روپیون سے بھرنے کیواسطے کافی تھا کیونکہ لوگ جانتے ہون گے کہ یہ شخص صاحب کے کان مین باتین کرتا ہے اور صاحب اوسکی باتون کو سنتے ہین یہ بہت بڑا شخص ہے گیکواڑ جانتے ہون گے کہ ایسے شخص کے ہاتھ مین کرنیل فیر صاحب کی نکیل ہے جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اور جو باتین کرنیل فیر صاحب میرے برخلاف کرتے ہین اسی شخص کے کہنے سے کرتے ہون گے گیکواڑ نے جو ۲۔ نومبر کو خریطہ لکھا اوسکی تحریر سے کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ ممبران کمیشن کو سب تاریخین یاد ہون گی مگر مین صرف تذکرہ اونکو بیان کرتا ہون کیونکہ ۲۔ نومبر لائق یاد رکھنے کے ہے یہ خریطہ خوب غور و تامل کے بعد لکھا گیا کیونکہ اوسکی عبارت نہایت عمدہ ہے اور اوسمین ایسی دلیلین پیش کی گئی ہین کہ بجز منظوری کے حضور وایسرائے کو اور کوئی چارہ نتھا اوسمین دو تین مقدمون کی نظیرین بھی دی گئی ہین اور کئی مقدمون کا تذکرہ ہے جسمین انصاف ہوئی۔ بس گواہون کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ادہر یہ خریطہ تیار ہوتا تھا اور دوسری طرف سنکھیا اور ہیر اپیسا جاتا تھا اور ایک بوتل مین اور ایک شیشی مین دوا تیار ہوتی تھی جسکا ذکر بحر الف لیلہ کے اور کہین سنا نہین گیا۔ ایسی بات کا ذکر اونیسوین صدی مین سنا جانا نہایت تعجب کی بات ہے کہ گیکواڑ پر یہ تہمت ہے کہ وہ بدمعاشون سے ملتے تھے اور اون کو کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی ترغیب دیتے تھے اور بیان ہے کہ یہ ترغیب اوسوقت گیکواڑ نے دی تھی جبکہ خریطہ بھیج چکے تھے اور جواب کے منتظر تھے اسکا ذکر مین پھر کرون گا اور اوسوقت مفصل حال بیان کرون گا مجھ کو ابھی بہت بڑی بڑی باتون کا ذکر کرنا ہے مین امید کرتا ہون کہ جو مجرم اصلی ہے اوسکا پتہ لگجاے۔

فی الحال گیکواڑ کے ذمہ جو الزام لگایا گیا ہے وہ کسیطرح سے ثابت نہین ہوتا کہ وہ مرتکب اوسکے ہوے ہون۔ جب حضور وایسرائے کے پاس خریطہ پہونچا تو فوراً گیکواڑ بروده کو حضور موصوف نے جواب دیا اگر گیکواڑ صاحب رزیڈنٹ کو زہر دیتے تو اونکو کچھ حال دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اگر درحقیقت گیکواڑ نے زہر دیا تو اس تحقیقات کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اونھون نے ملکہ معظمہ کے قائم مقام کی نسبت ایسی حرکت

نہایت محبت کرتے اور جن کا غذات سے شک پایا جاتا فوراً چاک کر ڈالتے اور کوئی بات ایسی باقی نہ رکھتے جس سے کسی بات کا پتہ لگتا لیکن گیکواڑ نے سب باتین صاف طور سے کہین اون کے پاس ایک خریطہ حضور دیسرائے کا بدر پورٹ کرنیل میڈ صاحب کے پھونکا کرنیل میڈ صاحب نے اپنی رپورٹ مین بعد تحقیقات کما حقہ کے لکھا تھا کہ گیکواڑ کو کچھ عرصہ تک اور مہلت دیجاے اور اون سے شرط لیجاے کہ عمدہ انتظام کرین۔ پس حضور دیسرائے نے آخر ۱۸۷۵ء تک مہلت دی تاکہ گیکواڑ عمدہ انتظام کرین۔

گیکواڑ کو اوس خریطے کے آنے سے اطمینان ہو گیا تھا کہ حضور ممدوح بخوبی انصاف کرین گے اور عمدہ انتظام کا موقع دین گے پھر گیکواڑ کو کیا غرض تھی کہ قبل ثابت کرنے اپنی لیاقت عمدہ انتظام کے ایسی حرکت کے مرتکب ہوتے۔ سر لویس پیلی صاحب نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ گیکواڑ ہر ایک میری تقریر کو سنتے تھے اور اوسپر عمل کرتے تھے اور حضور دیسرائے نے جو جو ہدایتین کین اونپر عمل کرنا چاہتے تھے۔

جب سے سر لویس پیلی صاحب یہان مقرر ہوے وہ کسیطرح سے گیکواڑ سے ناخوش نہین ہوے لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کرنیل فیر صاحب بلا سختی کے عمدہ انتظام کرانا چاہتے تو بھی ممکن تھا۔ کرنیل فیر صاحب سے بڑھ کر کوئی بدتر شخص رزیڈنسی کے عہدے کے واسطے دوسرا نہوگا اونھون نے نہایت خراب کارروائی کی اور بغیر سوچے سمجھے ہر کام کو کر بیٹھتے تھے گیکواڑ کو اونکی حرکات کی شکایت کرنے کو بہت بڑا موقع تھا مجھکو ایک شمہ اوسکا جو دریافت ہوا وہ یہ ہے کہ فیر صاحب ہر وقت و ہر لمحہ بھابو پونا کرسے باتین کیا کرتے تھے اور اوس سے بہت بڑی دوستی کا برتاؤ رکھتے تھے اور یہ شخص گیکواڑ کا دشمن جانی تھا۔ اس صورت مین گیکواڑ کو کس طرح یقین ہوتا کہ میرے معاملے مین انصاف ہوگا اور مین بھی یہ بات جانتا ہون کہ ایسی حالت مین گیکواڑ کو یقین ہونے کی وجہ تھی گو کرنیل فیر صاحب لکھتے ہین کہ بھابو پونا نہایت معزز اور راست باز آدمی ہے لیکن میری راے اون کے بیان سے بالکل خلاف ہے مین اوسکو ایک جاسوس سمجھتا ہون وہ ہمیشہ گیکواڑ کے برخلاف باتون کی تلاش رکھتا تھا گو یہ بات صحیح ہو کہ کرنیل فیر صاحب اوسکو خبرون کے سنانے کے واسطے کچھ روپیہ نہین

کچھ فرق نہوگا مگر اونکی کارروائی پر صرف اس قدر گفتگو کرونگا جس سے بخوبی کمیشن کو مدد ملے - اب اس امر پر ممبران کمیشن کا خیال رجوع کرتا ہون کہ جسے سرکار نے گیکواڑ کی جایداد فرق کرلی ہے اور جسکی نسبت سر لویس پیلی صاحب رزیڈنٹ نے کہا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد واگذاشت کردیجاے گی - لیکن ابتک واگذاشت نہین ہوئی اور گیکواڑ بہت تنگدست ہین حتی کہ وہ مقدمہ کی تردید بھی جیسا کہ چاہیے نہین کرسکتے فی الحال وہ نہایت تکلیف کی حالت مین ہین اس قدر اشارہ کمیشن کے غور کرنے کے واسطے کافی ہوگا مگر مین نہایت عاجزی کے ساتھ کمیشن کے روبرو یہ امر پیش کرتا ہون کہ کمیشن اسبات پر بخوبی لحاظ کرے کیونکہ گیکواڑ حلف دروغ آدمیون کے حلقے مین ہین اور ممبران کمیشن کو خیال کرنا چاہیے کہ جب سے کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن نے نشست کی تھی اوسوقت سے میرے موکل نے کیسی کارروائی کی اوس کمیشن مین جو کچھ کارروائی ہوتی تھی میرے اور کمیشن کے نزدیک اوسکا دریافت کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ وہ تحقیقات ایسے شخص کی ہے (یعنے کرنیل میڈ صاحب) جو نہایت لائق افسر ہین اور اونکا فیصلہ لائق انگشت نمائی کے نہین ہے - صاحب موصوف نے حضور دربار کو جو کچھ مدد دی وہ بہت عمدہ طور سے دی ہوگی لیکن بعد برخاست اوس کمیشن کے جو گیکواڑ نے کارروائی کی اوسپر خیال کرنا چاہیے اور جب سے کمیشن ختم ہوئی اوسوقت سے دیکھا چاہیے کہ گیکواڑ کا چال چلن کیسا رہا اور اونھون نے اپنی رعایا کی بہبودی کے واسطے کیا کیا انتظام کیا -

جب پہلے کمیشن کی نشست ہوئی تھی شاید وہ بھی بوجہ ملازمان گیکواڑ کے کارروائی کی تھی کوئی خاص تعلق گیکواڑ کا اوس سے نتھا اوس کمیشن مین جو کچھ فیصلہ ہوا اچھا ہوا لیکن مین آپ سب صاحبون سے دریافت کرتا ہون کہ جو شخص ایسے بڑے جرم کا مرتکب ہو جسکا اتہام گیکواڑ پر ہے وہ ایسی ہی کارروائی کرے گا جیسی کہ فی الحال گیکواڑ نے کی ہے نہین ہرگز نہین کرے گا گیکواڑ نے کل کارروائی برخلاف اوسکے کین اگر کوئی شخص کسیکی جان کا دشمن ہوتا ہے تو اپنی دشمنی کو ظاہر نہین کرتا ہے کیونکہ اگر ظاہر کرے گا تو سب لوگونکو معلوم ہوجاے گا - اگر گیکواڑ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کا ارادہ کرتے تو وہ اون سے

صاحب چیف جسٹس اس بات پر بخوبی غور کرین گے کیونکہ یہ بہت بڑی بات ہے۔ امید ہے کہ میری اس رائے سے تمام قانون دان لوگون کی رائے متفق ہوگی۔

لازم نہین ہے کہ جو شخص دوسرے کی نسبت گواہی دیتا ہو اوسکی گواہی مجرم کے روبرو لیجاے مثلاً ایسے معزز گواہ کا دستیاب ہونا جسنے دیکھا ہو کہ راؤجی نے کرنیل فیر صاحب کے کلاس مین زہر ڈالا بہت مشکل ہے اگر ایسا کوئی گواہ ملتا تو اوس سے راؤجی کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ کی نسبت میرے نزدیک دمودر پنت کا اظہار کچھ صحیح نہین ہے اور شاید صحیح ہو کہ اوسنے نورالدین سے سنکھیا منگوائی اور نورالدین سے اوسکی صداقت کیجاتی یا اون لوگون سے تصدیق کیجاتی جس سے کہ بیرے خریدے گئے تو ان باتون سے دمودر پنت کی نسبت جرم ثابت ہوتا نہ گیکواڑ پر آپ شہادت مین اول سے آخر تک دیکھینگے نہ کوئی گیکواڑ کی لکھی ہوئی چٹھی ہے۔ نہ کسی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ گیکواڑ خود زہر خورانی مین شریک تھے اور کسی معزز گواہ نے صاف صاف نہین کہا کہ اس زہر خورانی مین گیکواڑ کو کچھ تعلق تھا اسبارے مین مجھکو بہت طول طویل گفتگو کرنا پڑے گی مین کمیشن کے روبرو ثابت کرون گا کہ گواہون کی شہادت اعتبار کے لائق نہین ہے مین کمیشن کے روبرو ایسی تحقیقات نہ پیش کرون گا جسکو ممبران کمیشن سماعت نہ کرین یا اوسکو تقریر منطقی نہین مین وہی تقریر پیش کرون گا جو قانونی اور لائق سماعت ہے لوگون کو مین نے اکثر کہتے ہوے سنا ہے کہ بیرسٹر اور قانون دان صرف زبانی تقریر کرتے ہین اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جو عام کی سمجھ مین آوے نہ ایسی گفتگو کرنا چاہیے جسکو کوئی نہ سمجھ سکے میرا خاص منشا یہ ہے کہ میری بات کو ہر شخص سمجھے بلکہ اس مقدمہ کی نسبت تو خاص حکم یہ ہے کہ بالکل قانونی کارروائی نہو اور اس طرح سے کارروائی کیجاے کہ جس غرض سے کمیشن جمع ہوئی ہے وہ مطلب حاصل ہو اسبارے مین گفتگو کو زیادہ طول دینا نہین چاہتا جس حالت مین کہ اجکل گیکواڑ مین اوسکو مین پیشتر بیان کر چکا ہون جن لوگون کی وجہ سے اونکی یہ نوبت ہے وہ اس حالت کے ذمہ وار تصور ہون گے یقین ہے کہ ایسے لوگون کی کارروائی سے کمیشن مین

اظہارات مین نہین ہے ہرچند صدہا جھوٹ بولے گئے لیکن جھوٹ کا جھوٹ ہی رہا ان باتونکی صداقت مین اچھی طرح سے کرسکتا ہون اور میرے بیان سے آپ صاحبون کو بخوبی معلوم ہوجاے گا کہ میرا بیان صحیح ہے ہرایک اظہار مین پولیس کی کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ مائی لارڈ۔ اب ایک دوسرا معاملہ پیش کرکے صاحب پریسیڈنٹ کا خیال رجوع کرتا ہون وہ باتین قانون اور انصاف کے متعلق ہین اکثر لوگ اپنے اپنے گھرون مین باہم گفتگو کیا کرتے ہین کہ کچھ شک نہین کہ فلان شخص واقعی مجرم ہے پس ایسے ہی خیالات صاحبان انگریز کی تعلیقون مین ہین جو آج کل بڑودے مین مقیم ہین اب اون سے یہ بات دریافت کرنے کے قابل ہے کہ وہ کسوجہ سے جانتے ہین کہ وہ واقعی مجرم ہے جب اون سے دریافت کیا جاے گا تو اونکو معلوم ہوجاے گا کہ ہمارا خیال غلط تھا۔

مین نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ اس قسم کے خیالات بیان کرتے ہین گو اونکو اصل حال سے کچھ واقفیت نہین اکثر مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خیالی باتون کو واقعی باتین تصور کرتے ہین اور اون خیالی باتون کو تحقیق نہین کرتے عدالت کے روبرو بارہا ایسی باتین پیش ہوئی ہین جو محض خیالی ہین اور اونکی نسبت دریافت نہین کیا جاتا کہ اونکی اصلیت کیا ہے اسبات کے کہنے سے میری غرض اوس بیان سے ہے جو لوگ بیان کرتے ہین کہ ہمنے فلان جرم مین فلان شخص کے ساتھ شریک تھے مین جانتا ہون کہ جب لوگ اس طرح کا بیان کرین تو بخوبی تحقیقات کیجاے خصوص اس مقدمہ مین لوگون کی خیالی شہادت نہ تسلیم ہو جبتک کہ بخوبی سمجھ نہ لیجاے مین جانتا ہون کہ تمام انگریزی عدالتون مین بلکہ اون عدالتون مین بھی جہان بموجب قانون سرکار انگریزی کے کارروائی ہوتی ہے قاعدہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین مجرم کا شریک ظاہر کرتا ہے اوسکی شہادت کی سماعت نہین ہوتی جبتک کہ اوس کے بیان کی بخوبی تصدیق نہو جاے۔ یہ بات نہایت ضرور اور لائق غور کے ہے۔ اسبارے مین پھر بھی مین گفتگو کرون گا کوئی قانون ایسا نہین ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے تئین شریک مجرم قرار دے اور بیان کرے تو اوسکے بیان پر جسکی نسبت مجرم ہونے کا اتہام ہے وہ سزاے بری نہین رہ سکتا بلکہ اوسکو بھی سزا ہوگی۔

جسمین پولیس کے اختیارات محدود کردیے جائین مین نہین دیکھتا کہ کوئی جج یا مجسٹریٹ پولیس کے اختیارات کو روک سکے اونے اونے پولیس کا سپاہی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس مقدمہ مین مین نہین کہہ سکتا ہون کہ کس قدر لوگ حراست مین رہے جسکی نسبت پولیس والے کہتے ہین کہ بنظر تحقیقات مقدمہ کے وہ لوگ حراست مین رکھے گئے پس جس صورت مین کہ اونکو ایسے لاانتہا اختیار حاصل ہین تو خواہ مخواہ لوگون کے دلون مین کس قدر عبرت ہوگی ظاہر ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر اور اپنے جسم کو اپنا نہین کہہ سکتا جسوقت پولیس والا چاہے گرفتار کرے اور جبتک چاہے اوسکو حراست مین رکھے بظاہر اسکا کوئی علاج نہین ہے کوئی مجسٹریٹ اسمین مداخلت نہین کرسکتا ہے مجسٹریٹ کو اختیار نہین دیا گیا کہ ایسی باتون مین مداخلت کرے یا اوس شخص کو کچھ ہرجہ دے جو حراست مین رہا ہو۔

میرے نزدیک شاید یہی قانون ہندوستان کا ہے اسمین شک نہین کہ بڑودے مین ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے ہمنے اکثر دیکھا ہے کہ پولیس کو جن لوگون کی شہادت دلانا منظور تھی اون کے ساتھ ایسا ہی کیا خصوص اس مقدمہ مین اونکی کارروائی ظاہر ہے مجھکو پولیس کی کارروائی پر اکثر گفتگو کرنا پڑے گی لیکن ایک بات ممبران کمیشن کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے جس سے بہت بڑی نا انصافی کا احتمال ہے۔ کہ ایک افسر پولیس مقدمے کے قائم کرنے کا مجاز ہے اور مجرم کو سزا ہونے کے واسطے وہ ہر طرح کی کوشش کرتا ہے اور نیز ایسے افسر پولیس کو اظہار لینے کا اختیار ہے اور وہ اظہار لائق شہادت کے سمجھے جاتے ہین آدمی کی خاصیت یہ بھی ہے کہ جب کسی امر مین کوشش کرتا ہے یا کسی چیز کے پیچھے دوڑکر اوسکو پکڑتا ہے اگر وہ چیز اوس کے ہاتھ نہین آتی ہے تو دھوکھے سے پکڑنا چاہتا ہے پولیس کے کانسٹبل بھی آدمی ہین جب اون مین بشریت ہے وہ بھی ایسی ہی کوششین کرتے ہون گے یہ بات درست نہین ہے کہ ایک کاغذ جو ڈنبل کے محکمے کا ایسے ایسے لوگون کے سپرد کیا جاے جن کے مزاج مین وہ باتین ہون جنکا مین ذکر اوپر کرچکا ہون جس شخص کے مزاج مین تعصب ہو اوسکو ایسے معاملات نہ سپرد کیے جائین اکثر اظہار جو مینے دیکھے اون سے یہ بات ظاہر ہے کہ زبردستی اظہار لیے گئے اور جو اصلی بیان تھا وہ اون

انصاف کے کرنے کا بھروسہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ وہ انصاف کرین گے اوس سے تمام ہندوستان مین دھوم ہوجاے گی - اور اپنے ہموطن لوگون سے مین یہ کہتا ہون کہ مجھکو آپ لوگون سے ہر طرح کی مدد اور انصاف کی امید ہے چونکہ صاحب پریسیڈنٹ باشندۂ انگلستان ہین اسوجہ سے مجھکو نہایت خوشی ہے اور جب وہ باشندۂ انگلستان ہین تو ہر طرح سے اونکو آزادی حاصل ہے مجھکو توقع ہے کہ حضور پریسیڈنٹ راستی سے ہرگز مُنہ نہ موڑین گے اور بجز انصاف کے اور کچھ اپنے افسر کی طرف سے اونکو خیال نہوگا -

مین اسبات پر نازان ہون کہ حکام یورپین نہایت منصف مزاج ہوتے ہین اور سوا انصاف کے راستہ کے دوسری طرف نہین جھکتے ہین ایسے ممبرون کے سابقہ ہونے سے مین اپنے تئین نہایت خوش نصیب سمجھتا ہون گو میری زبان مین اس قدر طاقت نہین ہے کہ صاحبان کمیشن کے روبرو تقریر کرون مگر اون کے انصاف سے مجھکو بخوبی یقین ہے کہ میرے دل کا منشا برآئے گا -

مائی لارڈ حضور کو یاد ہوگا کہ ابتدا مین شہادت اس امر کی گذری تھی کہ گواہ سکھائے گئے لیکن بالفعل اسبارے مین گفتگو نہ کرون گا کیونکہ جو الزام گیکواڑ پر عاید کیا گیا ہے اوسمین گفتگو کرنا منظور نہین ہے -

گیکواڑ پر جو زہرخورانی کا جرم عاید کیا گیا ہے البتہ اوسکی نسبت مجھکو گفتگو کرنا ضرور ہے - مین نے پولیس کی طرف خیال رجوع کیا تھا - مین دیکھتا ہون کہ پولیس والونکی نسبت کوئی قانون نہین ہے اور جو اظہار پولیس مین ہوتے ہین اوسکی نسبت بھی کوئی قاعدہ نہین ہے قاعدہ عام یہ ہے کہ جو اظہار پولیس کے روبرو ہون جبتک اونکی صداقت دوسرا شخص نہ کرے وہ شہادت مین تصور نہین کیے جاتے اس لیے اگر کوئی آدمی پولیس کے روبرو کسی بات کا اقرار کرے تو وہ اعتبار کے لائق نہین ہے جبتک کہ دوسرا شخص اوسکو تصدیق نہ کرے اسبات کا دا ضعان قانون کو بڑا خوف ہے کہ گواہون کو پولیس والون سے بہت بڑی عبرت ہوجاتی ہے - ہندوستان کے پولیس والون کو ہر طرح کا اختیار دیا گیا ہے جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین پس ایک قانون ایسا جاری ہونا چاہیے -

پر عذر کرون نہ اسواسطے آیا ہون کہ جو حرکتین زمانہ گذشتہ مین گیکواڑ نے کی اونکو رد کرون
اون باتون کو یہان کے باشندے بخوبی جانتے ہون گے لیکن اسبات کا مین یقین کرتا ہون
کہ چند باتین گیکواڑ کی عمر مین ایسی ہوئین جنکی وجہ سے اون کو اور لوگون پر بھروسہ کرنا
پڑا اور خود کارروائی کرنے کا اونکو موقع کم ملا اور نہ ان باتون کا وہ انتظام کرسکے جنکا
انتظام اونکو کرنا چاہیے تھا۔ مین کہتا ہون کہ یہ بات صرف ہندوستان مین نہین ہے
بلکہ تمام ملکون مین ہے کہ اکثر رئیسون کے پاس خوشامدی اور بدذات نوکر ہوتے ہین وہ
نوکر رئیس کو لوٹتا اور دہوکا دینا چاہتے ہین اور جب اونکو موقع ملتا ہے اپنے ارادے
سے باز نہین آتے اور رئیس ایسے ہی لوگون پر زیادہ اعتبار کرتے ہین۔
پس بغیر تامل اور غور کے ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ اگر رئیس کے نوکرون نے کوئی حرکت
کی تو گویا خود رئیس نے اوسکو کیا۔ مین اسبارے مین کچھ اور گفتگو نہ کرون گا کیونکہ مجھکو
اور امور مین تقریر کرنا باقی ہے۔ لیکن جو گفتگو کہ مین کرچکا اوس سے یہ بات ظاہر کرنا منظور
تھا کہ گیکواڑ کے مشیر کس طرح کے ہین۔ اون لوگون کو بنج کے معاملات مین بہت بڑا اختیار
تھا اب اسبات کا ملتجی ہون کہ بپاس انصاف جو صاحبان یوروپ کا مشہور ہے بلا تعصب
میری تقریر سنین۔ میری غرض پولیٹکل معاملات پر گفتگو کرنے کی نہین ہے کیونکہ حضور وسرائے
نے جو کچھ کارروائی کی ہے اوسمین پولیٹکل معاملات کا کچھ ذکر نہین ہے اور حضور موصوف
عام پر ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ ہندوستان کی عملداری کا انتظام عزت و آبرو سے ہوسکتا
ہے کہ سرکار برٹش کو اور کسی رئیس سے مخالفت ہو اور ایسے امر کا فیصلہ اس طرح سے ہو
کہ عام تہذیب یافتہ لوگ اوس سے خوش ہون پس حضور موصوف نے اس اجلاس مین
ایسے ایسے لوگون کو مقرر کیا ہے جو نہایت منصف مزاج ہین۔ یعنے ہندوستانی رئیسون کو
جو اپنے ہمعصر کی عادات سے بخوبی واقف ہین۔ دربارۂ شہادت دروغ کے ممبران کا
خیال رجوع کرون گا اور اون لوگون کے روبرو ثابت کرون گا کہ جس قدر شہادتین
گذری ہین وہ محض غلط ہین اور لائق اعتبار کے نہین ہین ہندوستانی رئیسون کے
روبرو یہ بات پیش کرون گا کہ اونکو آج ایسے اختیارات دیے ہین اور اونپر راستی اور

اوسکی تردید کا اپنے تئین ایسا ذمہ دار سمجھتا ہون کہ میری تقریر مین فرق آگیا شاید مثل میرے اور لوگون کو یہ خیال نہو جس قدر تقریر اس مقدمہ مین ہونا چاہیے میری زبان مین اوسکے ادا کرنے کی طاقت نہین ہے۔

مین نہایت افسوس کے ساتھ اس بیچارہ رئیس کی ہمدردی کرتا ہون اور زیادہ تر اس بات کے خیال کرنے سے کہ اوسکی رہائی میری تقریر پر موقوف ہے۔ مجھکو یقین ہے کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حسب خواہش میری ہوگا کیونکہ ایسے ہی فیصلے مین انصاف اور سچائی ہے مین نے جو یہ کام اپنے تعلق کیا ہے وہ نہایت عظیم ہے جسوقت سے کہ مین عدالت مین ایڈریس کھہ رہا ہون میرا دلی اور خاص منشا یہ ہے کہ راستی ظاہر ہو جب مجھکو مدد کی ضرورت ہوئی تو مہربانی سے مجھکو مدد دی گئی اس کمیشن مین ہر ایک طرح کا موقع دیا گیا پس ان موقعون کے ملنے سے بخوبی عدالت مین ایڈریس کرون گا اور جو بات میرے دل مین ہے ہر شخص کے دل پر نقش کردون گا اور ہر ایک تقریر کو بتدریج بیان کرون گا یہان تک کہ ہر شخص کی رائے میری رائے سے اتفاق کرے اور جیسا مین چاہتا ہون ویسا ہی فیصلہ ہو۔

مائی لارڈ۔ آپ نے بہت کم سنا ہوگا کہ کسی وکیل نے ایسے اطمینان کے ساتھہ بیان کیا ہو عدالت اس بات کا خیال نہ کرے کہ یہ تقریر میری عدالت کی توہین مین ہے اگر عدالت کا فیصلہ میری رائے کے برخلاف ہوا تو مین سمجھون گا کہ ابتدا سے مجھکو خیال خام تھا لیکن مجھکو یقین کامل ہے کہ آپ سب صاحب میری گفتگو کو بخوبی سماعت کرینگے۔

مائی لارڈ۔ جو اشتہار حضور وسیراے نے جاری کیا ہے اوسمین اس تحقیقات کی ایک حد کردی ہے اوسمین یہ امر خاص لکھا ہے کہ کوئی تحقیقات زبردستی کی نہو صرف دو بات کی تحقیقات کیجاے کہ گیکواڑ کے رزیڈنسی کے ملازمون سے سازش کی یا نہین۔

دوسرے یہ کہ جو اتہام گیکواڑ کی نسبت ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ پس سوا ان دو امرون کی تحقیقات کے اور کسی امر کی تحقیقات نہوگی۔ مین نے ان دونون امرون پر واسطے ممبران کمیشن کا خیال رجوع کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ گیکواڑ جھوٹ اور بدذاتی کے ابر مین چھپا ہوا ہے مین بڑودے مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ گیکواڑ کی پچھلی کارروائیون

کھہ سکتے ہین کہ گواہون نے بالکل دروغ حلفی کی کوئی معزز شخص ایسے گواہون کی شہادت کو باور نہین کرسکتا۔ مائی لارڈ۔ مین بیان کرچکا ہون کہ کل شہادت جو کمیشن مین لیگئی ایسی مختلف ہے کہ کبھی سنی نہین گئی۔

زمانہ حال مین ایسا کوئی مقدمہ میری نظر سے نہین گذرا مجھکو یہان کی عدالتون سے واقفیت نہین ہے شاید یہان کی عدالتون مین ایسی بدذاتی کے مقدمے دائر ہوتے ہون لیکن اور ملکون کی عدالت مین ایسے مقدمے کے دائر ہونے کا حال نہین سنا گیا مین اسبات سے افسوس کرتا ہون کہ اوس بیچارہ راجہ کی آزادی نہایت بدنامی کے ساتھ چھین لی گئی علاوہ اس کے بہت بڑی رسوائی اونکی ہوئی اور ایسی رسوائی کا اونکو بہت بڑا خیال ہے۔ جب مین شہادت پر نظر ڈالتا ہون تو جھوٹ اور بناوٹ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہے جب میرے روبرو گواہون کے اظہار ہوے تھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوتا تھا کہ یہ لوگ کس کس طرح کے جھوٹ گڑھتے ہین اور چاہتے ہین کہ ایک جھوٹ سے دوسرے جھوٹ کی صداقت ہو اور ایسے جھوٹ کے بولنے والے سمجھتے تھے کہ سننے والے بیوقوف ہین جو کچھ ہم کہین گے وہ یقین کرلین گے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ جھوٹ اوس شخص کی نسبت بولتے ہین جس سے سرکار ناراض ہے قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص مغلوب ہوتا ہے اور اوسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ اپنی جگھہ پر پھر وہ قائم نہین ہوگا تو یہ ناپاک کتے بھونکتے اور غراتے ہین اور جہان تک ہوسکتا ہے برائی کرتے ہین۔

ایک زمانے مین یوروپ کا قاعدہ تھا کہ کبھی کسی مقدمہ کی تحقیقات نہین کرتے تھے اور اوسی زمانے مین ایک معزز شخص کو دو بدذات شخصون کی گواہی پر پھانسی دے دی گئی ایک کا نام اوٹس اور دوسرے کا ڈنگر فیلڈ تھا چونکہ یہان کے لوگ عالم تناسخ پر یقین کرتے ہین لہذا میرے نزدیک راؤجی اور نرسو وغیرہ نے جو گواہی دی ہے اون کے قالب مین اونھین گواہون کی یعنے ڈنگر فیلڈ اور اوٹس کی روح آگئی ہے ان لوگون نے محض جھوٹی گواہی اس بیدار مغز کمیشن کے روبرو دی ہے۔

مائی لارڈ۔ آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ مین اس مقدمہ کو بہت بڑا مقدمہ تصور کرتا ہون اور

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اسپیچ

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب ممبران کمیشن کے روبرو اسپیچ کھنے کے واسطے منجانب حضور ملھار راؤ اوٹھے اور اس طرح بیان کیا کہ حضور لارڈ اور حضور مھاراجگان اور ممبران کمیشن پر واضح ہو کہ مین یقین اور خیال کرتا ہون کہ حضور گیکواڑ بڑودہ پر نہایت ظلم سے بے بنیاد مقدمہ دائر کیا گیا ہے اب حضور ملھار راؤ کو موقع ملا ہے کہ وہ ایسی عدالت سے اپنے انصاف کے دادخواہ ہون - اب یہ بات ظاہر ہوئی کہ کس قدر بے بنیاد یہ اتہام ہے - اور یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ کس خفیف بنیاد پر اون سے اونکی آزادی چھین لی گئی اور وہ اپنی رعایا کی نظرون مین حقیر کیے گئے اور مثل اوس شخص کے جو سنگین جرم مین قید ہوتا ہے - اونہون نے تکلیفین اوٹھائین اور اب یہ بھی معلوم ہوا کہ کس کس شہادت سے یہ جرم اونپر قائم ہے اور وہ شہادت کس طرح حاصل کی گئی -

معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو اس مقدمے کے پیروکار ہین ایسے دل سے مدعی بن گئے کہ خارج از بیان ہے - اور مین کہتا ہون کہ اس مقدمہ مین پولیس نے بلاخوف وخطر بہت سی کارروائیان کین - اب ہمکو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ کی کیا بنا ہے اور کس طرح کی شہادت ہے اور کیسے کیسے گواہ اس مقدمہ مین گواہی دینے کو آئے ہین - مین بے باکانہ ظاہر کرتا ہون اور بلاخوف کہتا ہون کہ کوئی دور اندیش آدمی میرے بیان کی تردید نہ کرے گا کہ مختلف بیان ہرگز یقین کے لائق نہین ہین اور وہ باتین جو غیر ممکن ہین اور وہ معاملات جو خیال سے باہر ہین سب کا مجموعہ کیا گیا اور ایک ایسا جرم قائم کیا گیا جو زمانہ حال مین سُنا نہین گیا نہ ایسا کوئی مقدمہ کسی عدالت مین پیش ہوا اور یہ بات مین بے تامل ظاہر کرتا ہون کہ جو گواہ ثبوت جرم کے واسطے پیش کیے گئے اونکو مطلق اپنی عزت و کلام کا پاس نہین -

حضور گیکواڑ کی طرف سے جو مین اسپیچ کھہ رہا ہون وہ سب لوگون کے دلون پر منقش کرنا چاہتا ہون کہ صحیح معاملہ کیا ہے مجھکو ایک ایک گواہ کی گواہی دوسرے گواہ کے بیان سے مختلف معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک آدمی کی گواہی دنائت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور اوس سے جھوٹ ظاہر ہوتا ہے جن لوگون نے گواہون کے بیان کو سُنا ہے وہ

لیکن مین بخوبی جانتا تھا کہ جب حضور گورنر جنرل کے روبرو صحیح صحیح حال پیش کیا جائیگا تو میری درخواست پر بخوبی لحاظ ہوگا چنانچہ یہی خیال میرا اور تمام میرے وزیرون کا تھا اس خیال کو زیادہ تر مضبوطی اسوجہ سے بھی ہوگئی تھی کہ ایک مرتبہ گورنمنٹ بمبئی نے کرنیل فیر صاحب کو بہت بڑی چشم نمائی کی تھی ہمارا خیال غلط نتھا کیونکہ ۲۵-نومبر ۱۸۷۴ء کو اونکی تبدیلی کا حکم آگیا۔

اس صورت مین مجھکو نہ تو کوئی تعصب ذاتی تھا۔ نہ کوئی پولیٹکل وجہ تھی جسکے سبب مین اوس جرم کا ارادہ کرتا جسکا الزام مجھپر لگایا ہے اور مین حلفاً بیان کرتا ہون کہ مین نے نہ بذات خاص نہ کسی اور کارندے کے ذریعے سے کرنیل صاحب کے دینے کے واسطے زہر نہ منگایا تاکہ اونکی جان لیجاے اور نہ مین نے بذات خاص اور نہ کسی اپنے کارندے سے یہ کہا کہ ایسا ارادہ کیا جائے اور مین بیان کرتا ہون کہ مسماۃ امینا اور نرسو اور راوجی اور دمودر ترمبک کی شہادت اس مقدمہ مین غلط ہے۔

اور مین یہ بھی بیان کرتا ہون کہ مین نے نہ بذات خاص کسی رزیڈنسی کے نوکر کو ترغیب دی کہ وہ بطور جاسوس کے مجھکو خبرین دین اور نہ مین نے کسی شخص کو اس کام کے واسطے روپیہ دیا۔

یہ بات مین نہین کھہ سکتا کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو کبھی انعام نہین دیا گیا کیونکہ جب کبھی کوئی تقریب یا خوشی یا تیوہار ہوا اوسوقت انعام دیا اگر کسی خفیف امر کی اطلاع ہوی تو اوسکا مین ذمہ دار نہین ہون یہ بات لوگون کی بنائی ہوی ہے مین نے بذات خاص کسی نوکر سے ایسی خبرون کے لانے کی درخواست نہین کی نہ مین نے ایسی کوشش کی کہ رزیڈنسی سے خفیہ خبرین منگائی جائین۔ مین اپنے تئین بلاخوف وخطر کمیشن کے روبرو پیش کرتا ہون امید قوی ہے کہ جو میرے معزز اور مکرم دوست حضور وایسرائے نے ممبر مقرر کیے ہین وہ بہرصورت میرے مقدمہ کا انصاف کرین گے اور جو کچھ مجھسے سوال کیا جائے گا مین اوسکے جواب دینے کے واسطے موجود ہون۔ اور مین ہر قسم کھاکر انکار کرتا ہون کہ میرے دشمن جو بہت بڑا جرم مجھپر عاید کرنا چاہتے ہین وہ محض غلط ہے۔

دیکھا۔ ج ہان مین نے خود اپنے ہاتھ سے دیکھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے بیان کیا کہ حضور ملہر راؤ چاہتے ہین کہ ایک بیان تحریری ہمارے کمیشن کے روبرو پڑہا جاے مجھکو یقین ہے کہ آپ سب صاحب زبان مرہٹی سے واقف ہون گے۔ اگر میرا گمان صحیح ہے تو مترجم زبان مرہٹی مین اوس بیان کو پڑہے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ جے پور مرہٹی زبان کو نہین سمجھتے ہین ترجمہ کی ضرورت ہوگی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس صورت مین ہندوستانی زبان مین ترجمہ ہوجاگا صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ بیان تحریری کس زبان مین ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مرہٹی زبان مین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ کہتے ہین کہ آپ کے پاس اس بیان تحریری کا انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہان انگریزی مین بھی ترجمہ ہے۔ مناسب ہے کہ یہ بیان تحریری انگریزی مین پڑہا جاے اور فورًا اسکا ترجمہ ہندوستانی زبان مین ہوتا جاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے کہ اول زبان انگریزی مین پڑہا جاے۔ اور عالیجناب حضور مہاراجہ جے پور کہتے ہین کہ انگریزی مین پڑہا جانا کافی ہے بعدہ ہندوستانی زبان مین اوسکا ترجمہ ہوجاے گا۔ مسٹر رابنسن صاحب نے کہا کہ اگر حضور اجازت دین تو اس بیان تحریری کو مین پڑہون۔ چنانچہ بعد اجازت کے صاحب موصوف نے پڑہنا شروع کیا۔

میرے معزز دوست حضور گورنر جنرل نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ مجھکو ہر طرح سے موقع ملے کہ مین اوس بہت بڑے اتہام کو رد کرون جو مجھپر عاید کیا گیا ہے۔ یعنے یہ کہ کرنیل فیر صاحب جو میرے یہان رزیڈنٹ تھے اونکی زہر خورانی کا ارادہ کیا گیا۔ اب مین بہ پابندی طرح حضور وسیراے کی اوس خواہش سے کہ مین اپنے تئین اور تمام خلائق کے روبرو اس اتہام سے صاف کرون۔ بیان کرتا ہون۔

مجھکو کبھی کرنیل فیر صاحب سے دشمنی نتھی نہ اب ہے۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ مین اور میرے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ کرنیل فیر صاحب نے عہدہ رزیڈنسی پر ایسی کارروائی شروع کی تھی کہ ریاست کا عمدہ انتظام ناممکن ہوتا مین سب اپنا کام بموجب خریطہ حضور وایسراے مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۶۴ء کے کرتا تھا اور خریطہ کو حسب رپورٹ کمیشن ۱۸۶۳ء کے میرے پاس آیا تھا مینے دادا بھائی نوروجی اور بالا موگیش وکیل اور ہرمرجی اور رواسیر دیا اور قاضی شمس الدین وغیرہ اپنے وزیر کی صلاح سے ۲۰ نومبر ۱۸۶۴ء کو بذریعہ کرنیل فیر صاحب کے حضور گورنر جنرل کو خریطہ روانہ کیا ہر چند کرنیل فیر صاحب نے عذر کیے

کسی قاعدے کا برتاؤ ہوا تھا۔ ج ہان مین سرحد زیڈنسی تک گیا جب اونکی عملداری مین پہونچا تو حضور دسہرے کا اشتہار پڑہ کر سنایا اور اونکو گرفتار کیا یہ سب باتین نہایت عزت کے ساتھہ ہوئین۔ س۔ منجملہ اور باتون کے گیکواڑنے یہ بہی کہا تھا کہ میرے دشمن بہت ہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔ اور یہ بہی کہا کہ جو زمین میرے پانون کے نیچے ہے وہ بہی میری دشمن ہے۔ س۔ اوسوقت سے گیکواڑ حراست مین ہین۔ ج۔ ہان حراست مین ہین لیکن اعزاز کے ساتھہ۔ س۔ اونکا اسباب سرکارنے بالکل ضبط کرلیا۔ ج جو اسباب محل مین تھا وہ عاریتاً فرق ہوا ہے۔ س۔ کل اسباب فرق ہوا ہے ج۔ ہان اور مین نے تمام اسباب پر واسطے مہر لگادی ہے تاکہ ضایع نہو اور محفوظ رہے۔ جس شخص کی منسبت سرکار ہدایت کریگی اوسکو وہ کل اسباب واپس دونگا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب شہادت ختم ہوئی جو کمیشن کے روبرو ہونے والی تھی۔

بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر سر لوئس پیلی صاحب کی شہادت کسی قدر آج پہلے ختم ہو جاتی تو مین ایڈریس شروع کرتا لیکن چونکہ اب زیادہ دیر ہوگئی اس لیے کل کے روز پیش کرون گا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہت اچھا کل پیش کیجیے گا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر آپ اجازت دینگے تو مین ایک بیان تحریری گیکواڑ کا قبل شروع کرنے ایڈریس کے پیش کرون گا چنانچہ عدالت برخاست ہوی۔

اجلاس روز شانزدہم

گیارہ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے سب لوگ مع حضور ملہار راؤ اور سر لوئس پیلی صاحب کے موجود تھے

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا۔ مائی لارڈ۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین سوٹر صاحب سے چند سوالات اور پوچھون چنانچہ سوٹر صاحب واسطے گواہی کے بلائے گئے س۔ آپنے کیونکر راؤجی کو پٹہ لینے کیواسطے بھیجا تھا۔ ج۔ مینے راؤجی کو نہین بھیجا۔ س۔ مگر تمکو معلوم ہے کہ تمہارے آنے کے پیشتر پٹہ آگیا تھا ج۔ ہان آگیا تھا۔ اس صاحب پریسیڈنٹ نے سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ مین آپ کے سوال کا مطلب نہین سمجھا۔ ج۔ میرے سوال کا مطلب یہ ہے کہ سوٹر صاحب نے کسی کو پٹہ لینے کیواسطے بھیجا تھا سوٹر صاحب نے جواب دیا کہ مین نے ایک شخص کو بھیجا تھا۔ س۔ تمنے خود اپنے ہاتھ سے اوس پٹہ کو

آپ نے اس قدر جلدی سالم اور بشونت راؤ کو ادائے شہادت کے واسطے بھجوایا یا مینے کمشنر پولیس سے خود کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ حراست مین رکھے جائین مگر اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ ہو اور کل اونکی گواہی ضرور لیجاے اگر بٹہ والے نے اون لوگون سے سلام لینے اور چلے جانے کو کہہ دیا تھا تو بغیر میری اطلاع کے اونسے کہا تھا۔

میری طرف سے حضور گیکواڑ کا شکریہ ادا کیجیے کہ وہ میرا اطمینان کرتے ہین اور ہر طرح سے وہ میری مدد کرین گے اگر ممکن ہو تو کل صبح کے ۸ بجے آپ مجھسے ملاقات کیجیے۔

دستخط۔ لویس پیلی۔

یہ چٹھیان سنکر سر لویس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ غلطی کا ہونا تو صاف ظاہر ہے مناسب تہا کہ بشونت راؤ اور سالم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جاتے۔

حضور گیکواڑ نے میری چٹھیون کے جلد جلد جواب دیے۔

س۔ کیا اسبات کا مین یقین کرون کہ جب گیکواڑ کی نسبت زہر خورانی کا احتمال ہوا تو وہ خود آئے اور اونہون نے اپنے تئین سپرد کر دیا۔ ج درحقیقت اونہون نے ایسا نہین کیا۔ س پس آپ بطور خود بیان کیجیے کہ کیا ہوا تھا۔ ج اول مرتبہ ۲۳ دسمبر کو مین نے سنا کہ گیکواڑ بھی زہر خورانی کے مقدمے مین شامل ہین جب وہ ۲۴۔ دسمبر کو میری ملاقات کے واسطے آئے تو بموجودگی کمشنر پولیس کے مین نے سب حال جو گذرا تھا اونسے کہہ دیا اور درخواست کی کہ جہانتک ممکن ہو آپ اس مقدمہ کی تحقیقات مین مدد کرین اونھون نے کہا کہ مین ہر وقت مدد کرنے کے واسطے موجود ہون۔ س جب سے آپ نے یہ بات اون سے کہی اور جبتک کہ وہ گرفتار نہین ہوے اونکو کسیطرح کی روک ٹوک تھی ج کون۔ س گیکواڑ۔ ج نہین۔ س آپ نے اونکو کیونکر گرفتار کیا ج جب حضور وکیل نے مجھکو ہدایت کی اوسوقت مین نے گرفتار کیا۔ س کیا خود وہ رزیڈنسی مین آئے تھے۔ ج ہان وہ خود رزیڈنسی مین آئے تھے۔ اور مین نے سب حال اون سے کہہ دیا تھا۔ س اوسوقت اونھون نے اپنا بے قصور ہونا بیان کیا تھا اور آپ سے کہا تھا کہ مین تیار ہون مجھکو اسیوقت قید کر لیجیے۔ مینے سنا ہے

گیکواڑ جنکو آپ نے بھیجوادیا تھا وہ بغیر اظہار اور بلا حاضری کے صاحب کمشنر پولیس کے پاس سے شہر کو واپس گئے - صاحب کمشنر پولیس کہتے ہین کہ ان لوگون پر زہر خورانی کا جرم ثابت ہی لہذا صاحب کمشنر پولیس چاہتے ہین کہ اون لوگون کو حراست مین رہنے کے واسطے بھیجدیجیے میری صلاح حضور گیکواڑ کو یہ ہے کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین ہر طرح سے مدد دین تاکہ مقدمہ صاف ہوجاے اگر حضور گیکواڑ ان لوگون کو گارد مین بھیجین گے تو مناسب ہوگا - دستخط - لویس پیلی -

تبعد اس کے دادا بھائی نوروجی نے مندرجہ ذیل چٹھی سر لویس پیلی صاحب کے نام بھیجی

بنام کرنیل سر لویس پیلی صاحب - بڑودہ -

مورخہ ۲۳ - دسمبر ۱۸۷۴ء

جسوقت آپ کی چٹھی پہونچی فورًا مہاراجہ صاحب نے یشونت راؤ کو بلایا اور اوس سے دریافت کیا کہ تم اور سالم بغیر اظہار ہوے کیون رزیڈنسی سے واپس آئے -

یشونت راؤ نے کہا کہ ہمنے چٹھی ایک پٹہ والہ کو دی پٹہ والے نے واپس آکر کہا کہ صاحب نے کہا ہے کہ سلام بولو یہ سنکر سالم نے جواب دیا کہ صاحب نے ہم لوگون کو بضرورت طلب کیا ہے صاحب سے دریافت کرو کہ کسواسطے ہمکو بلایا ہے اوسوقت ماناجی پٹہ والے نے آکر کہا کہ تم لوگ جاؤ - پس ان سوال وجواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ غلطی ہوی مین نے اون لوگون سے نہین کہا کہ تم صاحب کمشنر پولیس کے پاس جانا مین نے صرف آپ کے پاس بھیجا تھا جب مین نے مہاراجہ کو آپ کی چٹھی کا مضمون سمجھایا تو اونھون نے کہا کہ افسوس ہے جو ایسی غلطی ہوئی چنانچہ مہاراجہ صاحب نے حکم دیا کہ فورًا وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہون اور اب مین ہمراہی ایک کارکن کے بھیجتا ہون یہ کارکن اون کو آپ کے سپرد کرے گا - حضور مہاراجہ صاحب ہر وقت آپ کی اعانت کرنے کے واسطے مستعد ہین اور چاہتے ہین کہ مقدمہ بخوبی صاف ہوجاے - دستخط دادا بھائی - نوروجی -

بنام دادا بھائی نوروجی

مقام رزیڈنسی - مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۷۴ء - مانی ڈیر سر - مین مشکور ہون کہ

مائی ڈیر سر۔ بموجب آپ کی تحریر کے جو اسوقت میرے پاس پہونچی مین نے سالم اور بشونت راؤ کو ادای شہادت کے واسطے آپ کے پاس روانہ کر دیا۔

آپ کا خادم۔ دادا بھائی نوروجی۔

اور ایک چٹھی اور بھی آپ کے پاس دادا بھائی نوروجی کی آئی وہ یہ ہے۔

بنام سر لویس پیلی صاحب

مائی ڈیر سر۔ مین نے سالم اور بشونت راؤ کو آپ کے پاس بھیجدیا یقین ہے کہ وہ پہونچے ہون گے مین منتظر ہون کہ آپ کے پاس سے اور کوئی چٹھی آئے جسکی مین تعمیل کرون

دستخط۔ دادا بھائی نوروجی۔

سر لویس پیلی صاحب نے جواب دیا کہ دادا بھائی نے یہ چٹھی شاید اسواسطے لکھی کہ سالم اور بشونت راؤ شہر کو واپس گئے تھے۔ سارجنٹ بیلن مائن صاحب نے پھر ایک چٹھی پڑھی وہ یہ ہے۔

بنام دادا بھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ مہربانی کرکے مہاراجہ صاحب سے کہیے کہ سالم اور بشونت راؤ کی خانہ تلاشی کیجاے کیونکہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جرم زہرخورانی مین صاحب رزیڈنٹ سابق کے شریک ہین اور چونکہ کمشنر پولیس اس مقدمہ کی تحقیقات کرتے ہین اسوجہ سے تلاشی کی ضرورت ہے۔ کمشنر پولیس یہ بھی چاہتے ہین کہ آپ اپنی کچہری کے کسی افسر کی معرفت اون کی خانہ تلاشی کرائین اس چٹھی کو دو آدمی کمشنر پولیس کے آپ کے پاس لیجائین گے ان لوگون کے سامنے خانہ تلاشی ہونا چاہیے۔

دستخط۔ لویس پیلی۔ مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۷۴ء

بعدہ سر لویس پیلی صاحب نے اور دوسری چٹھی بھیجی اور مہاراجہ صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی۔

بنام دادا بھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ صاحب کمشنر پولیس نے مجھکو اطلاع دی کہ بشونت راؤ اور سالم ملازمان

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ سر لویس پیلی صاحب جب گیکواڑ آزاد تھے تو آپ نے اونکو اکثر دیکھا ہوگا۔ ج۔ بیشک مین نے بہت دفعہ اونکو دیکھا۔ حضور ملھر راؤ ہر روز یا دوسرے روز میرے پاس آتے تھے۔ س۔ جب آپ بروڈے مین آئے تو حضور وسیراے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضور ملھر راؤ کے انتظام مین اعانت کرنا بہت مشکل معلوم ہوا۔ ج مجھکو ہدایت تھی کہ جہانتک ممکن ہو حضور ملھر راؤ کے انتظام مین مدد دون اور یہی مجھکو ہدایت تھی کہ کرنیل فیر صاحب نے جو زہر خورانی کی تحقیقات شروع کی تھی اوسکو مین ختم کرون۔ س۔ سر لویس پیلی صاحب۔ جب آپ سے اور حضور ملھر راؤ سے باتین ہوئین تو آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپ کی صلاح مانتے تھے اور ملک کا عمدہ انتظام کرنا چاہتے تھے۔ ج۔ حضور گیکواڑ دل سے چاہتے تھے کہ ملک کا عمدہ انتظام ہو اور جو کچھ مین ہدایت کرون اوسکو وہ بجا لائین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میرے دوست ایڈوکیٹ جنرل نے آپ سے نسبت بیشونت راؤ اور سالم کے کچھ دریافت کیا ہے لہذا مین آپ کے روبرو کچھ کاغذات پیش کرتا ہون اور یقین ہے کہ یہ کاغذات صحیح اور درست ہین اور اگر مین غلطی پر ہون تو اوس سے مجھکو اطلاع دیجیے چنانچہ سارجنٹ صاحب نے اون کاغذات کا پڑہنا شروع کیا۔

چٹھی بنام داداہبھائی نوروجی

مائی ڈیر سر۔ اگر آپ سالم اور بیشونت کو میرے پاس بھیجوا دیجیے تو مین آپ کا ممنون ہون گا۔ مسٹر سوٹر صاحب اوس مقدمے سے جسکی فی الحال تحقیقات ہو رہی ہے اونکی شہادت لینا چاہتے ہین۔

دستخط۔ لویس پیلی۔ مقام رزیڈنسی۔ مورخہ ۲۳۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء

سارجنٹ صاحب نے کہا کہ سر لویس پیلی صاحب کیا آپ نے مندرجۂ ذیل چٹھی اوسی روز پائی۔

چٹھی بنام سر لویس پیلی صاحب محل بڑودہ

واقع ۲۳۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء

اوترا جب برآمدے مین پہونچا تو دیکھا کہ نرسو مع دو تین سپاہیون کے بھاگا ہوا آتا ہے
مین نے سپاہیون سے پوچھا کہ کیا حال ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ شخص کنوئین مین
گر پڑا تھا اس لیے یہ کنوان کچھ گہرا ہے اور آپ اوس کنوے سے واقف ہین ۔ ج ۔ ہان مین اس
کنوئین کو جانتا ہون بہ نسبت اور کنوؤن کے وہ زیادہ گہرا ہے ۔ یہ کنوان پختہ بنا ہوا ہے
دوسرے روز اتوار کو مین نے نرسو کو دیکھا اوسکے ایک رشتہ دار نے ایک عرضی بھیجی تھی
جب گورنمنٹ انڈیا کے پاس سے مجھکو گیکوار کے گرفتار کرنے کی ہدایت ہوئی تو گیکواڑ کے
محل مین جس قدر کمرے تھے سب پر مہر لگوادی مین نے کپتان جیکین صاحب اور ایک پولیس
کے حوالدار کو اس کام پر مقرر کیا تھا مجھکو اس حوالدار کا نام یاد نہین ہے بعد گرفتاری
گیکوار کے جو خاص خاص گواہون کے اظہار لیے گئے اون اظہارات کی تصدیق میرے
روبرو ہوئی قاعدہ یہ تہا کہ جب کسی شخص کے اظہار ہو جاتے تھے تو پولیس کے لوگ تصدیق
اظہار کے گواہ کو میرے پاس لاتے تھے اگر گواہ پڑہا لکھا ہوا تو اپنے اظہار کو خود پڑہ لیتا تھا
اور اگر ناخواندہ ہوتا تھا تو اوسکو پڑہ کر اوسکی اظہار سنا دیجاتی تھی بعد سماعت کر وہ دستخط کر دیتا تھا
اور مین اوپر تصدیق لکھدیتا تھا دمودر پنت قبل اوسکی گرفتاری کے مین جانتا ہون ایکمرتبہ اوسکو
پہلے دیکھا تھا اور شاید دو ایک باتین بھی اوس سے مین نے کہی نہین اوسوقت جبکہ مین
اوس سے باتین کرتا تھا گیکواڑ بھی آئے تھے مین اون سے گفتگو کرنے لگا جب گیکواڑ مجھسے
رخصت ہونے کو ہوئے تو کہا کہ دمودر پنت میرے پرایوٹ سکریٹری ہین مین نے گیکوار سے
نیوٹ اور سالم کے بھیجدینے کی درخواست کی تھی یہ دونون شخص رزیڈنسی کے احاطے
مین قید ہین دو مرتبہ مین نے اون کو بلایا تھا جب اول مرتبہ اونکو طلب کیا تو مین کچھ
کام کرتا تھا وہ غلطی سے شہر کو واپس آیا جب وہ غلطی مجھکو معلوم ہوئی تو مین نے اونکو
پھر فوراً بلایا حضور مہاراجہ صاحب کے وکیل اون کے پاس آتے جاتے تھے کچھ مماثلت
نتھی مین بہیو بسنت راؤ سے بذاتہ واقف نہین ہون یہ شخص اپنے تئین بیان کرتا ہے
کہ مین گیکوار کا صراف ہون اس شخص پر چند جرم ہین بموجب ہدایت گورنمنٹ انڈیا کے
اوسکی تحقیقات مین نے ملتوی رکھی ہے جب کمیشن کا فیصلہ ہو جاے گا اوسوقت دیکھا جائیگا

اوسوقت راؤجی سے متعرض نہین ہوا دوسرے روز جمعرات تھی جسوقت مین زینے سے
اوتر تا تھا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیے مین فورًا مھاراجہ صاحب
سے کہون گا کہ زہر کے دیے جانے مین آپ کا بھی نام آیا ہے اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب
نے کہا کہ نرسو نے بھی سب باتون کو قبول کیا ہے جسوقت مھاراجہ صاحب میرے پاس آئے
سوٹر صاحب میرے ساتھ مھاراجہ صاحب کے پاس گئے مینے مھاراجہ صاحب سے سب باتون
کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ بھی ہر طرح سے تحقیقات مین مدد دیجیے تاکہ سب حال بخوبی معلوم
ہوجاے چنانچہ مھاراجہ صاحب نے مدد دینے کا وعدہ کیا جب مھاراجہ صاحب چلے گئے تو
مین نے نرسو کو دیکھا وہ کھانے کے کمرے مین بیٹھا تھا وقت مقررہ پر اوس کمرے مین گیا
اور جمعدار سے مین نے کہا کہ اگر تمکو یہ خیال ہو کہ سب حال بیان کر دینے سے تمھاری خطا
معاف ہوجاے گی تو یہ بات ہرگز نہین ہے حتی المقدور مین تمکو سزا دلاؤن گا بعد اسکے
مینے کہا کہ تم تھوڑی دیر علیحدہ بیٹھکر خوب سوچ سمجھ لو اوسکے بعد جو تمھارے دل مین آئے بیان
کرنا مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے بھی کہا کہ جمعدار کو سمجھا دو کہ اوسکا قصور معاف نہوگا۔
تھوڑی دیر تک جمعدار چپ بیٹھا رہا اوسکے بعد یکایک میرے پیرون پر پگڑی ڈالدی اور
اوسنے اور بھی کچھ باتین لجاجت کی کین وہ مجھکو یاد نہین اوسنے کہا کہ سرکار مجھکو چاہے
مارے یا زندہ رکھے مین جو کچھ سچ ہے سرکار کے روبرو بیان کرون گا چنانچہ اوسوقت
اوسنے بیان کیا مگر اوسکا بیان لکھا نہین گیا جو کچھ اوسنے کمیشن کے روبرو بیان کیا وہی
مجھسے کہا تھا اور جو اظہار حضور گورنر جنرل کی خدمت مین بھیجے گئے اوسکا مطلب بھی مثل
اوس اظہار کے تھا جو ۲۶ دسمبر کو مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے میرے کہنے سے اول روز مسٹر
سوٹر صاحب نے اوسکے اظہار نہین لکھے تھے مین نے کہا تھا کہ ابھی اسکو غور کرنے دو پھر مینے
اس معاملہ مین کچھ کارروائی نہین کی ۲۶ دسمبر کو بوقت شام مین باہر جانے کے واسطے
کپڑے پہنتا تھا اور اپنے کمرے مین ٹہل رہا تھا اوسوقت مینے نرسو کو دیکھا کہ ایک پولیس
کے سپاہی کے ساتھ رزیڈنسی کے باغ کی طرف جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد کچھ شور وغل
کی آواز آئی لوگ دسیان اور اعانت چاہتے تھے جس طرح ممکن ہوا مین فورًا زینے سے

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہیم چندنے کیا ہندوستانی زبان مین اپنے اظہارات دیے تھے ج-ہان صاحب کچھ ہندوستانی زبان مین اظہار دیے اور کچھ گجراتی زبان مین-س نمنو کہتے تھے کہ کسی اور شخص نے انگریزی مین لکھ کر گجراتی زبان مین ترجمہ کیا تھا-صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سر لویس پیلی صاحب کو بلاؤ اور ہم اونسے چند سوالات پوچھین گے-اور سر لویس پیلی صاحب اپنی کرسی پر بیٹھین اور اپنے اظہار دین

اظہار سر لویس پیلی صاحب

سر لویس پیلی صاحب کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین ایجنٹ گورنر جنرل ہند اور اسپشل کمشنر بڑودہ کا ہون ۴-دسمبر کی شام کو بڑودے مین پھونچا تھا بڑودے کے پھونچنے کے بعد اول میرا کام یہ تھا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے بلایا جو کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا تھا اور یہ کارروائی بموجب اوس ہدایت کے مین نے کی جو مجھکو گورنمنٹ سے ملی تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس مقرر ہوے اور ۹-دسمبر کو وہ میرے پاس پھونچے-مین نے اون کے رہنے کے واسطے رزیڈنسی مین ایک کمرہ دے دیا تھا جو کمرہ فی الحال کھانا کھانے کا ہے اوسمین اونھون نے اپنی تحقیقات شروع کی مجھکو یاد ہے کہ مین نے اوسوقت سنا تھا کہ راوجی حولدار نے کچھ بیان کیا ہے مین نے اس مقدمہ کی کل تحقیقات مسٹر سوٹر صاحب کے سپرد کردی تھی ۲۳-دسمبر کو صبح کیوقت مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب میرے پاس آئے تھے میرا ارادہ تھا کہ بڑے دن کی تعطیلون مین بمبئی کو جاؤن جب مجھکو معلوم ہوا کہ بہت بڑی ایک بات ظاہر ہوئی ہے اوسوقت مین نے بمبئی کا جانا ملوی کیا-مسٹر سوٹر صاحب بھی ۲۱-دسمبر کو بمبئی جانے والے تھے مین نے اون سے کہا کہ ۲۳-تاریخ تک آپ بھی بجائیے اوس روز کھانا ہونے والا ہے بعد اوسکے ہم اور آپ ساتھہ چلین گے-مسٹر سوٹر صاحب اور مسٹر رچی صاحب نے راوجی کے بیان کا مجھسے ذکر کیا تھا مین نے کہا کہ راوجی کو مین دیکھنا چاہتا ہون جب مین نے اوسکو دیکھا تو اونے مجھسے بیان کیا تھا جو آپنے کمیشن کے روبرو اظہار دیا جو کچھ اوسکے دل مین آیا مجھسے کہا اور کوئی شخص

بیان کیا کہ مین ہیم چند فتح چند کو جانتا ہون کہ اونسے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے اور مین نے گجراتی زبان مین وہ اظہار لکھے اور ہیم چند فتح چند نے اوسپر دستخط کر دیے۔

سوالات جریج سر جنٹ بیلن ٹامن صاحب

س۔ کیا پیشتر اسکے کہ تمنے سوٹر صاحب کو بلایا تھا اسکے اظہار لیے تھے۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب کے بعد آنے کے لیے تھے۔ بلکہ سوٹر صاحب نے خود دیے تھے اور مین اون کے سامنے لکھتا جاتا تھا۔ س۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمنے قبل آنے سوٹر صاحب کے اوسکے اظہار لیے تھے یا سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے یا یہ کہ فقط سوٹر صاحب نے آکر خود ہی اظہار لیے اور قبل اون کے آنے کے تمنے بالکل نہین لیے۔ ج نہین مین نے لکھے اور سوٹر صاحب نے خود ہی اظہار لیے۔ س۔ کون تاریخ اوسمین ہے۔ ج اوسمین آٹھوین تاریخ ہے۔ س مگر چھٹی تاریخ بھی تو درج ہے۔ ج ہان چھٹی تاریخ بھی ہے۔ س دو تاریخ کے ہونے کا کیا سبب ہے۔ ج۔ چھٹی تاریخ تو سوٹر صاحب نے اظہار لیے تھے اور آٹھوین تاریخ سر لویس پیلی صاحب کے روبرو اونسے دستخط کیے۔ اس سبب سے دو تاریخین ہوئین۔

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے

س۔ کیا پہلے گجراتی زبان مین اظہار لیے تھے۔ اور بعد اوسکے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھا۔ ج نہین صاحب پہلے سوٹر صاحب نے انگریزی مین لکھے تھے بعد اوسکے گجراتی زبان مین مین نے ترجمہ کیا اور اوس سے دستخط کرائے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین یہ سمجھا کہ اول زبان انگریزی مین اسکا اظہار لکھا گیا بعد اسکے گجراتی زبان مین ترجمہ کیا گیا۔ ج ہان صاحب انگریزی سے گجراتی زبان مین ایک اور شخص ترجمہ کرتا جاتا تھا اور مین لکھتا جاتا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا تمنے گجراتی مین لکھ لیا ہیم چند کو سنایا بھی تھا۔ ج۔ ہیم چند نے خود اوسکو پڑھ لیا اور جہان جہان وہ اٹکا مین نے اوسکو بتلا دیا۔ س بعد اوسکے کیا اونسے دستخط کیے۔ ج ہان صاحب اونسے خود اپنے ہاتھ سے دستخط کیے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب مرہٹی زبان پر عذر کرتے ہین لیکن اون اظہارون کو بھی تھوڑی دیر کے بعد داخل کرون گا بعد اس کے سوٹر صاحب نے بیان کیا کہ بلونت راو جسنے حساب کی جانچ کی تھی کبھی حراست مین نہین رہا مین اوس کے نام سے واقف نہین ہون دو تین روز ہوے کہ اوسکے اظہار کمیشن مین ہوے تھے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ مین نے یہ بات سمجھی ہے کہ اول آپ نے نرسوسے باتین کین بعدہ اوسکو آپ سرلویس پیلی صاحب کے روبرو لائے اور وہ صاحب موصوف کے روبرو راضی ہوا کہ جو کچھ مین جانتا ہون بیان کرونگا ج۔ ہان س۔ تمنے اوسروز اوسکے اظہار تحریر نہین کیے ج۔ اوسروز اوسنے صرف بیان کیا تھا لکھے نہین گئے تھے س۔ اوسروز جو گفتگو ہوئی کوئی تحریر آپ کے پاس نہین ہی ج۔ ہان اوسروز کا لکھا ہوا کچھ حال میرے پاس نہین ہے۔ س۔ اوسروز اوسکے اظہارون کا لکھا جانا کچھ مشکل تھا ج۔ مین اس مقدمہ مین اور تحقیقات کرتا تھا اوسوقت مجھکو فرصت نتھی س۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وہ تحقیقات بہت ضروری تھی ج۔ ہان بہت ضروری تھی س۔ اوس تحقیقات سے بڑھکر اور کوئی بات نتھی۔ ج۔ ہان بڑھکر نتھی اگر آپ چاہین تو مین اپنا روزنامچہ دکھا سکتا ہون کہ اوس روز مجھکو کیا کام تھا۔ س۔ مسٹر سوٹر صاحب مین جانتا ہون کہ اوس روز آپ کو بہت کام ہوگا۔ روزنامچہ کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ کیا آپ نے صرف اسوجہ سے اوسکے اظہار نہین لکھے۔ ج۔ ہان اسیوجہ سے نہین لکھے اور مین جانتا تھا کہ نرسو جنگی گارد مین ہے پس کوئی شخص اوسکے پاس نہ جا سکتا ہے نہ کچھ سکھا سکتا ہے س۔ کیا آپ کے پولیس کے آدمی نہین جا سکتے تھے۔ ج۔ ہان پولیس کے آدمی س۔ پھر آپ کے اس بات کے کہنے سے کیا غرض ہے کہ کوئی شخص نہین جا سکتا تھا ج۔ میری غرض یہ ہے کہ کوئی غیر شخص اوسکے پاس نہین جا سکتا تھا س۔ جب تمنے تین دن کی بعد اوسکے اظہار لیے تو اوسکا بیان وہی تھا جو اوسنے اول روز بیان کیا تھا ج۔ ہان وہی بیان تھا جو اوسنے ۲۳۔ دسمبر کو کیا تھا اور ۲۰۔ دسمبر کو مینے اوسکو قلمبند کیا۔ گجانند وتل کو پھر بلایا مسٹر انورادی صاحب نے پھر اوس سے سوال کیے۔ اوسنے

اور محل سے آئے تھے اون مین ایک کا نام بلونت راؤ تھا۔ مین نے ہیم چند اور فتح چند کا اظہار لیا۔ مجھکو خوب یاد ہے عدالت مین جو اظہار موجود ہے وہ میرا لکھا ہوا ہے ۶۔ فروری کو کرنیل بارٹن صاحب کے احاطے مین یہ اظہار لیے تھے۔ سرر جرڈ میڈ صاحب نے دریافت کیا کہ کس تاریخ کو تمنے یہ اظہار لیے تھے گواہ نے کہا کہ ۶۔ فروری کو لیے تھے اونسے ہندوستانی زبان مین اظہار دیے تھے جس روز انگریزی مین مین نے اوسکے اظہار لیے تھے اوس دن مرہٹی یا گجراتی زبان مین بھی اوس کے اظہار لکھے گئے تھے۔

مین نے پوچھا کہ تم ہندوستانی زبان جانتے ہو جب اونسے کہا کہ ہان جانتا ہون تو مینے ہندوستانی زبان مین اوس سے سوالات کیے۔

سارجنٹ ہیلن ٹمائن صاحب نے کہا کیا آپ نے اوسکے اظہار ہندوستانی زبان مین لکھے تھے۔ گواہ نے کہا کہ مین نے ہندوستانی زبان مین دریافت کیا تھا لیکن انگریزی زبان مین تحریر کیے تھے جب اوس کے اظہار لکھے گئے تو اونکو ہندوستانی زبان مین سنائے گئے تھے۔

مجھکو خوب یاد ہے کہ اونسے اپنے اظہار پر دستخط بھی کیے تھے اوسکو کسی قسم کی دھمکی نہین دی گئی نہ کچھ تشدد کیا سوا ان اظہارون کے اور بھی کچھ باتین اونسے مجھے کی تھین اوسکے کان مین ایک بالی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت عمدہ تھی میرے اوسمین جڑے تھے چونکہ مین نے ایسی بالی کبھی بنی ہوئی نہین دیکھی تھی مین نے اوس سے دریافت کیا کہ یہ بالی کہان کی بنی ہوئی ہے اونسے کہا کہ بڑودہ کی بنی ہوئی ہے یہ باتین قبل اظہار ہونے کے اوس سے ہوئی تھین اوپر مین نے نشان حرف ۔ اے ۔ بی ۔ سی ۔ کے کر دیے تھے عدالتمین جو کتابین رکھی ہین وہی ہین اونپر میرے دستخط بھی ہین۔

جسوقت ہیم چند فتح چند کے اظہار کمیشن مین لیے گئے اسی ہیم چند کے اظہار مین نے لیے تھے۔ چنانچہ اوسکے اظہار انگریزی عدالت مین داخل کیے گئے۔ اور نشان حرف ایچ نمبر ۲۔ کا کیا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار دیے ہین جنکی نسبت سارجنٹ ہیلن ٹمائن صاحب عذر کرتے ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین یہ وہ اظہار نہین ہین۔

تمپر قائم ہوگا بموجب اسکے تمکو سزا دیجاے گی یہ سنکر نرسو جمعدار نے اپنی پگڑی اون کے قدمون پر رکھ دی اور کہا کہ چاہے مجھکو پھانسی ہوجاے لیکن جو حال صحیح صحیح ہے وہ آپ سے بیان کرونگا اور جو کچھ مین نے کیا ہے یا کرتے ہوے دیکھا آپ صاف صاف بیان کرونگا جب وہ بیان کرچکا تو اوسکو پہرے مین بھیجدیا اوسس روز اوسکا اظہار تحریر نہین ہوا تھا۔ ۲۳۔ دسمبر کو مین نے اوسکے اظہار لکھے جس کمرے مین نرسو کے اظہار لکھے تھے وہ زرد بنی مین کھانے کا کمرہ تھا کھانے کے کمرے کے برابر جو کمرہ ہے اوسمین مین رہتا تھا جس روز اوجھ کی پیٹی دیکھی گئی مجھکو وہ تاریخ یاد ہے ۲۵۔ دسمبر تھی مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ قبل میرے وہان پہونچنے کے پیٹی منگائی گئی تھی اوسیوقت مین اپنے کمرے مین گیا کہ افسر ٹیکٹیو پولیس (پولیس سراغ رسانی) نے مجھکو اطلاع کی کہ پیٹی مین کوئی کاغذ معلوم ہوتا ہے اوسس مقام پر کچھ دوڑے نکلے ہوے تھے مین نے اپنے ہاتھ سے پوڑیہ نکالی جب اوسکو کھول کر دیکھا تو کوئی شے سفید مفید معلوم ہوئی مین نے اپنے ہاتھ سے ایک لفافے مین رکھا اور اوسکی کیفیت تحریر کی اور جب بمبئی گیا اوسکو اپنے ساتھ لے گیا۔ جب وہ موڈرینٹ کے اول اظہار لیے گئے تو مین بڑودے مین موجود نتھا۔ مین نے بمبئی سے پھر واپس آکر ۳۔ ۴۔ ۵۔ فروری ۱۸۷۵ء کو اوسکے اظہار لیے اوسکے اظہار یہ موجود ہین چنانچہ سوٹر صاحب سے اظہار لے کر شامل مسل ہوے اور نشان حرف جی نمبر ۲۔ کا اوسپر کیا گیا بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ مجھکو چند حساب کے کاغذ دیکھنا یاد ہے اوسمین جابجا سیاہی کے دبتے پڑے ہوے تھے۔

۶۔ فروری کو یہ کاغذ حساب کے دیکھے تھے یا شاید جنوری مین دیکھے ہون تاریخ بخوبی یاد نہین۔ ایک پولندہ کاغذ کا گجا تندونل میرے پاس لایا تھا اور مجھسے کہا کہ خیمے مین چلو حساب کے کاغذ دیکھے جاتے ہین مین دوسرے ایک خیمے مین رہتا تھا اور حساب کے کاغذ دوسرے ڈیرے مین رہتے تھے جب مین وہان گیا تو دیکھا کہ چند ہندوستانی کارکن یعنے کلرک اون حساب کے کاغذات کو دیکھ رہے ہین مین نے کچھ کتابین اور بھی وہان رکھی دیکھین جسمین چند مقام پر سیاہی پڑی ہوئی تھی وہان دیر تک مین بیٹھا رہا جو کارکن اون کاغذات کو دیکھ رہے تھے وہ خود اونھین کے لکھے ہوے کاغذات تھے

اونھون نے بیان کیا کہ مین کمشنر پولیس اور کمپنین آف دی اسٹار آف انڈیا کا ہون
۹- دسمبر ۱۸۷۳ء کو اوس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے بردوہ کو آیا تھا جسمین کہ مشہور
تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا میرے ساتھہ خان بہادر اکبر علی اور اون کا بیٹا
خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر گجانند وتل تھے- مین بھول گیا راؤ بہادر گجانند وتل
میرے پھونچنے سے کئی روز بعد آئے تھے مجھکو خوب یاد ہے کہ مین نے اس مقدمے مین مسماۃ
امینہ آیا کا اظہار لیا تھا ۱۶- دسمبر کو بوقت ۵- بجے اوسکے مکان پر جو بیوی صاحب کے
احاطے مین ہے دیکھا تھا اوس روز اونسے مفصل حال بیان نہین کیا نہ مین نے اوسروز
اوسکے اظہار لکھے کیونکہ وہ شدت سے بیمار تھی جو کچھہ اوسروز آیا نے کہا تھا مجھکو بخوبی یاد
ہے یعنے اونسے بیان کیا تھا کہ مین ملھر راؤ کے پاس دو مرتبہ گئی تھی اور روپیہ بھی پایا تھا
چونکہ اوسوقت وہ شدت سے بخار مین تھی مجھسے ہاتھہ جوڑکر کہا کہ میرے اظہار پھر لیجیے گا
مجھکو ابھی بیان کرنے کی طاقت نہین ہے مجھکو بخوبی یاد ہے کہ قبل اس میرے جانے کے کوئی
پولیس کا آدمی آیا کے پاس نہین گیا تھا- ۱۸- دسمبر کو مینے آیا کا اظہار لیا تھا عدالت مین
جو اظہار لکھے ہوے ہین میرے لیے ہوے اور میرے ہاتھہ کے لکھے ہوے ہین مجھکو مترجم کی ضرورت
نہین ہے مین ہندوستانی زبان بخوبی سمجھتا ہون ۲۱- دسمبر کو مین نے اسپتال مین جاکر پھر
آیا کے اظہار لیے اون دونون اظہارون پر نشان حرف ڈی نمبر ۲- کا ہوا- ڈاکٹر سورڈ
صاحب ۱۹- دسمبر کو رزیڈنسی مین آئے اور مجھسے کہا کہ آیا کو اب آرام ہے وہ آپ کو بلاتی
ہے چنانچہ ۲۱- دسمبر کو مین نے اوس کے پاس جاکر اوسکے اظہار لیے- مین نے ۲۴- ۲۵-
۲۶- دسمبر کو راؤجی کے بھی اظہار لیے تھے اور ۲۶- دسمبر کو نرسو کے بھی اظہار لیے یہ سب
اظہار جو عدالت مین داخل ہوے میرے ہی ہاتھہ کے ہین نرسو ۲۳- دسمبر کو گرفتار ہوا تھا
وہ رزیڈنسی مین قید کیا گیا اور جنگی پہرے اوسپر مقرر ہوے اوس روز سے آج تک وہ
جنگی پہرے مین ہے قبل لیے جانے اظہار کے کوئی وعدہ معافی قصور کا اوس سے نہین کیا گیا
جب اوسکا اظہار ہونے والا تھا مین نے سر لویس پیلی صاحب کو بھی بلا لیا-
سر لویس پیلی صاحب نے بھی اوس سے کہا کہ کوئی خطا تمھاری معاف نہوگی بلکہ جو جرم

تھے۔ ج۔ ہین مقدمہ کوٹہ کے بارے مین گیا تھا۔ اب ساڑھے چار بج گئے تھے اسواسطے کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز پانزدہم

۱۱ بجے ممبران کمیشن جمع ہوے سر ولیم پیلی صاحب اور حضور گیکواڑ موجود تھے۔

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات

ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات مسٹر اونرارٹی صاحب نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین کارکن جو کہ گجراتی زبان مین خزانے کا کام رکھتے ہین اونکا سردار ہون مجھکو سباق اور سباق ہندوستانی حسابات مین کمال دخل ہے اول تختون کے جز بنائے جاتے ہین اور ایک جز آٹھ ورقون کا ہوتا ہے اور ساری بہی جزون کی ہوتی ہے اگر ایک ورق بھی پھاڑا جاے تو ایک جز خراب ہوجاتا ہے۔ مسٹر اونرارٹی صاحب نے پوچھا کہ ہم چند فتح چند کی بہی کو دیکھکے شناخت کرسکتے ہو کہ اسمین کوئی ورق پھاڑا گیا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اسمین سے ورق نکلے ہین اور آٹھوان اور ساتوان جزنے کا غذ کا جوڑا گیا ہے۔

سوالات جریج سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ کیا تم سچ کہتے ہو کہ اسمین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ ہان صاحب چھٹے جز مین سے کئی ورق نکالے گئے ہین۔ س۔ چھٹے جز مین سے کے ورق لیے گئے ہین۔ ج صاحب دو ورق لیے گئے ہین۔ س۔ کے ورق تبدیل کیے گئے ہین۔ ج۔ بیرہ ورق تبدیل کئے ہین اور اخیر مین ہین س۔ وہ کون سا جز ہے۔ ج ساتوان جز ہے۔ س۔ کیا انگوٹھی کی نسبت اوسی جز مین لکھا ہے۔ ج ہان صاحب اوسی مین لکھا ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے پھر اسکے اظہار لیے

ہمکو بتاؤ کہ کس جگھہ سے ورق جاتے رہے ہین۔ ج اونسے ایک پنسل لے کر جہان سے ورق گئے تھے اول سے آخر تک نشان کردیے۔ س۔ یہ بتاؤ کہان کہان دوسری سیاہی سے لکھا ہے۔ ج اونسے فوراً جہان جہان دوسری سیاہی سے لکھا تھا بتادیا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے فرینک ہنری سوٹر صاحب کو بلاکر اون کے اظہار لینا شروع کیے

س۔ اگر تم سے تعلق نہتھا تو اور کس سے تعلق تہا ج جن پولیس کے لوگون نے تحقیقات کی تھی اونھین سے تعلق تھا اور مین صرف بطور گواہ کے تھا۔ س جس مقدمہ کی تحقیقات مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے کی وہ تمکو یاد ہے۔ ج ہان مجھکو یاد ہے لیکن بروقت سماعت ہونے مقدمے کے مین موجود نتھا۔ س لیکن بروقت تحقیقات مقدمہ کے تم موجود تھے۔ ج۔ مین موجود نتھا جب مقدمہ دورہ سپرد ہوا اوسوقت مجھکو تعلق ہوا تھا۔ س۔ اس بیان سے کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو اوس مقدمے سے کچھ تعلق نتھا جسکی سماعت مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب کے روبرو ہوئی تھی۔ ج جس وقت مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی مین موجود نتھا لیکن مقدمہ کو مین نے مرتب کیا تھا۔ س تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے کہا تھا کہ صدہا مقدمے میرے روبرو آئے اور مین نے اونکا فیصلہ کیا لیکن ایسا مقدمہ کوئی نہین آیا جیسا کہ یہ مقدمہ ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹ کا ہے۔ ج۔ مین آپکے اس سوال کو نھین سمجھا۔ س۔ میرا سوال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب نے برسر اجلاس یہ کہا تھا۔ ج۔ کہا ہوگا مین اوسوقت موجود نتھا۔ س تمنے سنا یا اور طرح سے تمکو اطلاع ہوئی کہ صاحب موصوف نے تمھاری نسبت ایسا کہا تھا۔ ج مجھکو خبر نھین۔ سوا اس کے مین ثابت کرسکتا ہون کہ مدعا علیہ کی باتون پر مسٹر جسٹس ویسٹ صاحب آگئے تھے اگر عدالت کو منظور ہو تو اون کاغذات سے جو میرے پاس موجود ہین اس امر کو ثابت کردون گا۔

گجانند وتل کے پھر دوبارہ اظہار ہوے

س۔ درمیان اوسوقت کے جسے کہ اون کاغذات پر مُہر لگ گئی تھی اور پھر وہ مُہر توڑی گئی تمھارے قبضے مین کبھی وہ کاغذات آئے۔ ج نہین آئے۔ س تمنے اون کاغذونکو کیا کیا۔ ج صاحب مین نے اون کاغذون کو دو گھنٹہ تک دیکھا۔ س جسوقت تم نے اون کاغذون کی آزمایش کی تھی اوسوقت کوئی کارکن بھی تھا۔ ج۔ ہان کارکن تھے س جب تمنے اون کاغذون پر سیاہی کے نشان دیکھے تو تمنے کیا کیا۔ ج مین نے اون کاغذات کو سوٹر صاحب کے پاس بھیجدیا۔ س تم رجی صاحب کے پاس کیون گئے

افسر پولیس تھے - ج اس مقدمہ کی تحقیقات مین نے نہین کی - س کیا تمنے اوس مقدمہ کی بھی تحقیقات نہین کی - جو مسٹر رچی صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا - ج مین ایک مرتبہ مسٹر رچی صاحب کے روبرو گیا تھا - مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ گواہ نے مسٹر کالکن صاحب کا نام بھی لیا تھا - سارجنٹ بیلی ٹائن صاحب نے کہا کہ افسوس ہے کہ تم تمام کمال ترجمہ نہین کرتے تمنے مسٹر کالکن صاحب کا نام نہین لیا - گواہ نے کہا کہ اگر مین آپ کا سوال بخوبی سمجھون تو اوسکا جواب دے سکون - س مجھکو حیرت ہے کہ تم کیونکر جواب صاف دوگے - مین دریافت کرتا ہون کہ تم اوس مقدمہ مین جو مسٹر کالکن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا درجہ اول کے افسر پولیس تھے ج - مین نے اوس مقدمہ کی پوری تحقیقات نہین کی تھی کسیقدر تحقیقات مین شریک ہوا تھا شاید اسیقدر تحقیقات کیواسطے مین بلایا گیا تھا - س - مسٹر گجانند آپ میرے ساتھ تو مین سے پیش آتے ہین لیکن مین بغیر جواب صاف حاصل کیے نہ باز آؤن گا - مین اپنے سوال کو اس سے زیادہ مفصل بیان نہین کر سکتا شاید جواب صاف دو کیا تم اوس مقدمہ مین خاص افسر پولیس تھے - ج - مین نمبر اول کا افسر پولیس تھا اور بطور گواہ کے اوسمین مین گیا تھا - س - نمبر اول سے تمھاری کیا غرض ہے کیا یہ مطلب ہے کہ تم اس مقدمہ کی تحقیقات مین خاص افسر پولیس تھے ج نمبر اول سے میری یہ غرض ہے کہ مجھسے زیادہ تنخواہ کا کوئی آدمی گواہ مون مین نتھا - س اوس زمانے مین تمھارا کیا درجہ تھا اور کس قدر تنخواہ تھی - ج - اگر آپ مجھکو سنہ کا پتہ دین گے تو مین بیان کر سکون گا - س سنہ ۱۸۱۶ء تھے - ج سنہ ۱۸۱۶ء مین درجہ اول کا مین افسر پولیس تھا - س تمکو یاد ہوگا کہ مسٹر کالکن صاحب نے کہا تھا کہ دربارہ شہادت اس مقدمہ کے پولیس نے بہت کچھ کارروائی کی ہے - ج مین نے اوس مقدمہ مین کچھ تحقیقات نہین کی تھی - مین صرف گواہ تھا - س کیا مسٹر کالکن صاحب نے تمھاری نسبت یہ بات کہی تھی - ج - اگر کہی تھی وہ بڑی غلطی پر تھے - کیونکہ مین نے اوس مقدمہ کی تحقیقات نہین کی تھی مین صرف گواہ تھا - س صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا اونھون نے اپنی زبان سے یہ بات کہی تھی - ج مجھکو یاد نہین شاید اپنی کچہری مین کہا ہوگا - س جو کچھ اونھون نے کہا تھا اوس سے تمھاری طرف اشارہ تھا - ج - مین نہین جانتا کہ کسکی نسبت یہ بات تھی جب مجھکو ایک بات سے تعلق نتھا مجھکو اوسکی تلاش کی ضرورت نتھی -

سیلے تھے اب ہاتھون کے لگنے سے میلے ہوگئے ہین - س - تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ نسبت اور سطرون کے یہ سطر نئی لکھی ہوئی ہے - ج - یہ سطر حال کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے - س تم کہتے ہو کہ یہ کتاب غلط ہے اور بوجہ ایک سطر کے لکھے جانے کے کتاب غلط ہوگئی - ج - ایک سطر پر کچھ موقوف نہین اسی طرح اور جابجا غلط ہے اور ورق بدلے گئے ہین - س - تمنے صرف ایک جگہ دکھایا کہ نئی سطر لکھی ہوئی ہے اور بھی سطرین دکھاؤ - ج - تمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ کل ورق جوڑے ہوے ہین اور کوئی ورق پھٹا نہین ہے - س کتاب کے اخیر مین جو جزو ہے اوسمین چند ورق کم ہین اور جس قدر ورق کتاب کے اور جزون مین ہین اوسی قدر ورق آخر جزو مین نہین ہین - ج - وہ حصہ کتاب کا دکھاؤ جسمین کہتے ہو کہ ورق نکال لیے گئے ہین - گواہ نے سنکر وہ حصہ کتاب کا دیکھا یا جہان سے ورق کم تھے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس جگہ کچھ نشان رکھدو چنانچہ مترجم نے اپنے دستخط کردیے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کتاب کو اوٹھاکر کہا کہ کس طرح تم ثابت کرسکتے ہو کہ یہ رقم بدلی گئی ہے - ج - یہ سیاہی نئی ہے اور وہ سیاہی پورانی معلوم ہوتی ہے - س جواہر خانہ کا اب کون شخص مہتمم ہے - ج اب سے کیا غرض ہے - س سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تین دفعہ کہا اب اب اب - ج - اب گینت راؤ مہاجن مہتمم ہے - س یہ شخص تمھارے قریب کا رشتہ دار ہے - ج وہ میرا سمدھی ہے - س - تمکو اپنی آبرو کا بڑا خیال ہے اور ججون کو احتمال ہے کہ گواہی تمھاری بناوٹ کی ہے - ج - ایسا خیال میری نسبت کبھی نہین ہوا اس تمام عمر مین ایسا الزام تمپر کبھی نہین لگا - ج - نہین س جب ریاست کوٹہ کی گدی نشینی کا مقدمہ تھا تم وہان موجود تھے - ج ہان مین وہان موجود تھا - س وہان اعلیٰ درجہ کے افسر پولیس تم تھے - ج ہان مین افسر پولیس تھا اور مین نے کل تحقیقات کی - س وہ مقدمہ ابتداً مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی - ج اس سے تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا مین نے اوسکی تحقیقات نہین کی - س - اس سے تمھاری غرض یہ ہے کہ جو مقدمہ مسٹر کاگلن صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا اوسمین تم خاص

کہ تم نرسو کو رہا کر دیتے۔ ج ہان۔ جب صاحب حکم دیتے ہیں بیان کرو کہ جب تم محل مین گئے تو سب کاغذ فرق کر لیے تھے۔ ج ہان۔ اس مسٹر سوٹر صاحب یا کوئی دوسرا افسر موجود تھا جبکہ کتابون کی مہرین توڑی گئین۔ ج اوسوقت مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے اور مین بھی تھا۔ اس مین تم سے یہ سوال نہین کرتا میرا سوال یہ ہے کہ جب کاغذ تمھارے قبضے مین تھے تو مسٹر سوٹر صاحب نے اونکو دیکھا تھا۔ ج جس وقت مین نے اون کاغذات کو دیکھا تو مسٹر سوٹر صاحب کو بھی دکھا دیا تھا۔ اس کس قدر مدت تک تمھارے قبضہ مین یہ کاغذات رہے ج۔ میرے قبضہ مین کبھی یہ کاغذ نہین رہے پولیس اور خفیہ کا رد مین تھے۔ اس اے عزیز سمجھ کر جواب دو۔ جب تم نے کھول کر کاغذات دیکھے اوس سے کس قدر عرصے کے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے تھے۔ ج۔ فورًا مسٹر سوٹر صاحب آگئے تھے۔ اس۔ فورًا سے تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج دس پندرہ منٹ کے بعد۔ اس تمنے ان سب کاغذون کو فرق کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ اس فرق سے کس قدر دیر کے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے تھے۔ ج کن کاغذون کو آپ کہتے ہین اس وہ کاغذ جو آپ نے فرق کیے تھے۔ ج جس قدر دفتر تھے اون کے سب کاغذون کو بند کر کے مہر کر دی گئی تھی۔ اس اون دفترون مین کوئی شخص جا بھی سکتا تھا۔ ج ہان اور کپتان جیکسن صاحب دفتر مین جا سکتے تھے۔ اس تم ہر ایک کاغذ کو دیکھ سکتے تھے۔ ج ہان۔ اس تم کہتے ہو کہ پاؤ گھنٹہ تک مین کاغذ دیکھتا رہا اوسکے بعد مسٹر سوٹر صاحب آئے۔ ج ہان۔ اس۔ اس عرصے مین تمنے سب کاغذات دیکھ لیے تھے۔ ج۔ جب مین نے دیکھا کہ کاغذون پر سیاہی گری ہے تو مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے اطلاع کی جب مسٹر سوٹر صاحب آئے تو مین نے کل کاغذات کو دیکھا کئی بار مین اور بھی اون سے دریافت ہوئین۔ اس آپ اوس کتاب کی تحریر کا حال بیان کرتے ہین۔ ج۔ ہان کچھ ورق اس کتاب سے نکال کر نئے ورق لگا دیے گئے تھے۔ اس کتاب دکھاؤ کہ تمھاری کیا غرض ہے۔ ج دیکھیے اس سطر کی تحریر بہ نسبت اور سطرون کے علیحدہ ہے۔ اس لیکن یہ ورق ایک دوسرے سے جوڑے ہوے ہین جب تمنے کتابون کو فرق کیا اس کتاب کی یہی حالت تھی۔ ج ہان یہی حالت تھی لیکن اوسوقت ورق ایسے

کہ مین نے اوس سے کہا کہ اگر تو اظہار پر دستخط نہ کرے گا تو مین تجھکو قید کرہ ون گا۔ مین نے کسیطرح کی دھمکی اوسکو نہین دی نہ مین نے زبردستی اوس سے کتابون کو چھینا جب اوسنے کتابین دین مین نے اونکو رکھ لیا ہیم چند فتح چند کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو لیے گئے تھے اوسوقت مین بھی موجود تھا مجھکو یاد ہے کہ جب وہ اظہار دے چکا تھا تو مسٹر سوٹر صاحب سر لویس پلی صاحب کے روبرو اوسکو لے گئے تھے کوئی رقم کتاب مین میرے حکم سے درج نہین ہوئی مجھکو بخوبی یاد نہین کہ اول مرتبہ مین نے کتاب کو کب دیکھا تھا۔

جب ہیم چند فتح چند اول مرتبہ میرے پاس کتابون کو لایا تو یہ رقمین اوسمین درج نہین تھین نہ کوئی ورق کتاب کا نکلوایا نہ کوئی نیا ورق اوسکی جگہہ لگوایا معلوم ہوتا ہے کہ قبل آنے کتابون کے میرے پاس نئے ورق لگائے گئے تھے میرے پاس اس کتاب مین کوئی تبدیلی نہین ہوئی۔ جب نرسو جمعدار گرفتار کیا گیا مجھکو یاد ہے کہ رزیڈنسی مین بموجب حکم مسٹر سوٹر صاحب کے وہ گرفتار ہوا تھا۔ مجھکو یہ بات یاد نہین کہ کس شخص نے اوسکو گرفتار کیا تھا لیکن میرے روبرو وہ گرفتار کیا گیا بعد گرفتاری کے راوجی سے اوسکا مقابلہ کرایا گیا جو میدان رزیڈنسی کے روبرو ہے وہان مین نرسو کے پاس بیٹھا ہوا اس مقدمہ مین سوالات کر رہا تھا خانصاحب اکبر علی اور عبد العلی وہان موجود تھے مین نے راوجی سے کہہ دیا تھا کہ تم یہی بات کہہ دینا کہ مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا جب راوجی نرسو کے پاس آیا تو اوسنے بھی کہہ دیا میری دانست مین کسی پولیس کے آدمی نے نرسو سے نہین کہا تھا کہ راوجی نے کیا کہا۔ راوجی سے جس قدر کہا گیا تھا۔ اوسی قدر اوسنے نرسو سے کہا۔

سوالات جریح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تمنے جو کچھہ راوجی سے کہا وہ اسواسطے کہا تھا کہ وہ صحیح صحیح بیان کرے۔ ج۔ کس بارے مین۔ س۔ اسی مقدمے مین۔ ج۔ اون لوگون کا مقابلہ اس غرض سے کیا گیا تھا تاکہ صحیح صحیح حال دریافت ہو جاے۔ س۔ اگر نرسو ہر ایک بات سے انکار کرتا تو آپ کیا کرتے۔ ج اگر کوئی ثبوت نہوتا تو رہا کر دیا جاتا۔ س تمھاری غرض یہ ہے

لگائی گئی کپتان جنکین صاحب اور اور آدمیون کے سامنے یہ مہرین لگائی گئین اوسوقت بھی دمودر پنت موجود تھے اوس روز مین نے اور بھی بہت کام کیے اس لیے سب کا حال مفصل یاد نہین جو کاغذات بنج کی کچہری کے تھے وہ کئی روز تک بند رہے بعدہ زرینڈنسی مین منگائے گئے کچھ کاغذات اب بھی گیکواڑ کے محل مین بند ہین جو کاغذ زرینڈنسی مین منگائے گئے وہ پولیس کے پہرے مین رکھے گئے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ یہ کاغذ زرینڈنسی مین کنسے طلب کیے تھے۔

ج۔ بموجب حکم سرکار کے گئے تھے اور جب یہ مہرین توڑی گئین تو گل کارکن بنج کے محکمے کے اور مسٹر سوٹر صاحب موجود تھے جسوقت دمودر پنت گرفتار ہوا مجھکو یاد ہے کہ بعد گرفتار ہونے کے مین نے اوسکو دیکھا تھا مین نے اوس سے کہا تھا کہ اگر تم صحیح صحیح حال بیان کروگے تو تمھاری خطا معاف ہو جاے گی بلکہ تعزیرات ہند کی جس دفعہ مین معافی خطا کا ذکر ہے وہ بھی اوسکو مین نے دکھاوی تھی سو اس کے بعد اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ نانا جی وغیرہ نے اپنے جرمون سے اقرار کیا۔ یہی باتین دمودر پنت سے مین نے کہی تھین اور کہا تھا کہ خوب سمجھ کر اسکا جواب دو بعد اس کے ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے عدالت کو برخاست کیا۔ بعد ٹفن کھانے کے کمیشن پھر جمع ہوئی صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے بیان کیا کہ دمودر پنت کو دیکھا اور اوسکو سمجھایا تھا تمنے اوسکے بعد بھی اوسکو دیکھا۔ ج۔ مین نے دو تین گھنٹے کے بعد پھر اوسکو دیکھا تھا۔ جب سر لویس پیلی صاحب نے اوسکا قصور معاف کر دیا تو اوسکے اظہار ہوے یہ شخص ڈیرے مین بلایا گیا وہان مین نے اوسکو دیکھا تھا سر لویس پیلی صاحب بھی اوس ڈیرے مین تھے اوسوقت اوسنے اظہار دیے اور مسٹر رچی صاحب نے اوسکا اظہار لکھا تھا۔ مین بسیم چند فتح چند گواہ کو جانتا ہون قبل اظہار دمودر پنت کے مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ کس قدر عرصہ پیشتر اوسکو تمنے دیکھا۔ ج پانچ چھہ روز قبل اوسکو مین نے دیکھا تھا اوسکا بیان محض غلط ہے کہ مین نے زبردستی اوس سے اقرار کرایا اور یہ بھی غلط ہے کہ جو کچھ میرا جی چاہا مین نے لکھ لیا اور یہ بیان بھی اوسکا محض غلط ہے

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار کرنیل فیر صاحب کو لیے

س۔ یہ جو فقرات تمھارے روبرو پڑھے گئے یہ گورنمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے ہین
ج۔ ہان صاحب گورنمنٹ رزولیوشن سے انتخاب کیے گئے ہین۔ س معلوم ہوتا ہے کہ
تمھارے مفید مطلب کے فقرے اوسمین سے نہین لیے گئے ہین۔ ج ہان صاحب نہین لیے
گئے۔ س اوسوقت جبکہ رزولیوشن گورنمنٹ سے جاری ہوا تھا تو تم کہان تھے ج۔
ہان مین انگلستان مین تھا س جب کہ رزولیوشن گورنمنٹ سے جاری ہوا تو تمکو موقع
جواب دینے کا تھا یا نہین۔ ج۔ مین انگلستان مین تھا موقع کہان سے پاتا س تمکو
اس رزولیوشن کی خبر تھی کہ کوئی ایسا رزولیوشن جاری ہوا ہے۔ ج صاحب مجھے
خبر نتھی جب مین انگلستان سے آیا تب مجھکو خبر ہوی س جب تم انگلستان سے آئے تو
اوسوقت کیا سرکار نے تمھارے پاس رزولیوشن کے جواب دینے کے واسطے بھیجا تھا۔
ج۔ نہین ہمنے آپ درخواست کرکے منگایا تھا۔ س جب وہ رزولیوشن تمھاری درخواست
کے مطابق آیا تو تمنے جو الزام تمھارے اوپر لگائے گئے تھے سب کا جواب دیا ج۔ ہان صاحب مین نے سب کا جواب دیا۔ س جب
تم انگلستان سے آئے تو کیا پہلے پالن پور مین ٹھہرے تھے۔ ج ہان صاحب پالن پور مین
ٹھہرا تھا اور جس دن سے مین ہندوستان مین آیا اوس دن سے مینے پوری تنخواہ
پائی۔ س۔ بڑودے مین جو تم آئے تو اپنی ترقی پر آئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب ترقی پر آیا تھا

اظہار گجانند وتل

گجانند وتل کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مجھکو سرکار سے راؤ صاحب
بہادر کا خطاب ملا تھا مین احمدآباد مین اول درجہ کا انسپکٹر پولیس ہون مسٹر سوٹر صاحب
کے ہمراہ خاص کام پر مقرر ہوا ہون۔ مجھکو یاد ہے کہ ۱۰۔ دسمبر کو مین بڑودے مین آیا تھا
اوسوقت سے مین یہان ہون صرف ایک دو روز کے واسطے احمدآباد چلا گیا تھا جسروز
گیکواڑ گرفتار ہوے کپتان جیکین صاحب کے ہمراہ مین گیکواڑ کے محل کو گیا تھا۔
ہم لوگ ۹ بجے دن کے گئے تھے مین نے جاکر فوراً محل مین جابجا پہرہ مقرر کردیا اور جس
جس مقام پر مال و اسباب تھا مین نے مہر لگادی جواہرخانہ اور بنک کے خزانے پر بھی مہر

کے متعلق کا آپ سوال کرینگے جواب دون گا۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا بہت اچھا بیان کیجیے کہ اس کاغذ مین یہ لکھا ہے یا نہین۔ کوئی جعل نہین پایا جانا پس اسبات کا تحریر کرنا حضور گورنر جنرل کو لازم آیا کہ کرنیل فیر صاحب نے بے موقع اس مقدمہ مین سزا دی۔
کرنیل صاحب نے کہا کہ یہ عبارت اس کاغذ مین لکھی ہوئی ہے لیکن کچھ عبارت چھوٹگئی ہے اسیطرح جابجا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے عبارت پڑھ پڑھ کر سنائی۔
کرنیل فیر صاحب نے اونکو تسلیم کیا لیکن یہ بھی کہا کہ جو خاص اور عمدہ باتین ہین وہ چھوڑ دی گئی ہین۔ بعد اس کے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے دریافت کیا کہ آپ نورالدین بوہرہ کو جانتے ہین۔ ج۔ مین نام سے واقف نہین ہون لیکن ایک بوہرہ کا مقدمہ اوس کمیشن مین دائر تھا جو پچھلے سال جمع ہوئی تھی۔ س شاید وہ یہی شخص ہوگا۔ آپ جانتے ہین کہ گیکواڑ نے اس شخص کو بہت بڑی سزا دی تھی۔ ج ہان اگر وہی مقدمہ اور اس شخص کو اوس مقدمہ سے تعلق ہے تو یہ وہی شخص ہے۔ س اوسکے ایک رشتہ دار کو گیکواڑ نے بہت سے بید لگوائے تھے اور اس سزا کے دینے پر بھی پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ ج ہان اوسپر جرمانہ ہوا تھا لیکن مجھکو جرمانہ کی تعداد یاد نہین۔
سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے ممبرون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین نہین چاہتا کہ یہ کاغذ کرنیل فیر صاحب کا عام مین مشہور کیا جاے کرنیل فیر صاحب جس طرح چاہین اس کاغذ کو رکھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ نورالدین بوہرہ کے مقدمے کا کرنیل فیر صاحب نے کچھ جواب نہین دیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کرنیل صاحب جواب دے چکے ہین۔ بعدہ سارجنٹ صاحب نے کرنیل فیر صاحب کی طرف مخاطب ہوکر دریافت کیا کہ اس بوہرے نے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی یا نہین۔ ج ہان اوس زمانے مین نالش کی تھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ جس زمانے مین کمیشن جمع ہوئی تھی۔ اوسنے نالش کی تھی۔ ج۔ مین نام سے بخوبی واقف نہین لیکن ایک بوہرے سے واقف ہون۔

کس شخص کی حراست مین ہے - ج - مین نہین جانتا -

اظہار عبد العلی

خان بہادر عبد العلی کے اظہار مسٹر اونریری صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین بمبئی کے پولیس کا انسپکٹر ہون دسمبر کے مہینے مین ہمراہی مسٹر سوٹر صاحب کے بڑودے مین آیا تھا مابد ۹ - دسمبر تھی اوسیوقت سے مین بڑودے مین ہون اور مسٹر سوٹر صاحب کو مدد دیتا ہون - یہ سنکر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ تم ٹھہرو ہم کرنیل فیر صاحب کو بلاتے ہین - کرنیل فیر صاحب بلائے گئے صاحب پریسیڈنٹ نے اون سے کہا کہ آپ کرسی پر بیٹھیے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ہان کرسی پر بیٹھین لیکن ایسی جگہ پر جہان مین بھی اونکو دیکھ سکون - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین ایسی ہی جگہ بیٹھون گا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کرنیل صاحب سے کہا کہ آپ کی شہادت ملتوی کی گئی تھی کہ آپ نے چند اصل کاغذ کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے وہ کاغذ منگائے یا نہین - ج - ہان منگوائے ہین - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا براہ مہربانی مجھکو دیجیے -

کرنیل فیر صاحب نے وہ کاغذات ڈھونڈھ کر جو ایڈوکیٹ جنرل کے قبضے مین تھے سارجنٹ صاحب کے حوالے کیے -

کرنیل فیر صاحب نے کل ممبران کمیشن سے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو سرکاری کاغذ کمیشن کے روبرو پیش کرون - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین کچھ نہین کہہ سکتا آپ کو اختیار ہے پیش کرے نہ کرے کا - کرنیل فیر صاحب نے کہا پس ایسی حالت مین مجھکو پیش کرنے کی اجازت نہین ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین آپ کو پیش کرنے کی اجازت نہین دے سکتا - ایڈوکیٹ جنرل کو ذمہ دار کرتا ہون - کرنیل فیر صاحب نے کہا کہ جو بات دریافت کرنا ہو اوسکا مین جواب دون گا لیکن کاغذ نہین پیش کرون گا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کاغذ کے پیش کرنے سے انکار کرتے ہین - کرنیل فیر صاحب نے کہا ہان مین انکار کرتا ہون لیکن جو کچھ ان کاغذات

کیا کہ میرا نام جیمس بیلیٹ رچی ہے اور مین اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل ہون جو بڑودہ مین رہتا ہے مجھ کو سول سروسی سے تعلق ہے۔ جب دمودر پنت کے اظہار لیے گئے تھے مجھکو یاد ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مسٹر اونرارٹی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دمودر پنت نے مرہٹی زبان مین اظہار دیا اوسکو شہادت نہین کہہ سکتے۔ مسٹر رچی صاحب نے کہا کہ زبان مرہٹی سے مین کسیقدر واقف ہون۔ مین نے اوسکے بیان کا ترجمہ انگریزی مین کیا تھا اور رزیڈنسی کے ہندوستانی اسسٹنٹ نے مجھکو مدد دی تھی ہندوستانی اسسٹنٹ کا ترجمہ صحیح تھا اور مین نے بھی صحیح صحیح تحریر کیا دمودر پنت نے جو کچھ بیان کیا مین جلدی جلدی لکھتا گیا اور بعدہ اوسکو مین نے درست کیا عدالت مین جو اظہار اوسکا رکھا ہے میرے ہی ہاتھ کا ہے یہ اظہار ۲۹-۳۰-جنوری کا لکھا ہوا ہے جب ترجمہ ہوکر دمودر پنت کو سنایا گیا مین موجود تھا۔

مسٹر اونرارٹی صاحب نے صاحب پریسیڈنٹ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ۲۹-اور ۳۰-جنوری کے لکھے ہوے اظہار شہادت مین داخل کیے جائین۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ اظہار کس قانون اور قاعدے کی رو سے شہادت مین داخل ہوسکتے ہین اگر حسب قاعدۂ عام کے داخل شہادت کیے جاتے ہین تو یہ قاعدہ عام نہین ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ اظہار شہادت مین داخل ہوسکتے ہین کیونکہ تحقیقات کیطرف آپ کو غور کرنا چاہیے۔ سوا اس کے مسٹر رچی صاحب اظہار لینے کے مجاز تھے اور اونکے لیے ہوے اظہار کافی سمجھے جاسکتے ہین بعدہ وہ اظہار پیش ہوکر داخل شہادت کیے گئے اور اون کے اظہار بھی داخل ہوے جنکی تصدیق ہوچکی تھی۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ دمودر پنت آپ کے چارج مین ہے ج۔ نہین۔ س۔ گجانند ڈل کے زیر چارج ہے۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب کے چارج مین ہے۔ س۔ آپ جانتے ہین کہ وہ خاص

ذکر کیا۔ ج جب مین نے سنا کہ خریطہ جانے والا ہے مین نے کرنیل صاحب سے کہا لیکن بوجہ نہ معلوم ہونے مضمون کے کچھ مفصل حال خریطہ کا نہین کہا۔ س تم کیونکر جانتے تھے کہ خریطے لکھے جاتے ہین۔ ج۔ لوگ دربار مین باتین کیا کرتے تھے وہان مین سنا کرتا تھا س۔ تم گیکواڑ کے نوکرون کو جانتے ہو۔ ج۔ مین بڑودے کے سب رہنے والون کو جانتا ہون۔ س تم سالم کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان۔ اس قدر جانتا ہون کہ وہ رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا۔ س تم کبھی گیکواڑ کے محل مین سالم کی ملاقات کے واسطے نہین گئے۔ ج نہین۔ س تم کبھی محل کو نہین گئے۔ ج جب کوئی کام ہوتا تھا چلا جاتا تھا لیکن جب سے کمیشن بیٹھی ہے مین نہین گیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کون سی کمیشن کا ذکر ہے۔ ج۔ کرنیل میڈ صاحب کی کمیشن کا۔ اوس سے پہلے دس پانچ مرتبہ گیا تھا اس سے زیادہ نہین گیا۔ س تم دمودر پنت سے واقف ہو۔ ج۔ ہان دور سے دیکھا ہے باتین نہین کین۔ س۔ بیان کرو کہ بابو صاحب کون ہین۔ ج۔ کھانڈے راؤ راجہ کی مدخولہ عورت سے یہ ایک لڑکا ہے۔ س یہ شخص گدی کا دعویدار ہے۔ ج نہین وہ اس تنخواہ کا دعویدار ہے جو اوسکو ملا کرتی تھی۔ س مگر تم جانتے ہو کہ اب اوسکو گدی کا دعوی نہین ہے۔ ج۔ اوسکو کیونکر گدی کا دعوی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مدخولہ عورت سے ہے۔ س۔ تم تحقیق کہہ سکتے ہو کہ اوسکو سوا تنخواہ کے اور کچھ دعوی نہین ہے۔ ج سوا تنخواہ کے اور کچھ دعوی نہین کرتا ہے۔ س تم سے گیکواڑ حال اور سابق سے کبھی رنجش ہو گئی ہے۔ ج۔ چند روز مجھکو حراست مین رکھا تھا اس کسوجہ سے۔ ج۔ مسٹر سالمن صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ کو بہاوسیند بیا نے کچھ رشوت دی تھی لہذا بھاوسیند بیا کو سرکار نے موقوف کر دیا تھا۔ س مجھے صاف صاف بیان کرو کہ گیکواڑ حال نے تم پر کچھ جرم قائم کیا تھا۔ ج۔ مجھپر کوئی جرم قائم نہین کیا۔ نہ مجھکو کبھی قید کیا۔

اظہار مسٹر رجی صاحب۔

مسٹر رجی صاحب کے اظہار مسٹر انوزارلی صاحب نے لیے۔ انھون نے بیان کیا

ج۔ جو حال صحیح صحیح مجھکو معلوم ہوا کرتا تھا مین کرنیل صاحب سے کہہ دیا کرتا تھا۔ س۔ تمھاری خبرین وہ سنا کرتے تھے۔ ج۔ ہان سننے نہ سننے کا اون کو اختیار تھا سو میرے اور لوگ بھی خبرین پھونچایا کرتے تھے۔ س۔ لیکن جو خبرین تم پھونچاتے تھے اون کو کرنیل فیر صاحب اچھی طرح سنتے تھے۔ ج صرف میری خبرون کو نہین بلکہ کئی آدمیون کی خبرونکو اچھی طرح سنتے تھے س تم یہ خبرین پھونچاتے تھے کہ شہر اور گیکواڑکے محل مین کیا ہوتا ہے ج۔ جب صاحب ہوا کھانے جاتے تھے تو جو خبرین سنا کرتے تھے اونکو واپس آکر مجھسے پوچھتے تھے۔ مجھکو جو کچھہ معلوم ہوتا تھا مین کہہ دیا کرتا تھا۔ س۔ سو تمھارے اور لوگ بھی فیر صاحب کو خبرین دیا کرتے تھے اور جو لوگ خبرین پھونچاتے تھے وہ تمھارے نوکر ہوتے تھے۔ ج۔ مین اون لوگون کو کسواسطے نوکر رکھتا صاحب مین تین چار چار کوس تک ہوا کھانے جایا کرتے تھے۔ جو لوگ اونکو ملتے اون سے دریافت کیا کرتے تھے۔ س۔ جو خریطہ گیکواڑ نے حضور دیسراے کو بھیجا تھا تمنے اوسکا ذکر کیا تھا۔ ج مجھکو بخوبی یاد نہین س۔ یاد کرکے بتاؤ۔ ج۔ اگر آپ خریطہ کی بابت دریافت کرتے ہین تو مہاراجہ صاحب نے بہت سے خریطے بھیجے تھے۔ س مین اوس خریطہ کا ذکر کرتا ہون جو دربارہ تبدیلی کرنیل فیر صاحب کے گیا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ اس خریطہ کا مین نے کرنیل صاحب سے ذکر کیا ہو س تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے ذکر نہین کیا۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون کہ ذکر نہین کیا س۔ تم اوس خریطہ کے حال سے واقف تھے۔ ج مجھکو کس طرح اوسکا حال معلوم ہوتا س بس دریافت ہوا کہ تمکو اس خریطہ کا حال مطلق معلوم نتھا۔ ج۔ نہین مجھکو مطلق معلوم نتھا۔ س جو کچھہ کرنیل صاحب نے اسبارے مین کہا ہے اوسکو سنو۔ جب کرنیل صاحب سے سوال کیا گیا کہ تمنے بھاؤ پونا کرسے اس خریطہ کا حال جو دوسری نومبر کو بھیجا گیا تھا سنا تو اونہون نے بیان کیا کہ ہان مین نے سنا تھا۔ پس کرنیل فیر صاحب نے تو اقرار کیا کہ تم سے سنا تھا تم کس طرح کہتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین س تم قسم کھا سکتے ہو کہ مین نے نہین کہا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین کہ مین نے کرنیل فیر صاحب سے کہا یا نہین۔ س تمکو اور خریطون کی بھی اطلاع نہین ہوی۔ نہ تمنے کرنیل فیر صاحب سے اوسکا

یاد ہے میں نمنے بہت کچھ پیروی کی اور گیکواڑ پر مقدمات دائر کرائے لیکن مترجم نے ترجمہ غلط کیا اور کہا کہ گیکواڑ کے سامنے مقدمات دائر کرائے۔ مسٹر ملول صاحب نے جب اعتراض کیا تو مترجم نے کہا کہ برخلاف کو اس ملک مین سامنے کہتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ اگر مین ایسا کرتا تو لوگون کے حق مین انصاف نہوتا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ سوال کا جواب نہین ہے گواہ نے کہا کہ اکثر لوگون کا حق گیکواڑ نے چھین لیا تھا اگر ایسا نہ کیا جاتا تو لوگون کی حق رسی نہوتی۔

س۔ کیا ہر ایک مقدمے مین تم گیکواڑ کے برخلاف تھے۔ ج۔ مجھکو صرف چار مقدمون سے تعلق تھا اور مقدمون سے کچھ غرض نتھی۔ س۔ ہان مین یہی دریافت کرتا ہون کہ جو مقدمہ تمنے کیا وہ گیکواڑ کے برخلاف تھا۔ ج۔ ہان لوگون کا روپیہ گیکواڑ پر چاہیے تھا اور وہ نہین دیتے تھے اگر ایسا نہ کرتا تو روپیہ بھی نہ ملتا۔ س۔ لیکن میرے سوال کا جواب دو۔ تمکو جب موقع ملا گیکواڑ کے برخلاف کارروائی کی۔ ج۔ جو میرے نزدیک صحیح اور درست بات تھی اوسیطرح مینے کارروائی کی۔ س۔ مین تمسے یہ نہین دریافت کرتا۔ میرے سوال کا جواب دو۔ ج۔ مینے کوئی ایسی بات نہین کی جس سے گیکواڑ کو ضرر پہونچے۔ س۔ میرے سوال کا ابتک تمنے جواب نہین دیا۔ تمنے کل کارروائی گیکواڑ کے برخلاف کی۔ ج۔ مین نہین سمجھا کہ آپ کیا دریافت کرتے ہین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ میرا سوال بہت صاف صاف ہے۔ اوسکا جواب ملنا چاہیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تم مستحق جواب پانے کے ہو لیکن مین نہین دیکھتا کہ تمکو کسطرح جواب صاف ملے گا۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے جو مقدمے کمیشن مین پیش کیے وہ برخلاف گیکواڑ کے تھے۔ ج۔ یہ مقدمے ایسے نتھے جنسے گیکواڑ کو کچھ ضرر پہونچے بلکہ وہ مقدمے اوس مقدمہ کی بابت تھے جو گیکواڑ سے لوگون کا روپیہ چاہیے تھا۔ س۔ کرنیل فیر صاحب جانتے تھے کہ تم اون مقدمون کی پیروی کرتے ہو۔ ج۔ ہان جانتے ہون گے۔ س۔ کرنیل فیر صاحب کے پاس تم اکثر جاتے تھے۔ ج۔ ہان اکثر جاتا تھا اور اب بھی جاتا ہون س۔ تمھاری عادت تھی کہ ہر چند تمکو کچھ نہین ملنا تھا تاہم اونکو خبرین پہونچایا کرتے تھے۔

کرنیل فیر صاحب کو جانتا ہون دیوان صاحب یعنے نانا کنولر نے کرنیل فیر صاحب سے میری ملاقات کرائی تھی جب صاحب موصوف بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے مین اکثر اون کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک چٹھی مسٹر ہوپ صاحب کی کرنیل فیر صاحب کے نام مین لایا تھا وہ چٹھی میرذوالفقار علی کے معاملے سے متعلق تھی میرذوالفقار علی کا مقدمہ اوس زمانے مین بمقام بمبئی دائر تھا اس دفعہ مین کرنیل فیر صاحب کے پاس ضرورت سے گیا تھا اور کبھی بغیر ضرورت بھی جایا کرتا تھا اور کبھی کبھی کرنیل صاحب کو شہر کے حالات سے اطلاع کیا کرتا تھا اور جب کرنیل صاحب ہوا خوری سے واپس آتے تھے اوسوقت اکثر ایسی باتون کی مین اطلاع دیا کرتا تھا۔ دنس گیارہ بجے مین صاحب موصوف کے پاس جاتا تھا مین نے کرنیل فیر صاحب سے خبرون کے بیان کرنے مین کبھی کچھ روپیہ نہین پایا مین نے سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا ارادہ ہے۔ جب کرنیل فیر صاحب نے دو تین روز کے بعد مجھسے تذکرہ کیا تو مین نے اون سے کہا کہ بلونت راؤ کی زبانی سنا ہے کہ جو زہر آپ کو دیا گیا اوسمین تین چیزین تھین۔ یعنے ہیرے کی ریت۔ توتیا۔ اور سنکھیا۔

مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ ریت کے کیا معنے ہین۔ گواہ نے کہا کہ مین پسے ہوے ہیرے کو ریت کہتا ہون۔ مین نے جو کچھ بلونت راؤ سے سنا تھا کرنیل صاحب سے کہدیا بلکہ بلونت راؤ کو بھی کرنیل صاحب کے پاس لے گیا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ بلونت راؤ کو کرنیل صاحب کے پاس تم لے گئے۔ گواہ نے کہا کہ ہان۔ مین لے گیا تھا اور کرنیل صاحب سے مین نے ملاقات کرائی تھی۔

بلونت راؤ نے کرنیل فیر صاحب سے ہیرے کے چوری کا ذکر کیا تھا بلونت راؤ باپو صاحب کا کارکن ہے وہ اکثر رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا۔ باپو صاحب ایک بازاری عورت کے بیٹے ہین جو کھانڈے راؤ گیکواڑ کے پاس نوکر تھی باپو صاحب مہاراجہ کے نطفے ہین بلونت راؤ نے حال مجھسے رزیڈنسی مین کہا تھا۔

سوالات جرح سارجنٹ ہیلن صاحب

سس تمکو وہ تحقیقات ہونا یاد ہے جو جنرل میڈ صاحب کے روبرو ہوئی تھی ج۔ ہان

نوکر تھا - مین سنکھیا فوجدار کے حکم سے دیا کرتا تھا میرے پاس ایک بار سنکھیا کے واسطے دمودر پنت کی یادداشت آئی تھی جگ جیون داس نے یادداشت پر دستخط کرکے سنکھیا بھیجدی - جگ جیون داس فوجداری کے حاکم ہین عرصہ مین ہفتہ کا گذرا ہوگا کہ سنکھیا ہمارے یہان سے بھیجی گئی تھی -

سوالات جریح مسٹر جنٹ ہیلن صاحب

س - تمھارے یہان سے سنکھیا کس قاعدے سے دیجاتی ہے - ج - جب کارکن کی یادداشت پر فوجداری کا حاکم دستخط کردیتا ہے جب ملتی ہے س کیا سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست ہوتا ہے ج ہان صاحب سنکھیا کے دینے مین بڑا بندوبست ہوتا ہے س اول گیکواڑ کے حکم سے سنکھیا کیون نہین ملا - ج اوس یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط نہین تھے س - تمنے تو ابھی کہا کہ کارکن کی یادداشت لکھنے سے ملجاتی ہے ج صاحب پہلے یہ دستور تھا کہ کارکن کی یادداشت سے سنکھیا ملجاتی تھی مگر اٹھارہ مہینے کے عرصے سے گیکواڑ نے حکم دیا تھا کہ بغیر ہمارے حکم کے سنکھیا نہ دیجایا کرے -

دتیر یا رام چندر کا دوبارہ اظہار لیا گیا

س - اچھا یہ بتاؤ کہ اس یادداشت مین گیکواڑ کے دستخط کہان ہین - ج صاحب اس یادداشت مین دستخط نہین ہین - س - اچھا کون سی یادداشت پر گیکواڑ کے دستخط ہین - ج - ۲۹ تاریخ کی یادداشت پر دستخط ہین -

اظہار بھایو پونا کر

رام کرشنا سدشیو جو عرف مین بھایو پونا کر مشہور ہے بلایا گیا اور اڈیڈ کیٹ جنرل نے اوس کے اظہار لیے - اونے بیان کیا کہ تیس برس سے مین بڑودے مین رہتا ہون - بالفعل مجھکو میرزا الفقار علی کی ریاست مین تعلق ہے - مسٹر ہوپ صاحب کی طرف سے مین نوکر ہون میرزا الفقار علی نواب جعفر علی رئیس سورت کے بیٹے ہین اور سرکار اونکی متولی ہے اونکی کچھ ریاست بڑودے مین بھی ہے سو انگرانی ریاست میرزا الفقار علی کے کچھ کام اور بھی میرے متعلق ہے اور پندرہ سردارون کی طرف سے مین مختار بھی ہون

ہیرون کا جمع خرچ رہا کرتا تھا۔

بلونت راؤ جی کے اظہارات

بلونت راو راؤجی نے اپنے اظہارات ایڈوکیٹ جنرل کے سامنے دیے کہ مین خانگی خزانہ سرکار مین نوکر ہون اور مین دمودر پنت کی ماتحتی مین تھا حسابون کے اوپر جو سیاہی ڈالدی گئی ہے مجھکو نہین معلوم کہ کسنے ڈالی ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس سے سوالات نہین کیے۔

رامیشر مورا کے اظہارات

مین سوامی نرائن کے مندر کا چیلہ ہون مین سب چیلون کا افسر ہون مین نے کوئی روپیہ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۷۳ء کو نہین پایا اور مین نے کسیوقت مین ۱۸۷۴ء نہین پایا اور جو اگر کبھی مین نے روپیہ پایا ہے تو اوسکی رسید مہاراجہ کو دی ہے اوسکو رسید دکھائی اوسنے انکار کیا کہ یہ میری رسید نہین ہے۔ یہ رسید بھولا ناتھ پونجا رام کی لکھی ہوئی ہے۔

سوالات جریج سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تمنے ایک مرتبہ کہا ہے کہ تمنے ۱۸۷۱ء روپیہ پایا ہے اور پھر تمنے کہا کہ ۱۸۷۴ء پایا ہے۔ ج۔ ہان صاحب پائے تھے۔ س۔ اونکی رسیدین کہان ہین۔ اجلاس مین اونکی رسیدین دکھائی گئین اور اوسنے تصدیق کی۔

رامیشر مورا کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ ۱۸۷۴ء تمکو کسواسطے دیے گئے تھے۔ ج۔ برم بھوج کرنے کے واسطے دیے گئے تھے۔

س۔ سوائے ان روپیون کے تمکو اور کبھی بھی برم بھوج کرنے کے واسطے روپیہ ملا ہے۔

ج۔ کبھی نہین ملا۔ س۔ کیا تمکو کچھ روپیہ خیرات کرنے کے واسطے ملا تھا۔ ج ہان صاحب ۱۸۷۴ء ملا تھا۔ س تمنے اسکی رسید دی تھی۔ ج نہین صاحب نہین دی۔ کارکن ۱۸۷۴ء کی اٹھنیان چونیان لایا تھا اسوجہ سے اسکی رسید نہین دی گئی۔

دتیر یا رام چندر کے اظہارات

مسٹر اوزارلی صاحب نے دتیر یا رام چندر کے اظہارات لیے اوسنے بیان کیا کہ مین فوجداری

بارہ برس سے ہون اس مہاراجہ صاحب اکثر ہیرے خریدا کرتے تھے۔ ج۔ ہان۔
س چھوٹے اور بڑے۔ ج دونون طرح کے خریدا کرتے تھے۔ س۔ زیور مین جڑے ہوے
خریدتے تھے۔ یا جدا۔ ج دونون طرح کے خریدتے تھے۔ س مہاراجہ صاحب کے جواہر
مین بہت ہیرے تھے۔ ج۔ ہان بہت ہیرے تھے۔ س تمھارا بیان ہے کہ جو لوگ ہیرے
لائے تھے منجملہ اون کے ہیم چند کے ہیرے خریدے گئے تم کیونکر واقف ہو کہ صرف اوسی شخص
کے ہیرے خریدے گئے۔ ج نانا وتل نے پسند کرکے اون ہیرون کو خریدا تھا۔ س سوا
نانا جی وتل کے اور بھی کسی شخص نے تم سے ہیرون کا حال کہا تھا۔ ج جب ہیرون کی
خرید ہوتی تھی تو نانا جی وتل مجھکو بلا لیتے تھے۔ س جب ہیم چند سے ہیرے خریدے گئے تم
تم موجود تھے۔ ج ہان مین موجود تھا۔ س اوس مرتبہ کس طرح کا روائی ہوئی تھی۔
ج۔ دنایک راؤ نے ایک یادداشت اپنے ہاتھ سے لکھی اور اپنے پاس رکھی۔ س اور بھی
کچھ حال تم جانتے ہو۔ ج اور مین کچھ نہین جانتا۔ س چھوٹے چھوٹے ہیرے کس کام آتے
ہین۔ ج جڑاؤ کام مین لگتے ہین۔ س مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔
ہان لیے تھے۔ س جو کچھ تمنے اون کے روبرو بیان کیا تھا تمھارے نزدیک صحیح ہے۔ ج
ہان جو کچھ مین جانتا تھا بیان کیا۔ س جب یہ ہیرے خریدے گئے تھے تو جواہر خانے مین کثرت
سے ہیرے موجود تھے۔ ج نانا جی وتل کو جو جواہر خانے کے داروغہ ہین یہ حال معلوم ہوگا۔
س تمھاری یہ غرض ہے کہ تمکو کچھ حال معلوم نہین ہے۔ ج ہان مین کچھ نہین جانتا۔
س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ اس گواہ سے سوال کیا جاے
کہ اوس زمانے مین بہی تلوار کا قبضہ ہیرون سے جڑا جاتا تھا۔ ج۔ ہان تلوار کا
قبضہ اور میان ہیرون سے جڑا جاتا تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے ہیرے اوسمین لگائے جاتے
تھے۔ س چھوٹے چھوٹے ہیرے لگتے تھے یا بڑے ہیرے جڑے جاتے تھے۔ ج چھوٹے ہیرے۔
س ایک مرزئی بہی طیار ہوتی تھی۔ ج۔ ہان ایک مرزئی مین بھی چھوٹے چھوٹے ہیرے
جڑے جاتے تھے۔ س تم جانتے تھے کہ یہ ہیرے کہان سے آئے تھے۔ ج جواہر خانے مین تھے۔
س جواہر خانے مین یہ ہیرے کب سے رکھے تھے۔ ج ہمیشہ خریدے جاتے تھے اور اسیطرح

کیا اوسکا حساب تم جواہر خانہ مین نہین رکھتے ج۔ ہمارے یہان حساب نہین رہتا یہ خزانہ مین رہتا ہے س۔ تم کوئی یادداشت رکھتے ہو۔ ج ہان صاحب یادداشت رکھتے ہین۔ س۔ اگر یہ یادداشت غلط ہو تو اسکا کیا اعتبار۔ ج جو کچھ سرکار فرمائے وہی درست ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب وقت ساڑھے چار بجے کا ہے جلسہ برخاست کیا جاے چنانچہ جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز چہارد ہم

آج کے روز کمیشن شروع ہوی تمام اہالی کمیشن موجود تھے مگر راو بالکل نہین آئے مہاراجہ سیندہیا دو پہر سے چلے گئے تھے۔ سر لوس پلی صاحب بھی بعد دوپہر کے چلے گئے

آتمارام ولد رگھناتھ کے اظہار شروع ہوے

مسٹر اونرارٹی صاحب نے گیکواڑ کے جواہر خانے کے کارکن کو طلب کیا اونسے بیان کیا کہ مین ریاست گیکواڑ کے جواہر خانے کا کارکن ہون ہمارا افسر ناناجی وتل ہے مجھکو یاد ہے کہ دیوالی سے آٹھ روز پہلے کچھ ہیرے خریدے گئے تھے چار جوہری ہیرے لائے تھے تین جوہری کے ہیرے واپس کردیے گئے اور ہیم چند کے ہیرے رکھ لیے گئے تھے۔

ایک یادداشت دفتر مین رکھنے کے واسطے بنائی گئی تھی لیکن دو تین روز کے بعد ناناجی وتل نے اوسکو مجھسے لے لیا تھا۔ بعدہٗ مین نے سنا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ اب بھی تمکو جواہر خانے سے تعلق ہے۔ ج ہان مین جواہر خانے کا اب کون داروغہ ہے۔ ج۔ گنپت راے مہاجن۔ س۔ بیان کرو کہ ہیرے کی کنی کیا چیز ہوتی ہے۔ ج چھوٹی چھوٹی ہیرون کو کنی بولتے ہین س۔ کیا کنی اوسکو کہتے ہین کہ جب ہیرا تراشا جاتا ہے اور اوسکے ذرا ذرا ٹکڑے گرتے ہین۔ ج۔ ہان س۔ تمنے دیکھا یا سنا ہے کہ ہیرے کی خاک ہوسکتی ہے۔ ج نہین س۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے کٹا ہوا ہیرا نہین دیکھا۔ ج۔ نہین س۔ تم جواہر خانے مین کتنے سال سے ہو۔ ج۔

کہ جب پولیس کے پنجے سے تم نکلوگے تو بہت خوش ہوگے ج سرکار کی جو مرضی ہو اوسمین خوش ہون س گجانند نے تمھارے اظہار تحریر کیے تھے یا تمنے لکھ کر اپنے اظہار اونکو دیدیے تھے۔ ج۔ مین نے لکھ کر نہین دیے تھے زبانی بیان کیے تھے س جب تم اپنا بیان کر چکے تم کو لوگ کہان لے گئے تھے۔ ج صاحب کے پاس لے گئے تھے۔ س صاحب سے تمھاری غرض سوٹر صاحب ہین۔ ج اوسوقت سوٹر صاحب وہان نہین تھے س تمھارے اظہار کسنے لیے تھے۔ ج۔ اور صاحب لوگ جو بنگلے مین تھے اونھون نے میرے اظہار لیے تھے۔ س کچھ پتہ بیان کرو جس سے مفصل حال معلوم ہو کہ یہ صاحب لوگ کون تھے۔ ج۔ مین نہین جانتا لیکن اس قدر واقف ہون کہ سر لویس پیلی صاحب بھی موجود تھے س۔ خبردار ہو کر بیان کرو کہ سر لویس پیلی صاحب اوسوقت موجود تھے۔ جیکو تمنے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان جسوقت میرے اظہار تحریر ہوے تھے پیلی صاحب موجود تھے س۔ تمھارے اظہار کسنے لکھے تھے۔ ج دوسرے صاحب جو وہان بیٹھے تھے اونھون نے لکھے تھے س تمنے دونون صاحب کے روبرو یہ اظہار دیے تھے۔ ج ہان س تمکو دو مودرپت کے اظہارون کا حال معلوم ہے۔ ج نہین۔ س تم کتنے دن قید رہ کر سر لویس پیلی صاحب کے پاس اظہارون کے واسطے گئے تھے۔ ج تین روز کے بعد گیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل فی مچھر ناتھ جی تل کی اظہار لیجے

س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ پندرہ یا بیس روز سے پانی کی کچہری مین پردیسی سپاہیون کے پہرے مین رہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ سپاہی کسکے نوکر تھے۔ ج جیکو اڑکے تھے س کیا اون کے پہرے مین تمام محل تھا۔ ج ہان صاحب تمام محل تھا اور وہ حفاظت کرنے کے واسطے آئے تھے س پہلے پہل تمھارے اظہارات گجانند تل نے لیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب پہلے گجانند تل نے لیے تھے س س سر فکمر راؤ نے پوچھا کہ تم مختار جواہر خانے کے ہو۔ ج ہان صاحب مین جواہر خانہ کا داروغہ ہون س تمھارے پاس کوئی حساب میرے کی خرید کا ہے۔ ج کوئی نہین س جو جواہرات خریدے جاتے ہین

گئے اس تمنے راوجی اور نرسو کے اظہارات کا حال سنا ہے۔ ج مین نے نہین سُنا۔
س تم بیان کرتے ہو کہ جس روز مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی پکڑا گیا
ج۔ ہان اوسی روز گرفتار ہوا تھا۔ س تم کہتے ہو کہ مین نے نرسو اور راوجی کی گواہی
کا حال کچھ نہین سُنا۔ ج۔ مین کچھ واقف نہین ہون۔ س۔ مین تم سے دریافت کرتا ہون
کہ تمنے اوس کے اظہارون کا کچھ حال سُنا تھا۔ ج۔ مین اونکو نہین جانتا نہ مین نے
اونکو کبھی دیکھا۔ س میرے سوال کا جواب دو۔ تمنے نہین سنا کہ راوجی اور نرسو کی گواہی
ہوئی۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔ تم حلف کروگے کہ مین نے کبھی نہین سنا۔ ج۔
جب یہان تحقیقات ہوچکی اوسوقت مین نے سنا تھا۔ س میرا سوال یہ بھی نہین ہے
مین پوچھتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ نرسو اور راوجی نے کیا اظہار دیے۔ ج۔ مین نے
نہین سنا نہ مین جانتا ہون کہ اونھون نے کیا اظہار دیے۔ س تمنے یہ بھی نہین سنا کہ
نرسو اور راوجی نے ہیرون کی نسبت کیا اظہار دیے تھے۔ ج۔ مین نے دیوالی کے بعد
سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا ارادہ ہوا ہے۔ س اگر تم میرے سوال کا جواب نہ دوگے تو
روز حشر تک تم سے سوال کیے جاؤن گا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے سنا تھا کہ راوجی
اور نرسو کے اظہار دربارہ زہر خورانی کے لیے گئے تھے۔ ج۔ اوسوقت مین نے نہین سنا
پیچھے سنا تھا کہ وہ قید ہین۔ س قبل اپنے بیان کے تمنے سنا تھا کہ وہ لوگ قید ہین۔ ج
مین نے نہین سُنا۔ س گجا نند وتل نے بھی تم سے کہا کہ اون لوگون نے کیا اظہار دیے
ج۔ نہین کہا۔ س گجا نند وتل نے تم سے کہا تھا کہ سچ بولنا اور سوا سچ کے اور کچھ
نہ کہنا۔ ج ہان۔ س اوسنے تم سے کہا تھا کہ اگر سچ نہ کہوگے تو کیا نتیجہ ہوگا ج۔ ہان مجھکو
دہمکایا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر سچ نہ بولوگے تو جھوٹ کا مزہ چکھوگے۔ س اس بات کے
کہنے سے تم کیا سمجھے تھے۔ ج۔ مین سمجھا تھا کہ مجھکو قید کرینگے یا کہین اور بھیجدین گے
س۔ اگر ہم تمھارے بیان پر یقین نہ کرین تو تم جانتے ہو کہ تمھارے واسطے کیا سزا ہوگی
ج۔ سرکار کو جو کچھ منظور ہوگا اوسمین کیا عذر ہے۔ س۔ لیکن تم کیا سمجھتے ہو کہ ایسی
حالت مین تمکو کیا سزا ہو۔ ج جو سرکار کی مرضی ہو وہی سزا دے۔ س۔ مین جانتا ہون

سنا نہ مین نے دیکھا س آج کل تم کہان رہتے ہو۔ ج۔ بڑودہ مین رہتا ہون۔ س۔ تمپر کوئی گارد مقرر ہے۔ ج۔ مین خان بہادر کی حراست مین تھا س اس سے تمھاری یہ غرض ہے کہ تم قید تھے۔ ج جس روز سے مھاراجہ صاحب قید ہوے ہین پولیس والون نے مجھکو بٹھا رکھا ہے س بٹھانے سے تمھاری کیا غرض ہے کیا تم قید مین ہو۔ ج۔ پولیس والون نے مجھکو بٹھا رکھا ہے مین اسی کو قید سمجھتا ہون س کسواسطے بٹھا رکھا ہے ج مین نہین جانتا س تمنے دریافت کیا کہ تمکو کیون بٹھایا ہے۔ ج مین کس سے دریافت کرتا۔ س جسنے تمکو بٹھایا تھا اوس سے دریافت کرتے ج جسنے مجھکو بٹھایا تھا اونسے ہیرون کا حساب طلب کیا چنانچہ مینے بیان کردیا س تمپر اور کوئی جرم ہے یا زہر خورانی کا جرم ہے ج نہین س۔ تمپر کوئی جرم ہے ج۔ مجھکو جواہر جانے کا کام تھا۔ جب مھاراجہ صاحب قید ہوے مجھکو بھی قید کر لیا س تمنے جو ہیم چند سے ہیرے خریدے تھے اوسکا حال ابتدا اوکس سے کہا تھا۔ ج جب مجھکو لوگ لشکر مین لائے تھے جس شخص نے دریافت کیا اوس سے کہدیا اوس سے پہلے پندرہ یا سولہ روز تک مکان وارہ مین بیٹھا رہا س مفصل بیان کرو کہ پندرہ سولہ روز تک تم وہان قید رہے۔ ج۔ پندرہ یا بیس روز تک شہر مین رہا مجھسے کسنے دریافت نہین کیا س مین دریافت کرتا ہون کہ قبل تحقیقات کے تم پندرہ سولہ روز تک قید رہے تھے۔ ج۔ وہان مکان وارے مین قید تھا۔ س تم کسکی حراست مین تھے۔ ج رسیناپتی کی کچہری مین تھا س تمپر کن لوگون کا پہرہ تھا۔ ج۔ پردیسی سپاہیون کا پہرہ تھا س جب تم پندرہ بیس روز قید رہے تمھارے پاس کوئی شخص اظہار لینے کے واسطے آیا تھا۔ ج کوئی شخص نہین آیا مجھکو بلا لیا تھا۔ س۔ کون شخص بلانے آیا تھا۔ ج کچھ سپاہی آئے تھے س۔ تم اون کے ساتھ گئے تھے۔ ج ہان ایک گاڑی پر سوار کرکے گجانند وتل کے مکان پر مجھکو لے گئے س گجانند وتل نے تمسے کیا کہا۔ ج اونہون نے مجھسے ہیرون کا حال دریافت کیا تھا۔ کیا دریافت کیا تھا ج۔ مجھسے پوچھا تھا کہ اونکے مہینے مین کس قدر ہیرے خریدے گئے تھے س جو ہیرے ہیم چند کی کوٹھی سے خریدے گئے تھے اوکا حال تمنے دریافت ہوا تھا ج۔ ہیم چند کے ہیرون کی کچھ خصوصیت نہین کی علی العموم ہیرون کی خرید کا حال دریافت کیا تھا س تمنے اون سے کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ ہیرے خریدے

مین نے دیے ایک مرتبہ دو ہزار روپیے دیے اور دوسری مرتبہ ایک ہزار روپیہ دیا یہ روپیہ دمودر پنت سے بموجب ایک یادداشت کے جسپر مین نے بھی دستخط کیے تھے ملا تھا اور نانا چند کی معرفت یہ روپیہ ہیم چند کو دیا گیا نانا چند دومالہ محال کے صراف ہین۔ منجملہ سمے کے ایک ہزار روپیہ اپنے مکان پر خود مین نے دیا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مسٹر بوزدجی مترجم درجہ اول سے کہا کہ تم اپنے اسسٹنٹون پر بخوبی خیال رکھو اکثر ترجمہ غلط ہو جاتا ہے۔ اونھون نے جواب دیا کہ مجھکو اس بات کا خیال رہتا ہے۔ اس روپیہ کی بابت جو یادداشتین مرتب ہوئین وہ آتارام کارکن کے دفتر مین ہین ایام دیوالی مین دمودر پنت نے ان یادداشتون کو منگایا تھا جب اونکو لے کر مین گیا تو دمودر پنت نے کہا کہ انکو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ مین چاک کرون گا۔

س۔ دمودر پنت نے اونکو چاک کیا۔ ج۔ میرے سامنے چاک نہین کیا۔

سوالات جریح ساجنٹ ملین ٹاہن صاحب

س۔ تمنے جو اظہار دیا وہ بخوبی سمجھ مین نہین آیا گیکواڑ کے دربار مین تمکو کیا عہدہ تھا

ج۔ کیا آپ میری تنخواہ دریافت کرتے ہین۔ س۔ تمھارا عہدہ دریافت کرتا ہون۔ ج۔ جواہر خانہ کا مہتمم ہون۔ س۔ تمھارے تعلق کون کام ہے۔ ج۔ مین جواہرات اور زیور کی محافظت کرتا ہون۔ جب مہاراجہ صاحب پہنتے ہین مین اونکو دے دیتا ہون۔ س۔ کوئی کام اور بھی تمھارے سپرد ہے۔ ج۔ جب جواہر خانہ مین جواہرات کی ضرورت ہوتی ہے تو میری معرفت خریدا جاتا ہے۔ س۔ تم بیان کر سکتے ہو کہ یہ ہیرے کسواسطے خریدے گئے تھے۔ ج۔ مجھسے کہا تھا کہ یہ ہیرے راکھ کرنے کے واسطے درکار ہین۔ س۔ تمسے کسنے کہا تھا۔ ج۔ دمودر پنت نے

س۔ اس راکھ کی کیا ضرورت تھی۔ ج۔ دوا کے واسطے۔ س۔ تمنے کبھی پہلے سنا تھا کہ ہیرون کی راکھ دوا کے واسطے بنائی جاتی ہے۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔ تمنے اپنی تمام عمر مین ہیرون کی راکھ دیکھی ہے۔ ج۔ چار برس سے مین نوکر ہون اوس سے پہلے کبھی ہیرے بھی نہین دیکھے تھے۔ س۔ تمنے اپنی عمر بھر مین سنا ہے کہ ہیرون کی راکھ ہوتی ہے۔ ج۔ مین نے کبھی نہین سنا۔ س۔ تمنے کبھی سنا نہ تمنے راکھ دیکھی۔ ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ نہ تمنے سنا۔ ج۔ نہ مینے

کیا مطلب تھا۔ ج صاحب مجھکو خبر نہین ہے کہ اوسنے یہ جعل کسواسطے کیا۔ اس کل جو تم گھر جانے لگے تو کسی پولیس والے نے تم سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب ایک سپاہی نے مجھکو روکا اور کہا کہ تم ٹھہرو ہم صاحب سے یا گجانند وتل سے پوچھ لین تو جاؤ دین مگر پھر مجھکو جانے دیا اس مہاراجہ جے پورنے پوچھا کہ تم سے اور اوس سپاہی سے کیا کیا باتین ہوئین۔ ج۔ اور کچھ بات نہین ہوئی۔ حلبہ ٹفن کے واسطے برخاست ہوا۔

اظہار ناناجی وتل گواہ

جب ممبران کمیشن ٹفن سے فراغت پاکر پھر آئے تو ناناجی وتل طلب ہوا ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لینا شروع کیے۔ اوسنے بیان کیا کہ مین قوم کا برہمن ہون اور گیکوار کے جواہر خانے کا داروغہ ہون۔ مین دمودر پنت سے واقف ہون آخر دسہرے مین دمودر پنت نے مجھکو حکم دیا تھا کہ کچھ ہیرے راکھ کرنے کی ضرورت سے درکار ہین چنانچہ تین چار جوہریون سے مین نے ہیرے طلب کیے۔ سمیان گھیلاشاہ۔ پرتاب شاہ اور ہیم چند تین جوہری میرے پاس ہیرے لائے۔ فتح چند ہیم چند کے ہیرے دمودر پنت کے دکھلانے کے واسطے ایک روز تک رکھ لیے اوسکے دوسرے روز جب اور جوہری ہیرے لائے اونکو بھی رکھ لیا جسوقت دمودر پنت کو وہ ہیرے دکھائے گئے تو ہیم چند فتح چند کی کوٹھی کے ہیرے اونہون نے پسند کرکے رکھ لیے باقی جوہریون کے ہیرے مین نے واپس کردیے۔ ہیم چند کے ہیرے وزن مین ارسٹھ یا ساڑھے ارسٹھ رتی ہون گے اون کو وزن کرکے دمودر پنت کے حوالے کردیے اور ایک یادداشت دفتر کے رکھنے کے واسطے کارکنون نے بنائی چھ سات روز کے بعد دمودر پنت نے مجھسے پھر کہا کہ فتح چند کی کوٹھی سے گلابی ہیرونکی کنی منگاؤ چنانچہ مین نے ہیم چند سے کہلا بھیجا۔ وہ خود ہیرے کی کنی لے کر میرے پاس آیا۔ وہ نہتر باجو ہتر رتی وزن مین تھی حسب الحکم دمودر پنت کے وہ بھی خریدی گئی اس کنی کی قیمت جو کچھ ٹھہری تھی وہ مجھکو یاد نہین جوہری کی کتاب مین جو ہمسے قیمت لکھی ہے وہ صحیح ہے اون ہیرون مین بعض ہیرا ایک رتی کا اور اکثر ایسے تھے کہ ایک رتی مین دو تین چار اور پانچ تک وزن مین تھے تین ہزار روپیہ دو مرتبہ کرکے جوہری مذکور کو

شوچند خوشحال چند باشندۂ پونا کو یہ روپیہ دلایا گیا تھا۔ س یہ کون شخص ہے۔ ج۔ وہ بھی ایک جوہری ہے۔ س اس شخص کو ہنڈیون کا روپیہ کسواسطے دلایا گیا تھا۔ ج شیوچند نے کچھ مال ناناجی وتل کو دیا تھا۔ س کیا تمنے ناناجی وتل کے ہاتھ یہ مال اپنے حساب مین بیچا تھا یا دوسرے شخص کے حساب مین۔ ج۔ مین نے اپنے حساب مین بیچا تھا س۔ یہ جو ہنڈیان تمکو ناناجی وتل نے دی ہین کیا اوس مال کے عوض مین دی ہین ج۔ ہان صاحب۔ س شیوچرن سے جو مال خریدا تھا کیا یہ ہنڈیان اوس مال کی پوری قیمت تھی۔ ج۔ پوری نہین تھی کوئی سوا یا ڈیڑھ سو روپیہ باقی رہ گیا تھا۔ س۔ کیا یہ باقی کا روپیہ شیوچرن کو تمھاری بمبئی کی دکان سے دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا یہ سب روپیہ جو لائی ۱۸۱۷ء مین دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ سوائے ان دو ہنڈیون تعدادی سمے اور للمے کی تمکو کوئی اور ہنڈی شیوچرن کی دینا ہے۔ ج۔ کوئی ہنڈی نہین۔ س۔ اچھا ان ہنڈیون کی تاریخ بتاؤ۔ ج۔ جیٹھہ بدی ۱۲۔ اور ۱۳۔ تاریخ ہے۔ س۔ اب یہ بتاؤ کہ تمنے ان ہنڈیونکی بسنبت کتنا روپیہ وصول پایا ہے۔ ج۔ سولہ ہزار روپیہ پایا ہے۔ س۔ سات ہزار کی ہنڈی تمکو دس ہزار کسوجہ سے ملے۔ ج۔ اوسمین ہمارا ڈنک ٹیس کا بھی روپیہ ہے۔ س۔ تمنے ترا ڈنک ٹیس کا روپیہ کیون ملا دیا۔ ج وہ ناناجی کا سالا ہے اور ناناجی وتل کا وہ حساب تھا۔ س۔ اپنی کتاب کا دسوان صفحہ دیکھو اوسمین دو ہزار روپے کیسے لکھے ہین۔ ج ہان یہ شیوچند خوشحالچند کے روپے ہین۔ س۔ یہ کسکے ہاتھ کے لکھے ہین۔ ج۔ میرے ہاتھ کے لکھے ہین اسکے معنے یہ ہین کہ مین نے ناناجی وتل سے دو ہزار روپے پائے اور شیوچند اور خوشحال چند کے حساب مین ادا کیے۔ س کیا یہ درست حساب ہے۔ ج۔ ہان صاحب یہ حساب درست ہے۔ س۔ دمولا کون شخص ہے۔ ج۔ یہ ناناجی وتل کا نائب ہے۔ س اسکی کیا وجہ ہے کہ جب یہ حساب ناناجی وتل کا تھا تو تمنے شیوچند خوشحال چند کے حساب مین کیون لکھا۔ ج۔ اسواسطے کہ وہ حساب مجمل تھا۔ س ہیرے کی بگری جو تمھاری بہی مین لکھی ہے یہ درست ہے۔ ج۔ صاحب مجھے خبر نہین جو کچھ کتاب مین لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ س تم ان کتابون مین برابر اپنا کام کرتے تھے۔ ج پہلے اسی مین کام کرتا تھا اب تو پونے دو دیھنے سے فرق ہے۔ س اگر تمنے ورق بہی کے نہین بدلے تو گجا تند کو ورق بدلنے سے

بنگلے مین کبھی درختون کے نیچے جوگجا نند وتل کے مکان کے قریب ہین بلکہ کل رات کو جو مین اپنے گھر آیا تو تین سپاہی رات کیوقت میرے مکان پر آئے۔ س کس واسطے وہ آئے تھے۔ ج۔ میرے بلانے کے واسطے۔ س اسبات کے کہنے کے واسطے کہ آج تم عدالت مین حاضر ہو۔ ج۔ اونھون نے فوجدار کے پاس جانے کے واسطے کہا تھا۔ س تم وہان گئے تھے۔ ج۔ جب سپاہی آئے مین گھر پر موجود نہ تھا۔ میرے گماشتے کو پکڑے گئے تھے۔ س۔ فوجدار کے روبرو پکڑکرلے گئے تھے۔ ج رام چندر فوجدار کے روبرو لے گئے تھے۔ س۔ کیا فوجدار شہر مین رہتا ہے۔ ج ہان مقام منڈی مین شہر کے اندر رہتا ہے۔ س تم کتنے مرتبہ رزیڈنسی کو گئے۔ ج ایک دفعہ۔ س اور کے مرتبہ اون درختون کے نیچے گئے جو گجا نند وتل کے گھر کے پاس ہین۔ ج۔ ہر روز مجھکو لے جاتے تھے اور درختون کے نیچے بٹھایا کرتے تھے۔ س کتنے روز دن یہ بدسلوکی تمھارے ساتھ ہوی ہے۔ ج ڈیڑھ مہینے۔ س کیا ہر روز تمکو اسیطرح لے جایا کرتے تھے۔ ج ہان۔ س اس کتاب کو دیکھو کیا تمنے اسمین نئے ورق لگائے ہین۔ ج مین نے کوئی نیا ورق نہین لگایا۔ س۔ نہ تمنے اسمین سے ورق نکالے نہ جدید ورق لگائے یہ صحیح ہے۔ ج ہان صحیح ہے۔ س تمنے کسی آدمی کی معرفت ورق نکلوائے۔ ج نہین میری کتاب دو مہینے سے فرق ہے۔ س تمکو معلوم ہے کہ کسی اور شخص نے بھی اس کتاب مین سے نئے ورق نہین نکالے۔ ج۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات یا آٹھ ورق نئے لگائے گئے ہین میں اس کتاب کے کس حصے مین سے ورق نکالے گئے ہین۔ ج۔ دیکھیے یہ ورق نئے لگے ہین اور یہ پرانے ہین۔ س کس جگھہ سے ورق نکالے گئے ہین۔ جہان انگوٹھی کی فروخت لکھی ہے۔ ج۔ ہان معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم اسمین نہین ہے۔ س تمکو معلوم نہین کہ کس شخص نے یہ ورق نکالے ج۔ مجھکو معلوم نہین۔ س تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ورق نکالے گئے۔ ج ورقون کی رنگت مین فرق ہے۔ س جو دو ہنڈی لکھی گئین یعنے تین ہزار اور چار ہزار کی اون کو کسنے لکھا تھا اور کس دکان پر لکھا تھا۔ ج ہیم چند فتح چند کی دکان بمبئی مین لکھی گئین۔ س۔ یہ دکان بھی تمھاری بمبئی مین ہے۔ ج۔ ہان۔ س یہ روپیہ کسکو دیا گیا۔ ج۔

سوٹر صاحب نے تمھاری شہادت نہین لی دیکھو مسٹر سوٹر صاحب وہ بیٹھے ہوے ہین۔
ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س تمکو یاد نہین کہ ان سب صاحب نے کچھ سوال تمسے ہندوستانی زبان مین کیے تھے۔ ج۔ جب میرے اظہاری نہین ہوے تو سوال کس طرح کرتے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ اس گواہ سے کہو کہ سیدہا سادہا جواب دے چنانچہ سوال کیا گیا اوسنے جواب دیا کہ نہین۔ س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تم ہندوستانی سمجھتے ہو یا نہین۔ ج۔ مین گجراتی سمجھتا ہون اور ہندوستانی نہین سمجھتا ہندوستانی کو مسلمانی کہتے ہین۔ س تمھاری غرض یہ ہے کہ مین ہندوستانی نہین سمجھتا ج۔ مین صرف گجراتی سمجھتا ہون۔ س کیا تم ہندوستانی بالکل نہین سمجھتے۔ ج نہین۔ س مطلق نہین سمجھتے۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ آپ کس زبان کو ہندوستانی کہتے ہین۔ ہندوستانی کیسی زبان ہوتی ہے۔ مترجم نے صاحب ایڈوکیٹ جنرل سے مخاطب ہوکر کہا کہ اگر حکم ہو تو گواہ سے ہندوستانی زبان مین کچھ بات کرون۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ نہین مین آپ کو تکلیف نہین دیتا۔
مترجم نے کہا کہ کل مین نے کئی سوال ہندوستانی زبان مین کیے تھے اور گواہ نے گجراتی زبان مین مجھکو جواب دیے تھے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا کل تمنے کچھ سوال ہندوستانی زبان مین کیا نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین مین زبان گجراتی سمجھتا ہون۔ س آن تین سطرون کو دیکھو جو تمھارے دستخط کے اوپر لکھی ہین یہ تم نے کس مقام پر لکھی تھین۔ ج۔ سر لویس پیلی صاحب کے بنگلے مین لکھی تھین۔ س کیا سر لویس پیلی صاحب کے روبرو۔ ج۔ ہان۔ س تمنے سر لویس پیلی صاحب سے کہا تھا کہ گجانند وتل نے تمسے کچھ کہا تھا ج نہین س تمنے نہین کہا کہ گجانند وتل نے مجھپر ظلم کیا۔ ج نہین کہا کیونکہ مجھکو دھمکی دی تھی س تمنے کوئی شکایت سر لویس پیلی صاحب سے نہین کی۔ ج مجھسے گجانند وتل نے کہا تھا کہ اگر چپ چاپ دستخط نہ کردوگے تو تمھاری حق مین اچھا نہوگا س تم کہتے ہو کہ مجھکو سپاہیون نے بڑا دق کیا اور ہر روز مجھکو حراست مین رکھتے تھے ج ہان صبح کے آٹھ بجے سے رات کے آٹھ بجے تک مجھے حراست مین رکھتے تھے۔ س کس جگہ تمکو حراست مین رکھتے تھے۔ ج کبھی روز ڈیسی کے

میرے بارہ بہی کہاتہ ہین۔ سارجنٹ بیلن ٹائین نے کہا کیا یہ کتاب تمھاری ہے۔ ج۔ ہان صاحب میری ہے۔ س۔ یہ ہنڈیان تمھاری دکان کی ہین۔ ج۔ ہان صاحب میری دکان کی ہین۔ س۔ پہلی ہنڈی کی کیا تاریخ ہے ج پہلی ہنڈی کی تاریخ ۱۰۔ اساڑہ سدی کی ہے اور وہ سمت کی ہے اور دوسری ہنڈی للت کی ہے س یہ کون سمبت کی ہنڈیان ہین۔ ج سمبت ۱۹ کی ہین س تیسری ہنڈی کون تاریخ کی ہے ج تیسری ہنڈی لماہ کی ہے اور وہ کاتک سدی ۱۲۔ تاریخ کی لکھی ہے۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ تمنے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے بیان کیا ہے کہ مین نے دو مرتبہ ہیرون کی فروخت کا حساب جو مہاراجہ صاحب کے ہاتھہ بیچے ہین کتاب مین لکھا ہے اور پھر تم یہ بھی کہتے ہو کہ مہاراجہ صاحب سے میرا کچھہ لین دین نتھا۔ ج مہاراجہ صاحب سے کچھہ لین دین ہیرون کا نتھا س دیکھو اس صفحہ کو اور بیان کرو کہ کس کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ ج مجھکو گماشتہ کا نام یاد نہین ہے۔ جسکے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ میری دکان کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص دکان مین آتا تھا اوسی سے حساب لکھوا لیتا تھا۔ یہ رقم جو کتاب مین لکھی ہے صحیح ہے۔ ج ہان صحیح ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے مترجم سے کہا کہ اسکو پڑہو چنانچہ مترجم نے اوسکو پڑہا اوسکا مضمون یہ تھا۔ ۱۳۔ اساڑہ سدی کو نانا صاحب کے ہاتھہ مدعیہ ہزار روپے کے ہیرے فروخت کیے گئے اوسکے بعد تفصیل وزن وغیرہ کی لکھی ہے۔ س مدعیہ ہزار روپے کے ہیرے جو تمنے فروخت کیے۔ کسی زیور مین جڑے ہوے تھے یا علیحدہ تھے۔ ج۔ اون ہیرون کا ہار تھا س ہیرون کا ہار بنکر کسکو دیا جاتا تھا۔ ج۔ ونایک راو اور نانا وتل کو ایسی چیزین دیجاتی تھین جو شخص جواہر خانے مین موجود تھا وہ اوسکو لیا کرتا تھا س۔ یہ ہار کس کے لیے بنا تھا۔ ج۔ کسیکو دیا گیا یا پھینک دیا گیا مجھکو معلوم نہین۔ س ونایک راو گجانند نے کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ ج۔ سرکار کے حساب مین سر رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے دریافت کیا کہ کس کے حساب مین یہ ہار لکھا ہے۔ مترجم نے بیان کیا کہ گیکوار کے حساب مین لکھا ہے۔ دوسری رقم کی نسبت مترجم نے کہا کہ ایک رقم اور بھی درج ہے آٹھہ سو روپے بابت ایک موتی کے نک کے ہین۔ تم کہتے ہو کہ مسٹر

پیلی صاحب بھی اسوقت موجود ہین کوئی غلطی نہین ہوسکتی تمنے سر لویس پیلی صاحب
کے روبرو کچھ کہا تھا۔ ج۔ مین پہلے بھی کہہ چکا ہون کہ مجھکو دھمکی دی گئی اور دستخط
کرائے گئے۔ س۔ تمنے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو دستخط کیے تھے۔ ج ہان۔ س
اور سر لویس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پڑہ کر دستخط کیے تھے۔ ج۔ مین کیا کرتا
گجانند نے زبردستی مجھسے دستخط کرائے تھے۔ س تم بیان کرتے گئے اور گجانند لکھتا گیا۔
ج۔ جو کچھ گجانند نے چاہا لکھ لیا۔ س بعد لکھے جانے کے اظہار تمکو سنائے گئے تھے۔ ج۔
نہین۔ س گجانند نے تمسے کہا تھا کہ اگر دستخط نہ کروگے تو جیلخانے بھیجدیے جاوگے ج ہان۔
س جب سے تم گواہی دینے کے واسطے یہان آئے گجانند کو تمنے دیکھا۔ ج نہین۔ س کل کے
روز اسکو دیکھا تھا۔ ج ہان کل دیکھا تھا۔ س اوسنے تم سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان کہا تھا۔
س کیا کہا تھا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ تین لاکھ روپے کا جمع خرچ تمھارے نام لکھا گیا
ہے وہ غلط ہے۔ س اور بھی کچھ کہا تھا۔ ج۔ نہین۔ س کل جب تم یہان سے شہادت
دے کر گئے تھے کہان رہے۔ ج۔ اپنے گھر کو چلا گیا۔ س۔ اب یہ بات تمسے پوچھتا ہون
کہ تمنے یہ بات سوڑ صاحب سے کہی یا نہین کہ جبکہ تمنے سنا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسیفے زہر
دیا تو نانا جی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ جو تمنے اپنی کتاب مین ہیرون کے خرید کے بارے مین
لکھا ہے اوسکو دور کردو۔ ج۔ مجھسے نانا جی وتل نے نہ کہا اور نہ اون سے مجھسے ملاقات ہوی
اور نہ مین نے کسی کے ہاتھ ہیرے بیچے۔ س۔ کیا تمنے سوڑ صاحب سے یہ بھی کہا تھا کہ مین
نانا جی وتل کی یہ بات سنکر نہایت خوف زدہ ہوا تھا۔ ج نہین صاحب مین نے ہرگز
نہین کہا۔ س۔ کیا تمنے اوسکے کہنے سے اپنی بہی کی پنج بدل ڈالی۔ ج۔ نہین صاحب گجانند
وتل نے زبردستی بدل ڈالی۔ س اچھا ۱۰۔ و ۴۲۔ پنا بہی کا پڑہو۔ ج۔ ہان صاحب
وہان دو ہزار روپے کی رسید ہے۔ س۔ یہ دو ہزار روپے تمنے کس سے وصول پائے۔ ج
نانا جی وتل سے پائے تھے۔ س یہ روپیہ تمکو نانا جی وتل سے کس بابت ملا تھا۔ ج صاحب
مجھکو ہنڈی کا باقی روپیہ ملنا تھا اس ہنڈی کس قدر روپے کی ہے۔ ج۔ سات ہزار
روپے کی تھی۔ س گجانند وتل کے پاس کیا سب تمھارے کاغذ تھے۔ ج ہان صاحب

بعد اجازت ہونے کے مترجم نے پڑہا کہ ملہر راؤ گیکواڑ کے نام خرچ مین لکھا ہے۔
الماحصہ - بابت ہیرون کے جو دو درپنت کو دیے گئے۔
سارجنٹ ہیلین ٹائن صاحب نے گواہ سے سوال کیا۔ س گلابی اور دوسرے رنگ کے ہیرون مین کیا فرق ہوتا ہے۔ ج مختلف قسم کے ہیرے ہوتے ہین۔ س تراشنے مین کچھ اختلاف ہوتا ہے یا ہیرے کی قسم مین کچھ فرق ہوتا ہے۔ ج جو ہیرے دلندے ہوتے ہین اون مین زیادہ چمک ہوتی ہے اور گلابی ہیرون مین کم چمک ہوتی ہے۔ س۔ مگر مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے جو رقم کتاب مین درج کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح۔ ج۔ گجانند نے مجھسے زبردستی یہ رقم لکھوائی تھی۔ س تمنے اور مہاراجہ صاحب سے ہیرون کا لین دین ہوا کرتا تھا۔
ج۔ اوسوقت کچھ لین دین نتھا۔ س تمنے گیکواڑ کو کسیوقت مین ہیرے کی کنی دی تھی۔
ج۔ نہین۔ س۔ تم جانتے ہو کہ برادہ الماس کسکو کہتے ہین۔ ج۔ بہت چھوٹے چھوٹے ہیرون کو کہتے ہین۔ س تمنے پسے ہوے ہیرون کو دیکھا ہے۔ ج۔ مین نے کبھی نہین دیکھا۔
س تمہارے اظہار مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو ہوے تھے۔ تم اونکو پہچانتے ہو۔ ج۔ اونکو مین نہین پہچانتا۔ س اگر تم اونکو دیکھو تو پہچان لوگے دیکھو وہ بیٹھے ہوے ہین ڈرو مت اونکی طرف دیکھو (قہقہہ)۔ ج۔ میرے اظہار دو تین صاحب لوگون کے روبرو لے گئے تھے۔ س۔ تمنے صرف پولیس کے روبرو اپنے اظہار دیے یا دو تین صاحب کے روبرو۔ ج اول میرے اظہار پولیس کے روبرو ہوے تھے۔ س بعدہ کیا ہوا۔ ج۔ پولیس کے آدمی دو تین صاحبون کے روبرو مجھے لے گئے۔ س۔ وہان جاکر تمنے پھر اظہار دیے یا صرف دستخط کیے تھے۔ ج مینے صرف گجانند کے کہنے سے دستخط کیے تھے۔ س یہ دستخط سر لویس پیلی صاحب کے روبرو تمنے کیے تھے یا قبل اون کے پاس جانے کے کیے تھے۔ ج پہلے میرے اظہار لیے گئے اور وہان جانے سے پہلے بھی دستخط کرائے تھے۔ س جب تم سر لویس پیلی صاحب کے پاس گئے تو کوئی کام باقی نتھا۔ صرف یہ کہ اپنے اظہار کو پڑہو اور کہو کہ میرے دستخط ہین۔ ج۔ گجانند نے مجھکو بلایا اور دستخط کرائے اور کہا کہ اگر تم اور کچھ کہوگے تو تمکو قید کردون گا۔ س مگر مین تم سے دریافت کرتا ہون اور سر لویس

ہوے۔ س نے گجانند سے یہ رقمین کب درج کرائین۔ ج جس روز پانی برستا تھا اور ہم لوگ ڈیرے مین تھے۔ س۔ جو بیان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو تمنے کیا اوس سے کس قدر بیشتر۔ ج۔ بہت پہلے س بیان کرو کتنی دیر پہلے۔ ج اوس روز شام کیوقت جبکہ مین نے یہ اظہار دیا جو لکھا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ کہتا ہے سمجھ مین نہین آتا۔ گواہ سے پھر دریافت کیا گیا اوسنے کہا کہ صبح کے وقت مین نے کتاب مین یہ رقم درج کی تھی اور شام کے وقت مین نے اظہار دیے تھے۔

مسٹر سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی برخاست ہوتی وقت پریسیڈنٹ صاحب سے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ اجلاس کا وقت تو آپ دوسرا بدلنا چاہتے ہین کیا یہ بات درست ہے۔ ہان میرا ارادہ تھا مگر تبدیل ہونا وقت کا اچھا ہوگا اور چونکہ ہمنے اب کام شروع کر دیا ہے اسی وقت کو رکھنا چاہیے بعد اسکے اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس روز سیزدہم

آج کے روز تمامی اہالی کمیشن موجود تھے مہاراؤ نہین آئے۔ مہاراجہ سیندھیا دوپہر کے بعد چلے گئے۔ سر ویس پی صاحب تھوڑی دیر صبح کے وقت رہے۔ ہیم چند فتح چند کا اظہار پھر شروع ہوا۔ مسٹر انوزارتی صاحب نے پھر اس شخص کے اظہار لینے شروع کیے۔ گواہ کو ایک حساب کی کتاب دی گئی اور پوچھا گیا کہ یہ رقم کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ج۔ میرے ہاتھ کی لکھی ہے۔ س۔ تمنے یہ رقم کب درج حساب کی تھی۔ ج۔ جب مین نے اور رقمین لکھی تھین۔ س تمنے یہ رقم کیون لکھی تھی۔ ج۔ گجانند نے کہا کہ تم اس رقم کو لکھو تا کہ اور رقمین غلط نہون۔

مسٹر انوزارتی صاحب نے مترجم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کتاب کی رقم ترجمہ کر کے پڑھو چنانچہ مترجم نے پڑھ کر سنایا۔ (جوشی پرمانند نرون جی نے ایک انگوٹھی چینون کی جڑی ہوئی خریدی جسپر مینا کیا ہوا تھا قیمت اوسکی ۱۰ دس ہے)۔

سوالات جریح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مترجم سے کتاب کی کچھ رقمون کو پڑھوا لون

نہین کیا میری کتابین ڈیڑہ مہینے سے سوٹر صاحب کے پاس ہین۔
مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے نہین کہا کہ جو کتابین اسوقت میرے سامنے رکھی ہین اور جنپر نشان حرف۔ اے۔ بی۔ سی۔ کا ہے یہ وہی کتابین ہین جنمین کہ نئے ورق لگائے گئے۔
گواہ نے کہا کہ مین نے نہین کہا۔ مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ نہین کہا کہ فلان رقم فلان صفحہ مین ہے گی۔ گواہ نے کہا کس رقم کا آپ ذکر کرتے ہین۔ مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ کوئی رقم جو کتاب مین لکھی ہو۔ ج۔ مین نے کچھ نہین لکھا۔ س تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ بیان بھی نہین کیا کہ میرے کمپنی کی جانب سے سکہ بڑودہ تھے منجملہ اون کے سمے مجھکو ناناجی وتل نے دیے۔ یہ روپیہ صفحہ ۱۰۔ اور ۴ ۲۔ مین جمع ہے۔ ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب سے یہ بیان نہین کیا اور مینے ایسا کوئی اظہار نہین دیا۔ جب سے مین نے اظہار دیا میرے مکان پر کوئی پھیرہ نتھا جہان مجھکو جانے کی ضرورت ہوتی تھی وہان جاتا تھا۔ گواہ کو ایک کتاب دی گئی۔
مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ یہ کتاب بابت سمبت ۱۹۳۰۔ کے تمھاری جنگد بہی ہے۔
ج۔ ہان۔ مترجم نے کہا کہ جنگد بہی اوسکو کہتے ہین جسمین جا کر مکی چیزین لکھی جاتی ہین۔
مسٹر انورارلی صاحب نے اول رقم موسمہ ہزار روپیے کی پڑہی جو بابت فروخت ہیرون کے گنیکواڑ کے ہاتھ کی تھی۔ ج۔ مجھسے زبردستی گجانند وتل نے یہ رقم لکھائی تھی۔
صاحب پریسیڈنٹ مسٹر انورارلی صاحب سے مخاطب ہوے۔ اس بیان کو تم سکریٹر صاحب کو لکھا دو۔ مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ ہان نہایت مناسب ہے لکھا دونگا
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا اب ساڑہے چار بج گئے ہین۔
مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ ابھی کچھ سوال کرنا باقی ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے صاحب ایڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ مین آپ کے اختیار مین ہون جبتک آپ فرماوین گے مین سنا کرون گا۔ مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ دو تین سوال اور ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ بہتر ہے۔ آپ دریافت کر لیجیے۔ مسٹر انورارلی صاحب گواہ کی طرف مخاطب

دستخط کرتا ہون اظہار صحیح ہین - مورخہ ۸ - فروری ۱۸۷۵ء -

گواہ نے بیان کیا کہ مین نے لکھا تھا لیکن مجھپر بڑا ظلم ہوا تھا مجبور ہوکر مجھ کو دستخط کرنا پڑے - مین گجراتی زبان اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہین جانتا - مین اسکو بخوبی سمجھا بھی نہین کہ اظہارون مین کیا لکھا گیا - مسٹر انورارلی صاحب مترجم کی طرف مخاطب ہوکر بولے کہ گواہ سے دریافت کرو کہ تمنے سوٹر صاحب کے روبرو یہ کہا تھا کہ دو تین روز بعد دسہرے کے ناناجی وتل نے جنکے تعلق گیکواڑ کا جواہر خانہ تھا مجھسے اور جوہریون سے کہلا بھیجا کہ ہیرون کی کچھ کمی ہے تم لاؤ چنانچہ مین اور جوہری اوسی روز ہیرون کی کنی لے گئے مگر دوسرے روز واپس دیے گئے دو روز بعد پھر ناناجی وتل نے مجھسے ہیرے کی کنی طلب کی چنانچہ مین لے کر گیا اور بعد قرار پانے قیمت کے وہ کنی خریدی گئی - اوسکے چار پانچ روز کے بعد ناناجی وتل نے پھر ہیرے کی کنی منگائی مگر اوس روز جواہر خانہ مین موجود نتھے دنا یک راؤ ناناجی کے سالے وہان تھے اونھون نے ہیرون کو تولا اور قیمت ٹھہراکر دمودر پنت کے پاس لے گئے - دمودر پنت نے کہا کہ قیمت زیادہ ہے لیکن انکو میرے پاس بھیج جاؤ اگر ضرورت ہوگی تو خریدے جائینگے دو پوڑیون مین ہیرے تھے - چنانچہ منجملہ اون کے ایک پوڑیہ رکھی گئی اور دو تین روز کے بعد دوسری پوڑیہ واپس ملی گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو یہ اظہار نہین دیے جو اونھون نے چاہا مجھسے لکھا لیا جو کچھ کہ اوسوقت مجھکو اظہار سنائے گئے محض غلط ہین مین نے سوٹر صاحب کے روبرو کبھی ایسا بیان نہین کیا -

مسٹر انورارلی صاحب نے کہا کہ تمنے یہ اظہار نہین دیے ہین - کہ دو تین روز بعد جبکہ معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا حملہ کیا گیا ناناجی وتل نے مجھسے کہا تھا کہ تمنے جو ہیرون کی کنی کو حساب کی کتاب مین لکھا ہے اوس ورقہ کو پھاڑ ڈالو کیونکہ کسی شخص کو یہ شبہہ نہو کہ کرنیل فیر صاحب کو ہیرے کی کنی دی گئی یہ بات سنکر مجھکو نہایت خوف ہوا ان ورقون کو جنمین ہیرے کی کنی کا حساب تھا فوراً نکلوا ڈالا اور بجاے اونکے نئے ورق لگا دیے - یہ سنکر گواہ نے کہا کہ مین نے کبھی ایسا بیان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو

گواہ کو یاد دلائین کہ اوسنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کیا اظہار دیے تھے تو کچھہ مضائقہ نہین ہے۔ مسٹر اوزارلی صاحب نے گواہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو جو اظہار دیے تھے وہ زبان گجراتی مین تھے یا انگریزی مین ہین یا دونون زبان مین۔ ج میرے اظہار گجراتی زبان مین ہوے تھے۔ س۔ وہ اظہار تمکو پڑہ کر سنا دیے گئے تھے۔ ج یہ اظہار سوٹر صاحب نے خود لکھے تھے۔ س تمکو پڑہ کر سنائے گئے تھے یا تمنے خود اونکو پڑہ لیا تھا۔ ج شام کے وقت اظہار لکھے گئے اور مجھے دستخط کرائے تھے مگر سنائے نہین گئے۔ مین جانتا ہون کہ اوس روز میرا بیان صحیح صحیح نہین لکھا گیا مجھسے زبردستی دستخط کرائے تھے۔

س۔ تمنے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو دستخط نہین کیے۔

ج۔ گجانند وتل نے مجھسے کہا کہ تم کچھہ نہ بولو اور زبان سے کچھہ بات نہ نکالو اور دستخط کردو۔ گواہ سے پھر یہی سوال کیا گیا اوسنے بیان کیا کہ سر لویس پیلی صاحب کے روبرو مجھکو پڑہ کر نہین سنائے گئے۔ س۔ کیا تمنے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو اپنے اظہار پر دستخط نہین کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ گواہ کو ایک کاغذ دیا گیا اور پوچھا گیا کہ یہ اظہار تمھارا اور دستخط تمھارے ہین یا نہین گواہ نے کہا کہ نہ میرے یہ اظہار ہین نہ میرے یہ دستخط ہین۔ گواہ سے پھر کہا گیا کہ بخوبی غور کرکے بیان کرے چنانچہ گواہ نے بہت دیر کے بعد کہا کہ ہان میرے دستخط ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے پوچھا کہ گواہ نے اپنے دستخط کے ہونے سے پیشتر کیا انکار کیا تھا۔ مترجم نے کہا کہ ہان دستخط سے اور دو لکیرون سے جو دستخط کے اوپر ہین انکار کیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا اس گواہ نے کہا تھا کہ میرے دستخط نہین ہین۔ مترجم نے کہا۔ کہ ہان گواہ نے یہی کہا تھا۔ مسٹر اوزارلی صاحب نے گواہ کی طرف پھر مخاطب ہوکر سوال کیا۔ س یہ دستخط اور جو لکیرین دستخط کے اوپر ہے تمھاری لکھی ہوئی ہے

ج۔ ہان۔ مترجم سے کہا گیا کہ دستخط کے اوپر جو سطر لکھی ہے اوسکو پڑہو۔ چنانچہ مترجم نے اوسکو پڑہا اوسکا مطلب یہ تھا کہ میرے روبرو اظہار پڑہے گئے اور سوٹر صاحب کے روبرو

تمنے ایام دسہرے مین بھی نانا جی وتل سے بھی کچھ روپیہ نہین پایا۔ ج۔ ہان مین نے کچھ روپیہ پایا تھا مگر وہ روپیہ کانک کے بھینے کا تھا۔

گواہ نے بیان کیا کہ مین ونایک راو ونک ٹیسن کو جانتا ہون اساڑہ بدی ۷۔ یا ۸ کو اون کے پاس کچھ ہیرے لے گیا تھا وہ گلابی ہیرے تھے وہ ایسے ایسے چھوٹے تھے کہ ایک رتی مین چھ سات ہیرے چڑھتے ہین مین نے اون سے کچھ روپیہ سابق کا بھی پایا تھا۔

اور گواہ نے بیان کیا کہ مین نے سات ہزار روپے کی ہنڈی شیوچند خوشحال چند کے نام کی دی تھی دو ہزار روپیہ ایک مرتبہ چار ہزار ایک مرتبہ اور دو ہزار ایک مرتبہ اور پھر دو ہزار ایک مرتبہ پایا اسی طرح متفرق دس ہزار روپیہ پایا جب مین محل سے واپس آیا تو جن لوگون کے ہیرے تھے مین نے واپس کر دیے۔ مین نے اوس زمانے مین دمودر پنت کو کبھی نہین دیکھا نہ مین نے اون کے ہاتھ کبھی ہیرے بیچے اور نہ مین نے نانا وتل اور ونایک راو کے ہاتھ کبھی فروخت کیے۔ مسٹر سوٹر صاحب نے جو میرے اظہار لیے تھے وہ مجھکو یاد ہین۔

مسٹر انورارڈی صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ اگر اجازت ہو تو اون اظہارات مین جو اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین سوالات کیے جائین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اون اظہارات کو آپ بطور شہادت کے قرار نہین دیسکتے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین ایسے سوالات پر عذر کرتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو اظہار اس گواہ نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو دیے ہین وہ پڑہ کر گواہ کو سنا دیے جائین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ حضور مناسب سمجھتے ہین کہ وہ اظہار پڑہ کر سنا دیے جائین

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان پڑہ کر سنا دیے جائین اگر یہ گواہ شہادت کے دینے مین تامل کرتا ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میری غرض اس عذر سے یہ ہے کہ چونکہ اب یہ گواہ شہادت دینے مین تامل کرتا ہے لہذا حسب تجویز سرکاری کونسلون کے اوس کے روبرو سابق کے اظہار نہ پڑہے جائین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مین نے ممبران کونسل سے صلاح لی اونکی راے ہے کہ اگر ایڈوکیٹ جنرل

ہیرون کا حساب تھا۔ س۔ پیشتر تمھارے اظہارات ہونے کے تمنے نرسو اور راؤجی کے اقرار کرنے کا حال سنا تھا۔ ج۔ ہان صاحب سنا تھا۔ س۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اسی سبب سے وہ کاغذ تلف کر ڈالا۔ ج۔ نہین صاحب۔ س۔ اوسوقت سے جیسے کہ تمنے اقرار کیا ہے اور تم قید ہو تمنے راؤجی اور نرسو کے بارے مین کچھ حالات سنے ہین۔ ج۔ نہین صاحب کچھ نہین سنے۔ س۔ تمھارے جو اظہار لیے گئے تھے تو کیا زبان مرہٹی مین لیے گئے تھے۔ ج۔ نہین صاحب انگریزی مین اوسکا ترجمہ کیا گیا تھا۔ س۔ تمکو وہ سب سنا دیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب سنا دیا گیا تھا۔ س۔ تمنے اوسپر دستخط کیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب کیا تھا۔

اظہار ہیم چند فتح چند جوہری

مسٹر انورارٹی صاحب نے اس گواہ کے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بڑودہ مین رہتا ہون اور پیشہ جوہری کا کرتا ہون مین نے ناناجی وتل کو اکثر دیکھا ہے وہ گیکواڑ کا نوکر ہے ناناجی وتل کے پاس مین کبھی جواہرات نہین لے گیا۔ س۔ اگر تم نہین لے گئے تو کون شخص لے گیا تھا۔ ج۔ کس قیمت کے۔ س۔ تم یا کوئی اور شخص تمھاری دکان سے کچھ جواہرات لے گئے تھے۔ ج۔ کس وقت۔ س۔ آخر دسہرے مین۔ ج۔ مین آخر دسہرے مین جواہرات نہین لے گیا۔ س۔ ناناجی وتل کے پاس تم کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ ج۔ نہین۔ س۔ مہاراجہ صاحب کے محل کو کبھی ہیرے نہین لے گئے۔ ج۔ کیا آپ حال کا ذکر پوچھتے ہین۔ س۔ ہان حال کا ذکر پوچھتا ہون۔ ج۔ نہین مین حال مین کبھی نہین لے گیا۔ س۔ گذشتہ دسہرے مین لے گئے تھے۔ ج۔ ہان لے گیا تھا۔ س۔ کسنے منگائے تھے۔ ج۔ ناناجی وتل نے کہا کہ کچھ ہیرے لاؤ۔ س۔ تم کچھ ہیرے لے گئے۔ ج۔ ہان لے گیا تھا لیکن مجھکو واپس ملے۔ س۔ تم کس کے پاس لے گئے تھے۔ ج۔ ناناجی وتل کے پاس لے گیا تھا۔ س۔ اوسکے بعد پھر کبھی لے گئے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تم کبھی مہاراجہ صاحب کے محل مین ہیرے لیکر گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ اوسکے بعد کبھی مہاراجہ صاحب کے محل کو ہیرے لے گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ ناناجی وتل نے تمسے کچھ ہیرے اخیر دسہرے مین لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے کچھ روپیہ ہیرون کی قیمت کا پایا۔ ج۔ مین نے کچھ روپیہ نہین پایا۔ س۔

نہ تمنے کبھی دریافت کیا۔ ج نہین۔ س بیشونت ہمیشہ محل مین آیا کرتا تھا۔ ج جب کوئی کام ہوتا اوس روز آتا تھا اور دوشنبہ اور جمعرات کے دن ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س اوٹھ سالم بھی آیا کرتا تھا ج ہان جب کبھی سواری ہوا کرتی تھی آتا تھا یا جب کبھی چٹھی لاتا تو درمیان مین بھی آیا کرتا تھا۔ س تمنے سالم سے کبھی دریافت نہین کیا کہ جو بشنبی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے کو گئی تھی اوسکا تمنے کیا کیا۔ ج کبھی دریافت نہین کیا۔ س کیا تمکو دریافت کرنیکی کچھ ضرورت نتھی۔ ج نہین۔

ایڈوکیٹ جنرل سے دوبارہ اظہار دموو رینٹ کے لیے

س۔ تمنے ابھی میرے عالم دوست سے کہا ہے کہ پانچ جگھہ حساب لکھا جاتا تھا۔ س ہان صاحب کہا ہے۔ س وہ پانچ جگھہ کسواسطے حساب لکھے جاتے تھے۔ ج صاحب آپ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ س مین اسواسطے پوچھتا ہون کہ میرے عالم دوست نے تم سے پوچھا تھا کہ تمنے اون پانچ جگھہ کے حساب کو تلف کیون نہ کیا اور دہنہ کیون ڈالدیے۔ ج مھاراج زبانی حکم مجھکو دیا کرتے تھے اور اونکی تعمیل حکم کی یادداشت لکھی جاتی تھی اور وہ یادداشت جہان سے روپیہ ملتا تھا وہان درج حساب ہوتی تھی اور پھر کچے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر پکے کھاتے مین درج ہوتی تھی اور پھر تھیلی بند حساب مین درج ہوتی تھی۔ س کیا یہ سب حسابات تمھارے اختیار مین تھے۔ ج ہان صاحب۔ س تمنے جو بیان کیا ہے کہ جب سے تم نوکر ہوے ہو ایک لاکھ روپیہ تمھاری تحویل سے خرچ ہوا ہے کیا یہ بات سچ ہے۔ ج ہان صاحب سچ ہے۔ س کیا تمام خانگی حساب مھاراج کے تمھارے ذریعے سے ہوتے تھے۔ ج ہان صاحب ہوتے تھے۔ س اس چار برس تمھارے عرصہ نوکری مین جو مھاراج نے ہر شخص کو روپیہ دلوایا پس کسی کی دہابند کا حکم تحریری بھی تمکو مھاراج نے دیا۔ ج نہین۔ س۔ مھاراج تمھارے حساب کی فرد پر دستخط بھی کرتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب تھیلی بند حساب کی فرد پر دستخط کرتے تھے۔ س تھیلی بند حساب کیا چیز ہے۔ ج روزمرہ کے خرچ کا کھاتہ ہے۔ س تمنے ابھی کہا کہ ایک حساب تمنے تلف کر ڈالا۔ ج۔ ہان صاحب وہ

لایا تھا۔ ج۔ گجانند و تل لایا تھا اس جو کچھ اوسکی نسبت تمھارا بیان تھا اوسکے روبرو بھی تمنے اوس سے کہا۔ ج ہان مین نے کہا اور وہ بیٹھا ہوا سنا کیا اس۔ اوسکو بھی پھر تمھارے پاس سے لے گئے۔ ج ہان وہ بھی بھیجدیا گیا اس تمنے بیان کیا ہے کہ تمنے سالم کو شیشی دی تھی۔ ج۔ ہان اس تم جانتے تھے کہ اوسمین زہر ہے۔ ج ہان اس تمنے بیان کیا ہے کہ جب شیشی دی گئی اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج۔ گجانا حسب اجازت مھاراجہ صاحب کے شیشی لایا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا مھاراجہ صاحب اوسوقت موجود تھے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اپنے اظہار مین مین نے بیان کیا ہے کہ گجانا میرے گھر پر شیشی لایا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ سے اس طرح دریافت کیا جاے کہ تمنے وہ شیشی کب دی تھی۔ ج۔ مین مھاراجہ صاحب کے ہمراہ تھا جسوقت اپنے گھر کو سالم گیا وہ شیشی دیدی تھی اس۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا تم نہین کہسکتے کہ جسوقت شیشی دی گئی اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ ج اوسوقت مھاراجہ صاحب موجود تھے۔ مین نے اپنے گھر پر سالم کو شیشی دی تھی اس۔ بروقت دینے شیشی کے تمنے سالم سے کیا کہا تھا۔ ج مین نے کہا تھا کہ اس شیشی کو راؤجی کے پاس لے جاؤ اس۔ کیا تمنے کہا تھا کہ راؤجی اس شیشی کو کیا کرے۔

ج۔ کچھ کہنے کی ضرورت نتھی۔ وہ جانتا تھا جسواسطے بھیجی گئی۔ اس۔ تمنے اوس سے پیشتر کبھی کہا تھا۔ ج۔ نہین اس تم جانتے تھے کہ شیشی کسواسطے دی گئی ج۔ ہان اس بیان کرو کسواسطے تھی۔ ج اسواسطے کہ شیشی کی دوا پانی مین ڈالدیجاے تاکہ بروقت نہانے کے تمام جسم مین آبلے پڑجائین اس۔ تمھاری غرض اس سے یہ ہے کہ کرنیل فیر صاحب کے جسم پر آبلے پڑجائین۔ ج ہان اس۔ کس طرح سے آبلے پڑجاتے۔ ج جب شیشی کی دوا پانی مین پڑتی تو بیشک آبلہ پڑجاتے اس تمنے پھر سنا کہ شیشی کی دوا پانی مین ڈالی گئی۔ ج۔ مین نے نہین سنا معلوم نہین کہ ڈالی گئی یا نہین اس۔ یاد کرو کہ یہ معاملہ کب ہوا تھا۔ ج۔ دسہرے کے کچھ روز پیشتر یا چند روز بعد۔ اس۔ تمنے کبھی نہین سنا کہ اوس شیشی کی دوا کیا ہوئی۔ ج مین نے کبھی نہین سنا۔ اس۔

س تمنے نورالدین بوہرہ کو حال مین دیکھا تھا ج۔ اس حال کے دریافت کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ س تم جانتے ہو کہ اس حال کے دریافت کرنے سے جو کچھ میرا مطلب ہے ج جب مین چھوٹا ہوا تھا یا جب سے کہ مین قید ہون۔ س تمنے نورالدین کو اخیر مین کب دیکھا تھا۔ ج۔ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا۔ س تم میرے سوال کو ٹالتے ہو اور جواب دینا نہین چاہتے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ گواہ سے صاف جواب لیا جاے ج جب مین قید تھا اوسوقت نورالدین کو میرے پاس لائے تھے۔ س کس قدر عرصہ اس بات کو ہوا۔ ج مجھ کو یاد نہین۔ س اسبات کے کہنے سے کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ دو تین روز سے تمنے اوسکو نہین دیکھا۔ ج۔ نہین۔ س اخیر ہفتہ مین دیکھا تھا۔ ج۔ نہین۔ س جب تمھارا اوس سے مقابلہ ہوا تھا اوسنے تم سے کہا تھا کہ تم برابر جھوٹ بولتے ہو۔ ج۔ اوسنے کوئی بات مجھسے ایسی نہین کہی۔ جو کچھ اوسنے مجھسے کہا اوسکو مین بیان کر چکا۔ س تمنے اوس کے روبرو سنکھیا کے خریدنے کا ذکر کیا تھا ج۔ ہان مین نے اوسکے روبرو کہا تھا کہ سنکھیا خریدی گئی ہے۔ س کیا اوسنے تمسے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ ج میرے روبرو اوسنے کچھ نہین کہا تھا۔ س اوسنے تمھارے روبرو انکار نہین کیا۔ ج۔ وہ میرے روبرو پیش کیا گیا اور پھر اوسکو لے گئے۔ س تمھارے روبرو کسنے پیش کیا تھا۔ ج۔ ایک افسر تھا مگر اوس سے مین واقف نہین کہ کون تھا۔ س ہندوستانی افسر تھا۔ ج۔ ہان۔ س اکبر علی تھا۔ ج یاد نہین۔ س عبدالعلی۔ ج۔ یاد نہین۔ س خیال کرکے یاد کرو کہ اکبر علی تھا۔ ج۔ اسوقت کس طرح یاد آسکتا ہے۔ س گجانند وتل تھا۔ ج۔ وہ نتھا۔ س۔ شاید اکبر علی یا عبدالعلی ہوگا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین شاید ہو۔ س پس وہ افسر نورالدین کو تمھارے روبرو لائے۔ اور کہا کہ اس شخص سے تمنے سنکھیا خریدی تھی۔ ج۔ ہان۔ س اوسکو پھر جیلخانے مین لے گئے۔ ج۔ مجھکو معلوم نہین کہ کہان لے گئے۔ س اوسکو کوئی افسر لے گیا۔ ج ہان۔ س تمھارے روبرو گجانند بھی لایا گیا ج۔ ہان۔ س اکبر علی اوسکو لایا تھا۔ ج۔ اکبر علی نہین لایا۔ س پھر کون

یاد کر سکتا ہون۔ س۔ مین اوس بیان کو دیکھ رہا ہون جو تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تین مرتبہ کرنیل فیر صاحب کے مارنے کے واسطے حملہ کیا گیا۔ اول اوس دوا سے جو حکیم نے بنائی تھی۔ دوم پھوڑے کے مرہم مین زہر ڈالا گیا۔ سیوم سنکھیا کے ذریعے سے جب شربت مین ڈالا گیا۔ ج۔ ہان مین نے یہی بیان کیا تھا۔ س۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ غلط کس طرح ہو سکتا ہے۔ س۔ کس تاریخ کو حکیم کے پاس سے تمھارے پاس شیشی آئی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ کوئی تاریخ تو یاد ہوگی تمھاری یاد بہت اچھی ہے بیان کرو۔ ج۔ شاید اسونت کا مہینا تھا۔

مترجم سے دریافت کیا گیا کہ اسونت کب ہوتا ہے۔ مترجم نے کہا کہ اکتوبر اور نومبر مین ہوتا ہے۔ س۔ دیوالی کے کے روز پہلے۔ ج۔ اس قدر مجھکو یاد ہوتا تو تاریخ مین نہ بیان کر دیتا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ۔ مجھکو گواہ سے ابھی کچھ سوالات اور بھی کرنا ہے لیکن چونکہ دو بج گئے ہین اس لیے لنچ کا وقت آگیا چنانچہ ممبران کمیشن لنچ کھانے کے واسطے گئے جب لنچ کھا کر واپس آئے تو سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔ س۔ کیا سنکھیا کے فروخت ہونے کی ممانعت تھی اور بغیر اجازت مہاراجہ صاحب کے فروخت نہین ہوتی تھی۔ ج۔ سنکھیا محکمہ فوجداری مین ملا کرتی تھی۔ س۔ ہمیشہ مہاراجہ صاحب کے حکم سے ملتی تھی۔ ج۔ جو افسر فوجداری کا ہے وہ اس بات سے واقف ہوگا۔ س۔ تم اس بات کو نہین جانتے۔ ج۔ مین نے کبھی فوجداری کا کام نہین کیا اس لیے مین نہین جانتا۔ س۔ تم یہہ نہین جانتے کہ مہاراجہ صاحب کے حکم سے جس قدر سنکھیا کی ضرورت ہوتی مل سکتی تھی۔ ج۔ ہان مہاراجہ صاحب کے حکم سے سنکھیا ملسکتی تھی س۔ پھر کسواسطے مہاراجہ صاحب کے حکم سے تمنے سنکھیا نہ منگوائی۔ ج۔ ہرفرجی ودمانے کہا کہ مہاراجہ صاحب سے اجازت لے کر مین سنکھیا دون گا۔ س۔ لیکن جب تمکو مہاراجہ صاحب نے اجازت دی تھی۔ تو پھر سنکھیا کا منگوانا کیا مشکل تھا۔ ج۔ مہاراجہ صاحب نے صرف زبانی حکم دیا تھا تحریری حکم نتھا۔ س۔ تمنے تحریری حکم کیون نہین لے لیا۔ ج۔ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم لکھ بھیجو کہ گھوڑے کی دوا کے واسطے سنکھیا کی ضرورت ہے۔

ج۔ مین وہان سے رزیڈنسی مین آیا۔ س۔ وہان تمھارے ساتھ لوگون نے کیا کیا۔
ج۔ مجھکو ایک کمرے مین رکھا جہان سپاہیون کا پہرہ تھا س۔ پولیس کے حوالے تم
کب کیے گئے۔ ج۔ ۱۶ یوم کے بعد جب مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا۔ س آج کل
جب تم عدالت مین نہین ہوتے ہو تو کیا کرتے ہو۔ ج۔ مین ایک ڈیرے مین رہا کرتا ہون
جب وہان لوگ کہتے ہین بیٹھ جاؤ بیٹھ جاتا ہون جب کھڑے ہونے کو کہتے ہین کھڑا ہو جاتا
ہون۔ س۔ اب تم پولیس کی حراست مین نہین ہو۔ ج۔ جہان مین ہون وہان پولیس کے
لوگون کا پہرہ ہے۔ س۔ اونکا کیا نام ہے۔ ج۔ مین نہین جانتا چوتھے روز پہرہ تبدیل
ہوتا ہے۔ س۔ جب یہ مقدمہ ختم ہو جاے گا تو تمھارا کیا ہو گا۔ ج۔ جو صاحبان جج بنکر بیٹھینگے
وہی ہو گا۔ س۔ صاف صاف کہو کہ اس کے کیا معنے ہین۔ ج۔ جو کہ صاحبان جج کی راے
ہو گی وہی ہو گا۔ س۔ ہم نہین سمجھتے کہ تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج۔ میرا قصور یہ ہے کہ
مین نے سب باتون کا اقرار کر لیا اگر مین بے قصور ہون تو مجھکو رہائی ہو گی ورنہ جو کچھ
سزا ہو گی وہ معلوم ہو جاے گی۔ س۔ پس تمھاری غرض یہ ہے کہ جس طرح تحقیقات کی
روداد ہو گی اوسیطرح سزا ہو گی مثلاً ممبران کمیشن تمھاری ایک بات کا بھی یقین نہ کرین
تو کیا ہو گا۔ ج۔ تو مجھکو سزا ہو گی۔ س۔ اگر ممبران کمیشن تمھارے بیان پر یقین کرین تو
کیا ہو گا۔ ج۔ مجھکو رہا کرینگے اور رہائی کا سارٹیفکٹ دین گے۔ س۔ مجھسے بیان کرو کہ
شروع مین کس تاریخ کو زہر دینے کا کرنیل فیر صاحب کے ارادہ ہوا تھا اور کیا کیا تدبیر
زہر خورانی مین کی گئین۔ ج۔ جو جو تدبیر کی گئی اونکا ذکر اظہار مین کر چکا ہون۔ س۔
لیکن جو بیان تمنے مسٹر رچی صاحب کے روبرو کیا تھا وہ میرے روبرو بیان کرو کہ کس قدر
تدبیرین زہر خورانی کی ہوئین۔ ج۔ پانچ تدبیرین ہوئین یعنے چار تولہ سنکھیا دو دفعہ
کرکے اور دو تولہ پسا ہوا ہیرا اور ایک شیشی دوا کی تیار کی گئی۔ س۔ جس شیشی مین تم
حکیم کی دوا کہتے ہو اوسمین کیا تھا۔ ج۔ اوسمین کالے سانپ اور کالے چینٹون کا سست
تھا۔ س۔ یہ شیشی کا حملہ کون سا تھا۔ اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پانچمبم۔ ج۔
مجھکو یاد نہین کہ کون سا حملہ تھا۔ س۔ یاد کرو کہ وہ کون سا حملہ تھا۔ ج۔ مین کسطرح

مہاراجہ صاحب ماخوذ ہوں تو بری ہو جائین۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ سب قصہ تمنے مہاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو ایجاد نہین کیا ج۔ نہین۔ مہاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کو کیواسطے یہ کارستانی نہین کی ہے۔ س۔ سر ونکر راؤ نے کہا کہ ابتدائی حالات کاغذات سے مہاراجہ ماخوذ نہین ہو سکتے تھے مگر جب تمنے رقمون پر سیاہی ڈالدی تو ماخوذ ہونے کی وجہ ہو گئی تمنے ایسا کیون کیا۔ ج۔ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ تم ان رقمون کو منسوخ کر دو پس مین نے سیاہی ڈال کر رقمون کو منسوخ کر دیا۔ سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے گواہ سے کہا کہ میری طرف مخاطب ہو۔ مین بھی یہی سوال کرون گا جو سر ونکر راؤ نے کیا۔ س۔ جس طرح سے کہ تم رقمون کو منسوخ کرتے ہو یعنے بڑے بڑے دہبہ سیاہی کے حساب پر ڈالکر تو لوگون کا خیال فوراً ان سیاہی کے نشانون پر رجوع ہوگا۔ ج۔ مجھکو اوسوقت ان باتونکا خیال نتھا۔ مہاراجہ سیندھیا نے کہا۔ پانچ جگھہ حساب رہا کرتا تھا کیا پانچون جگھہ کے حساب مین ایسے بڑے بڑے دہبے پڑے ہوے ہین مگر یہ سوال گواہ سے نہین کیا گیا۔ س۔ سار جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین تم سے دو ایک سوال اور کرون گا کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ سیاہی کے بڑے بڑے دہبہ بے موقع معلوم ہون گے۔ ج۔ اب مجھکو بھی بے موقع معلوم ہوتے ہین۔ لیکن اوسوقت کچھہ خیال نہوا۔ س۔ اگر تم جانتے تھے کہ کچھہ تحقیقات نہوگی تو کیا وجہ سیاہی ڈالنے کی تھی۔ ج۔ یہ غرض تھی کہ کسی غیر شخص کو حال نہ معلوم ہو۔ س۔ مجھسے بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے تھے کہ جبتک تم اقرار نہ کروگے جیلخانے سے باہر نہ نکلوگے۔ ج۔ ہان مین جانتا تھا۔ س۔ اول تم گورون کے پھرے مین تھے۔ ج۔ مین دو روز تک سنیاپتی کی کچھری مین رہا۔ س۔ تم اکیلے وہان قید رہے یا اور بھی کوئی شخص تمھارے ساتھہ تھا۔ ج۔ میرے ساتھہ صرف ایک سپاہی تھا۔ س۔ صرف دو دن اور دو رات قید رہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ مین جانتا ہون کہ رات کو تم پلنگ پر سوتے ہوگے۔ ج۔ جس جگھہ دن کو مین بیٹھا تھا وہین رات کو سورہا۔ س۔ سپاہی تمھارے ساتھہ رہنے کے واسطے ملا تھا۔ ج۔ اوس سپاہی کا مجھپر پہرہ تھا تاکہ میری حفاظت کرے اور مین بھاگ نہ جاؤن۔ س۔ بعد اس کے تمھارے ساتھہ کیا معاملہ ہوا

بھی خیال ہے کہ کیا سزا دیجاتی ہے۔ ج۔ مین کچھہ نہین جانتا۔ س۔ مجھکو خیال تھا کہ تم واقف ہوگے مگر بیان کرو کہ تمھارے خیال مین کیا سزا ہوتی ہے۔ ج۔ جو کچھ صاحبان جج مناسب سمجھتے ہین سزا دیتے ہین۔ س۔ کبھی کسی کو پھانسی بھی دیجاتی ہے ج۔ بڑودہ مین کسی کو پھانسی نہین دیجاتی ہے مین نے کسی کو پھانسی دیتے ہوے نہین سُنا۔ س۔ لیکن تم جانتے ہو کہ تمکو اپنی گردن کا بھی خوف ہے۔ ج۔ میری گردن کا۔ س۔ ہان خوف تھا۔ مگر اب نہین رہا۔ ج۔ مین آپ سے اوپر بیان کرچکا ہون جس وجہ سے مین نے چاک نہین کیا۔ س۔ مجھہ سے پھر بیان کرو۔ ج۔ ایسے کاغذ کی محکمون مین تھے مجھکو چاک کرنے کی فرصت نتھی۔ س۔ وہ کاغذ تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ ہان س۔ تم وہ سب کاغذ منگا سکتے تھے۔ ج۔ جب مھاراجہ صاحب کو کسی بات کی دریافت کرنیکی ضرورت ہوتی تھی منگا لیجاتے تھے س۔ مھاراجہ صاحب کا نام مت لو مگر تمکو کون بات مانع تھی کہ تمنے نہین منگوائے۔ ج۔ وہ میرے قبضہ مین نہی س۔ چونکہ وہ کاغذات تمھارے قبضے مین تھے اور تم جانتے تھے کہ اونہین کاغذون سے قتل کے ارادے سے ماخوذ کیے جاوگے تو تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ مجھکو خیال تھا کہ قرقی نہوگی اور نہ مین یہ جانتا تھا کہ ایسا وقت کبھی آوے گا جو آج ہے۔ س۔ پس اسیوجہ سے تمنے کاغذ نہ پھاڑے سوا اس کے اور کوئی وجہ نتھی۔ ج۔ ہان اور کوئی وجہ نتھی۔ س۔ مھربانی کرکے مجھہ کو جواب دو کہ تمنے کسواسطے خیال نہین کیا کہ تمپر ایسا وقت آئے گا۔ اگر تمنے کاغذ نہین پھاڑے تو کچھہ کاغذات حساب کے مشکوک کردیے تھے۔ ج۔ مین نے بعض کاغذات حساب پر سیاہی ڈالدی تھی۔ س۔ کسی بات کے پوشیدہ کرنے کے واسطے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اسبات کا تعلق کچھہ سالم سے بھی تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اور اوس بات کے پوشیدہ کرنے کا تعلق اس کارروائی سے تھا۔ ج۔ ہان پوشیدہ کرنے کے واسطے۔ س۔ تمنے کچھہ کاغذ کسواسطے مشکوک کیے اور سب کاغذات کو کیون نہین پھاڑ ڈالا۔ ج۔ مین نے کارکن کو حکم دیا تھا کہ جیسا مناسب ہو کرو۔ س۔ لیکن ایک سوال تم سے کرتا ہون جو سب باتون کا خلاصہ ہے۔ بیان کرو کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ تمنے یہ سب باتین مھاراجہ صاحب کے ماخوذ کرنے کے واسطے ایجاد کی تھین۔ ج۔ مین نے یہ سب باتین اسواسطے کی تھین کہ اگر

نہین ہے۔ ج۔ اول مجھکو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر ایک جگھہ کاغذ ہوتے تو مین اونکو چاک کرڈالتا۔ س۔ جو کچھہ تم بیان کرتے ہو "اگر وہ صحیح ہے تو تمھاری کارروائی سے خود معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زہر دیا گیا۔ ج ہان۔ س۔ تمنے کسواسطے اونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ صرف دو کاغذون مین رشوت کا ذکر تھا۔ س تم یہ جانتے تھے کہ رشوت کے بارے مین تحقیقات ہو رہی ہے۔ ج۔ ہان مین جانتا تھا۔ س کیا تم اسبارے مین قسم کھا سکتے ہو کہ تمکو معلوم تھا کہ مسٹر سوٹر صاحب تحقیقات کر رہے ہین۔ ج۔ ہان قسم کھا سکتا ہون۔ س۔ اوسوقت تمنے کیون نہین ایسے کاغذات چاک کرڈالے کیونکہ وہ سب کاغذ تمھارے اختیار مین تھے۔ ج۔ کل کاغذ چاک نہین ہوسکتے تھے کیونکہ مختلف محکمون مین تھے سب جگھہ سے جمع ہوکر اونکا ضایع کرنا غیر ممکن تھا۔ س کون امر مانع تھا کہ تمنے اون کاغذات کو چاک نہین کیا۔ ج جب روپیے کی وصولیدہ ہوتی تھی تو دس دس جگھہ لکھا جاتا تھا اس صورت مین نہایت دقت تھی کہ سب جگھہ سے کاغذ جمع ہوکر چاک کیا جاتا۔ س سنیکر سارجنٹ ہیلن ٹامین صاحب نے سکریٹری سے کل کاغذات طلب کیے اور اپنے روبرو رکھہ کر کھا کہ یہ کاغذ جدا جدا تھے اور اب ایک کتاب مین سلے ہوے ہین اور اون کے ساتھہ ترجمہ بھی لگا ہوا ہے اگر علیحدہ کرکے دیکھے جائین تو اونکی تعداد تھوڑی ہے کون امر مانع تھا کہ تمنے ان کاغذونکو چاک نہین کیا۔ ج۔ اگر روپیہ ایک جگھہ دیا جاتا تو چاک ہوسکتے تھے لیکن مختلف وقت اور مختلف جگھہ روپیہ دیا گیا پھر کس طرح چاک ہوسکتے تھے۔ س۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ ایک سوال کا تم جواب یون بیان کرو کہ کیا بات مانع تھی کہ تمنے کاغذ چاک نہین کیے جن کاغذون نے تمھارے اور مہاراجہ صاحب کے جرمون کی صداقت کی۔ ج مجھکو اسقدر فرصت نہین ہے کہ اون کاغذون کو چاک کرتا۔ س فرصت سے تمھارا کیا مطلب ہے۔ ج۔ مجھکو ایسا موقع نہین ملا پھر مین کس طرح چاک کرتا۔ س جو شخص آپ کے شہر مین کسیکو زہر دیتا ہے اور اوسپر جرم ثابت ہوجاتا ہے تو اوسکو کیا سزا دیجاتی ہے۔ ج سزا دیجاتی ہے س۔ یہ تو مین نہین جانتا ہون کہ سزا دیجاتی ہے لیکن بیان کرو پھانسی دیجاتی ہے یا کیا سزا ہوتی ہے۔ ج۔ سزا دیجاتی ہے لیکن مین نے قانون نہین دیکھا۔ س تمکو کچھہ بھی

کے فریق مین تم بھی تو ایک شخص تھے اور تمنے مار ڈالنے کے واسطے مدد بھی کی۔
ج۔ ہان مین نے مدد کی تھی۔ س۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ تمکو ایسے حالات
کے سننے کا ذاتی تعلق بھی تھا۔ ج۔ ہان اپنے اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کے واسطے
مجھکو تعلق تھا۔ س۔ بنابدین تمکو اپنا خیال کم ہوگا مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ
خیال ہوگا۔ ج۔ ہان مین یہ سمجھا تھا کہ چونکہ اب کل فرقی ہوگئی ہے مین بچ جاؤن گا
س۔ چونکہ تمکو اپنا خیال کم تھا اور مہاراجہ صاحب کے بچانے کا زیادہ خیال تھا تمنے
دریافت کیا تھا کہ راؤجی وغیرہ نے کیا اظہار دیے۔ ج۔ مین شہر کی خبرین سنا کرتا تھا
جب تک سالم چھوٹا رہا وہ سب حال مجھسے آکر کہا کرتا تھا۔ س۔ تمنے اوس شنشی کا حال
بھی سنا ہوگا جسکا ذکر راؤجی نے کیا۔ ج۔ مین قید مین تھا کس طرح سنتا۔ س۔
لیکن مین اوسوقت کا ذکر کرتا ہون جب تم قید نتھے یعنے راؤجی کے اظہار اوسوقت لیے
تھے جب تم قید نہین ہوے تھے۔ ج۔ مین نے کچھ حال شنشی کا نہین سنا۔ س۔ کیا تم کہتے
ہو کہ مین نے نہین سنا کہ راؤجی کو شنشی دی گئی ہوشیار ہوکر جواب دو۔ ج۔ نہین
مجھسے کسنے ایسا ذکر نہین کیا۔ س۔ کسی شخص نے تم سے شنشی کا حال نہین کہا۔ ج۔
نہین کہا۔ س۔ تمنے پوڑیہ کا کچھ حال سنا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالی
گئی۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے سنا تھا کہ اوسمین سنکھیا تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ اور ایسا ہوا
ہیرا اوسمین ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اور یہ کہ راؤجی نے اسبات کا اقرار کیا ہے کہ بنے
زہر کی پوڑیہ کرنیل فیر صاحب کے گلاس مین ڈالدی اور اون کے مار ڈالنے کا ارادہ
کیا۔ ج۔ ہان مجھسے مہاراجہ صاحب نے کہا تھا۔ س۔ جب تمکو معلوم ہوا کہ راؤجی وغیرہ
زیر حراست ہین اور منجملہ اونھین لوگون کے تم بھی تھے تمنے وہ کاغذ جسمین اس قسم
کا ذکر تھا کسواسطے چاک نہین کرڈالے۔ ج۔ کیا۔ کون کاغذ اس معاملے کا تھا۔ س۔
مجھکو تمھارے اولٹے سوال کرنے سے تعجب نہین آیا تمنے بیان کیا ہے کہ کئی کاغذ اس
معاملے کے تھے۔ ج۔ کیا آپ اون کاغذات کی طرف اشارہ کرتے ہین جنکی نسبت مین
اظہار دے چکا ہون۔ س۔ کیا تمکو کچھ شک ہے کہ اون کاغذون کی طرف میرا اشارہ

اور ایسے حکمون پر مہاراجہ صاحب کی مہر بھی ہے۔ س۔ کوئی کاغذ دستخطی مہاراجہ صاحب کا تمھارے پاس ہے۔ ج۔ چار سال سے پریوٹ سکرٹری کا محکمہ میرے تعلق ہوا ہے۔ اوسوقت سے مہاراجہ صاحب نے کوئی کاغذ میرے محکمہ کا دستخط نہین کیا۔ س۔ لیکن مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ اگر پیشتر تغلب کا جرم قائم کیا جاتا تو تم کس طرح اپنی برات کرتے۔ ج۔ ایک ایک حساب پانچ جگھہ لکھا جاتا تھا مین اوسی سے ثابت کرتا کہ روپیہ صرف ہوا ہے مین نے تغلب نہین کیا۔ س۔ کچھہ رقمین مہاراجہ صاحب کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی بھی حساب مین ہین۔ ج۔ جب جمع خرچ کا نقشہ تیار ہوتا تھا تو مہاراجہ صاحب اوسپر دستخط کیا کرتے تھے یہ نقشہ مہاراجہ صاحب کے دستخطون کے واسطے ہر سال تیار ہوا کرتا تھا س۔ ایسے دستخط کا کوئی کاغذ تمھارے پاس ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تم اوسکو پیش کرسکتے ہو۔ ج۔ اگر آپ طلب کرین تو آسکتا ہے۔ س۔ بہتر اس امر کی نسبت پھر دیکھا جائیگا تم کو کبھی حساب کے جانچ ہونیکا اتفاق ہوا۔ ج۔ کس شخص سے۔ س۔ شاید کوئی شخص جانچ کرتا۔ ج قبل ہونے فرقی کے بجز مہاراجہ صاحب کے کوئی شخص میری حساب کی جانچ کرنیکا مجاز نتھا۔ س۔ پولیس نے تم سے کہدیا تھا کہ تمھاری حساب کی جانچ ہوگی ج۔ بعد فرقی کے پولیس نے مجھکو وہ کاغذ دیکھایا تھا جسپر سیاہی پڑی تھی اور کہا تھا کہ ان حسابات کی جانچ ہوگی۔ س۔ پولیس والون نے کیا تم سے یہ کہا تھا کہ خاص تمھارے حساب کی جانچ ہوگی۔ ج۔ پولیس نے یہ کہا تھا کہ عام حساب کی جانچ ہوگی۔ س۔ تمھاری تنخواہ کیا تھی ج میری تنخواہ دو سو روپیہ ماہواری تھی اور میرے بھائی کے چار سو روپیے ماہواری۔ س۔ مین دریافت کرتا ہون کہ تمنے یہ سب باتین کیونکر قبول کین اور تم تو اوسی روز گرفتار ہوے تھے جسروز کہ مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے تھے۔ ج۔ اوسی دن شام کو مین گرفتار ہوا تھا۔ س۔ تمکو معلوم ہوگا کہ راؤجی اور نرسو وغیرہ کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے ہین۔ ج۔ ہان مین یہ خبرین سنا کرتا تھا۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ خبرین بہت دلچسپ معلوم ہوا کرتی ہونگی۔ ج۔ مجھکو جو کچھہ خبر ملتی تھی مہاراجہ صاحب کو سنا دیتا تھا۔ س۔ لیکن خود تمکو تو یہ باتین پسند آتی ہونگی۔ ج۔ میری ذات خاص سے ان باتون کا تعلق نتھا۔ س۔ اس امر کی نسبت ہم آیندہ بحث کرینگے۔ لیکن جو نون

مہاراجہ صاحب تمپر یہ جرم قائم کرتے کہ تم اونکو لوٹتے ہو اور بغرض لوٹنے کے حساب کو تبدیل کرتے ہو تو تم کس طرح ثابت کرتے کہ ہمنے مہاراجہ صاحب کے حکم سے حساب کو تبدیل کیا۔
ج۔ جو روپیہ دیا جاتا تھا چار کتابون مین درج ہوتا تھا اور سوا اس کے دینے اور لینے والا روپے کا موجود تھا۔ س۔ تم اس حساب کے تبدیل کرنے مین مہاراجہ صاحب کی ہدایت کا ہونا کس طرح ظاہر کرسکتے تھے جو تم کہتے ہو وہ خود تمہارا زبانی بیان ہے۔
ج۔ سوا حکم زبانی مہاراجہ صاحب کے اور کچھ میرے پاس ثبوت نتھا۔ س۔ جو سوال مین تم سے کرتا ہون اوسکا یہ جواب نہین جو تمنے دیا مین دریافت کرتا ہون کہ بجز تمہارے بیان اور مہاراجہ صاحب کے حکم کے کوئی تحریر تمہارے پاس ہے۔ ج۔ ایسے ہی حکمون سے مہاراجہ صاحب کے لاکھون روپیے صرف ہوے ہین۔ س۔ اور حساب غلط کیا گیا۔
ج۔ جب کبھی غلط کرنے کا موقع ہوا۔ س۔ اور خود تمنے حساب کو غلط کیا۔ ج۔ بحکم مہاراجہ صاحب کے کارکن سے حساب غلط اور تبدیل کراویا گیا۔ س۔ لیکن مین تم سے یہ بات دریافت کرتا ہون تم اوسپر غور کرکے جواب دو کہ اگر تمپر مہاراجہ صاحب یا اور کوئی دوسرا شخص تہمت رکھتا کہ تم مہاراجہ صاحب کو لوٹے کھاتے ہو تو تم کسطرح سے ثابت کرتے کہ تمکو مہاراجہ صاحب نے اس طرح حساب غلط کرنے کا مجاز کیا تھا۔
ج۔ کاغذات سے خود ثابت ہوسکتا تھا۔ س۔ سوا کاغذات کے اور کسیطرح سے بھی ثابت ہوسکتا تھا۔ ج۔ کاغذ دہانید پر خود رسید لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمہارے پاس کوئی تحریر مہاراجہ صاحب کی ہے جسمین تمکو اونھون نے ایسا اختیار دیا ہو۔ ج۔ محافظ دفتر صاحب کے پاس ہوگی میرے پاس کوئی ایسی تحریر نہین ہے۔ س۔ مین چاہتا ہون کہ تم اس قسم کی کوئی تحریر پیش کرو جس سے معلوم ہو کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو اختیار دیا تھا کہ ایسی کتابون کو غلط کرو۔ ج۔ میرے پاس کوئی ایسی تحریر مہاراجہ صاحب کی نہین ہے۔ لیکن لکشمی بائی جو مہاراجہ صاحب کی تیسری رانی ہین اونکی لکھی ہوئی ہے۔ س۔ تمہارے پاس مہاراجہ صاحب کی کوئی دستخطی ایسی تحریر نہین ہے۔ ج۔ نہین۔ لکشمی بائی بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے دستخط کرتی تھین

مالوجی کی سالم کے نام درج تھی جب زہر دیے جانے کا غرغا پڑا اوسوقت
مین نے سیاہی ڈلوا دی تھی اسیطرح اور اور مقامات پر بھی جہان ایسی
رقمون کا ذکر تھا سیاہی ڈلوادی گئی تھی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے
اون پولندون کے کاغذون کو دیکھا اور جہان جہان سیاہی پڑی تھی
اوسکی تصدیق کی۔

ملول صاحب نے مترجم سے کہا کہ تم جابجا گواہ کا بیان چھوڑ جاتے ہو۔ گواہ نے بیان کیا
کہ جہان جہان سالم کا نام آیا تھا یا کسی خرچ کی تفصیل نہین کیجاتی تھی اوسپر مین سیاہی
ڈلوا دیتا تھا۔ یہ کل روپیہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے مین یا رزیڈنسی کے نوکرون
کو تقسیم کرنے مین صرف ہوا۔

سوالات جریح سرحنب بیلین طامن صاحب

س۔ تم کہتے ہو کہ جس قدر حساب تمنے بنائے وہ سب مصنوعی ہین ج۔ اکثر
مصنوعی ہین کل حساب مصنوعی نہین ہے اور دیدہ و دانستہ مصنوعی بنائے گئے۔
س۔ یہ حساب بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے مصنوعی بنائے گئے ج حسب الحکم
مہاراجہ صاحب کے بنائے گئے۔ س ایسے غلط حساب بنانے کیواسطے تمکو وقتاً فوقتاً حکم ملا
کرتا تھا یا خاص خاص حساب کے واسطے۔ ج جیسا موقع ہوتا تھا مجھکو حکم ملتا تھا مہاراجہ صاحب
سے مین پوچھ لیتا تھا کہ فلان امر مین کیا ہدایت ہے۔ س تم مہاراجہ صاحب سے
دریافت کرکے حساب غلط کیا کرتے تھے۔ ج۔ ہان جیسا موقع ہوتا تھا کیونکہ مہاراجہ صاحب
واقف ہوتے تھے جس کام کے واسطے کہ روپیہ دیا جاتا تھا۔ س تم واقف ہوتے تھے یا
مہاراجہ صاحب۔ ج۔ مہاراجہ صاحب۔ س جب تمنے مہاراجہ صاحب سے اجازت
لی اونھون نے اجازت دی تھی۔ ج۔ ہان۔ س اگر ان حسابات کی تحقیقات ہوتی تو تم
کس طرح ثابت کرسکتے تھے کہ حساب کے غلط کرنے کے واسطے تمنے مہاراجہ صاحب سے
اجازت حاصل کی۔ ج۔ اس سے زیادہ اور کیا ثابت کرتا کہ کل کام مہاراجہ صاحب
کی ہدایت سے کیا کرتا تھا۔ س یہ بیان تمھارا ہے مگر مین دریافت کرتا ہون کہ مثلاً

جب کرنیل فیر صاحب کے پھوڑا نکلا تھا مجھکو خوب یاد ہے ماہ ستمبر ۱۸۷۴ع تھا اس پھوڑے کا حال اسوجہ سے یاد ہے کہ سالم نے میرے روبرو مھاراجہ صاحب سے کہا تھا اور اوسنے اپنی اونگلی سے بتایا کہ ماتھے مین پھوڑا ہے کرنیل فیر صاحب راوجی سے مرہم لگوایا کرتے تھے راوجی نے ایک چٹکی سنکھیا کی مرہم مین ڈالدی تھی جب مرہم کے لگانے سے کرنیل فیر صاحب کے پھوڑے مین سوزش ہوی تو اونھون نے مرہم کے پہائے کو اوتار ڈالا تھا یہ بات سنکر مھاراجہ صاحب میرے روبرو کچھ نہین بولے جس زمانے مین کرنیل فیر صاحب کے یہ پھوڑا تھا تو مھاراجہ صاحب نے کچھ دوا بنانے کا مجھکو حکم دیا تھا اوسی زمانے مین سالم کو مینے سنکھیا دی تھی اور مھاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ حکیم صاحب کے پاس بڑے بڑے چوتے سانپ۔ اور کالے گھوڑے کا پیشاب بھیجدو وہ کچھ دوا بنا ئین گے مجھکو اور کچھ بات اوس روز کی جو مھاراجہ صاحب نے کہی ہو یاد نہین چنانچہ یہ سب چیزین مین نے منگا کر حکیم صاحب کے پاس بھیجدی تھین اور حکیم صاحب نے ایک شیشی مین کچھ دوا مین بنا کر دی تھین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس شیشی کی دوا کا نسخہ تو معلوم ہو گیا مگر دریافت کرو کہ اس شیشی پر ڈاٹ تھی یا نہین ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اس شیشی کا حال بیان کر سکتے ہو۔ گواہ نے جواب دیا کہ اونگلی کے برابر وہ شیشی تھی اوسکو گجا با میرے پاس لایا تھا مجھکو یاد نہین کہ اوس شیشی مین ڈاٹ تھا یا نہین۔ لیکن مینے اوس شیشی کی دوا کو دوسری گلاب کی شیشی مین رکھ دیا تھا اور اوس شیشی پر روئی اور موم بطور مواٹ کے لگا کر سالم کو دے دی تھی مین جانتا ہون کہ جو حال رزیڈنٹی مین گذرتا تھا اوسکی اطلاع مھاراجہ صاحب کو ہوا کرتی تھی راوجی بذریعہ سالم کے مھاراجہ صاحب کے پاس چٹھیان بھیجا کرتا تھا اور مین اون چٹھیون کو مھاراجہ صاحب کے روبرو پڑھ کر پھاڑ ڈالتا تھا چنانچہ گواہ کو کچھ چٹھیون کے پولندے دکھلائے گئے گواہ نے کہا کہ یہ روزنامچے ہین ایسے ایسے چار پولندے عدالت مین موجود تھے ایک پولندہ مین بابت ۱۸۷۴ع کا حساب ہے۔ یہ حساب مٹا ہوا ہے ایک کارکن نے میرے حکم سے اوسپر سیاہی ڈالدی تھی اوسکا نام بلونت راؤ ہے اور یہ راوجی کا بیٹا ہے۔ سیاہی ڈالنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ رقسم

کہ درمیان تمھارے اور نوراالدین بوہرہ کے کیا گفتگو ہوتی تھی گواہ نے بیان کیا کہ نورالدین نے مجھسے کہا کہ پہلی پوڑیا سنکھیا کی کسی کے نام درج نہین ہوئی ہے اور دوسری پوڑیہ میرے نام لکھی گئی ہے جس بوہرے کے پاس سے مین سنکھیا لایا تھا اوسنے کہا ہے کہ میری کتابین حساب کی ضبط ہوگئین اور رزیڈنسی کو گئی ہین اگر تم چاہتے ہو کہ سنکھیا کا فروخت ہونا پوشیدہ رہے تو دوسو روپیے مجھکو دو اور مین اوس بوہرہ کو دیدون تاکہ وہ میرا نام نہ بتائے۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ کیا حضور ایسی بات سننے کے مجاز ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان مجھکو اختیار ہے کیونکہ ان باتون سے دریافت ہوگا کہ درحقیقت کیا حال گذرا۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ حضور اس حال کو سنکر بطور شہادت کے تصور کرتے ہین مگر مین یہ باتین صرف گفتگو سمجھتا ہون کچھ شہادت نہین سمجھتا جو گفتگو مہاراجہ صاحب کے روبرو نہین ہوتی وہ سمجھی جاسکتی ہے کہ بنائی ہوئی ہے تاکہ ایک شخص دوسرے کو ماخوذ کرے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسیواسطے آپ گفتگو کرتے ہین کہ باتین بنائی ہوئی ہین۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین آپ کے روبرو یہ بات پیش کرتا ہون کہ عجب نہین جو یہ گفتگو بنائی ہوئی ہو ایسی باتون کی صداقت جبکہ دوسرا کوئی شخص وہان موجود نتھا کس طرح ہوسکتی ہے مگر چونکہ حضور اوسکو شہادت تصور کرتے ہین مین خاموش ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جبتک کہ ہر شخص کا حال نہ سنا جاے ایسے مقدمے کی تحقیقات مشکل ہے اور تاوقتیکہ ہر شخص کی بات نہ سنون گا میری سمجھ مین کس طرح آئے گا۔

گواہ نے بیان کیا کہ نورالدین بوہرہ سے مین نے کہا کہ دوسو روپیے تم اپنے پاس سے دیدو جب تمکو اسلحہ خانہ کا کام ملے گا اوسوقت یہ روپیہ مجرا ہوجاے گا نورالدین یہ بات سنکر چپ ہورہا اور پھر مین نے نورالدین کو نہین دیکھا۔ نورالدین نے مجھسے نہین کہا کہ وہ کس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا۔ مین نے مقام نوساری مین صرف ایک مرتبہ راوجی کو دیکھا تھا معلوم نہین کہ وہ گیکواڑ کے پاس آیا کرتا تھا یا نہین۔

سمجھ مین نہین آیا تھا اس لیے دریافت کرتا ہون - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے مجھے سناؤ - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جب مترجم خود نہین سمجھا ہے تو تم کیا سمجھوگے - گواہ نے بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ ان ہیرون کو دوائی کی مد مین درج حساب کرنا کیونکہ انکی خاک بنائی جاے گی چنانچہ اوسیطرح مین نے حساب مین درج کیا لیکن جب کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے کا شور غل ہوا تو مینے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ ہیرون کی خاک کس طرح ہوسکتی ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ تمنے خاک ہونا ہیرون کا لکھ دیا ہے مین نے کہا کہ ہان اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اوس ورق کو حساب سے نکال ڈالو چنانچہ اسیطرح مین نے نانا دتل سے مین نے صلاح لی اونھون نے کہا کہ جب مہاراجہ صاحب کا حکم ہے تو ایسا ہی کرو - مہاراجہ صاحب نے مجھکو یہ بھی حکم دیا کہ جب اس قسم کا خرچ لکھا کرو تو اس طرح اوسکو درج حساب کیا کرو کہ کسیکو اصل حال نہ معلوم ہوا کرے نورالدین بوہرہ سے جو دو مرتبہ سنکھیا لی گئی اوسکی قیمت نہین دی گئی صرف اس قدر اون سے وعدہ کیا گیا کہ سلحخانہ اونکو پھر سپرد کیا جاے جب کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے کا حال عام مین مشہور ہوا تو نورالدین بوہرہ نے مجھسے کہا کہ جس بوہرہ کی دکان سے سنکھیا لایا تھا وہ دو سو روپے مانگتا ہے -

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اوسنے کچھ اور بھی بیان کیا تھا -

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ایسے سوال سے مین عذر کرتا ہون کہ وہ باتین جو مہاراجہ صاحب کی غیبت مین ہوئین وہ داخل شہادت نہین ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ باتین اور کارروائی اوسوقت ہوی وہ سب داخل شہادت ہی - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ آپ کی راے مین یہ باتین داخل شہادت ہین -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان لائق سننے کے ہین اور جب اونکی تصدیق ہوجاے گی تو اوسوقت لائق شہادت کے بھی ہین - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین آپکی غرض سمجھا آپ چاہتے ہین کہ کل حال دریافت ہوجاے اوسکے بعد دیکھا جاے گا کہ قابل شہادت کے یہ باتین ہین یا نہین - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ سے مخاطب ہوکر کہا

تشریح ہے نہ سودا گر کا نام ہے۔ س کیا اسپر بھی تمھارے دستخط ہین۔ ج ہان۔ س کس شخص نے اس یادکار روپیہ پایا۔ ج۔ سالم عرب نے۔ س۔ کوئی چیز احمدآباد سے کھانے مین آئی تھی۔ ج نہین۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ۔ میرے نزدیک اگر یہ سب یادین گواہون کو دکھا کر شناخت کرائی جائین اور اون سے حلف لیا جاے تو مناسب ہے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا ہان میری راے بھی متفق ہے۔

مین نے ان یادداشتون کی فہرست بنائی ہے اور نشان حرف۔ ای سے تا کیو تک ان سب یادداشتون مین سات ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر جارڈین صاحب سے کہا جاے کہ وہ ان یادداشتونکی سلسلہ وار فہرست تیار کرین چار بجے عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز دوازدہم

گیارہ بجے کمیشن جمع ہوئی کل ممبران کمیشن اور حضور ملہار راؤ موجود تھے سہ پہر کے وقت عالیجناب مہاراجہ سیندہیا تشریف نہین لائے اور سر لویس پیلی صاحب تمام روز نہین آئے۔ ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار نے دعوے دربیت کا اظہار لینا شروع کیا صاحب موصوف نے گواہ سے دریافت کیا کہ تمنے ہمسے کل کہا تھا کہ دو دفعہ ناناجی وتل کے پاس سے مین نے ہیرے منگوائے تھے لیکن بیان کرو کہ اوسکی قیمت کے دینے کا کنے بندوبست کیا تھا۔ ج۔ بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے بندوبست کیا گیا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا تھا کہ ان ہیرون کی قیمت دیجاے چنانچہ اجازت ہوئی تھی کہ دیدو اوسوقت مین نے ہیرون کی قیمت دیدی۔ یہ روپیہ کسرات اور توفیر سے دیا گیا تھا لیکن اس روپیہ کو ہیرون کی قیمت مین دیا جانا درج حساب نہین ہوا بلکہ بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے حساب مین اس طرح لکھا گیا کہ برہمنون کے کہلانے کے واسطے روپیہ دیا گیا۔

جب گواہ سے ایک اور سوال کیا گیا تو مترجم گواہ سے کچھ باتین کرنے لگا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کیا کہتے ہو مترجم نے کہا کہ جو کچھ گواہ نے بیان کیا میری

یادداشت۔ بمبئی سے کچھ مال بشونتا ولد مہیپاتی یولی کی معرفت جو سرکار کا قاصد ہے آیا ہے لہذا حسب الحکم سرکار مفصلہ ذیل روپیہ نقد دیا گیا۔

کل کے بنے ہوے روپیے جو بازار سے خریدے گئے الے بٹہ بحساب ۱۸۔ ۳/۴ فیصدی ماہوار
میزان۔ الے ماہوار۔ سکہ بابا شاہی جو خزانے سے دیے گئے۔ الے۔ میزان ۳/۴ ماہوار
بروقت روپیہ پانے کے جو رسید بشونت راؤ نے داخل کی تھی اس کاغذ کے ساتھ رکھی گئی۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ان یادداشتوں کے پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے تاکہ ثابت ہو کہ وقتاً فوقتاً رزیڈنسی کے ملازمون کو روپیہ دیا گیا اور حساب مین دوسرے نام سے روپیہ درج ہوا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہان اسی بات کے ثابت کرنے کے واسطے یادین پیش کی گئین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ایڈوکیٹ جنرل ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ درحقیقت وقتاً فوقتاً روپیہ لوگون کو دیا گیا اور یادداشت مین دوسرے نام سے لکھا گیا چنانچہ اس گفتگو کے بعد یادمذکور مسل مین شامل کی گئی اور نشان حرف اے کا کیا گیا۔ اور گواہ نے بیان کیا کہ روزمرہ ہفتہ وار اور ماہواری اور سالانہ حساب بنکر پیش ہوا کرتا تھا۔ بلونت راؤ کارکن روزمرہ کا حساب رکھا کرتے تھے اور مین حسابات پر دستخط کیا کرتا تھا معلوم نہین کہ بشونت راؤ کی کیا تنخواہ ہے سو تنخواہ کے جس قدر سالم اور بشونت راؤ کو روپیہ دیا گیا وہ میرے محکمے سے دیا گیا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ جو یادداشتین پڑھین اسمین تم لکھتے ہو کہ بابت اسباب کے جو بمبئی سے آیا تم جانتے ہو کہ کون اسباب بمبئی سے آیا تھا۔ ج۔ کوئی اسباب نہین آیا تھا۔ س۔ پھر کیون لکھا گیا کہ بمبئی سے اسباب آیا۔ ج۔ اسواسطے لکھا گیا کہ رزیڈنسی کے سب نوکرون کو روپیہ دینا منظور تھا۔ س۔ تمکو کس طرح معلوم ہوا کہ رزیڈنسی کے نوکرون کو روپیہ دیا جاے گا۔ ج مہاراجہ صاحب نے ہدایت کی تھی کہ جب روپیہ رزیڈنسی کے نوکرون کو دیا جاوے تو وہ روپیہ اسطرح حساب مین لکھا جاے اگر مال آتا تو مہاراجہ صاحب اوس سوداگر کا نام لکھواتے جسکی دکان سے آتا تھا۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اور ایک یادگواہ کو دی اور دریافت کیا کہ یہ روپیہ بھی بشونت راؤ کو دیا گیا تھا۔ ج ہان دیکھیے ۱۴/۵ کی یہ وہانیدہے اسمین مال کی

عدالت برخاست کیجاے چنانچہ ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے گئے۔
جب ٹفن کھاکر واپس آئے تو گواہ نے بیان کیا کہ بعد دیکھنے صندوق کے کاغذات کے میرا اظہار ہوا اوسوقت مسٹر رچی صاحب۔ سر لویس پیلی صاحب۔ کپتان جیکین صاحب۔ کپتان سی گریو صاحب۔ دونون خان بہادر۔ گجانند وتل۔ اور بلونت راو سکریٹر موجود تھے جب مین نے اپنا اظہار دیا تو سر لویس پیلی صاحب نے مجھسے میرے جرم کی معافی کا وعدہ کیا تھا کسی شخص نے مجھسے راوجی یا نرسو جمعدار کے اظہار کا حال بیان نہین کیا۔ چونکہ مین گورون کے پہرے مین تھا مجھے کون اطلاع دے سکتا تھا جس روز مجھکو سارٹیفکٹ ملا تو گجانند وتل اور دونون خان بہادر موجود تھے۔ گجانند نے مجھسے کہا کہ اگر سچ سچ بیان کروگے تو سرکار تمھارے قصور معاف کردے گی اور مجھکو ایک پرچہ بھی دکھایا سوا اس کے اوسوقت مجھسے کچھ نہین کہا۔ جب مین نوساری گیا تھا مین نے راوجی کو دیکھا تھا راوجی مہاراجہ صاحب کے غسلخانے کے پاس بیٹھا تھا سواے راوجی کے سالم اور مہاراجہ صاحب بھی بیٹھے تھے رات کے ۱۰ بجے ہون گے اور بموجب طلب مہاراجہ صاحب کے مین گیا تھا جب مین مہاراجہ صاحب کے پاس پہونچا تو مہاراجہ صاحب نے مجھکو ایک کاغذ دے کر کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ مین نے اوسکو پڑھا تو وہ عرضی جمنا بائی زوجہ کھانڈے راو متوفی کی طرف سے حضور گورنر کے نام تھی اوسوقت مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اس عرضی کی نقل لکھ لو جب مین نے نقل لکھ لی تو وہ عرضی راوجی کو واپس دی مین سب کاغذات مہاراجہ صاحب کے روبرو پڑھ کر سنایا کرتا تھا مین دکھنی زبان جانتا ہون اکثر حساب چھوٹے چھوٹے پرچون پر رہا کرتے تھے کوئی کتاب نہتھی اور جس شخص کو مہاراجہ روپیہ دلاتے تھے مین یاد بنا کر مہاراجہ صاحب کے دستخط کرالیا کرتا تھا مہاراجہ صاحب اکثر مجھکو زبانی حکم دیا کرتے تھے۔ ایک کاغذ جب گواہ کو دکھایا گیا تو اوسنے کہا کہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اوسکا مضمون یہ تھا۔
(سری لکشمی وغیرہ)۔ حساب تیسری ماہ شوال یعنے مھینا کرگ سرش سنمبت ۱۹۳۰ مطابق ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۸۷۴ع۔

کے اور کوئی شخص نتھا۔
گواہ نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ جب سالم اور بشونت راؤ رزیڈنسی کو چلے گئے تو شام کے وقت مہاراجہ صاحب سے پھر میری ملاقات ہوئی مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین نے دونون شخصون سے فہمایش کردی ہے کہ تم کسی بات کا اقرار نہ کرنا سوا اسبات کے اور جو کچھ مہاراجہ صاحب نے کہا مجھکو یاد نہین جس روز مہاراجہ صاحب گرفتار ہوے اوسی روز مین بھی شام کے وقت گرفتار ہوا۔ ۹ بجے ایک پہرہ آیا محل کے کمرے بند کردیئے گئے اور ہر ایک جگھہ پہرا کھڑا ہوگیا۔ جیکسن صاحب اور گجانند وتل نے مجھسے کہا کہ تم اپنے دفتر مین چلو تاکہ تمھارے روبرو ہر ایک چیز بند کرکے مہر لگادیجاے جو وقت ہر ایک چیز پر مہر لگائی گئی مین بھی موجود تھا بعد اوس کے مین اپنے گھر چلا آیا لیکن فوراً پھر میری طلبی ہوئی اور سپاہی کی کچہری مین مجھکو قید کیا چنانچہ دو روز تک حوالات مین رہا وہان صرف چوکیداردن کا پہرہ تھا سپاہی نتھے وہان سے فوجدار کے سپاہی مجھکو رزیڈنسی مین لائے اور گوردن کے پہرے مین ۱۶ روز تک قید رہا پھر پولیس کے سپرد کیا گیا جبتک مین نے کسی بات کو قبول نہین کیا مجھپر گوردن کا پہرہ رہا جب مین نے اقبال کیا تو پولیس کے سپرد کیا گیا اول مرتبہ رزیڈنسی کے باغ کے نیچے میری طلبی ہوئی وہان دونون خان اور بلونت راؤ سکریٹر موجود تھے یہ بلونت راؤ کارکن تھا جو احمدآباد سے بلایا گیا تھا اور ایک شخص مسمی بھائو پونالر اور ایک سپاہی پولیس کا وہان موجود تھا جب مین وہان پہونچا تو خان بہادر نے کہا کہ مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہے کہ مین تمھارے صندوق کے کاغذ دیکھا چاہتا ہون اوس صندوق مین مہاراجہ صاحب کے بنک کے کاغذ تھے اوسپر میرے سامنے مہر لگائی گئی تھی اوسپر بڑی بڑی مہرین تھین اور سب مسلم تھین مین نے پولیس سے کچھ نہین کہا مگر پولیس کے لوگون نے مجھسے کہا تھا کہ اگر تم اقبال کروگے تو تمھارے حق مین بہتر ہوگا وہ لوگ آدہ گھنٹہ تک صندوق کے کاغذ دیکھتے رہے۔ اوسکے بعد پھر مین گوردن کے پہرے مین سپرد کیا گیا بلونت راؤ اور بھائو پونا کر اور دونون خان بہادر نے دیکھا تھا ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین کھانے کا وقت آگیا اگر اجازت ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے

جب مسٹر سوٹر صاحب بڑودے مین آئے تھے تو تمام شہر مین اون کے آنے کی خبر ہو گئی تھی
اون کے آنے کے بعد مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے کچھ گفتگو زہر دیے جانے کی ہوئی تھی۔
اول راؤجی گرفتار ہوا مگر چھوٹ رہا ہو گیا اوسکو سنکر مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ جو شخص
بانی مبانی تھا وہ چھوٹ گیا اب کچھ ڈر نہین ہے۔ لیکن مجھکو یاد نہین ہے کہ یہ باتین مجھسے
اور مہاراجہ صاحب سے کس روز ہوئی تھین اس قدر یاد ہے کہ سوٹر صاحب کے آنے
کے بعد گفتگو ہوئی تھی جب راؤجی دوبارہ گرفتار ہوا تب بھی مجھکو خبر ہوئی تھی اور مین نے یہ بھی سنا تھا کہ اوسنے
اقبال کیا چنانچہ مہاراجہ صاحب کو مین نے یہ خبر پہونچائی مہاراجہ صاحب نے اوس کے جواب مین کہا
کہ مین نے بھی ایسا ہی سنا ہے جب راؤجی نے اقبال کیا تو اوسکو اوسکی بریت کا سارٹیفکیٹ
دیا گیا مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے اسبارہ مین گفتگو ہوئی تھی مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا
تھا کہ اگر یہان کوئی تحقیقات ہو تو ہرگز کسی بات کو قبول نہ کرنا مجھکو اور کچھ مہاراجہ صاحب
کی گفتگو یاد نہین ہے مجھکو سالم اور رشونت راؤ کے گرفتار ہونے کی تاریخ البتہ یاد ہے۔
۱۵۔ مارچ ۱۸۷۵ء تھی۔ مترجم نے کہا کہ یہ تاریخ ۴۳۔ دسمبر کے مطابق ہے۔ قبل گرفتاری
راؤجی اور سالم کے صاحب رزیڈنٹ نے مہاراجہ صاحب کو لکھا تھا کہ اونکو ہمارے پاس
بھیجدو جب یہ تحریر مہاراجہ صاحب کی مہاراجہ صاحب کے پاس مین لے گیا تو مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ ہمنے سالم اور رشونت راؤ کو بھی بھیجدیا ہے مہاراجہ صاحب نے اوسوقت مجھسے
نہین کہا کہ اون دونون کو کسواسطے بھیجدیا ہے مگر بعدہ مجھسے کہا کہ مین نے دونون کو فہمایش
کرکے بھیجا ہے کہ ہرگز کسی بات کا اقبال نہ کرنا سوا اس گفتگو کے اور کوئی بات مہاراجہ صاحب
نے مجھسے نہین کہی۔ اوسوقت سالم اور رشونت راؤ رزیڈنسی کو گئے اور پھر واپس آئے۔
اوسی روز سر لویس پیلی صاحب رزیڈنٹ کا حکم آیا کہ سالم اور رشونت راؤ کو بھیجدو
قبل جانے رزیڈنسی کے مین نے اونکو دیکھا تھا وہ اوپر کی چھت پر نانا کنولکر کے پاس تھے
جب نانا کنولکر مجھکو ملے تو مجھسے کہا۔
مسٹر برمنن صاحب نے کہا کہ ہم دریافت نہین کرتے کہ اونھون نے تم سے کیا کہا۔
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کوئی اور شخص بھی اوسوقت موجود تھا۔ ج۔ سوائے نانا کنولکر

روٹی پکا رہی ہے اوسمین ڈالدے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ معلوم نہین کہ سالم نے راؤجی سے پوڑیون کو لے کر پھینکدیا ہے یا نہین۔ اور بڑی خرابی کی بات ہوی ہے دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے جسوقت گاڑی میرے مکان کے قریب پہونچی مہاراجہ صاحب نے مجھکو وہان اوتار دیا اوس روز مہاراجہ صاحب سے اور کچھ باتون کا ہونا اسبارہ مین یاد نہین۔ دوشنبہ کے روز ۱۱ بجے کھانا کھاکر مہاراجہ صاحب کے محل کو مین گیا وہان جاکر دیکھا کہ مہاراجہ صاحب لکشمی بائی کے پلنگ پر بیٹھے ہوے ہین اور نانا کنولکر سے زہر کی باتین کر رہے ہین مگر مین نے یہ نہین سنا کہ وہ کیا باتین تھین کیونکہ مین پانچ چھ قدم کے فاصلے پر تھا اور نہ مین اون باتون مین شریک ہوا بعد اسکے مہاراجہ صاحب اور نانا اور مین گاڑی مین سوار ہوکر گھوڑ دوڑ کو گئے راستہ مین مہاراجہ صاحب اور نانا کنولکر نے مجھ سے کہا کہ اسبات کی خوب خبر رکھنا اور جو جو خبرین معلوم ہوا کرین اوسکی اطلاع مجھکو دیا کرنا مین نے اپنے مکان پر واپس آکر کئی آدمیون سے زہر کے دیے جانے کا حال دریافت کیا جو کچھ مین نے سنا تھا دوسرے روز صبح کو مہاراجہ صاحب کو اوسکی اطلاع دی۔ مین نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ راؤجی کا پتہ نہین ہے شاید کہین بھاگ گیا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ راؤجی اگرچہ بڑا ہوشیار ہے لیکن جھوٹا بھی ہے اوسوقت مجھسے اور کچھ نہین کہا منگل کے روز مین نے سالم اور رگھوناتھ راؤ کو مہاراجہ صاحب کے پاس محل مین دیکھا مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ زہر کے دینے کا حال دریافت کرکے مجھسے بیان کرو اوس روز مجھسے اور مہاراجہ صاحب سے زہر کے مقدمے مین باتین ہوئین جب کرنیل فیر صاحب کی جگہہ سر لویس پیلی صاحب مقرر ہوکر آئے مجھکو خوب یاد ہے کہ ایک روز مہاراجہ صاحب مجھکو سر لویس پیلی صاحب کے سامنے لے گئے تھے اور صاحب موصوف کے روبرو اس امر کی شہادت مجھسے دلائی کہ مہاراجہ صاحب کی باتین مسمی نراین کانجی پاندرے سے ہوئین مجھکو مہاراجہ صاحب نے سر لویس پیلی صاحب کے روبرو پیش کیا مگر اوس روز مجھسے اور صاحب موصوف سے کچھ باتین نہین ہوئین نہ کچھ زہر کا ذکر آیا اوس روز راؤجی کو مینے نہین دیکھا صرف ایک مرتبہ پنشنر مقام نوساری مین میری اوس سے ملاقات ہوئی تھی

سے دوسری مین دوا کو کیا تھا یہ چھوٹی شیشی جسمین دوا تھی مین نے اپنے پاس رکھ لی
دوسرے روز حسب ہدایت مہاراجہ صاحب کے شیشی سالم کو دیدی وہ دن دسہرے کے
تھے بعد چند روز کے مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ایک تولہ ہیرا اور دو تولہ سنکھیا
منگاؤ چنانچہ نورالدین بوہرہ سے سنکھیا لینے کے واسطے مین خود اوس کے مکان پر گیا اور
سنکھیا لے کر سالم کو دیدی اور ایک تولہ ہیرے مین تین ماشہ پسا ہوا ہیرا تھا اور ۹ ماشے
ہیرے کے ٹکرے تھے مین نے پوڑیہ کھول کر انھین دیکھی یہ بات مان جی کے کہنے سے معلوم ہوئی
تھی۔ مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ ہیرے کی پوڑیہ بشونت راؤ کو دے دو اور مہاراجہ صاحب
نے کہا تھا کہ ان ہیرون کی سوامی اکلکوٹ کے تاج کے واسطے ضرورت ہے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ سوامی کے کیا معنے ہین۔ مترجم نے کہا کہ سوامی اول درجہ
کے پوجاری کو کہتے ہین۔ گواہ نے کہا کہ وہ پوڑیہ بشونت راؤ کو مین نے دیدی مین نے بشونت راؤ
سے پوچھا کہ ان ہیرون کا کیا ہوا گا بشونت راؤ نے جواب دیا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر مین
ملا کر دیا جاے گا مین نے اس قدر کہا تھا کہ یہ بات نہایت بری ہے اور مین نے کچھ نہین کہا۔
مین نے ۲۶ اکتوبر کو سنا تھا کہ زہر دیے جانے کا حیلہ کیا گیا جب سے کہ بشونت راؤ کو
ہیرے دیے اوسکے آٹھ دس روز بعد دوشنبہ کے روز مین نے یہ خبر سنی تھی مین مہاراجہ
صاحب کے ہمراہ آٹھ بجے رزیڈنسی کو گیا لیکن راستہ مین شیواکے دہرم سالے پر اوتر پڑا
اور مہاراجہ صاحب کی واپسی تک وہان ٹھہرا رہا جب مہاراجہ صاحب رزیڈنسی سے واپس
آئے تو مجھکو اپنی گاڑی مین بٹھا لیا اور مجھکو میرے مکان پر اوتار دیا راستہ مین مہاراجہ
نے مجھسے کہا کہ رزیڈنسی مین ایک شور غل مچ رہا ہے مین نے پوچھا کہ کس سبب سے یہ شور
غل ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو میرے پاس ہر روز آتا تھا مگر آج نہین آیا راؤ جی
نے جلدی کر کے ڈالدیا مین نے پوچھا کہ کیا ڈالدیا تھا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ نرسو
ڈیوڑھی پر بیٹھا رہا کرتا تھا جب کوئی آتا تھا تو وہ شیشی بجا دیا کرتا تھا آج نرسو نہ تھا۔
پس اسیوجہ سے آج رزیڈنسی مین شور غل مچ رہا ہے مہاراجہ صاحب نے مجھسے یہ بھی کہا
کہ سالم راؤجی کے مکان کو دوڑا گیا ہے تاکہ وہ پوڑیون کو لائے اور جہان ایک بوڑھیا

سے کچھ باتین کرکے مین سنکھیا دون گا۔ ہرفرجی ودما فوجدار تھا یہ سنکر مہاراجہ صاحب نے کہا کہ لشکر سے منگالو مین نے کہا کہ اگر آپ لشکر سے سنکھیا منگوائین گے تو اجازتی پروانہ بھیجا جاے گا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ کوشش کرکے کہین سے سنکھیا منگواؤ اور کہا کہ نورالدین بوہرہ سے منگواؤ (نورالدین مہاراجہ صاحب کے سلح خانہ مین پنشنر نوکر تھا)۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سلح خانہ کیا معنے۔ کیا دوائی خانہ کو کہتے ہین۔ مترجم نے کہا ہان۔

گواہ نے بیان کیا کہ اب دوائی خانہ اسلحہ خانے مین ہے یہ سلحہ خانہ اوس کمرے کے قریب ہے جہان مہاراجہ صاحب سویا کرتے ہین۔ چند روز کے بعد مہاراجہ صاحب نے کہا کہ ایک تولہ ہیرا منگواؤ جب مین نے نورالدین بوہرہ کو سنکھیا کے واسطے لکھا تو وہ ایک پوڑیہ مین سنکھیا لایا مین نے اوس پوڑیہ کو نہین کھولا اور مہاراجہ صاحب سے دریافت کیا کہ اسکو کیا کیا جاے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ وہ سالم کو دے دو وہ گھوڑون کی خارش کی دوائین بنائے گا چنانچہ مین نے وہ پوڑیہ سالم کو دیدی۔

بعد اسکے مہاراجہ صاحب نے مجھے پھر کہا کہ ایک تولہ ہیرا منگاؤ شاید یہ سنکھیا منگانے سے آٹھ دس روز بعد مجھے کہا تھا چنانچہ مین نے نانا دتل سے ہیرا منگاکر موجب حکم مہاراجہ صاحب کے بشونت راؤ کو دے دیے آٹھ دس روز بعد مجھے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یہ شیشی حکیم کے پاس سے آئی ہے یہ سالم کو دیدینا یہ شیشی رات کے وقت مہاراجہ صاحب نے مسمی گجابا کے ہاتھ میرے پاس بھیجی گجابا مذکور نانا کنولکر کا نوکر ہے نانا کنولکر مہاراجہ صاحب کے سامے ہین چونکہ وہ شیشی رات کے وقت آئی تھی معلوم نہین اوسمین کیا تھا۔ مسٹر ملول صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ پرتنی دی کے کیا معنے ہین مترجم نے جواب دیا کہ اس لفظ کے معنے وزیر کے ہین۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ گواہ نے کہا تھا کہ نانا کنولکر مہاراجہ صاحب کے سامے ہین اور مورونی وزیر بھی ہین۔ مترجم نے کہا ہان۔

بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ اونگلی کے برابر شیشی تھی مین نے بہ دواد دیدی شیشی مین کرکی جسمین پہلے گلاب کا عطر تھا گواہ نے شیشی کو دو پوڑیہ کے برابر نشان کیا گجابا مذکور نے ایک شیشی

سب لوگ پھاٹک سے آیا کرتے تھے مگر اکثر لوگ جو بنج کی کچہری مین مہاراجہ صاحب کے پاس آتے وہ نیچے کے زینے سے آیا کرتے تھے۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین گواہ کا مطلق بیان نہین سننا یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب بھی نہ سنتے ہون گے گواہ سے کہا جاے کہ زور سے بیان کرے حکم ہوا کہ گواہ بہ آواز بلند بیان کرے۔ گواہ نے بیان کیا کہ لوگ گدی کے کمرے مین جایا کرتے ہین اونکی آمد رفت مگنا س دروازے سے تھی۔ ایک اور دروازہ نظر باغ کی طرف سے تھا وہ خاص دروازہ مشہور ہے مین بشونت راؤ کو جانتا ہون وہ بطور جاسوس کے مہاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا مین سالم سے بھی واقف ہون وہ مہاراجہ صاحب کا ایک سوار ہے یہ دونون شخص دن کو مہاراجہ صاحب کی اردلی مین رہتے تھے اگر رات کو کچھ ضرورت ہوتی تھی تو بلائے جاتے تھے مجھکو یاد ہے کہ مہاراجہ صاحب نے مجھکو حکم دیا تھا کہ سالم کو سنکھیا کی پوڑیہ حوالہ کردو وہ ایام بہادر پد کے تھے مترجم سے دریافت کیا گیا کہ یہ کون دن ہوتے ہین اوسنے کہا کہ یہ دن ۲۶ ستمبر سے ۱۰ اکتوبر تک ہوتے ہین۔ گواہ نے بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے مجھکو حکم دیا کہ دو تولہ سنکھیا خارش کے واسطے منگاؤ۔ چنانچہ مین نے بموجب حکم مہاراجہ صاحب کے محکمۂ فوجداری کو لکھا اوسوقت ایک چٹھی گواہ کو دکھائی گئی اوسنے تصدیق کیا کہ وہ چٹھی یہی ہے اور اوسپر میرے ہی دستخط ہین۔ ایڈووکیٹ جنرل نے وہ چٹھی پڑہوائی اوسمین یہ لکھا تھا۔

بنام افسران راج سری حضور فوجداری۔ بعد رام رام کے معلوم ہو کہ گھوڑے کی خارش کے واسطے دو تولہ سنکھیا کی ضرورت ہے اجازت دو کہ سنکھیا منگائی جاے۔

دستخط۔ دمودر ترمبک خاصگی والہ۔ مورخہ بہادر پدو ۹ سمبت ۱۹۳۱

مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء۔

گواہ نے بیان کیا کہ ہان یہی تاریخ ہے جبکہ چٹھی لکھی گئی اور کہا جب فوجداری سے سنکھیا نہین آئی تو مین نے نرد تم پورہ سے سنکھیا طلب کی مگر قبل طلب کیے جانے کے کچھ باتین مہاراجہ صاحب نے مجھسے کی تھین مین نے کہا تھا کہ ہرمزجی دوبا کہتا ہے کہ مہاراجہ صاحب

اوسکی عادات اور طرح کی معلوم ہوتی ہین - جو شہادت راؤجی نے دی وہ بہت چالاکی
کے ساتھ دی - نرسونے کا نپ کا نپ کر گواہی دی اور اپنے قصور کو پوشیدہ کرنا چاہا
مگر دہودرپنت نہایت بد ذات اور ڈرپوک ہے جسوقت اوسنے گواہی دینا شروع کی
تو آہستہ آہستہ اور آنکھون کو نیچے کیے ہوے جواب دیتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے
دل مین نہایت محجوب ہے - لیکن سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوس سے کہا کہ زور
سے بیان کرو تاکہ مہاراجہ صاحب بھی تمھارے اظہار کو سنین اور سر اوٹھاکر مہاراجہ
صاحب سے چار آنکھین کرو اور اظہار دو یہ سنکر اوسنے سر اوٹھایا اور بلند آواز سے
بولنے لگا - سر لویس پیلی صاحب (رزیڈنٹ) نے جو کہا تھا کہ دہودرپنت کے اظہار
قابل سماعت اور کارآمد ہین درحقیقت اونھون نے صحیح کہا تھا - ایڈوکیٹ جنرل نے
اوسکے اظہار لیے اور اوسنے مفصلہ ذیل اظہار دیا

میرا نام دہودر ترمبک یا دہودرپنت ہے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مترجم سے
کہا کہ گواہ سے کہو کہ خوب زور سے بولے تاکہ حضور مہرراؤ بھی سنین -

گواہ نے بیان کیا کہ مین برہمن ہون اور حضور گائکواڑ کا پربوٹ سکرٹری تھا مجھکو اس
عہدے پر تین یا ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا مجھکو کل سپاہیون اور کسبیون وغیرہ کی
تنخواہ تقسیم کرنے کا کام سپرد تھا چڑیاخانہ کی نوکرون کی تنخواہ بھی مین تقسیم کرتا تھا
بموجب حکم گائکواڑ کے یہ سب روپیہ تقسیم کیا جاتا تھا مین لڑی پول کے دروازے پر رہا
کرتا تھا اور نج کی کچہری اپنے مکان مین کیا کرتا تھا اس کچہری مین پچیس محرر میرے ماتحت
تھے مادہورا ؤرام کرشنا سر دفتر تھا - ایک شخص جسکا نام ناناجی توتل ہے جواہرخانے کا
کلرک تھا اور ایک اور شخص جسکا نام بلونت راؤجی ہے خزانچی تھا مسمی ابا جی رام چندر
میرا سررشتہ دار تھا مین صبح کے ۷ بجے محل مین جاتا تھا اور رات کے دس بجے تک وہان
رہتا تھا مگر سہ پہر کے وقت کھانا کھانے کے واسطے اپنے مکان پر آیا کرتا تھا - مین گائکواڑ کے
محل مین جس قدر کمرے ہین سب کو جانتا ہون مہاراجہ گائکواڑ محل کے چوتھے درجہ پر رہا کرتے
تھے جس شخص کو کہ کوئی خاص کام ہوتا تھا وہ پیچھے کے راستہ سے آتا تھا اور دربار کے

کہ کچھ خبرین لایا کرتا تھا اور صاحب رزیڈنٹ گیکوار کی کارروائیون سے اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج مین جانتا ہون کہ اکثر باتون کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ س۔ کوئی اور شخص بھی اطلاع دیا کرتا تھا۔ ج۔ ہان اور لوگ بھی اطلاع دیا کرتے تھے۔ س کیا بھاؤ بونا کر نے بھی کبھی کوئی خبر دی تھی۔ ج۔ نہین۔ س رزیڈنسی مین سنکھیا یا کوئی تانبے کا زہر رہتا تھا۔ ج مین نے کبھی نہین دیکھا۔ س آپ نے کبھی کسی کام کے واسطے سنکھیا نہین منگوائی ج کبھی نہین۔ س۔ آپ کے حکم سے کبھی سنکھیا نہین آئی۔ ج کبھی نہین آئی۔ س۔ کیا اس حملہ کے بعد بھی نہین آئی۔ ج۔ نہین آئی۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل

س۔ آپ کہتے ہین کہ بھاؤ پونا کر کلکٹر سورت کا نوکر تھا کیا وہ ذوالفقار علی نابالغ کے علاقہ کا جو بڑودے مین ہے انتظام کرتا تھا۔ ج ہان۔ س آپ نے سارجنٹ بیلین ٹائین صاحب سے کہا کہ سنکھیا آپ کے حکم سے کبھی نہین آئی۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ ۹۔ نومبر یا اوسکے بعد کبھی نہین آئی۔ ج نہین آئی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اور گواہون کی شہادت بہت طویل ہے اور چار بج گئے ہین اب برخاست ہونا چاہیے چنانچہ کمیشن برخاست ہوئی۔

اجلاس روز یازدہم

آج کے روز بوقت ۱۱ بجے اجلاس کمیشن شروع ہوا۔ کل ممبر اور سر لویس پیلی صاحب اور حضور ملھر راؤ موجود تھے لیکن بعد دوپہر کے حضور ملھر راؤ اور حضور مہاراجہ سیندہیا اور سر لویس پیلی صاحب چلے گئے۔

آج کے روز عدالت مین بہت بڑا ہجوم تھا صدہا آدمی دہودر پنت کے اظہار سننے کے واسطے آئے تھے جو تماشائی عدالت کمیشن مین آنے کے قابل نتھے وہ میدان مین کھڑے رہے۔ جسوقت دہودر پنت بلایا گیا تو وہ نہایت بیہودہ طور سے کمیشن مین حاضر ہوا۔ سبز مخمل کی مرزائی پہنے ہوے تھا یہ آدمی نہایت جسیم اور نالائق معلوم ہوتا ہے اوسکے چہرے کا نقشہ موٹا اور چیچک رو ہے اوسکی کھال مثل ہاتھی کی کھال کے کھردری ہے بہ نسبت اور گواہون کے

مجھکو یاد ہے کہ جب عبداللہ کا لڑکا مرا تھا تو وہ غیر حاضر ہو گئی تھی اور کرنیل فیر صاحب کو زہر دیے جانے سے چند روز پہلے بھی وہ غیر حاضر رہی تھی مجھکو ۱۶۔ دسمبر یاد ہے جب سوٹر صاحب آیا کے کمرے مین گئے تھے مین بھی اون کے ساتھ گیا تھا مین جانتا ہون کہ شاید گجانند شاستری اور خان بہادر اول اور خان بہادر دوم بھی سوٹر صاحب کے ہمراہ تھے جسوقت اونسے سوٹر صاحب سے کچھ کہا تھا مین موجود تھا اوسوقت وہ زیادہ بیمار معلوم ہوتی تھی۔ س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ آپ کو یاد ہے کہ اونسے کیا کہا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مین عذر کرتا ہون ایسے سوال کرنے کا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہارون مین سوالات ہوے تھے اگر اب بھی سوالات کیے جائین تو اونکی صداقت ہو جاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو وہی سوالات منظور ہین۔

صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ کوئی اور گواہ اون باتون کی تصدیق کے واسطے آسکتا ہے بعدہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اپنا عذر واپس لیا۔ س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ آیا نے سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا۔ ج۔ اونسے کہا تھا کہ مین کئی مرتبہ مہاراجہ صاحب کے محلون مین گئی اور مین نے روپیہ بھی پایا اونسے کچھ اور بھی بیان کیا تھا مگر مجھکو یاد نہین۔ ۱۶۔ دسمبر کو بڑودے سے مین روانہ ہوا۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ بھاتو یونا کر کو آپ خوب جانتے ہین۔ ج۔ ہان خوب جانتا ہون۔ س۔ وہ اکثر رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا۔ ج۔ ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ س۔ کس طرح کا وہ صاحب رزیڈنٹ کا نوکر تھا۔ ج۔ کورٹ آف وارڈس سے اوسکو تعلق تھا۔ اور مسٹر ہوپ صاحب کلکٹر سورت نے اوسکو رزیڈنسی مین بھیجا تھا۔ س۔ آپ میرا سوال نہین سمجھے۔ مین پوچھتا ہون کہ وہ رزیڈنسی مین نوکر تھا۔ ج۔ وہ رزیڈنسی مین نوکر نہ تھا بلکہ صاحب کلکٹر سورت کا نوکر تھا۔ س۔ اوسکو کوئی خاص خدمت صاحب رزیڈنٹ نے سپرد نہین کی تھی ج۔ نہین۔ س۔ اوسکو کچھ تنخواہ رزیڈنسی سے ملتی تھی۔ ج نہین۔ س۔ آپ جانتے ہین

ج۔ ایک چھوٹے کمرے مین ہو کر اوسکا زینہ ہے۔ س اوسمین چوتھا درجہ بھی ہے
ج۔ ہان ہوگا مین نے نہین دیکھا۔ س اس چوتھے درجہ پر کوئی زینہ ہے۔ ج۔
کوئی زینہ نہین ہے لوگ اوسپر آیا جایا کرتے ہین۔ س اون درجون پر کبھی تم گئے ہو۔
ج۔ ہان۔ س تم کہتے ہو کہ مین اب حراست مین ہون تم کس مقام پر رہا کرتے تھے۔
ج۔ جو گلی متصل چھاپہ دروازہ کے ہے۔ مین سیناپتی کی کچہری مین چھٹی پوس سدی
سے زیر حراست ہون۔ س کسکی حراست مین ہو۔ ج۔ اون سپاہیون کی حراست
مین ہون جو کچہری مین مقرر ہین۔ س گیکواڑ کے پولیس کے سپاہی۔ ج۔ ہان۔

اظہار مسٹر ہوی صاحب

مسٹر ہوی صاحب کے اظہار مسٹر اوزارلی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ
میرا نام آرتھر ولیم کرولی ہووی ہے نومبر گذشتہ مین رزیڈنسی بڑودہ کا قائم مقام
اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھا اور مکان رزیڈنسی مین رہا کرتا تھا ۹۔ تاریخ نومبر کی مجھکو
خوب یاد ہے اوسی روز علی الصباح ہواخوری کے واسطے گیا تھا ۵۔ بجے جب رزیڈنسی
کو واپس آیا تو سالم سوار اور بشونت راؤ اور مادہو راؤ مالی کو دیکھا یہ تینون آدمی
برامدے مین کھڑے تھے میری غرض یہ ہے کہ جہان آمدرفت کا دروازہ ہے مجھکو یاد
ہے کہ فیضو سالم سے باتین کرتا تھا جب ۹۔ بجے کپڑے پہن کر مین نکلا تو مین نے سنا کہ
کرنیل فیر صاحب کے شربت مین کچھ ڈالدیا گیا جب مہاراجہ صاحب چلے گئے اوسوقت
کرنیل فیر صاحب نے مجھسے یہ بات کہی تھی بعد اس کے نئے تحقیقات کے کرنے مین کرنیل
فیر صاحب کو مدد دی جس وقت راؤجی کا پٹہ لیا گیا مین موجود تھا۔ جب پٹہ مانگا گیا
تو اونسنے خود اوتار کر ایک کھونٹی پر کرنیل فیر صاحب کی بنج کی کچہری مین ٹنگا دیا۔ سماۃ
امینا آیا جسکے اظہار کمیشن مین ہو چکے ہین میری میم کی آیا ہے وہ میرے پاس اپریل یا
مئی سال گذشتہ سے نوکر ہے دو ایک مرتبہ آیا غیر حاضر ہوئی تھی مجھکو یاد نہین کہ وہ کس
کس روز غیر حاضر ہوئی۔ سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ چونکہ وہ اکثر غیر حاضر
رہی اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ غیر حاضر رہی گواہ نے پھر بیان کیا کہ

مین سالم کو بھی جانتا ہون وہ بھی مہاراجہ صاحب کا نوکر ہے کبھی مہاراجہ صاحب کے ساتھ یہ لوگ رہتے تھے اور کبھی نہین اور مین ایک اور شخص سے بھی واقف ہون جسکا نام دامودر ترمبک عرف دامودر پنت ہے یہ شخص گیکواڑ کا نوکر ہے وہ سپاہیون اور کارکنون کی تنخواہ تقسیم کیا کرتا تھا مجھکو یاد ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ صاحب نے مجھکو ایک کاغذ کے پڑہنے کے واسطے طلب کیا تھا وہ چھوٹی چٹھی تھی جس جگھہ مہاراجہ بیٹھے ہوے تھے بنچ پر یہ چٹھی پڑی ہوئی تھی جو لوگ مہاراجہ صاحب کے پاس کھڑے ہوے تھے اونمین سے ایک نے مجھسے کہا کہ تم اس چٹھی کو پڑہو چنانچہ مین نے اوسکو زور سے پڑہا جس طرح کہ مین اسوقت بول رہا ہون چٹھی کے پڑہنے کے بعد مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یہ چٹھی دامودر پنت کو دے دینا چنانچہ دوسرے روز مین نے چٹھی دیدی مجھکو معلوم نہین کہ وہ چٹھی کہان گئی یہ چٹھی گجراتی زبان مین لکھی ہوئی تھی جس قدر مجھکو مضمون یاد ہے بیان کرتا ہون اس چٹھی مین نہ تاریخ تھی نہ کسی کے دستخط تھے۔ اوسمین لکھا تھا کہ بھاؤ نوبا کو اور نوابصاحب کا کارکن باتین کرتے ہین مین گیکواڑ کے محل مین نظر باغ ہو کر جایا کرتا تھا

س کیا اس راستہ سے بچ کے لوگ جایا کرتے تھے۔ ج۔ بالاخانہ پر یہان کچہری ہے

س۔ میرے سوال کا جواب دو۔ ج ہان عام لوگ اسی راستہ سے جاتے تھے۔

سوالات جریح مسٹر برمنین صاحب

س۔ اوس کچہری کا حال بیان کرو۔ ج اس محل کے نیچے جو کوٹھریان ہین اون مین مال رہتا ہے اور اوس کے اوپر دوسری منزل پر جج صاحب کی کچہری ہے۔

س کیا تم حراست مین ہو۔ ج ہان۔ س اس جرم پر جسمین مہاراجہ صاحب کی چٹھی کو پڑہا

ج۔ ہان۔ س ۱۳۔ ۱۴۔ جنوری سے حراست مین ہو۔ ج مجھکو خوب یاد نہین پھر کہا کہ چٹھی پوس سدی سے حراست مین ہون۔ ایڈوکیٹ جنرل نے پھر دوبارہ اس گواہ کے اظہار لیے۔ س دوسری منزل سے جو اوپر کا مکان ہے اونمین بھی کچھ مال رہتا ہے۔ ج نہین وہ خالی رہتا ہے۔ س اوس محل مین تیسری منزل بھی ہے۔ ج ہان تین یا چار منزل ہین۔ س تم جانتے ہو کہ تیسری منزل پر کس طرف سے جاتے ہین

ج۔ تھوڑے دن تک اخیر گواہ کے ساتھ اور چند روز تک علیحدہ رکھا ایک ایک پولیس کے سپاہی کے پاس کئی کئی گواہ تھے۔ س۔ پھر وہان سے تم لوگ کہان گئے
ج۔ کرنیل بریٹن صاحب کے بنگلے کے پیچھے گئے۔ س۔ تم یہان سے کب گئے تھے۔
ج۔ محرم کی دوسری یا تیسری تاریخ کو۔ س۔ اوسوقت سے راؤجی تمھارے پاس ہے۔ ج ہان۔ س۔ نرسو کہان رہا۔ ج۔ ہندوستانی پلٹن کے گارد مین اور چند روز گورون کے پہرے مین رہا۔ س اوسکو کس مقام پر رکھا تھا ج جس جگھہ زرینڈسی مین گورون کا پہرہ رہتا ہے۔ س نرسو تمھارے چارج مین کبھی رہا۔ ج نہین۔ اظہار دینے کے واسطے وہ میرے پاس آیا کرتا تھا۔ س تمھارے چارج مین کبھی نہین رہا۔ ج نہین۔ س پس تمکو اوس معاملے سے کچھ تعلق نہین ہے جسمین تین بوہرہ حراست مین ہین۔ ج۔ گجانند و تل کو تعلق ہے۔ س جب راؤجی نے جمعدار کے روبرو اقبال کیا کہ اے بابا مین نے گلے گلے پانی مین قبول کیا اوسوقت جمعدار نے کچھ کہا تھا۔ ج اوسوقت کچھ نہین کہا جب راؤجی چلا گیا اوسوقت کہا تھا۔ س۔ اونے راؤجی سے کچھ بھی کہا تھا ج نہین۔ س۔ سر دنکر راؤ نے کہا کہ اس مقدمہ مین تحقیقات کرنے کا کون شخص مجاز تھا مسٹر سوٹر صاحب یا تم۔ ج۔ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو اختیار دیا تھا۔ س جب تمکو تحقیقات کرنے کا اختیار دیا تھا تو تمنے صاحب کے آنے سے پہلے پیٹی کو کیون پھاڑا
ج۔ کیونکہ مین نہین جانتا تھا کہ اوسمین پوڑیہ ہے یا نہین۔
بعد اسکے ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھہ گئے بعد واپسی ٹفن کے اظہار دسنت رام بھکاری کے لیے گئے۔

اظہار دسنت رام بھکاری رام

اس شخص کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین گیکواڑ کا نوکر ہون۔ بمبی اور بڑودہ اور سورت مین جو گیکواڑ کی دکانین ہین اونکا مین افسر ہون اونکا حساب میرے پاس رہتا ہے مین گیکواڑ کے محل مین رہتا تھا اور اکثر مہاراجہ صاحب کو دیکھا کرتا تھا۔ مین بشونت راؤ کو جانتا ہون وہ ملہار راؤ کے پاس بطور جاسوس کے نوکر ہے

ج - ہان - س - کیا اسوا سطے راؤجی کو تمنے بلایا تھا - ج - ہان - س کس وجہ سے
تمنے راؤجی کو بلایا تھا بیان کرو - ج مجھکو اور صاحب کو اوسپر بہت بڑا شبہہ تھا -
س - کس وجہ سے تمکو اوسپر شک تھا - ج مجھکو چارون طرف سے خبر ملی کہ راؤجی نے
بہت سا روپیہ صرف کیا اور اخیر مرتبہ اوس کمرے مین جہان کہ شربت رکھا تھا یہی شخص
آیا تھا - س تم کہتے ہو کہ صبح کے وقت تمنے اوس سے کچھ سوالات کیے تھے مگر اوسنے کچھ
جواب نہین دیا - ج - اوسوقت نہین دیا - س تمنے صبح سے شام تک پھر بھی کبھی دیکھا تھا - ج ہان - س تمنے اوسسے
سے باتین کی تھین - ج - نہین باتون کے کرنے کا وقت نہین تھا - س - اوس روز نرسو
گرفتار نہین کیا گیا - ج - نہین وہ کام پر تھا - س - کس کام پر - ج - بنگلہ کی حمعداری
پر - س کیا نرسو راؤجی کے ساتھ مع اور نوکرون کے حراست مین تھا - ج - نرسو میری
حراست مین نتھا - س کیا وہ اون نوکرون کے ساتھ تھا جو حراست مین تھے - ج - نہین -
س - ۲۲ - تاریخ کو کون کون شخص تمھاری حراست مین تھا - ج - میری حراست مین
کوئی شخص نتھا صرف تحقیقات کے واسطے میرے پاس لوگ آئے تھے - س بہرصورت وہ
لوگ آپ کے پاس تھے - ج - فیضو اور جگا جہان قید تھے اوس جگہ سے میرے پاس آئے تھے
س - اور کون شخص آیا تھا - ج - رامابریک جسکو کرنیل فیر صاحب نے قید کیا تھا -
س تم کہتے ہو کہ راؤجی تمھاری حراست مین ۲۲ - دسمبر سے ۲۸ - دسمبر تک رہا - ج -
ہان - س - سوا اوس روز کے جبکہ تمنے راؤجی اور نرسو کا مقابلہ کرایا تھا اور بھی
اون دونون مین کبھی باتین ہوئین - ج باتون کے کرنے کا حکم نتھا صرف ۲۴ - تاریخ
کو اون مین باتین ہوئی تھین - س - راؤجی نے سوا اس بات کے کہ بابا مین نے گلے
گلے پانی مین قبول کر دیا ہے اور بھی کچھ حمعدار سے کہا تھا - ج - نہین - س - یا کسی اور
شخص نے بھی حمعدار سے کہہ دیا تھا کہ راؤجی نے کیا کہا - ج - نہین - س - ۲۲ - دسمبر
سے کس مقام پر بڑودے مین قید تھا - ج - جہان ہم لوگ رہتے ہین - س - یہ مقام
کہان ہے - ج - اوس میدان مین ہم رہتے تھے جو رزیڈنسی کے نزدیک ہے - س
رزیڈنسی کے احاطے مین - ج - نہین احاطے کے قریب - س - تمنے اوسکو کس طرح رکھا

تحقیقات فی الحال ہوگی۔ س آپ مہربانی کرکے اسبات کو یاد رکھین کہ بڑا معاملہ اب درپیش ہے اور اوسکی تحقیقات ہو رہی ہے میرے سوال کا جواب دو۔ ج یہ ایک بات ہے وہ دوسری بات تھی۔ س مسٹر اکبر علی میرے سوال کا جواب دو کبھی کوشش کی گئی تھی کہ یہ دونون شخص دامودر پنت کے اظہار کی صداقت کرین۔ ج۔ ہان ہوئی تھی اور ہو رہی ہے (اسپر قہقہہ اوڑا) س میرے تمھارا مطلب یہ ہے کہ وہ جیلخانے بھیجدیے گئے۔ ج۔ ہان اظہار اون کے لیے جائین گے۔

سوالات ایڈوکیٹ جنرل۔

س۔ تم کہتے ہو کہ مینے اس پیٹی کو پھاڑ ڈالا تھا ج ہان۔ س۔ اس سے پہلے وہ سی ہوئی تھی۔ ج۔ ہان سی ہوئی تھی۔ س تمنے اوسکی سلائی کھولڈالی۔ ج ہان۔ س۔ تم کہتے ہو کہ جب تمنے پوڑیہ پائی تو مسٹر سوٹر صاحب قریب تھے بیان کرو کہ کس جگھہ تھے۔ ج۔ وہان سے دس قدم پر تھے۔ س کیسی کمرے مین یا کسی اور جگھہ۔ ج۔ دوسرے کمرے مین تھے چلمن درمیان مین پڑی ہوئی تھی س رزیڈنسی کے مکان مین۔ ج۔ ہان۔ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ تم ٹھہرو وہ ہاتھہ دھونے کے واسطے گئے تھے۔ س۔ جب تمنے سوٹر صاحب کو بلایا فورًا وہ آئے تھے۔ ج۔ ہان فورًا آگئے تھے س پیٹی کا تذکرہ اول تمنے راوجی سے کیا تھا یا راوجی نے تمسے کیا۔ ج۔ مین نے اول راوجی سے کہا تھا۔ س تمنے اول راوجی سے کب تذکرہ کیا۔ ج۔ جب راوجی نے مجھسے کہا کہ میرا قاعدہ تھا کہ زہر کی پوڑیان پیٹہ کی جیب مین رکھا کرتا تھا اوسوقت کہا تھا۔ س۔ کیا تمنے فورًا اوس پیٹہ کو منگایا۔ ج ہان۔ س قبل بھودر کے آنے کے یہ پیٹہ کبھی تمھارے قبضے مین رہا تھا۔ س مین نے اس پیٹہ کو دیکھا نھین تھا اور نہ بھودر سے کبھی ملاقات ہوئی تھی س جب تمنے پوڑیہ پیٹہ مین پائی تو تمنے سوٹر صاحب کا بلانا مناسب سمجھا۔ ج۔ ہان کیونکہ وہ بڑے افسر ہین۔ س تم کہتے ہو راوجی میرے پاس ۲۲ تاریخ کو آیا تھا۔ ج۔ ہان س وہ کس وقت تمھارے پاس آیا تھا۔ ج صبح کے ۸ بجے یا۔ میرے پاس آیا تھا س جب وہ تمھارے پاس آیا تھا تمنے اوس سے کچھ سوالات کیے تھے

س وہ لوگ کب تک گواہون کے ساتھہ جیلخانے مین رہے - ج - وہ لوگ گواہون سے علٰحدہ رہتے تھے - س - کی روز تک وہ جیلخانے مین رہے - ج - خان بہادر عبد العلی دونون کی تعداد جانتے ہین - س کبھی صاحب مجسٹریٹ کے روبرو وہ گئے تھے -

ج - مین نہین جانتا - س - تم جانتے ہو کہ مسٹر سوٹر صاحب یا اور کسی حاکم کے روبرو گئے تھے - ج - میرے روبرو کبھی نہین گئے - س - تمنے کبھی سنا تھا کہ وہ گئے تھے - ج - اگر مین سنتا تو آپ سے بیان کر دیتا - س - اونکی گواہی لینے کی آزمایش کرتے تھے اور جب وہ کچھہ بیان نہین کرتے تھے تو اونکو پھر تم جیلخانے بھیجدیا کرتے تھے - ج - اونکی شہادت کا حال راؤ بہادر گجانند وتل کو معلوم ہوگا - س - مسٹر اکبر علی کیا آپ بخوبی نہین جانتے کہ ان لوگون کے روبرو کوشش کی گئی اور حال دریافت کیا گیا اور دریافت کرتے کرتے تھک گئے تو آپ نے اونکو جیلخانہ بھیجدیا - ج - مجھکو یاد کرنے دیجیے - (گواہ چپ ہوا اور غور کرنے لگا) - س - آپ کو یاد ہوگا - ج - دھو درپنت نے نورالدین کے باپ کا نام لیا تھا - س - مین دھو درپنت کا کل حال جانتا ہون لیکن آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کیا آپ کے چارج مین گواہ تھے اور جب آپ کو اون گواہون سے کچھہ حال دریافت نہوا تو آپ نے اونکو جیلخانے بھیجدیا - ج - ہان اب مجھکو یاد آیا جیلخانے کے بھیجنے کی اونکی یہ وجہ تھی کہ سنکھیا کے مقدمہ کا اون سے کچھہ تعلق تھا - س - آپ کو یاد آگیا - ج - دھو درپنت نے کہا تھا کہ مین نے ایک بوہرہ کی دکان سے زہر خریدا تھا - س - دھو درپنت کے بیان پر ان دونون شخصون کے اظہار لیے گئے تھے - ج - مین نے بوہرون کے اظہار لیے تھے - س - مین دریافت کرتا ہون کہ پولیس نے اون کے اظہار لیے تھے - ج - ہان لیے تھے - س - کیا وہ تمھاری حراست مین تھے - ج - ہان - لیکن دوسرے جمعے مین - اوسپر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ دوسری کیا چیز مترجم نے زور سے کہا کہ خیمہ - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ خفامت ہو خفامت ہو مترجم نے کہا کہ مین صاف کہتا ہون مگر آپ سنتے نہین مین خفا نہین ہوتا ہون - س - کیا تمنے کوشش کی کہ دھو درپنت کے اظہار کی تصدیق ہو - ج - یہ بڑا معاملہ ہے اسکی

ج ہان - س - راؤجی اپنے مکان پر ملا تھا - ج اپنے مکان پر نہین بلکہ جہان ہمارے آدمی تھے - س - اوسکو تمھارے پاس لائے - ج - ہان لائے - س جب اون دونون کا مقابلہ ہوا تو کیا گفتگو ہوئی - ج - راؤجی نے کہا کہ اے بابا مین نے گلے گلے پانی مین قبول کر لیا - س اوس کے بعد جمعدارنے بھی قبول کیا - ج - ہان اوسوقت اوسنے کہا کہ اب صحیح صحیح حال تمکو بتاؤن گا - س کیا اوسنے اوس شام کو سب باتون کو اقبال کیا - ج مجھے نہین اقبال کیا ہیں - کس شخص سے اقبال کیا - ج مین نے اوس سے کہا کہ میرے روبرو تم کچھ بیان مت کرو صاحب کے پاس چلو - س اوسنے کوئی بات تمسے بھی کہی تھی - ج نہین - س مجھکو بتاؤ کہ تمھاری حراست مین اس جرم کے کس قدر قیدی ہین - ج میرے پاس گواہ ہین قیدی نہین ہین - س یعنے تمھارے پاس ایسے گواہ ہین کہ اونکو کبھی آنے جانے نہین دیتے ہو - ج ہان ایسے گواہ ہین کہ وہ کہین چلے نہ جائین تاکہ اون کے ملنے مین دقت نہو - س اونکی تعداد کیا ہے کتنے گواہ ہین اور کتنے قیدی ہین - ج - میرے پاس کوئی قیدی نہین ہے - س کتنے گواہ ہین - ج - بیس یا بائیس ہون گے اون کے نام کی میرے پاس فہرست ہے آپ دیکھین گے - س مین دیکھنا نہین چاہتا کیا تم ایک شخص کو جانتے ہو جسکا نام نورالدین بوہرہ ہے - ج ہان - س - نصیرالدین بوہرہ کو جانتے ہو - ج ہان - س - یہ دونون قید ہین - ج - میرے پاس قید نہین ہین وہ جیلخانے مین قید ہین - س کیا دونون جیلخانے مین ہین - ج ہان - س - تمھارے چارج مین ہین - ج - میرے چارج مین کیونکر ہو سکتے ہین وہ جیلخانے مین ہین - س کبھی تمھارے چارج مین وہ تھا - ج - وہ خان بہادر عبدالعلی اور راؤ بہادر گجانند وتل کے چارج مین تھے - س - اونکو حراست مین کون لایا تھا - ج جن دو آدمیونکا نام مینے ابھی لیا - س کیا یہ لوگ بھی اور گواہون کے ساتھ رہتے تھے - ج ہان مگر دوسری کوٹھری مین تھے - س یہ لوگ جیلخانے مین کب گئے تھے - ج - خان بہادر عبدالعلی جانتے ہین وہ آپ سے بیان کرین گے اونکی یادداشت مین تاریخ وغیرہ سب لکھی ہے - س لیکن مجھسے تم بیان کرو کہ وہ لوگ کب جیلخانے مین گئے تھے - ج - ۱۵ - یا ۲۰ - روز ہوے

سوال کا جواب دو کیا تم قسم کھا سکتے ہو کہ ۲۲- تاریخ کے بعد جب اوسنے تمھارے سامنے اظہار دیے تھے اوسوقت سے رزیڈنسی کے اور نوکرون کے پاس نہین گیا یہہ سوال صاف ہے اسکا جواب دو- ج- یہ شخص رزیڈنسی کے اور ملازمون کے پاس نہین گیا بلکہ وہ میرے چارج مین رہا- س- تم قسم کھا سکتے ہو کہ اوس روز اوس سے اور دوسرے کسی رزیڈنسی کے نوکر سے اوسکی باتین نہین ہوئین- ج- مین نہین کہہ سکتا کہ اوس سے کسی کی باتین ہوئین یا نہین لیکن میرے حکم سے اوسپر سپاہیون کا پہرہ مقرر کر دیا گیا تھا- س- شاید اس صورت مین اور نوکرون سے باتین کی ہون- ج- مین نہین جانتا مین کیونکر کہون- س- شاید اوسنے کی ہون- ج- مجھکو ایسے خیال کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے- س- تمکو ایسی خیال کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ اوسنے ایسی باتین کی ہون- ج- میرا حکم تھا کہ یہ شخص کسی سے باتین نہ کرنے پاوے- س- تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے ایسا حکم دیا تھا کہ وہ کسی سے باتین نہ کرنے پاوے- ج- ہان مین نے حکم دیا تھا کہ یہ قیدی کسی سے باتین نہ کرے لیکن یہان گواہ رکا اور کہا کہ ایک بات ہوئی تھی- س- وہ کیا بات تھی- ج- اس شخص سے اور جمعدار سے مقابلہ کرایا گیا تھا- س- کس نے اس شخص کو لاکر مقابلہ کرایا تھا- ج- مین نے اور راؤ بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے ایک سپاہی کو حکم دیا تھا کہ راؤجی کو لے آوے- س- جمعدار سے اوسوقت کیا کہا تھا- ج- اوسوقت وہ عبد العلی اور گجانند وتل میرے پاس موجود تھا- س- جب سپاہی راؤجی کو لایا تو تمنے جمعدار کا مقابلہ کرایا یہ مقابلہ کس طرح کرایا تھا مین سنا چاہتا ہون- ج- راؤ بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے جمعدار سے کہا کہ راؤجی نے سب باتون کا اقبال کیا اسواسطے مین نے راؤجی کو بلایا ہے- س- تمنے جمعدار سے اول یہ کہا کہ تم لوگون سے راؤجی نے اقبال کر لیا ہے- ج- ہان- س- لیکن یہ بھی تمنے اوس سے کہا تھا کہ کیا قبول کیا ہے- ج- نہین- س- اوسوقت تمنے راؤجی کو بلایا یا ج- راؤ بہادر گجانند وتل اور خان بہادر عبد العلی نے کہا تھا کہ اگر تم کہو تو راؤجی بلایا جاے جمعدار نے کہا کہ اگر چاہو بلا لو- س- اوسوقت راؤجی کو تمنے بلوایا-

ج۔ نہین۔ س تمنے اپنی قیمتی چیز کو کہان چھپایا تھا۔ ج جہان اور موقوف شدہ ملازم تھے۔ س۔ وہ کہان تھے۔ ج۔ رزیڈنسی کے باغ کے احاطے کے اندر رہتے تھے۔ س جب وہ تمھارے پاس آیا تو اوسنے زہر دینے سے اقبال کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ یہی بات صحیح ہے اور کل باتون کی ابتدا تم سے ہے اور تمکو بھی اسبات کی اطلاع تھی۔ ج۔ رزیڈنسی کے نوکر باہم جھگڑا کرتے تھے اون کے جھگڑنے مین یہ بات دریافت ہوئی۔ س۔ میرے سوال کا یہ جواب نہین ہے مین یہ دریافت کرتا ہون کہ تمکو اس امر کی پہلے سے اطلاع تھی یا نہین۔ ج۔ اوسنے میرے روبرو خود بخود اقرار کیا۔ س قبل اوسکے اقرار کرنے کے تمنے کوئی بات کسی سے ایسی نہین سنی تھی جس سے وہ مجرم ہوتا مسٹر اکبر علی خبردار ہوکر بیان کرو۔ ج۔ نہین مین نے کوئی ایسی بات نہین سنی تھی اس قدر سنا تھا کہ وہ روپیہ خوب اوڑا رہا ہے۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو کہ تمنے کچھ نہین سنا تھا۔ ج۔ کس بات کی قسم کھاؤن۔ س اس بات کی کہ وہ بھی زہر کے دینے مین شریک ہے۔ ج۔ یہ بات کسی سے نہین سنا تھا کہ وہ زہر کے دینے مین شریک ہے۔ س۔ تمنے کسی سے یہ بھی نہین سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملی تھین۔ ج۔ نہین۔ س ایک بات بھی تمنے نہین سنی۔ ج نہین۔ س۔ تمنے یہ بھی نہین سنا تھا کہ اوسکو زہر کی پوڑیان ملین جبکہ اوسنے تم سے بیان کیا یعنے اوسجگہ جہان وہ حراست مین تھا۔ ج جب اوسنے مجھ سے بیان کیا تو مین اوس کے پاس گیا تھا اس سے پہلے نہین گیا۔ س بعد اس کے بھی وہ اور نوکرون کے ساتھ قید رہا۔ ج۔ نہین دوسرے کمرے مین قید رہا۔ س تم کہتے ہو کہ اوسنے ۲۲۔ تاریخ کو بیان کیا۔ ج ہان۔ س۔ تم قسم کھا سکتے ہو جس روز سے کہ اوسنے زہر دینے کا اقرار کیا وہ اور نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا۔ س۔ ۲۲۔ تاریخ سے ۲۸۔ تاریخ تک وہ میرے چارج مین تھا۔ مین نے تم سے یہ سوال نہین کیا کیا تم قسم کھا سکتے ہو ۲۸۔ تاریخ کے بعد یہ شخص اور رزیڈنسی کے نوکرون سے علیحدہ رکھا گیا اور سب سے علیحدہ رہا۔ ج۔ ہان پھر وہ اپنے گھر کو نہین گیا۔ س۔ مسٹر اکبر علی مین نے کبھی پہلے ہندوستانی پولیس کے آدمیون سے سوالات نہین کیے ہین انگلستان مین اکثر اتفاق ہوا ہے میرے

کرچکا تھا۔س لیکن دیکھو تمنے جیب کو پھاڑا اور پوڑیہ نکالی کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ راؤجی نے اوسوقت تمسے کچھ بیان کیا تھا۔ ج۔ہان اوسوقت کچھ بیان کیا تھا۔ س۔ راؤجی نے اوسوقت تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔راؤجی نے مجھسے کہا کہ منجملہ اون پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کچھ دوا باقی رہ گئی تھی یہ دوا بھی اوسی مین سے ہے۔ س۔قبل آنے مسٹر سوٹر صاحب کے تمنے دریافت کر لیا تھا کہ اس پوڑیہ مین کیا ہے۔ ج۔ ہان اگر دریافت نہ کرتا تو کس طرح جیب کو پھاڑتا۔س۔اگر تم راؤجی سے نہ سنتے تو جیب کو نہ پھاڑتے لیکن مین جانتا ہون کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو اسواسطے بلایا تھا تاکہ وہ دیکھین اور دریافت کرین کہ اس جیب مین کیا چیز ہے۔ یا تم خود راوجی کے بیان سے جانتے تھے۔ج ہان۔س تمکو راؤجی کی بات پر اس قدر اعتماد تھا کہ بغیر پوڑیہ کے نکالے سوٹر صاحب کو بلایا تاکہ وہ خود آکر دیکھین کہ جیب مین کیا ہے۔ج۔ہان۔مین نے جیب کو نہین پھاڑا کیونکہ ہمارے صاحب قریب تھے۔س اب بتاؤ کہ راؤجی نے تم سے کہا تھا کہ مین نے ایک پوڑیہ اپنی پیٹی مین چھوڑ دی ہے یا تمنے صرف خفیہ دریافت کیا تھا ج۔ راؤجی نے صرف اس قدر کہا تھا کہ مین جیب مین پوڑیہ رکھا کرتا تھا۔ گواہ نے رک کر پھر بیان کیا کہ مین نے راؤجی سے دریافت کیا تھا کہ تمھاری پیٹی مین جیب ہے یا نہین۔س۔تمنے راؤجی سے یہ بات کبھی بیان نہین کی کہ مین نے کچھ حصہ زہر کا رہنے دیا اور ایک پوڑیہ زہر کی پیٹی مین ہے۔ ج۔ یہ بات اونسے مجھسے نہین کہی۔س۔راؤجی تمھاری حراست مین کب آیا۔ ج۔۲۲۔تاریخ کو آیا تھا۔س۔راؤجی کو تمھارے پاس کسنے بھیجا تھا۔ج خود مین نے اوسکو بلایا تھا مین نے خان بہادر عبد العلی اور راؤ بہادر اور گجانند وٹل کو بھیجا تھا۔س اوسکو کون لایا۔ج ایک سپاہی لایا تھا۔س۔ کیا اونسے ابتدا مین زہر دینے کا اقبال کیا تھا۔ ج۔ اول مرتبہ اقبال نہین کیا۔ س۔مین ایسا ہی خیال کرتا ہون۔ج خان بہادر عبد العلی اور گجانند وٹل سے اونسنے کچھ کہا تھا۔س قبل اوس روز کے آنے کے تمھارے پاس کتنی دیر وہ حراست مین رہا۔ ج۔ صبح کے آٹھ بجے سے اور شام کے سات بجے تک۔س۔وہ تمھاری حراست مین رہا

کو کیون بلایا تھا۔ ج اسواسطے بلایا تھا تاکہ وہ اپنے ہاتھ سے جیب کو کھولین۔ س۔ یہ غرض تھی کہ جس وقت پوڑیہ نکلے مسٹر سوٹر صاحب موجود ہون ج۔ ہان۔ س۔ تمھاری یہ غرض تھی کہ جسوقت پوڑیہ نکلے کوئی شخص بطور گواہ کے موجود ہو۔ ج۔ ہان چونکہ ہمارا افسر اعلی وہان موجود تھا اس لیے مین نے اونکو بلا لیا اگر نہوتے تو کچھہ ضرورت نتھی۔ س۔ پس تمھاری یہی غرض تھی اور گواہ ہونے کی کسیکی چندان ضرورت نتھی۔ ج۔ اگر مجھکو گواہ کی ضرورت ہوتی تو تین شخص اوسوقت موجود تھے۔ س وہ کون کون شخص تھے۔ ج۔ راوجی۔ س لیکن تم جانتے تھے کہ راوجی معتبر گواہ نہ تھا۔ ج۔ خان بہادر عبد العلی۔ راؤ بہادر گجانند وتل۔ اور مین خود تھا۔ س تمکو پوڑیہ کے ملنے کا کچھہ خیال نتھا۔ ج۔ نہین مجھکو صرف اس قدر خیال تھا کہ اس پیٹی سے اور کچھہ پتہ لگے۔ س۔ جب تمکو پوڑیہ ملی ہوگی تو بڑا تعجب ہوا ہوگا۔ ج۔ ہان جب راوجی نے اوسکا ہونا پیٹی مین بیان کیا تھا۔ س راوجی نے اوسوقت جبکہ تمکو پوڑیہ ملی کچھہ بیان نہین کیا۔ ج۔ مجھکو اوسوقت تک پوڑیہ مین کسی چیز کے ہونے کا خیال نتھا۔ س تمکو کچھہ بھی خیال تھا کہ اس پیٹی مین کاغذکی پوڑیہ ملے گی۔ ج۔ مجھکو کچھہ خیال نتھا لیکن پیٹی مین کوئی سخت شے معلوم ہوئی۔ س۔ بغیر جیب کے پھاڑے تمکو معلوم ہوگیا کہ جیب مین کاغذکی پوڑیہ ہے۔ ج اوسوقت تک کچھہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ کاغذکی پوڑیہ ہے۔ س لوگ مشہور کرتے ہین کہ تم بڑے چالاک آدمی ہو کیا تمکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ کاغذکی پوڑیہ ہے یا نہین ج۔ جب مین نے سخت چیز جیب مین دیکھی تو مجھکو نہین معلوم ہوتا تھا کہ اوسمین کیا چیز ہے س کیا تم یہ بھی نہین جانتے تھے کہ یہ کاغذ ہے۔ ج۔ ہان مجھکو کاغذ سا معلوم ہوا تھا۔ س۔ کیا تمکو یہ معلوم نہین ہوسکتا تھا کہ کسی شے پر کاغذ لپٹا ہوا ہے۔ ج نہین نہین معلوم ہوتا تھا کہ کاغذ مین کوئی چیز بند ہے۔ س۔ کیا تم اسقدر اوسوقت جانتے تھے کہ صرف کاغذ کا ٹکڑہ ہے۔ ج مجھکو معلوم نہین ہوا کہ صرف کاغذ ہے یا کاغذ کسی شے پر لپٹا ہوا ہے س۔ یا کوئی پوڑیہ سمجھے اسواسطے تمنے معلوم کرنے کے لیے جیب کو پھاڑ ڈالا۔ ج ہان س تمنے بعد جیب کے پھاڑنے کے راوجی کو بلایا۔ ج ہان جب راوجی بیان

کہ کس قدر پھاڑی تھی س۔ مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ تمنے جیب کو کسواسطے کاٹا
تھا۔ ج مین نے دیکھا تھا کہ کوئی چیز سخت رکھی ہے مین دیکھنا چاہتا تھا کہ اوسمین کیا
چیز ہے۔ س۔ مگر تم لکھتے ہو کہ مینے سوٹر صاحب کو بلا لیا تھا۔ ج۔ ہان بعد دیکھنے جیب کے
س۔ مگر جب تمنے دیکھا کہ جیب مین ایک پوڑیہ ہے تو مسٹر سوٹر صاحب کے بلانے کی ضرورت
کیا تھی اور قبل پیٹی کے پھاڑنے کے سوٹر صاحب کو تمنے کیون نہین بلایا۔ ج مجھکو بخوبی
پوڑیہ کے ہونے کا یقین تھا۔ س۔ مگر تم جانتے تھے کہ کوئی شے ہے کیونکہ اوس مقام پر تمھاری
انگلیان تھین۔ ج ہان مین جانتا تھا کہ کوئی سخت چیز ہے لیکن پوڑیہ کے ہونے کا
یقین نتھا۔ س جب تمنے جیب پھاڑکر پوڑیہ کو نکالا تھا تو اوسوقت بھی تمھاری واقفیت
ویسی ہی تھی جیسی کہ ابتدا مین تھی۔ ج۔ نہین اوسوقت معلوم ہوگیا تھا کہ پوڑیہ ہے
ابتدا کی نسبت میری واقفیت بڑہ گئی تھی۔ س سوٹر صاحب کے بلانے کی کیا حاجت
تھی اگر بلانا منظور تھا تو پہلے بخوبی دریافت کرلینا چاہیے تھا۔ ج مین نے سوٹر صاحب
کو صرف اس غرض سے بلایا تھا تاکہ اوسکو دیکھین کہ کوئی دوا ہے یا کیا چیز ہے۔ س۔
کیا یہ بات تم نہین جانتے تھے کہ مسٹر سوٹر صاحب بخوبی یقین کرینگے اور تمھارے بیان پر
اونکو کچھ نہوگا۔ ج۔ راوجی نے مجھسے پیشتر بیان کردیا تھا۔ س۔ ہان مین جانتا ہون کہ
راوجی نے تم سے کہدیا تھا لیکن مین یہ بات دریافت کرتا ہون کہ جب تمنے پیٹی کو پہاڑ ڈالا
اور تمھاری انگلیان اوس جگہ نہین جہان سے کہ پوڑیہ نکلی تو پھر کیا وجہ تھی کہ تمنے
پوڑیہ نہ نکالی اور مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا۔ ج۔ راوجی نے مجھسے کہا تھا
کہ منجملہ اون پوڑیون کے جو مجھکو ملی تھین کسیقدر دوا باقی ہے۔ س۔ میرے سوال کا جواب
دیجیے کہ تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو قبل نکالنے پوڑیہ کے کسواسطے بلایا۔ ج۔ ہان مین نے
پوڑیہ نہین نکالی بلکہ مسٹر سوٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا۔ س۔ شاید آپ کی یہ غرض
ہے کہ جب تمنے اس پوڑیہ کو ٹٹولا راوجی نے تم سے کچھ کہا۔ ج۔ نہین جب مینے پوڑیہ کو
ٹٹولا تو مین اور راوجی ایک ہی جگہ بیٹھے تھے۔ س۔ اوسوقت تمنے مسٹر سوٹر صاحب کو
بلایا۔ ج ہان۔ س۔ ابتک تمنے میرے سوال کا جواب نہین دیا۔ یعنے تمنے مسٹر سوٹر صاحب

کہ تمھارا پٹہ کہان ہے اونسے کہا بھودر کے پاس ہے اوسوقت ہم چار آدمی موجود تھے۔ خان بہادر۔ عبدالعلی۔ راؤ بہادر گجانند وتل۔ اور راوجی۔ اور جس مقام پر مسٹر سوٹر صاحب ٹھہرا کرتے ہین ہم بھی اوسی جگھہ یعنی رزیڈنسی کے بنگلے مین ٹھہرا کرتے تھے جب راوجی کا پٹہ بھودر سے منگوایا بھودر اوسکو لے کر آیا اور اونسے اپنے گلے سے اوتار کر مجھکو دیا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے نہین دیکھا کہ یہ لوگ کیونکر پٹہ کو پھنستے ہین اگر گواہ پہن کر دکھائے تو دیکھون چنانچہ گواہ نے پٹہ کو پہنکر دکھایا اور بیان کیا کہ پٹہ والے اس طرح پہنتے ہین جب مین نے بھودر سے پٹہ مانگا اونسے مجھکو اوتار کر اسطرح دیا مین نے اوسکو جابجا دیکھا اور ہر ایک مقام پر اوسکو ٹٹولا راوجی نے کہا کہ مین پوڑیونکو اوسی جیب مین رکھتا تھا جب ہر ایک جگھہ پر دیکھا تو میری اونگلی ایک جگھہ پر چلی گئی ٹٹولنے سے کوئی سخت چیز معلوم نہوئی اوسوقت مین نے مسٹر سوٹر صاحب کو بلایا اس پٹہ کی ایک جیب مین ایک میلہ کپڑا تھا بھودر نے اوسکو اپنا کپڑا بتایا ایک جیب مین تھوڑا سوت تھا جب مسٹر سوٹر صاحب آئے اون کے روبرو پوڑیہ نکالی گئی اس پوڑیہ مین مثل آٹے کے کوئی سفید چیز تھی چنانچہ مسٹر سوٹر صاحب نے اوسکو کھول کر دیکھا اور وہ اپنے ہمراہ لے گئے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ تم انگریزی بول سکتے ہو۔ ج۔ مین نہین بول سکتا ہون کیونکہ مین انگریزی نہین جانتا۔ س۔ حلفاً بیان کرتے ہو کہ تم کبھی انگریزی نہین بولتے۔ ج۔ جب مین انگریزی سے ناواقف ہون تو کس طرح بول سکتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سیدہا سادہا جواب دو کیا تم انگریزی بالکل نہین بول سکتے ج۔ نہین مین بالکل انگریزی نہین بولتا ہون۔ س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب پیٹی اوٹھا کر بولے اسی پاکٹ مین کہتے ہو کہ پوڑیہ ملی تھی۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب تمھارے پاس اول پیٹی آئی تو کہتے ہو کہ یہ جیب بھری ہوئی تھی۔ ج۔ نہین۔ س۔ دکھاؤ کہ یہ جیب تمنے کہان سے پھاڑی تھی۔ ج۔ گواہ نے پیٹی کو اوٹھا کر دیکھا یا کہ اسجگھہ سے۔ لیکن یہ نہین کہہ سکتا

داخل کرنے کے قابل ہین - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ پس معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل کرنے کے قابل نہین ہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا ہان میری راے یہی ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آپ اپنی یادداشت مین لکھ لیجیے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اسکو یادداشت مین لکھ لون گا لیکن آپ جانتے ہین کہ اس کمیشن کی اپیل نہین ہے آپ کو یہ کہنا نہ چاہیے تھا کہ مین اپنی یادداشت مین تحریر کرون - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے آپ سے صرف اس غرض سے عرض کیا کہ میری یہ گفتگو تحریر کرنی چاہیے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ کو مجھسے ایسی درخواست نہ کرنا چاہیے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا جو راے آپ کی ہو -

اظہار بھودر نرسی

بھودر نرسی بلایا گیا اور مسٹر انوزارتی صاحب نے اوسکے اظہار لیے - اوسنے بیان کیا کہ پہلے مین پٹہ والہ تھا مگر اب مین رزیڈنسی کا جمعدار ہون پچھلے مہینے مین میری ترقی ہوی ہے ۱۵ - دسمبر کو راوجی کا پٹہ مجھکو مسٹر ملین فرڈ صاحب نے جو رزیڈنسی کے ایک اسسٹنٹ تھے دیا تھا ۲۵ - دسمبر تک میرے پاس وہ پٹہ رہا یہ پٹہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا لیکن جب نہانے کو جاتا اوسوقت ڈیوڑہی مین رکھ جاتا تھا خاصا صاحب نے دیکھنے کے واسطے مجھسے پٹہ مانگا تھا چنانچہ مین نے اون کے حوالہ کیا کمیشن مین جو پٹہ رکھا ہے وہی پٹہ ہے اسمین ایک جیب ہے بلکہ اسکو جیب نہ کہنا چاہیے اوسمین تلوار لٹکائی جاتی ہے مین اس پٹہ کی جیب سے واقف نہین ہون - سارجنٹ ملین ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھ سوالات نہین کیے -

اظہار اکبر علی

خان بہادر اکبر علی کے اظہار مسٹر انوزارتی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ مین بمبی کی ڈٹیکٹو (سراغ رسان) پولیس افسر ہون سوٹر صاحب کے ساتھ اس مقدمہ کی تحقیقات کے واسطے آیا تھا مین نے یہ پیٹی ۲۵ - دسمبر کو دیکھی تھی مجھکو اوسمین ایک پوڑیہ ملی اور اول راوجی سے مین نے پوچھا تھا کہ جو پوڑیان گیکواڑ کے پاس سے تم لاتے تھے اونکو کہان رکھا کرتے تھے اوسنے مجھسے کہا کہ مین پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ

بڑودہ کی مہرین لگی ہوئی تہین اور ایک ٹکٹ چسپان تھا اوسمین لکھا تھا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے نکلے جسوقت پولندہ کھولا گیا مین اور سالم وہان موجود تھا مین نے ان کاغذون کی کوئی فہرست نہین بنائی اوسمین سے جس قدر کاغذ نکال کر علیحدہ رکھے گئے اونکی مین نے فہرست بنائی تھی جو کاغذ کہ اسوقت کمیشن مین پیش ہے اور جسپر حرف ایکس کا نشان ہے اوسی پولندے مین کا ہے اسکی پشت پر میرے دستخط ہین اور جس قدر پولندے سے کاغذ نکالے گئے سب پر میرے دستخط ہین۔

مائی لارڈ۔ مین چاہتا ہون کہ یہ کاغذات پڑہے جائین۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کسواسطے پڑہے جائین اور کیا وجہ اون کے پڑہے جانے کی ہے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ یہ کاغذ اوسیطرح پڑہے جائین اور عدالت مین داخل کیے جائین جس طرح کہ وہ کاغذ داخل ہے جسپر کہ حرف ایکس کا نشان ہے ان کاغذون سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب اور رزیڈنسی کے ملازمون سے خط کتابت تھی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے ایڈوکیٹ جنرل سے کہا کہ کیا آپ نے یہ ثابت کیا کہ جس کاغذ پر حرف ایکس کا نشان ہے اوسکا لکھنے والا کون ہے لیکن آپ نے یہ ثابت نہین کیا کہ ان چٹھیون کا لکھنے والا کون ہے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ مین حضور کے روبرو یہ بات عرض کرتا ہون کہ یہ چٹھیان بطور شہادت کے داخل ہوسکتی ہین کیونکہ۔ سالم۔ راوجی۔ اور نرسو۔ برابر چٹھیان لکھا کرتے تھے اور اسبات کا اقرار کیا کہ بیجو منگل اور جمعرات کے برابر ہم چٹھیان بھیجا کرتے تھے اگر سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اسبات کا خیال کرتے ہین کہ یہ چٹھیان درحقیقت اون لوگونکی لکھی ہوئی نہین ہین بلکہ جعلی ہین تو اس امر کے ثبوت کے واسطے تدبیر کیجاے گی۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میرا عذر بہت صاف صاف ہے۔ اول یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ یہ چٹھیان اونکی اجازت سے لکھی گئی ہین اور کس شخص نے لکھین جبتک اس بات کی تصدیق نہوگی کس قانون کی رو سے یہ چٹھیان شہادت مین آپ داخل کرسکتے ہین۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ میرے نزدیک یہ چٹھیان شہادت مین داخل ہوسکتی ہین

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا مگر آپ نے اچھی طرح سے ثابت نہین کیا کہ یہ چٹھیان شہادت مین

بڑودہ کا نوکر ہون مین سالم کو جانتا ہون وہ گیکوار کا نوکر ہے جس روز گیکواڑ کے پولیس کا گارد اوسکے مکان پر مقرر ہوا تھا شاید تاریخ ۲۳ دسمبر کی تھی ون مجھکو یاد نہین گارڈ کے مقرر ہونے سے ایک روز پہلے اوسکے مکان پر ہرمرجی آرڈاسیر وڈیا کے ساتھہ مین گیا یہہ حضور فوجدار ہین اور مکان کی تلاشی لینے کے واسطے گئے تھے بمبئی کے پولیس کا ایک حوالدار بھی ساتھہ تھا اس بات کے کہنے پر میر امام علی حوالدار عدالت مین بلائے گئے گواہ نے کہا یہی شخص اوس روز ہمارے ساتھہ گیا تھا حضور فوجدار گیکواڑ کی سرکار مین نوکر تھے جب سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو ایک رومال مین کچھہ کاغذ بندہے ہوے ملے اون کاغذون کو حضور فوجدار اپنے مکان پر لے گئے اور اونکو بند کرکے مہر لگادی اوسپر ایک ٹکٹ لگاکر لکھہ دیا کہ یہ کاغذ سالم کے مکان سے برآمد ہوے گواہ کو ایک رومال دکھاکر پوچھا گیا کہ وہ رومال یہی تھا گواہ نے کہا کہ مین بخوبی نہین کہہ سکتا کہ یہی تھا بعد اس کے پھر اوس سے کہا گیا کہ تم بخوبی غور سے دیکھو کہ یہی رومال ہے جب گواہ نے غور سے دیکھا تو کہا کہ ہان وہ رومال یہی ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سو کوئی سوال نہین کرنا ہی

اظہار میر امام علی گواہ

میر امام علی کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اونسنے بیان کیا کہ مین بمبئی کی پولیس کا حوالدار ہون جب ہرمرجی اور داسیر وڈیا سالم کے مکان مین تلاشی کے واسطے گئے تھے مین اون کے ہمراہ تھا میرے روبرو ایک پولندہ کاغذون کا ملا تھا اس پولندے پر اوسوقت مہر کردی گئی اور صاحب کے دکھانے کے واسطے ایک پہرے کے ہمراہ لایا تھا یہ پولندہ سالم اور منی بہائی کے روبرو کھولا گیا تھا جبتک پولندہ نہین کھولا گیا وہ پولیس کے پہرے مین تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مین کچھہ دریافت نکرونگا

اظہار منی بہائی جس بہائی

منی بہائی جس بھائی جو رزیڈنسی کے ایک ہندوستانی اسسٹنٹ ہین بلائے گئے اور مسٹر انورارٹی صاحب نے اون کے اظہار لیے اونھون نے بیان کیا کہ ۲۹ نومبر کو جب امام علی کاغذون کا ایک پولندہ لایا تھا مین موجود تھا اس پولندہ پر جابجا عدالت فوجداری

چار چیزین بنائی تھین اونکا نام کرتی ہے اور وہ کان مین پہنے جاتے ہین اور اس زیور کی زنجیرین بھی بنائی تھین۔ سوا اس کے کچھ زنجیرن اور بھی کانون کے واسطے بنائی تھین جس قدر مین نے راؤجی سے روپیہ پایا اوسکا حساب میرے پاس موجود ہے۔ یہ بہی جو رکھی ہوئی ہے میرے حساب کی ہے رس۔ دیکھو گیارہوین اساڑہ سدی مین کیا لکھا ہے۔ ج گیارہوین اساڑہ سدی تاریخ لکھی ہے کہین سمبت نہین لکھے شاید سمبت ۱۹ ہون گے۔ اسمین کچھ رقمین لکھی ہین جسکی میزان گیارہ روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ سوا اس کے اور بھی چند رقمین مفصلہ ذیل لکھی ہین۔

سانوین اساڑہ بدی مین عہ پہر عہ لکھے ہین۔ نوین اساڑہ بدی عہ پھر عہ۔ سونے کی زنجیرون کے واسطے دیے گئے تھے دسوین تاریخ کو آٹھ روپیہ اور دیے گئے مین نے کل مبلغ بتیس روپیہ پائے تھے چنانچہ مین نے راؤجی کے واسطے دو چھلے۔ دو بالی۔ دو کانون کی زنجیرن بنائی تھین۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے مجھکو کچھ سوال نہین کرنا ہے۔

اظہار دلپت گوبند رام

دلپت گوبند رام بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اونے کہا کہ مین یشونت راؤ کو جانتا ہون وہ گیکواڑ کا نوکر ہے مین اوسکے پاس سوا تین برس سے نوکر تھا صندوق وغیرہ کی کنجیان میرے پاس رہا کرتی تھین جو کچھ وہ کہتا تھا مین کیا کرتا تھا۔ مین اوسکا کارکن تھا مین جگا اور راؤجی کو پہچانتا ہون اگر وہ میرے روبرو آئین تو مین اونکو فوراً پہچان لون چنانچہ عدالت نے اونکو بلایا۔ گواہ نے کہا کہ یشونت راؤ کو مین نے ایک مرتبہ بارہ یا چودہ پھنسے ہوے اوسوقت دیکھا تھا رات کے آٹھ بجے دونون میرے مکان پر آئے تھے اور پانچ سو روپیہ سکہ بڑودے کے بموجب حکم یشونت راؤ کے راؤجی اور جگا کو دیے تھے یشونت راؤ اوسوقت مکان کے اوپر تھے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ سوال نہین کرنا ہے۔

اظہار جگن لال امودر اس گواہ

اس شخص کے اظہار مسٹر انورارلی ٹ صاحب نے لیے اونے بیان کیا کہ مین اجراے فوجداری

اور راوجی کو مین جانتا تھا مجھسے راوجی نے دریافت کیا تھا کہ تم کسی سنار سے واقف ہو مین نے کہا مان جانتا ہون اس یہ سنار کہان رہتا ہے۔ ج سڑک پر پیپل کے درخت کے نیچے رہتا ہے س کیا اوس جگھہ راوجی بھی رہتا ہے۔ ج نہین وہ شہر مین نہین رہتا ہے۔

اظہار شیولال وتل

شیولال وتل بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوس کے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین سنار ہون میرا مکان گنپت راوٗ مھادیو کے مکان کے قریب ہے یعنے اوس سڑک پر جو شہر کے باہر ہے مین کمپو مین نہین رہتا ہون مین راجی بانرو تم کو جانتا ہون اوس سے میری ملاقات ہے اوسنے کچھہ زیور کسی شخص کے واسطے بنوایا تھا جسکے واسطے یہ زیور بنا تھا وہ ایک پٹہ والہ ہے راوجی اوسکا نام ہے وہ صاحب کے پاس رزیڈنسی مین نوکر تھا۔ میری حساب بہی سے معلوم ہوگا کہ مین نے کیا کیا اوسکا زیور بنایا ہے یہ میری ہی حساب بہی ہے جو رکھی ہے لکھنا پڑھنا مین نہین جانتا دوسرے شخص سے لکھوالیا کرتا تھا۔

س۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا چونکہ تم لکھنا پڑھنا نہین جانتے اس لیے تم سب حساب کتاب زبانی یاد رکھتے ہوگے ج۔ گواہ نے بیان کیا کہ مین یہ حساب نہین پڑھ سکتا آپ خود پڑھیے یا اور کسی سے پڑھوائیے اور کہا کہ دیوالی سے پہلے راوجی نے ایک جوڑی پانون کے کڑے کی ایک کنٹھی۔ ایک جوڑی کنگن اور اور کئی چیزین بنوائی تھین جو چیزین بنتی تھی۔ راوجی کے پاس بھیجدیتا تھا مجھکو یاد نہین کہ دیوالی کے دن پندرہ روز قبل یہ زیور بن گیا تھا۔ یا دیوالی کے بعد تک بنا جو زیور کہ اسوقت یہان موجود ہے اوسمین ایک زنجیر سونے کی نہین ہے جو مین نے بنائی تھی تین سو یا چار سو چھپن روپیہ کا زیور بنایا تھا مجھکو زبانی یاد نہین حساب مین درج ہے مجھکو کل روپیہ مع مزدوری کے مل گیا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھہ دریافت کرنا نہین ہے۔

اظہار دولب منوداس

اس شخص کے اظہار مسٹر انورارلی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین سنار ہون اور راوجی کو جانتا ہون مین اور راوجی ایک ہی بازار مین رہتے تھے مین نے راوجی کیواسطے

ج۔ مجھے شام کے وقت دریافت کیا گیا تھا مگر گھر جانے کی اجازت ہو گئی تھی اس دوسرے روز بھی تمسے کچھ دریافت ہوا تھا۔ ج۔ مجھ سے کچھ دریافت نہین ہوا۔ اس تیسرے روز مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو کچھ اظہار دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسیوقت سے تم حراست مین ہو۔ ج نہین دوسرے روز سے۔ س۔ اوسوقت سے تم برابر حراست مین ہو۔ ج ہان جب سے کہ مہاراجہ صاحب پکڑے گئے ہین۔ اوسکے دوسرے روز سے۔ بعد اس کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب عدالت کل جمع ہو گی۔

اجلاس روز دہم

گیارہ بجے حسب معمول کمیشن کی نشست ہوئی۔ عالیجناب مہاراجہ سیندھیا اور ملہر راؤ موجود تھے سر لوس پیلی صاحب دوپہر سے پہلے آئے تھے لیکن بعد دوپہر کے شریک نہین ہوے اظہار واجی بانزو تم گواہ کے شروع ہوے اوس کے اظہار مسٹر الوزاری صاحب نے لیے۔ اونسے بیان کیا کہ مین خنت پر ہون راوجی حوالدار رزیڈنسی کو جانتا ہون۔ دیوالی سے پہلے اونسے مجھسے کچھ زیور کے بنوانے کے واسطے کہا تھا چنانچہ مین نے اوسکے ہمراہ جاکر شیولال زرگر کا مکان بتا دیا۔ زیور مفصلہ ذیل بنوایا گیا تھا۔

ایک جوڑی پانون کے کڑون کی۔ ایک کنٹھی۔ ایک جوڑی کنگن۔ دو چھلے سونے کے وزنی ایک تولہ۔ ایک کندھنی لڑکے کی۔ ایک جوڑی کرمہ لڑکے کی پاؤن کی۔ کانک کے چھنے مین یہ زیور بنانا شروع ہوا تھا جو جو چیز تیار ہوتی گئی راوجی کو ملتی گئی۔ عدالت مین جو کاغذ پیش ہے سنار کا حساب ہے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ کو اس حساب کے داخل ہونے مین کچھ عذر ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین لیکن سنار اس حساب کی تصدیق کے واسطے بلایا جاے۔

سوالات جرح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ کیا وجہ ہے کہ راوجی نے یہ زیور تمھاری معرفت بنوایا۔ ج۔ مین شہر کے اندر رہتا تھا

گواہ نے کہا کہ راؤجی - سالم - نرسو جمعدار اور رشونت راؤجایا کرتے تھے -

سوالات جیریح سارجنٹ ہیلین ٹائن صاحب

س - رزیڈنسی مین کتنے دن تک تم پنکھے والون مین نوکر رہے - ج - اخیر مرتبہ پندرہ بیس روز نوکر رہا لیکن مین پہلے بھی نوکر رہ چکا ہون - س - میری غرض یہ ہے کہ تم کتنے دنون تک پنکھے والے رہے - ج - مین دو مرتبہ رہا ایک مرتبہ ایک مہینے اور دوسری مرتبہ پندرہ یا بیس روز تک - س - اول مرتبہ تم کسکو کہتے ہو - ج - جب پنکھے چلنا شروع ہوے تھے - س - کوئی تاریخ بتاؤ کب چلنا شروع ہوے تھے - ج - ہولی کی تعطیلون کے بعد - س - اخیر ہولی کی تعطیلون کے بعد - ج - ہان - س - تم کہتے ہو کہ مین ایک مہینے تک نوکر رہا - ج - ہان - س - دوسری مرتبہ کب نوکر ہوے - ج - جب پنکھے کا موسم ختم ہونے کو تھا - س - نوکر ہونے سے پہلے راؤجی اور نرسو کو جانتے تھے - ج - ہان مین جانتا تھا - س - تم قسم کھا سکتے ہو - ج - ہان - س - پس نوکری سے قبل اونکو جانتے تھے - ج - ہان - مگر جب سے نوکر ہوا اونکو زیادہ جاننے لگا - س - تمنے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بیان کیا تھا کہ تم کبھی زینے کے نیچے ٹھہرتے تھے اور کبھی زینے کے اوپر جاتے تھے - کیا یہ بات صحیح ہے - ج - ہان صحیح ہے - س - تم کب سے حوالات مین ہو - ج - ڈھائی مہینے ہوے - س - کس وجہ سے حوالات مین ہو - ج - گواہی دینے کے واسطے - س - تمنے سچ کہا اس لیے تم قید کیے گئے - ج - ہان - س - تم خانصاحب کی حراست مین کے روز رہے - ج - تین روز - بعدہ سوٹر صاحب کے پاس رہا - س - پس جو کچھ تمنے بیان کیا اوسکو قبول کراتے ہوے تین روز خانصاحب کو لگے - ج - اونھون نے مجھے ایک روز کچھ بھی نہین کہا - س - تمھارے ساتھ جگا بھی رہتا تھا - ج - مین نے اوسکو نہین دیکھا مین تنہا رہا کرتا تھا - س - تمنے جگا کا بیان سنکر اپنا اظہار دیا تھا - ج - نہین - ج - کیا جگا بھی قید تھا - ج - ہان -

سوالات جو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کیے

س - اول روز تمسے کسی نے کچھ دریافت نہین کیا اور تمکو تمھارے گھر جانے دیا -

ملاحظے کے واسطے آئے ہین۔
چہارم۔ رکھابائی کے بہائی نے عرضی دی ہے کہ میری بہن مجھ کو ملے۔ صاحب اوس سے بہت ناراض ہوے۔ پنجم۔ مین کل آؤن گا اور اپنے ساتھ کو اس جی کو لاون گا۔ سالم کو بھیجدیجیے۔ دو چٹھی اور بھی اس گواہ کو دکھائی گئین اونسے کہا کہ مین ان سے واقف نہین ہون نہ میری لکھی ہوئی ہین۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کچھ سوال کرنا نہین ہین۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے کچھ کاغذات دربارہ کرنیل فیر صاحب کے منگوانے کا وعدہ کیا تھا اور گورنمنٹ کو تار برقی بھیجی تھی مگر اوس کاغذ کے برآمد ہونے مین کسی قدر دقت ہے شاید گورنمنٹ کے دفتر سے وہ کاغذ نہ ملے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے آپ پر ظاہر کردیا ہے کہ مین کوئی بات ایسی پیش کرنا نہین چاہتا جس سے بدمزگی ہو مین اس کاغذ کی نقل دون گا اگر کرنیل فیر صاحب اوسکو پڑہ کر کہین کہ یہ نقل صحیح ہے تو وہ کافی ہوگا دوبارہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کی ضرورت نہوگی۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ بات مناسب ہے جب کرنیل فیر صاحب اوس نقل کو دیکھ کر تسلیم کرین تو وہی نقل ممبران کمیشن کو دیدی جاے۔

اظہار مسمی کاربھائی امان سنگہ گواہ کے

کاربھای امان سنگہ بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین پنکھہ والا ہون پچھلے سال پنکھے والون مین نوکر تھا مگر امسال نوکر ہوا ہون۔ چپراسیون کے حوالدار کو مین جانتا ہون مین رات کے وقت شہر کو کئی مرتبہ اوسکے ساتھہ گیا تھا مجھکو ایسا یاد ہے کہ پانچ چھہ دفعہ شہر کو گیا ہون مگر یاد نہین کہ کتنے روز ہوے۔ جب وہ مہاراجہ صاحب کے پاس جاتا تو اول یشونت راؤ کے مکان پر جایا کرتا تھا مین نہین کہہ سکتا کہ کے مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس اون کے ساتھہ گیا جب وہ لوگ مہاراجہ صاحب کے پاس اوپر کے مکان کو جاتے تھے تو مجھکو نیچے چھوڑ جاتے تھے۔
صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کون کون آدمی تمھارے ساتھہ جایا کرتے تھے۔

سات مہینے کے بعد گیا تھا اوس مرتبہ آٹھ یا سات بجے رات کا وقت تھا مین نے تیسوت اور راوجی اور سالم اور نرسو جمعدار کو وہان دیکھا تھا جب ہم لوگ وہان پہونچے تو مجھکو نیچے چھوڑ گئے اور سب لوگ اوپر چلے گئے یہ لوگ نظر باغ کے راستہ سے گئے تھے دو گھنٹے کے بعد یہ لوگ اوپر سے اوترے مجھکو ایک مرتبہ سے زیادہ کبھی روپیہ نہین ملا رگواہ کو ایک کاغذ دکھایا گیا اوسنے اقبال کیا کہ میرا لکھا ہوا ہے گواہ سے کہا گیا کہ اسکو تم ہی پڑہو) گواہ نے کہا کہ مین نے یہ کاغذ نرسو جمعدار اور راوجی کے کہنے سے لکھا تھا۔ جو کچھ وہ بتلاتے تھے مین لکھا کرتا تھا بعد لکھنے کے کبھی نرسو کو دیدیتا اور کبھی راوجی کو۔

ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا۔ کہ مائی لارڈ۔ یہ چٹھی بطور شہادت کے منظور کیجاے بشرطیکہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب منظور کرین یہ چٹھی سالم کے گھر سے ملی تھی سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے منظور کیا اور صاحب پریسیڈنٹ کی اجازت سے یہ چٹھی شہادت مین داخل کی گئی۔ اس چٹھی پر حرف ایکس کا نشان ہوا۔

مسٹر انوزارتی صاحب نے مندرجہ ذیل چٹھی کا ترجمہ پڑہا۔ آج بہائیو پونا کر آیا اور اوسنے صاحب سے بیان کیا کہ مہاراجہ نے ایک نئی جورو کی ہے اوسکا نام گنگا بائی ہے اوسکا باپ دہوبی تھا مہاراجہ نے حکم دیا ہے کہ سات ہزار روپیہ نذرانہ پٹن محال سے اوسکو دیے جائین اور وہ آدمی نالش کرنے کو آئے ہین مگر کسی نے اونکی نالش کی سماعت نہین کی۔

دوم۔ باپو صاحب گیکواڑ آئے تھے صاحب نے پوچھا کہ تم کیسے ہو اونھون نے کہا کہ صاحب کی دعا سے اچھا ہون۔ بعدہ صاحب نے دریافت کیا کہ تم انیکے کام کیواسطے دادا بھائی اور شیودین (شاید شہاب الدین ہو) کے پاس جاتے ہو باپو صاحب نے سنکر جواب دیا کہ میرے جانے کی اونکے پاس کیا حاجت ہے جبتک آپ موجود ہین مین کسیکو کچھ نہین سمجھتا یہ لوگ انصاف اور انتظام سے واقف نہین ہین وہ لوگ آپسمین بیٹھ بیٹھ کر مشورہ کیا کرتے ہین۔

سیوم۔ مسمی بھاکو پونا کرے صاحب سے کہا کہ توپون کی آواز سنکر بہت لوگ خوش ہوے اور آپس مین جمع ہو کر کہنے لگے کہ کوئی بڑا صاحب آیا ہے اور خوش ہوے کہ اب ہماری داد فریاد سنی جاے گی۔ صاحب نے کہا کہ یہ جنرل صاحب ہین جو احمدآباد سے پلٹن کے

سس تمکو پولیس کا خوف ہے۔ ج کسوجہ سے۔ س سچ کہنے کے واسطے۔ ج سچ کے کہنے مین کیا خوف کرنا چاہیے۔ س تمکو یقین ہے کہ تم خود خطاوار ہو۔ ج ہان میری بدنصیبی ہے مجھکو بھی اس معاملے سے تعلق ہے مین کیا کرون میری کمبختی ہے۔ س اگر سرکار تمھاری خطا معاف کرے گی تو خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوگے۔ ج۔ سرکار چاہے معاف کرے یا نہ کرے سرکار میری مان باپ ہے جو چاہے سو کرے۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ اگر سرکار معاف کردے تو اور بھی تم سچ کہو۔ ج۔ مین اسوقت بھی سچ کہہ رہا ہون اس سے زیادہ اور کیا سچ کہون گا۔ س۔ سر ونکر راؤ نے کہا کہ بھلا اگر سرکار معاف کردے تو جو کچھ باقی رہ گیا ہو وہ بھی بیان کروگے۔ ج اس سے بڑھ کر اور کیا سچ بیان کرونگا اوسوقت سے سچ کہہ رہا ہون سرکار میری مان باپ ہے چاہے پھانسی دیدے۔ س۔ سر ونکر راؤ نے کہا کہ جس شخص کے پاس تمنے ۳۵۰۰ برس نوکری کی تمنے اوسی کو زہر دینا چاہا۔ جو کچھ تمکو اوپر سچ کہنا ہو خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بیان کرو۔ ج۔ مجھکو خوف نہین ہے مین سچ کہتا ہون اور خدا کو حاضر ناظر سمجھتا ہون۔

صاحب پریسیڈنٹ نے مترجم سے کہا کہ تمنے گواہ سے یہ کہا ہے کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہو۔ مترجم نے کہا ہان۔ اور گواہ نے بھی کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہون۔

اظہار جگا بھگوان گواہ

جگا گواہ بلایا گیا اور مسٹر انوزارلی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا پنکھے والا ہون مین راوجی حوالدار اور نرسو جمعدار کو جانتا ہون مین سالم اور بیشونت راو سے بھی واقف ہون بیشونت راو کا مکان بھی جانتا ہون شہر مین اوسکا مکان ہے۔ راوجی کے ساتھ دو تین مرتبہ مین گیا تھا جب مین بیشونت راو کے مکان پر گیا تو اوسکے کارکن نے مجھکو پان سو روپے دیے تھے سو روپے میرے پاس رکھوائے گئے اور چار سو روپے راوجی حوالدار لے گئے تھے بیشونت راو کے کارکن نے یہ روپے راوجی کو دیے تھے اول مرتبہ جب راوجی مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تھے اوسکو چودہ یا پندرہ مہینے کا عرصہ گذرا دوسری مرتبہ جب مین راوجی کے ساتھ گیا تو اول مرتبے سے آٹھ

مین ملاکر شربت مین ڈالیجاے گی س ۹- نومبر سے کتنے دن پہلے تمکو شیشی دکھائی تھی
ج- مجھکو بخوبی یاد نہین س- تم کہتے ہو کہ مجھکو یاد نہین ہے کہ راوجی اور رزیڈنسی
کے نوکرون نے مہاراجہ صاحب پر جرم ثابت کرنا چاہا تھا یا نہین ج- ہان- مین کہتا
ہون کہ مین نہین جانتا- س- تمکو معلوم ہے کہ کمیشن کے روبرو کس کس شخص کے اظہار
لیے گئے ہین ج- مین پہرے مین تھا اور آج پہرے سے نکلا ہون مجھ کو کس طرح معلوم
ہوتا- س- تمسے کسی شخص نے کہا کہ کس کس گواہ کے اظہار ہوچکے ہین ج- نہین میرے
پاس کوئی شخص آنے نہین پاتا دور سے مجھکو روٹی پھینک دیجایا کرتی تھی- س- سرڈنکر راو نے
نے کہا کہ تم ۳۴- برس کے نوکر ہو کمیشن کی نشست سے پہلے بھی تم کبھی مہاراجہ صاحب
کے پاس گئے تھے- ج- مین کبھی نہین گیا جب اس سے پہلے کمیشن بیٹھی تھی اوسوقت سے
مین نے مہاراجہ صاحب کے پاس جانا شروع کیا- س- سرڈنکر راو نے کہا کہ تم کھانڈیراو
کے پاس بھی دسہرہ کا انعام لینے کے واسطے جایا کرتے تھے- ج- نہین- س- کیا تم صحیح صحیح
بیان کرتے ہو- ج- ہان صحیح صحیح بیان کرتا ہون اوس زمانے مین انعام دینے کا قاعدہ
دربار مین تھا چند سردار براہ راست انعام دیا کرتے تھے س جب مہاراجہ صاحب نے
تمکو زہر دینے کی ترغیب دی تھی اور تم جانتے تھے کہ یہ بات نہایت بری ہے تو تمنے اپنے
لڑکے بالون کے واسطے کچھ انتظام کر لیا تھا- ج مین مہاراجہ صاحب کے زبانی وعدہ پر
قائم رہا- س تم جانتے ہو کہ کسی شخص کو زہر دینے کا بہت بڑا جرم ہے پس مہاراجہ صاحب
دس بارہ آدمیون کے روبرو کیونکر ایسی گفتگو کرتے ج دس بارہ آدمی تھے صرف دو
آدمی تھے یعنی مین اور راوجی- س جس قدر سنکھیا دی گئی وہ کم تھی یا زیادہ تھی اور
کیا تین دفعہ دی گئی- ج- مین نے اپنی عمر مین کبھی کسیکو سنکھیا نہین دی- مین نے
راوجی کو سنکھیا دیدی تھی- س جب اول مہاراجہ صاحب سے تمھاری ملاقات ہوئی تھی
تو مہاراجہ صاحب نے تمکو کیا کہا تھا- پس بچا کہنے کے بعد بھی ایسا معاملہ تمھارے سپرد
کرنے- ج راوجی نے سمجھا دیا تھا کہ اب بچین نہ کرے گا اسوجہ سے یہ کام میرے سپرد کیا گیا
س تم ہندو ہو- ج ہان- س- کون ہندو ہو ذات کیا ہے- ج تلنگی کماتی ہندو ہون-

س۔ تمنے راوجی سے دریافت کیا تھا کہ تمکو جو چوتھی ملاقات مین پوڑیہ ملی اوسکو تمنے کیا کیا۔ ج ہان مین نے دریافت کیا تھا کیونکہ سالم مجھسے روز پوچھا کرتا تھا۔ راوجی نے مجھسے کہا کہ مین نے پوڑیہ کو ڈال دیا مگر کچھ کارگر نہین ہوئی اسکو مین کیا کرون
س جب تمھارے حاکم کو زہر دیا جاتا تھا تو تمنے کچھ عذر کیا تھا۔ ج۔ کس کے روبرو
س۔ راوجی سے۔ ج نہین۔ س تم کہتے ہو کہ راوجی نے تمکو پھوڑا دکھایا تھا کیا اوسنے یہ پھوڑا قبل آخر ملاقات مھاراجہ صاحب کے دکھایا تھا یا بعد ملاقات کے۔ ج قبل یا بعد مجھکو یاد نہین۔ س جو شیشی راوجی کو دی گئی تھی وہ تمنے دیکھی تھی۔ ج۔ ایک شیشی صندوق کے نیچے بنگلہ مین رکھی ہوئی دیکھی تھی۔ س جب وہ دی گئی تھی تمنے شیشی کو دیتے ہوے دیکھا تھا۔ ج کچھ دیا تھا مین نے بخوبی نہین دیکھا کہ پوڑیہ تھی یا شیشی تھی مین آگے تھا اور راوجی پیچھے کھڑا تھا۔ س۔ پوڑیہ تھی یا نہین۔ ج۔ مین نہین کھہ سکتا کہ پوڑیہ تھی یا نہین۔ س یہ تمھارا بیان اخیر مرتبہ کا ہے۔ ج۔ ہان
س۔ تمنے دریافت کیا تھا کہ راوجی نے اوسکو کیا کیا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین ہے کہ مینے اوس سے دریافت کیا ہو مگر مجھکو یاد ہے کہ راوجی نے وہ پھوڑا جو اوسکے پیٹ مین ہوگیا تھا مجھکو دکھایا تھا۔ س سوا اس شیشی کے تمنے کوئی شیشی اور بھی دیکھی تھی ج نہین۔ س۔ تمنے راوجی نے کہا کہ شیشی کا استعمال مین نے کیا۔ ج۔ یہ مجھکو یاد نہین کہ اوسنے استعمال کرنے کا ذکر مجھسے کیا یا نہین۔

دوبارہ اظہار جو ایڈوکیٹ جنرل نے نرسو کے لیے

س۔ تمنے ابھی سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ شیشی بنگلہ مین صندوق کے نیچے رہا کرتی تھی۔ ج۔ ہان۔ س تمھاری غرض بنگلہ کہنے سے رزیڈنسی کا مکان ہے۔ ج۔ ہان۔ س تمنے یہ شیشی خود دیکھی تھی۔ ج۔ مین نے خود دیکھی تھی۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ تمنے وہ شیشی اول مرتبہ کب دیکھی تھی ج مین نے صرف ایک مرتبہ دیکھی تھی بخوبی یاد نہین کہ کب دیکھی تھی۔ س تمکو یاد ہے کہ کسوقت تمنے یہ شیشی دیکھی تھی۔ ج۔ راوجی نے مجھکو شیشی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ اسمین دوا ڈال کر اور بخوبی پانی

ج - مین جانتا ہون کہ پانچ مرتبہ - س ہان مین بھی ایسا ہی جانتا ہون - مگر جب تم سے اول تین مرتبہ مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو کچھ ذکر زہر کا آیا تھا یا نہین ج - نہین - س جب تمہاری چوتھی مرتبہ مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی تو اوسپر کون کون شخص تھا - ج - یشونت راؤ - سالم - مہاراجہ صاحب - راؤجی اور مین تھا - س - اس ملاقات مین یہ بات قرار دی گئی تھی کہ پوڑیہ تمکو بھیجی جاے گی - ج - ہان - س - اگر یاد ہو تو مہینا اور تاریخ بیان کرو - ج مجھکو نہ تاریخ یاد ہے نہ مہینا - س - اگر تاریخ اور مہینا نہین بیان کرسکتے تو یہ بتاؤ کہ زہر دیے جانے سے کس قدر پہلے یہ گفتگو ہوئی تھی - ج ایک پوڑیہ ۲۵ روز پہلے اور دوسری پوڑیہ سات آٹھ روز پہلے - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مترجم سے کہا کہ شاید تم صحیح صحیح ترجمہ نہین کرتے ہو ہر چند مین تمہاری زبان سے ناواقف ہون لیکن مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مترجم کرسٹ جی نے جواب دیا کہ میرا افسر مترجم میری طرف سے جواب دیتا ہے اوس سے دریافت کیجیے کہ مین نے ترجمہ غلط کیا یا صحیح - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ گواہ سے دریافت کرو کہ جب اول مرتبہ زہر کا ذکر آیا تو وہ بخوبی سمجھتا تھا کہ صاحب کے زہر دینے کا یہ ذکر ہے ج - ہان - س کیا اول ہی مرتبہ تمہارے روبرو ایسا تذکرہ ہوا تھا - ج - ہان - س - تمہارے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر ہوا تھا - ج - ہان میرے روبرو اول مرتبہ یہ ذکر ہوا تھا شاید راؤجی کے روبرو اوس سے پیشتر بھی ہوا ہوگا - س تم مہاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے پھر بھی گئے تھے - ج - ہان دسہرہ کی تعطیلون مین جبکہ دوسری پوڑیہ مجھکو ملی تھی - گیا تھا - س اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی ملاقات پر تمکو ایک پوڑیہ دیگئی اور ایک پوڑیہ پانچوین ملاقات پر - ج ہان صاحب - س جب چوتھی ملاقات پر تمکو پوڑیہ دی گئی تھی اور وہ کارگر نہین ہوئی تو تمکو پانچوین ملاقات پر پوڑیہ دی گئی - ج ہان مہاراجہ صاحب مجھپر خفا ہوے اور دوسری پوڑیہ مجھکو دی - س اب تم مجھے بیان کرو کہ جب آخر مرتبہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا اوس سے کے روز پہلے مہاراجہ صاحب سے تمہاری ملاقات ہوئی - ج پانچ یا سات روز پہلے - مگر مجھکو خوب یاد نہین ہے -

فیضو اور ایک مسلمان آیا کرتے تھے سالم بھی آیا کرتا تھا۔س۔ مین پھر سنون تمنے کیا کہا ج فیضو اور سالم آیا کرتے تھے۔ اور ایک پادری صاحب بھی بنگلہ پر آیا کرتے تھے سالم کی عادت تھی کہ فیضو کے مکان پر جاکر بیٹھا کرتا تھا اسیوجہ سے مین نے اوسکا نام لیا س۔ پادری صاحب کو شربت مین زہر کے ڈالنے سے کیا غرض تھی۔ ج۔ فیضو کا مکان رزیڈنسی کے احاطے مین تھا اکثر لوگ اوسکے مکان مین جاکر بیٹھا کرتے تھے س پس اسیوجہ سے تمنے فیضو پر تہمت لگائی۔ ج چونکہ رزیڈنسی کے کل ملازمون نے اوسکا نام لیا تھا اسواسطے مین نے بھی اوسکا نام لکھایا۔ س۔ پس اسی غرض سے ہمنے خیال کیا کہ تمھارے اظہار بھی اور لوگون کے اظہار سے مطابق ہون۔ ج ہان۔ س تم جانتے تھے کہ وہ بیان تمھارا بالکل غلط تھا۔ ج۔ ہان مین نے جھوٹ بیان کیا تھا۔ س پس معلوم ہوتا ہے کہ تمنے اور راوجی نے اس قدر اتفاق کیا تھا کہ فیضو کو مجرم بناوے۔ ج ہمنے باہم اتفاق نہین کیا۔ س تم جانتے تھے کہ راوجی نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ج کل ملازمون نے ایسا ہی بیان کیا تھا۔ س کیا راوجی سے اور تمسے قبل اظہار کے کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ ج نہین وہ قبل میرے اظہار کے قید ہوگیا تھا۔ س مگر ۱۰ تاریخ سے پہلے قید نہین ہوا تھا تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اور نوکرون نے فیضو کا نام لیا تھا۔ ج۔ عبداللہ اور پیدو اور ایک مسلمان حال نے فیضو کا نام لیا تھا۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ تم نہین جانتے تھے کہ راوجی اور اور نوکرون نے مہاراجہ صاحب کو اس جرم مین شریک کیا ہے۔ ج۔ مین واقف نتھا۔ س مگر ہم جانتے ہین کہ تم واقف تھے کہ راوجی نے مہاراجہ صاحب کو جرم مین شریک کیا۔ ج نہین۔ س۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو کچھ تمنے آج بیان کیا وہ بالکل صحیح ہے اور بجز سچ کے اور کچھ تمنے بیان نہین کیا۔ ج۔ ہان۔ آج بجز سچ کے مین نے اور کچھ بیان نہین کیا بعدہ ممبران کمیشن نے ٹفن کھانے کے واسطے برخاست کی ٹفن کھانے کے بعد جب ممبران کمیشن پھر اجلاس پر آئے تو سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے نرسو گواہ سے پھر سوالات کرنا شروع کیے۔ س تمنے مہاراجہ صاحب سے کل کی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ج پانچ چھ مرتبہ۔ س۔ یہ تمکو خوب یاد ہے مگر صحیح تعداد بتاوے۔ ج۔ شاید پانچ دفعہ۔ س پھر مہربانی کرکے میرے سوال کا صاف جواب دو مین شاید نہین جانتا

س۔ ایسا کوئی پرچہ تمھارے پاس اب نہین ہے۔ ج نہین۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ اون پرچون مین سے کوئی پرچہ اب کہین ہوگا ج یہ پرچے سالم کے پاس ہون گے یا سرکار کے پاس س اب بیان کرو کہ تمسے اور مہاراجہ صاحب سے اول ملاقات کس کمرے مین ہوئی تھی ج۔ ایک چھوٹا کمرہ تھا اور اوسمین ایک پنج بچھی ہوئی تھی س سب کمرہ کا حال بیان کرو۔ ج اس کمرے مین دو بڑے بڑے آئینے تھے ایک گھڑی تھی اور چونکہ رات کا وقت تھا کمرے کے اور اسباب کا مین نے خیال نہین کیا۔ س کیا ایک ہی کمرے مین تمسے اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوا کی یا مختلف کمرون مین ج ہمیشہ ایک ہی کمرے مین ملاقات ہوتی تھی۔ س اس کمرے مین غسلخانہ بھی تھا۔ ج۔ شاید ہو۔ کیونکہ چارون طرف دروازے اور کمرے تھے س پس تم کہتے ہو کہ اس کمرے کے پاس کوئی غسلخانہ نہ تھا۔ ج ہان شاید ہو مین نہین کہہ سکتا۔ س تم کہتے ہو کہ دروازے اور بہت سے کمرے تھے تمنے کوئی غسلخانہ نہین دیکھا۔ ج۔ مین نے غسلخانہ نہین دیکھا۔ س۔ دروازون کے خیال سے تم کہتے ہو کہ شاید کوئی غسلخانہ ہوگا۔ ج ہان۔ س مگر تم خود واقف نہین ہو۔ ج نہین۔ س۔ مہاراجہ صاحب کے پاس حال مین بھی گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار خود لیے تھے یا کسی اور شخص سے اپنے روبرو لوائے تھے۔ ج خود لیے تھے۔ س تمنے کرنیل فیر صاحب سے اقرار کیا تھا کہ سچ کہوگے اور سوا سچ کے اور کچھ نہ کہوگے۔ ج۔ ہان۔ مگر مین نے اون سے سچ نہین کہا تھا میرے اظہار اونھون نے لکھ لیے تھے۔ س۔ تمھارا دل اوسوقت گواہی نہین دیتا تھا کہ تمکو جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔ ج۔ نہین۔ مین نے اون سے اصلی حال نہین بیان کیا تھا۔ س پس اسکو بھی تم قسمت پر حوالہ کرو کہ تمھاری قسمت مین تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے سامنے بہت سا جھوٹ بولو۔ ج۔ ہان میری قسمت مین ہی تھا مین کیا کرون۔ س تمھارا کیا مذہب ہے۔ ج ہندو۔ س۔ مین ان باتون سے بخوبی واقف نہین ہون۔ منجملہ اور جھوٹ باتون کے کیا تمھاری قسمت مین یہ بات تھی کہ تم فیضو پر تہمت لگاؤ۔ ج ہان۔ مین نے یہی بیان کیا۔ س تم جانتے تھے کہ فیضو بے گناہ ہے۔ ج۔

مین رزیڈنسی کے باغ مین گیا تھا وہان مین نے سب نوکرون کو دیکھا مجھکو شرم آئی کہ
بعد اس قدر مدت کے میری قسمت مین لکھا تھا کہ مین ایسی حرکت کرون اور اب کیونکر
مُنھہ دکھاؤن پس مین کنوئین مین گر پڑا۔ راوجی کے پیٹ مین جو نشان ہے اوسنے قبل
۹۔ نومبر کے دو تین روز مجھکو دکھایا تھا وہ جگھہ سوجی ہوئی مثل پھوڑے کے تھی اوسنے
کہا کہ مین نے یہان شیشی رکھی تھی اوس سے میرا یہ حال ہوگیا۔

سوالات جریج سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س۔ کس قدر عرصے سے تم رزیڈنسی مین نوکر ہو۔ ج ۳۴۔ برس یا اس سے زیادہ
مدت سے نوکر ہون۔ س۔ تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضی نہین ہوئی یا کوئی
وجہ شکایت کی تو نہین ہوئی۔ ج نہین۔ مین کرنیل فیر صاحب کو اپنا مان باپ سمجھتا تھا
وہ مجھکو کھانے کو دیتے تھے میری بدقسمتی تھی کہ مین نے لوگون کا کہنا مان لیا۔ س۔
تمھاری بدقسمتی ہو یا نہو لیکن روپیہ کی طمع سے تم اپنے باپ اور مالک کے زہر
دینے پر راضی ہوے۔ ج مجھکو راوجی نے ترغیب دی تھی میری قسمت مین یہی لکھا تھا
س۔ تمنے یہ سب کام روپیے کی لالچ سے کیا کیون تمنے کیا یا نہین۔ ج مجھکو روپیہ کبھی
نہین ملا صرف مہاراجہ کی شادی مین ملا تھا س۔ اس کام کے واسطے تمکو کیا ملنے والا
تھا۔ ج مجھسے وعدہ کیا تھا کہ میرے واسطے کچھہ بہتر ہوگا س۔ پس تمکو یقین تھا کہ تمھاری
نوکری مین ترقی ہوگی اور تمکو روپیہ ملے گا۔ ج ہان یہی سمجھا تھا۔ س۔ پس یہی بات
سمجھکر تم بھی اس معاملے مین شریک ہوے۔ ج۔ ہان۔ س۔ مگر جو کچھہ کہ تم آج بیان
کرتے ہو اس بیان کے واسطے تمکو کچھہ نہ ملے گا۔ ج کچھہ نہین ملے گا۔ س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ
تم روپیے کر دروغ حلفی نہ کروگے۔ ج نہین۔ س۔ پس روپیہ لیکر تم خون کروگے اور دروغ حلفی
نہ کروگے۔ ج مین کیا کرون میری قسمت مین یہی تھا میری کمبختی تھی۔ س۔ تم کہتے ہو کہ جو کچھہ رزیڈنسی مین
ہوتا تھا راوجی لکھہ لیا کرتے تھے اور لکھہ کر مہاراجہ صاحب کے بھیجنے کو ہمین دیا کرتے تھے۔ ج ہان چٹھی لکھہ کر مین
سالم کو دیدیا کرتا تھا۔ س۔ یہ پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا یا کوئی کتاب ہوتی تھی یا اور کچھہ ہوتا تھا۔ ج
ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا تھا جو مہر سے بند کیا جاتا تھا یہی پرچہ ہر روز جایا کرتا تھا۔

یشونت راؤ مہاراجہ صاحب کے پاس موجود تھے جب مہاراجہ صاحب نے مجھکو دیکھا تو
مغلظات گالیان دین اور کہا کہ تم لوگ بچے ہوگا لیان دینے کے بعد مہاراجہ صاحب
نے ہمسے کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھ نہین کیا مین نے کہا کہ راؤجی کو معلوم ہوگا مین کچھ
واقف نہین ہون راؤجی نے کہا کہ جو کچھ میرا کام تھا مین کرچکا وہ دو اجو مہاراجہ صاحب
نے دی تھی اگر اچھی نہو تو اسکو مین کیا کرون - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اچھا مین دوسری
پوڑیہ بھیجون گا اور کہا کہ اسکو اچھی طرح سے ڈالنا - کل کے روز تمھارے پاس سالم
کے ہاتھہ پوڑیہ پہونچے گی چنانچہ اوسکے دوسرے روز جب اپنے مکان سے مین نکلتا تھا تو
سالم نے مجھکو پوڑیہ دی اور مین نے اوسکو لاکر راؤجی کے حوالہ کر دیا - یہ پوڑیہ پانچ سات
روز قبل ۹- نومبر کے دی تھی - ۹- نومبر کو صبح کے آٹھہ بجے مین اپنے مکان سے آیا مینے
راؤجی کو ڈیوڑہی پر بیٹھے ہوے دیکھا جو صاحب کی کچہری کے متصل ہے اوس روز صبح
کو مجھسے اور راؤجی سے کچھہ باتین نہین ہوئین تھوڑی دیر کے بعد جب گلاس مین زہر
معلوم ہوا تو ہل چل مچ گئی مجھسے راؤجی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آئے تھے اور گلاس جیب
مین رکھکر لے گئے سوا اسکے اور کچھہ باتین راؤجی سے نہین ہوئین - اوسکے دوسرے روز
کرنیل فیر صاحب نے میرے اظہار لیے مین اپنے عہدے پر قائم رہا اور پھر بموجب حکم مسٹر
سوٹر صاحب کے مین گرفتار ہوا - ۹- نومبر سے اوس روز تک مین گرفتار ہوا راؤجی
سے کچھہ باتین نہین ہوئین قبل میرے اظہار کے مجھسے کسنے نہین کہا کہ راؤجی نے کیا اظہار
دیا اور اظہار دینے سے پہلے مجھسے معافی کا وعدہ نہین ہوا جب میرے اظہار لیے گئے
تو سر لویس پیلی صاحب وہان بیٹھے تھے - صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ مسٹر سوٹر صاحب
اور سر لویس پیلی صاحب نے قبل لیے جانے اظہار کے تم سے کچھہ کہا تھا - ج - کچھہ نہین
کہا وہ میرے اظہار سنتے رہے - س - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمسے قصور کے
معاف ہونے کا کچھہ ذکر آیا تھا - ج - نہین - بعد اسکے گواہ نے بیان کیا کہ جب سے مین
قید ہوا ہون سپاہیون کے پہرے مین ہون چند روز تک ہندوستانی سپاہیون
کے پہرے مین رہا اور اسکے بعد گوروں کے پہرے مین ہون مجھکو خوب یاد ہے کہ ہر روز

اوسوقت نہین ملا لیکن دس پندرہ روز کے بعد آٹھ سو روپیہ سالم لایا اور ہمنے اوس روپیہ کو باہم تقسیم کر لیا بعنے مین نے سالم اور راوجی نے یہ روپیہ لیا اور کسیقدر چگا پنکھے والے کو بھی دیا راوجی ہر شخص کا نام جو رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا لکھ کر مہاراجہ صاحب کے بھیجنے کو مجھے دیا کرتا مین بیشونت راو کے مکان پر جاکر سالم کو دیدیتا اسیطرح بیس یا پچیس پرچہ مہاراجہ صاحب کو گئے دوشنبہ اور جمعرات کے روز یہ پرچہ نہین بھیجے جاتے تھے کیونکہ ان دونون روز مہاراجہ صاحب خود آیا کرتے تھے اس روپیہ کے ملنے سے ایک بھنے یا سوا بھنے کے بعد پھر ہم مہاراجہ صاحب کے پاس سلام کرنے کے واسطے گئے اوس روز مہاراجہ صاحب سے ملاقات ایک چھوٹے کمرے مین ہوئی جہان کہ بڑے بڑے شیشے رکھے ہوے تھے وہان کچھ پیتل کے بتی دان اور ایک گھنٹہ بھی رکھا ہوا تھا سالم اور بیشونت راو مہاراجہ صاحب کے پاس موجود تھے مہاراجہ صاحب نے سالم سے کچھ باتین کرکے ہم لوگون سے کہا کہ صاحب مجھے بہت ناراض ہوتے ہین کچھ علاج کرنا چاہیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین کچھ شے تمکو دون گا اسی کو شست کرو کہ اونکی حلق اور پیٹ تک پہونچ جاے مین نے جواب دیا کہ کھانے پینے مین تو میرا کچھ اختیار نہین ہے نہ میرے روبرو وہ کھاتے ہین راوجی نے کہا کہ چکوترے کا شربت تو پیتے ہین اوسمین ڈال دو مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر تم ایسا کام کروگے تو تمکو مالامال کردون گا تمکو نوکری کی حاجت نرہے گی یہ گفتگو دس پندرہ منٹ تک ہوئی مجھکو معلوم نا دنھین لیکن اس قدر رکھ سکتا ہون کہ اخیر زہر دینے سے تین چار مہینے پیشتر کا یہ ذکر ہے اس گفتگو کے بعد سالم نے مجھکو ایک پوڑیہ دی پوڑیہ بقدر ایک انگشت کے تھی یہ پوڑیہ احمد آباد کے کاغذ کی بنی ہوئی ہے جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے وہ پوڑیہ راوجی کو دیدی اوسکے چوتھے پانچوین روز سالم اور بیشونت راو کو بنگلہ پر دیکھا مجھسے سالم نے دریافت کیا کہ تمنے راوجی کو وہ پوڑیہ دیدی مین نے کہا ہان دیدی آٹھ دس روز کے بعد مین دسہرہ کے سلام کو مہاراجہ صاحب کے پاس گیا حسب معمول اول ۹ بجے بیشونت راو کے مکان پر گیا اور وہان سے ہمراہی راوجی اور جگا کے مہاراجہ صاحب کے محل کو گیا جس کمرے مین ہمیشہ ملاقات ہوتی تھی اوسمین مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سالم اور

اس ملاقات مین صرف یہی گفتگو ہوئی اور کچھ نہین - ایک مہینہ بعد یا ایک مہینے سے کچھ
کم مین پھر مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو گیا راؤجی اور سالم میرے ساتھ گئے تھے جو شخص
سالم کے ساتھ گیا تھا اوسکا نام کاربھائی تھا - اس مرتبہ بھی مہاراجہ صاحب سے ملاقات
ہوئی کاربھائی کو سب نے نیچے چھوڑ دیا اور ہم لوگ اوپر گئے یہ شخص رزیڈنسی کا پنکھے والا
ہے - ہماری ملاقات مہاراجہ صاحب سے ۹- یا ساڑھے ۹- بجے رات کے ہوئی مین آٹھ یا
ساڑھے آٹھ بجے رزیڈنسی سے روانہ ہوا کرتا تھا مہاراجہ صاحب کے ساتھ سالم اور یشونت راؤ ہوا
کرتے تھے جب مہاراجہ صاحب مقام نوساری کو گئے تو صاحب رزیڈنٹ کے ہمراہ مین بھی
وہان گیا تھا مہاراجہ صاحب کے ہمراہ صرف سالم تھا یشونت راؤ نہین گیا - جب نوساری
گئے تھے سالم صاحب رزیڈنٹ کے احاطے مین رہا کرتا تھا اس احاطہ مین کئی اور سوار رہا
کرتے تھے راؤجی نے مجھکو بمقام نوساری ایک مرتبہ انعام دلوایا تھا اسکا ذکر سالم اور مہاراجہ
صاحب سے پہلے ہو چکا تھا جب مجھکو انعام دیا تو راؤجی نے مجھ سے کہا تھا کہ تمکو ڈیڑھ سو روپے
انعام کے ملے ہین مین نے کہا کہ مین اس روپیہ کو کیا کرون یہ کہکر سالم کے پاس وہ روپیہ
راؤجی چھوڑ آئے جب سالم نوساری سے گیا تھا تو راؤجی نے اوسکے ہاتھ یہ روپیہ میرے گھر
بھجوا دیا چنانچہ سالم نے وہ روپیہ میرے بھائی کو دیدیا جب مین بڑودے کو آیا تو معلوم ہوا کہ
وہ روپیہ میرے بھائی کے پاس پہونچ گیا جب مہاراجہ صاحب نوساری مین تھے تو کبھی
مہاراجہ صاحب کے پاس تنہا مین نہین گیا جب صاحب رزیڈنٹ اون کے پاس جاتے
تھے تو مین بھی ہمراہ جاتا تھا جب مہاراجہ صاحب بڑودے کو واپس آئے تو پھنے ڈیڑھ
پھنے کے بعد اون کے سلام کیواسطے پھر گیا اور حسب دستور اول یشونت راؤ کے مکان پر ہم
اور راؤجی گئے - اور وہان سے مہاراجہ صاحب کے پاس حاضر ہوے اس مرتبہ مہاراجہ صاحب
نے کہا کہ جو کچھ رزیڈنسی مین واقعہ ہوا کرے بذریعہ تحریر ہمارے پاس بھیجدیا کرو راؤجی نے
کہا بہت اچھا جو شخص آوے گا اوسکا نام لکھکر آپ کے پاس بھیجدون گا سالم نے مہاراجہ صاحب
سے مرہٹی زبان مین کہا کہ مہاراج شادی کا انعام ان لوگون کو نہین ملا ہے -
مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اسکا تم کچھ بندوبست کر دو اسیقدر بات ہوئی تھی ہمکو کچھ روپیہ

جانے کا تذکرہ کیا۔ مین سالم کو اوسوقت سے جانتا ہون جبکہ وہ رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا بعد وفات مہاراجہ کھانڈے راؤ کے مین جمنا بائی کی خدمت مین تھا اون کے پاس سے رزیڈنسی کو واپس آیا۔ کرنیل بار صاحب کے زمانے مین سالم رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا جبکہ جمنا بائی رزیڈنسی مین رہا کرتی تھین اوس زمانے مین اون کے پاس میری تعیناتی ہوئی تھی۔ مجھکو حکم تھا کہ جبتک وہ یہان رہین تم بھی اون کے پاس رہو جب وہ موناکو گئین اوسوقت بھی دو مہینے تک مین اون کے پاس رہا اوس زمانے مین کرنیل بار صاحب بڑودہ کے رزیڈنٹ تھے اور جب مسٹر ٹکر صاحب آئے اونھون نے بھی مجھکو جمنا بائی کے پاس مقرر رکھا بشونت راؤ جاسوس نے دو تین مرتبہ مجھسے کہا کہ تم مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرو سالم اور راؤجی نے بھی کہا تھا دوشنبہ اور جمعرات کے روز جبکہ مہاراجہ صاحب رزیڈنسی کو آتے تھے تو سالم اور راؤجی مجھسے ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے آخر مین مہاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے راضی ہوا اور برخاست کمیشن سے بیس پچیس روز کے بعد مہاراجہ صاحب کے پاس مین گیا اوس روز راؤجی اور سالم اور ایک شخص اور جو راؤجی کے ساتھ تھا اور مین مہاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ اول ہم بشونت راؤ کے گھر پر آئے وہان سے مہاراجہ صاحب کے محل کو گئے۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے مترجم سے پوچھا کہ باڑہ کیا معنے۔ مترجم نے کہا دربار یا حویلی کو کہتے ہین گواہ نے بیان کیا کہ راؤجی اور ایک شخص میرے ہمراہ گئے تھے بشونت راؤ اور ایک اور دوسرا آدمی دوسرے راستے سے گئے محل کی پشت پر جو ایک باغ ہے اوسمین ہوکر ہم لوگ محل مین پہونچے یہ باغ جدید تیار ہوا ہے مین اس باغ کا نام نہین جانتا۔ جب ہم محل مین پہونچے تو مین زینہ پر بیٹھ گیا جب بشونت راؤ مہاراجہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے اوسوقت سالم نے مجھکو اوپر بلایا جو شخص راؤجی کے ساتھ گیا تھا وہ نیچے ٹھہرا رہا۔

جب ہم اوپر گئے تو مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی سلام کرکے مین زمین پر بیٹھ گیا بشونت راؤ اور راؤجی اور مہاراجہ صاحب سے کچھ باتین ہوا کین مہاراجہ صاحب نے خفا ہوکر کہا کہ اس شخص کو تم کیون لائے یہ بچا آدمی ہے راؤجی نے کہا کہ اب بچپن نہ کرے گا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ رزیڈنسی مین جو خبرین ہوا کرین وہ مجھکو بھی کرو مین نے کہا بہت اچھا۔

کے روبرو گاڑیان آکر کھڑی ہوتی ہین س کیا وہان پر شیشی تمکو نہین ملی - ج -
پولیس کے لوگون نے آکر تلاش کیا تھا لیکن اونکو شیشی نہین ملی - س شیشی کتنی بڑی
تھی - ج اتنی بڑی - (گواہ نے بتایا کہ اونگلی کے برابر تھی) صاحب ایڈووکیٹ جنرل
نے کہا کہ اب چار بج گئے ہین کسی گواہ کے شاید اظہار نہ لیے جائین گے -
صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہان اب فضول ہے لہذا کمیشن برخاست ہوئی -

اجلاس روز نہم

آج بروقت اجلاس کے سب ممبر موجود تھے سر لویس پیلی صاحب دو پہر تک رہے مگر
حضور ملہر راؤ دن بھر موجود رہے اور مہاراجہ سیندھیا بھی بعد دو پہر کے دیر تک کمیشن سے
غیر حاضر رہے بروقت شروع اجلاس کے صاحب ایڈووکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ
سے دریافت کیا کہ مائی لارڈ افواہ سنا ہے کہ شنبہ کو روز کمیشن کا اجلاس نہو گا کیا یہ بات صحیح ہے صاحب پریسیڈنٹ نے
کہا کہ مین بھی اسکا تذکرہ کرنیکو تھا شنبہ کو روز ہندو ؤن کی تعطیل ہے شنبہ کو اجلاس نہو گا - صاحب ایڈووکیٹ جنرل
نے کہا کہ صرف شنبہ کو روز صاحب پریسیڈنٹ نے فرمایا - ہان - بعدہ مسمی نرسو راجانا گواہ بلایا گیا -

اظہار مسمی نرسو راجانا گواہ

اس شخص نے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی بڑودہ کے چپراسیون کا جمعدار ہون مجھکو رزیڈنسی
مین نوکری کرتے ہوے ۳۲ - یا ۳۴ - برس ہوے اور ۱۷ - یا ۱۸ - برس سے عہدہ جمعداری
پر تھا میری تنخواہ ۱۵ ماہواری تھی یہی تنخواہ جمعدار کی ہے دس روپیہ ماہواری راؤجی
حوالدار کو ملتے تھے مین شہر کے اندر رہتا تھا ہر روز سات یا آٹھ بجے صبح کے رزیڈنسی مین
اپنے کام پر حاضر ہوا کرتا اور شام کے ۷ - بجے چلا جاتا رزیڈنسی کی کچہری کبھی ساڑھے چھ بجے
برخاست ہو جاتی تھی تو اوسوقت مین گھر کو چلا آتا تھا مجھکو وہ زمانہ یاد ہے جبکہ بڑودہ
مین کمیشن کا اجلاس ہوا تھا اوسوقت راؤجی نے مجھسے گفتگو کی تھی اور مجھسے کہا تھا کہ سالم
اور رگھونت کہتے ہین کہ تمکو مہاراجہ صاحب کے پاس جانا چاہیے مین نے جواب دیا کہ میرے گھر
مین بیماری ہے مین ابھی نہین جا سکتا - اور سوا اس کے فی الحال مجھکو اپنے کام سے فرصت
نہین ہے جب بڑودے سے کمیشن برخاست ہوئی تو راؤجی اور سالم نے پھر مجھسے لاہان

بعدہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سوال کیا کہ آپ سن چکے ہین کہ اس گواہ نے کیا اظہار دیے ہین یعنے اوسنے بیان کیا کہ شیشے کے منہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے وہ چیز نکل کر اوسکے پیٹ مین لگ گئی۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہین کہ اوسکے بیان کے موافق ایسے نشان پڑ گئے ہون۔ ج۔ ہان سفید سنکھیا سے ایسے نشان پڑ جاتے ہین۔ س کیا آپ خیال کرتے ہین کہ بغیر رگڑنے سنکھیا کے کہال پر نشان پڑ سکتا ہے۔ ج۔ ہان اگر سنکھیا کھال سے لگ جاے۔ س کتنی دیر مین سوزش معلوم ہوگی۔ ج ایک گھنٹہ مین۔ س۔ ایسا نشان کیا ایک گھنٹہ مین پڑ جاے گا۔ ج ہان۔ س۔ کیا حقیقت مین ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ نشان جو اس گواہ کے جسم پر ہے وہ اسیطرح سے ہو گئے ہین۔ ج۔ ہان مجھکو یہی یقین ہے یعنے یہ کہ اگر سنکھیا جسم سے لگتی تو ایسا نشان پڑ جاتا۔ س چونکہ آپ ڈاکٹر ہین اور بوجہ ڈاکٹر ہونیکے آپ کمیشن مین رہے اور اسکے اظہار آپ نے سنے پس از روی فن ڈاکٹری کے بیان کر سکتے ہین کہ اس شخص کے جسم پر اسیطرح سے کہ جیسا وہ بیان کرتا ہے نشان پڑ گئے ہین۔ ج۔ ہان۔ س۔ مجھکو یقین ہے کہ اس گواہ کے اظہارون پر بخوبی غور کر کے آپ ایسا بیان کرتے ہین۔ ج ہان۔ س اگر آپ اس شخص کے اظہار نہ سنتے اور آپ کی راے طلب ہوتی تو آپ کیا بیان کرتے۔ ج۔ مین بیان کرتا کہ یہ نشان تیزاب یا گرم لوہے کے ہین۔ س۔ مین ان معاملون سے واقف نہین ہون لیکن کیا آپ بیان کر سکتے ہین کہ ایسے نشان ہندوستانیون کے جسم پر اکثر ہوتے ہین۔ ج۔ ہان مین خیال کر سکتا ہون۔ بعد اس کے ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر صاحب سے سوالات کیے۔ س۔ کیا سنکھیا تیزاب کی خاصیت رکھتا ہے۔ ج ہان۔ س۔ مین سمجھا کہ آپ کی راے ہے کہ اگر سنکھیا گھول کر بوتل مین ڈالیجاے اور وہ جسم سے لگے تو ایسے نشان پڑ سکتے ہین۔ ج۔ ہان پڑ سکتے ہین۔ س۔ سر رچرڈ میڈ صاحب نے کہا کہ اگر تیزاب ایک پھوڑے پر لگایا جاے تو ایسا نشان پڑ سکتا۔ ج ہان پڑ سکتا ہے لیکن پھوڑے کی حالت دیکھنے سے۔ بعد اس کے راوجی بلوایا گیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے اوس سے سوال کیا کہ جب تم دوشنبہ کو سنکھیا کا استعمال کر چکے تو بوتل کو کیا کیا تھا۔ ج۔ مین نے اوس بوتل کو ایک صندوق کے پیچھے چھپا دیا تھا۔ س کس جگہ چھپا کر رکھا تھا۔ ج۔ جہان کہ برآمدے

دیکھا ہے۔ ج۔ اوسوقت سے مین حراست مین ہون چنانچہ ابھی تک ہون۔

سوالات جو ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ کیے۔

س۔ جب تم اول مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تو تمسے مہاراجہ صاحب نے کچھ زہر کا ذکر کیا تھا۔ ج نہین مجھ سے کچھ ذکر نہین کیا۔ س۔ اونھون نے تمسے کیا کہا تھا۔ ج۔ اونھون نے صرف اس قدر کہا کہ بنگلہ پر جو بات ہو اوسکی اطلاع مجھکو کیا کرو۔ س۔ مہاراجہ صاحب سے زہر دینے کا ذکر اول کب آیا تھا۔ ج۔ نوساری سے پانچ چھ مہینے واپس آنے کے بعد س۔ جس دوشنبہ کو تمنے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا تھا اور اوس زہر کا دیا جانا معلوم ہو گیا اور اوسکے بعد تم کہتے ہو کہ مین اپنے گھر مین رہا۔ ج ہان جس روز سے کہ مجھپر زہر دینے کا شک ہوا مین اپنے گھر مین رہا۔ س بشونت راؤ یا سالم کبھی تمھارے گھر پر آتے تھے۔ ج۔ نہین۔ س تمھاری معطلی کے بعد بھی نہین آئے۔ ج۔ نہین میرے گھر کبھی نہین آئے۔ س۔ بغیر بشونت راؤ اور سالم کے تم کبھی مہاراجہ صاحب کے پاس گئے تھے۔ ج نہین۔ س اپنی معطلی کے بعد تم اپنے گھر رہے کیا تمکو اپنے گھر پر پہرہ رہنے کا احتمال تھا یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ حکام تمھاری کارروائی پر نگرانی کرتے ہین۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مین اپنے گھر سے کہین باہر نہین نکلا۔ س۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے تمسے اوس نشان کی بابت دریافت کیا تھا جو تمھارے پیٹ پر ہے وہ نشان اب بھی ہے۔ ج۔ ہان ہے۔ س تمنے کبھی یہ نشان کسی ڈاکٹر کو دکھایا تھا سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بولے کہ نشان بھی بہت اچھی جگہ پر ہے جہان پر کہ شیشی کے رکھنے کا حال یہ شخص بیان کرتا ہے ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ گری صاحب مہربانی کرکے آپ اوس نشان کو دیکھیے چنانچہ ڈاکٹر گری صاحب گواہ کو باہر لے گئے اور نشان کو دیکھا بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے۔ اون سے دریافت کیا کہ آپ نے اس گواہ کو دیکھا اونھون نے کہا کہ ہان دیکھا ایک انچھ یا آدھا انچھ ناف کے پاس مین نشان ہین یعنے جہان کہ پاجامہ باندھا جاتا ہے وہ نشان مثل تیزاب یا گرم لوہے یا پھوڑے کے معلوم ہوتے ہین یا جس طرح آبلہ کا نشان پڑجاتا ہے یا کسی ایسی چیز کا نشان ہے جس سے کہ کھال جل جاتی ہے۔

تمسے اور اوس سے کبھی اوس معاملے مین باتین نہین ہوئین ج مجھکو یاد نہین شاید
کبھی کی ہون - س مین تمکو یاد دلاتا ہون - تمکو یاد ہوگا کہ درمیان تمھارے اور اوسکے
مہاراجہ صاحب کے بارے مین باتین ہوئی تھین - ج کبھی نہین ہوئین - س کیا تمنے مہاراجہ
صاحب کے باب مین اوس سے کچھ باتین کی تھین یعنی بعد دینے زہر کے - ج نہین مین نے کبھی
مہاراجہ صاحب کے بارے مین کوئی بات نہین کی - س - کیا تم سے اوسنے نہین پوچھا تھا
کہ مہاراجہ صاحب اسبات کو جانتے ہین یا نہین - ج اوسنے مجھسے نہین پوچھا س کیا تھا
یہ غرض ہے کہ تمنے کبھی اوسکے روبرو مہاراجہ صاحب کا نام نہین لیا - ج نہین لیا - س
قبل تمھارے اظہار کے جو کرنیل فیر صاحب نے لیے تھے تمنے بھاؤ پوناکر کو نہین دیکھا - ج -
نہین س جب تمھارے اظہار لیے گئے تو بھاؤ پوناکر موجود تھا - ج کیا مسٹر سوٹر صاحب
کے روبرو - س - ہان مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو - ج مین نے اوسکو وہان نہین دیکھا
وہ وہان موجود نتھا - س اوسوقت تمنے بھاؤ پوناکر کو نہین دیکھا - ج مین نے اوسکو
نہین دیکھا - س پس مین خیال کرتا ہون کہ ایک لاکھ روپیہ کی طمع سے تمنے اپنے حاکم کے
مار ڈالنے کا وعدہ کیا - ج ہان مین غریب آدمی تھا ایک لاکھ روپیہ کی طمع مین آگیا - س
پس بوجہ غریب ہونے اور ایک لاکھ روپیہ کی طمع سے تمنے مار ڈالنا چاہا تھا - ج ہان مین
غریب آدمی تھا لاکھ روپیہ کی طمع سے مین نے ایسا کرنا چاہا تھا - س مین تم سے پھر سوال
کرتا ہون اسواسطے کہ تم غریب آدمی تھے تمنے بطمع زر مار ڈالنا چاہا جس ایام مین کہ تم چھوٹے
ہوے تھے مہاراجہ صاحب کے پاس تم کسواسطے نہین گئے - ج - مین ڈرتا تھا کہ اسواسطے نہین
گیا مجھکو اس امر مین گفتگو کرنے کا خوف تھا - س تمنے صاحب کے شربت مین جمعہ اور ہفتہ کو
زہر نہین ڈالا تھا - ج نہین - مین نے دوشنبہ کے روز ڈالا تھا اوسی روز اوسکی خبر
ہوگئی س تمنے صرف اوسی روز زہر ڈالا تھا - ج - ہان مین نے صرف اوسی روز زہر ڈالا
تھا - س جمعہ اور ہفتہ کے روز جس کسی صاحب نے گلاس مین زہر ڈالا ہو تو تمکو اوسکی خبر
نہین ہے - ج جمعدار نے ہفتہ کے روز مجھکو زہر کی پوڑیہ دی تھی اور مجھکو کچھ معلوم نہین
س - جب سے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے تمنے پولیس کے آدمیون کو

تمنے جواب دیا کہ فیضو پر۔ ج۔ مین نے کہا تھا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا احتمال اوسپر ہے
س۔ کیا تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا احتمال ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ یہ تو تم بھول گئے کہ مین نے
زہر کی پوڑیہ پیٹی مین رکھی ہے مگر اس بات کو نہین بھولے کہ ہمنے زہر دیا ہے اور اتہام اسکا
فیضو پر لگایا۔ ج۔ ہان پوڑیہ رکھکر بھول گیا تھا۔ س۔ اور فیضو کو ماخوذ کیا۔ ج۔ بہت
آدمی اوسکا نام لیتے تھے اوسوقت مین خاموش ہو رہا۔ س۔ نہین نہین۔ تم خاموش نہین
ہوے تھے تمنے کہا تھا کہ فیضو پر میرا شک ہے۔ ج۔ ہان مجھسے دریافت کیا گیا تو مین نے
کہا کہ فیضو شہر مین رہتا ہے میرا شک اوسپر ہے۔ س۔ یعنے قتل کے ارادے کا شک ہے۔
ج۔ ہان۔ مین صرف پوڑیون کو جانتا ہون۔ س۔ اس سے تمھارا مطلب کیا ہے۔
ج۔ مجھے یہ شک تھا کہ جیسے پوڑیان مجھکو اور پیدرو کو دی گئی ہین ویسی ہی پوڑیان
اورون کو بھی دی گئی ہونگی۔ س۔ اس لیے تمنے اونکو ماخوذ کیا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب
تم بعد لیے جانے اظہار روبرو کرنیل فیر صاحب کے رہا کیے گئے تو تم کہان رہے۔ ج۔ مین
گھر مین تھا اور مین نے صاحب سے درخواست کی تھی کہ مجھکو پٹہ بلجاے یعنے مین پھر نوکر
رکھا جاؤن۔ س۔ کیا تم پھر نوکر رکھے گئے۔ ج۔ نہین۔ صاحب نے کہا تھا کہ صاحب لوگ
تحقیقات کیواسطے آتے ہین بعد تحقیقات کے نوکر رکھے جاوگے۔ س۔ بھایو پونا کرنے تمھاری
نسبت کچھ کہا تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ اونسے کچھ کہا ہو۔ س۔ کیا تمنے اوس سے کہا تھا
کہ وہ تمھاری نسبت کچھ کہے۔ ج۔ جب مین اپنے گھر مین رہتا تھا کہین باہر نہین جاتا تھا۔
س۔ کیا تمھاری یہ غرض ہے کہ تم خوب جانتے تھے کہ بھایو پونا کرنے تمھاری نسبت کچھ
نہین کہا۔ ج۔ نہین۔ س۔ ذرا خبردار ہو کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ تمنے بھایو پونا کر سے کچھ
باتین نہین کین۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ تمنے اوسکو نہین دیکھا۔ ج۔ جب وہ بنگلہ
پر آتا تھا مین اوسکو دیکھتا تھا۔ س۔ قبل دینے زہر کے تمنے اوسکو دیکھا تھا۔ ج۔ جب
صاحب روانہ ہونے والے تھے اوسوقت مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ س۔ یعنے بعد دینے
زہر کے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ اوس سے اور تمسے دربارہ دینے زہر کے
کچھ باتین ہوئین۔ ج۔ نہین نہین۔ کچھ باتین نہین ہوئین۔ س۔ کیا تمھارا یہ مطلب ہے کہ

جسنے تمھاری پیٹی مین سخت چیز دیکھی تھی ج ہان اول مجھسے دریافت کیا گیا کہ تمھاری پیٹی کہان ہے س تمنے بتایا تھا کہ میری پیٹی کہان ہے جسمین تم زہر رکھتے تھے ج۔ مین نے نہین بتایا س کیا تمکو یاد تھا کہ پیٹی مین زہر باقی ہے۔ ج مجھکو یاد نتھا اگر یاد ہوتا تو مین اوسکو نکال کر پھینک دیتا س جب تمنے پوڑیا کو دیکھا تو تمکو تعجب ہوا۔ ج۔ ہان مجھکو تعجب ہوا اور مین گھبرا گیا۔ س۔ اگر میری یاد صحیح ہے تو تمنے کہا تھا کہ جب تمسے اکبر علی نے پوچھا کہ تم اکثر چیزین اپنی کہان رکھا کرتے تھے تو تمنے کہا تھا کہ پیٹی مین۔ ج۔ ہان مین نے یہی کہا تھا۔ س۔ اوسوقت اکبر علی نے کہا تھا کہ پیٹی منگوائی جاے۔ ج مجھسے کہا تھا کہ پیٹی کہان ہے مین نے کہا تھا کہ بہادر کے پاس ہے۔ س تمنے بہادر کو پیٹی کیون دی تھی ج۔ مین نے نہین دی صاحب رزیڈنٹ جدید نے دی تھی۔ س۔ اوس شخص کو تمھاری پیٹی کب دی گئی تھی۔ ج۔ میرے روبرو دی گئی تھی۔ لیکن مجھکو دن یاد نہین ہے۔ س کتنے دنون کے بعد پولیس کو پوڑیہ ملی تھی۔ ج۔ بہت دن کے بعد۔ مگر مجھکو یاد نہین کہ کتنے دنون کے بعد۔ س تمکو مطلق اس بات کا خیال نہین رہا کہ یہ تمھاری پیٹی جو دوسرا شخص پہنتا ہے اوسمین ایک پوڑیہ زہر کی ہے۔ ج اس پوڑیہ کو مین بالکل بھول گیا تھا۔ س جب کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے اور تم سے دریافت کیا تھا کہ دوبارہ زہر دینے کا تمھارا شک کسپر ہے اور تمنے کہا تھا کہ فیضو پر ہے کیونکہ فیضو کرنیل شارٹ صاحب اور کرنیل بار صاحب کے نہین چند باتون کی نسبت ماخوذ ہوا تھا۔ ج۔ ہان مین نے اپنی جان بچانے کے واسطے اوسکا نام لیا تھا۔ س اول تمنے خون کرنا چاہا اور پھر ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرتے تھے۔ ج۔ یہ لوگ بھی دربار (یعنے مہاراجہ صاحب) مین جایا کرتے تھے اگر اونھون نے زہر دیا بھی ہوتا تو مجھکو کس طرح معلوم ہوتا۔ س بہرصورت تمنے اپنے ہی جان بچانے کے واسطے اوسکو ماخوذ کیا ج۔ جب صاحب رزیڈنٹ نے مجھسے دریافت کیا تو مین نے جواب دیا کہ بہت آدمی شہر مین رہتے ہین اور یہان آتے جاتے ہین س پس تمنے ایک بے گناہ شخص کو ماخوذ کرنا چاہا حالانکہ خون کرنے کا تمنے ارادہ کیا تھا۔ ج۔ چونکہ یہ سب لوگ شہر مین رہتے تھے اسلیے اونکو مینے ماخوذ کرنا چاہا تھا۔ س صاحب نے تم سے یہ پوچھا تھا کہ تمھارا احتمال زہر دینے مین کسپر ہے

دے اور جب تم چاہو تم زہر دو۔ ج۔ مہاراجہ صاحب کو بڑی جلدی تھی اونھون نے مجھے اور پیدرو سے کہدیا تھا کہ یہ کام جلدی کرنا۔ س تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی۔ ج۔ سالم اور بیسونت راو دونون تاکید کیا کرتے تھے۔ س پس اسوجہ سے تمکو معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب کو جلدی ہے۔ ج۔ ہان۔ س مگر تمسے کہدیا گیا تھا کہ چار بجھنے کے بعد یہ پوڑیہ اثر کرے گی۔ ج۔ ہان مجھسے کہا تھا کہ دو تین بجھنے کے بعد اثر کرے گی۔ س تمنے کبھی پیدرو سے نہین پوچھا کہ اونکی پوڑیہ کیا ہوئی۔ ج۔ کبھی نہین پوچھا۔ س تمنے پیدرو کو مجرم ہونا کب بیان کیا کہ وہ بھی کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین تمھارا شریک ہے۔ ج۔ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو اوسکو مجرم کہا تھا۔ س تمنے اوسکا نام کرنیل فیر صاحب کے روبرو نہین لیا۔ ج۔ نہین۔ س کیون نہین۔ ج۔ مجھکو خوف تھا۔ س تمکو کیا خوف تھا۔ ج۔ اگر کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے تو کیا کہنے کے واسطے کیا کرتا ہے۔ س یہ پوڑیہ تمھاری پیٹی مین غلطی سے رہ گئی تھی۔ ج ہان غلطی سے رہ گئی تھی۔ س کیا تمنے دونون معتاد پوڑیہ کی دین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ ج۔ کل معتاد چار تھین تین دی گئین اور ایک غلطی سے رہ گئی۔ س کیا وجہ تھی کہ تمنے اس معتاد کو رہنے دیا۔ ج۔ غلطی سے رہ گئی۔ س اس سے تمھاری غرض کیا ہے کہ غلطی سے رہ گئی۔ ج اس سے غرض یہ ہے کہ مین نے پوڑیہ کو جیب مین رکھا اور رکھکر بھول گیا کہ کہان رکھی۔ س تمنے وہ کام کیون نہین کیا جسواسطے انعام دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔ ج۔ مجھکو خوف تھا کہ صاحب کو یکایک کچھ نہو جاے۔ س کیا تمنے اس سیاہی مائل پوڑیہ کی دوا ۹۔ نومبر کو بالکل ڈالدی تھی۔ ج۔ تھوڑی ڈالی تھی اور باقی کو رکھ لیا تھا۔ س تھوڑی سی جس قدر کہ تمنے ہمکو دکھائی کیا تم جانتے تھے کہ فورًا اوسکی تاثیر ہوگی۔ ج۔ مین جانتا تھا کہ دفعتہً اوسکی تاثیر نہوگی۔ مگر مجھکو مہاراجہ صاحب متواتر کہلا کہلا بھیجتے تھے کہ جلدی کرو جلدی کرو۔ س۔ اور کسیکو معلوم تھا کہ تمھارے پاس یہ زہر باقی ہے ج کسیکو معلوم نتھا۔ س تمنے کیسے کہا بھی نھین۔ ج۔ مین نے کسی سے نھین کہا۔ س پس تمھارے ساتھی جانتے ہون گے کہ تمنے اس تمام پوڑیہ کا استعمال کیا۔ ج۔ ہان وہ بھی جانتے تھے۔ س کیا وہ کوئی پولیس کا آدمی تھا

فید تھا۔ س۔ تمکو یقین ہے کہ سالم فید ہے۔ ج۔ ہان مین جانتا ہون کہ وہ فید ہے۔
س۔ بیان کرو کہ پیدرو تمھارے ہمراہ کے مرتبہ مھاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے
گئے تھے۔ ج۔ تین مرتبہ نوساری سے آکر اور ایک مرتبہ جبکہ وہ گوا اپنے گھر سے واپس آیا
س۔ کل چار مرتبہ ج۔ ہان چار مرتبہ۔ س۔ اس زہر دینے کا حال وہ کل جانتا ہے ج۔ وہ کل
جانتا ہے۔ مھاراجہ صاحب نے خود مجھسے کہا تھا۔ س۔ تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے
خود سنا تھا۔ ج۔ ہان مین نے خود سنا تھا۔ س۔ تمنے کاغذ دیتے ہوے دیکھا تھا۔
ج۔ کون سا کاغذ۔ س۔ وہ کاغذ جسمین زہر تھا اور جسمین زہر ہونا تم جانتے تھے۔ ج۔
ایک پوڑیا دیتے ہوے مین نے دیکھا تھا۔ س۔ تمنے مھاراجہ صاحب کو کہتے ہوے سنا تھا
کہ اس پوڑیہ مین زہر ہے۔ ج۔ ہان مین نے کہتے ہوے سنا تھا۔ س۔ کب یہ بات ہوئی۔
ج۔ جب پیدرو گوا سے واپس آیا تھا۔ س۔ پیدرو کا اخیر جانا بھی تھا۔ ج۔ ہان۔
س۔ تم اوسکی تاریخ بیان کرسکتے ہو۔ ج۔ مجھکو تاریخ یاد نہین۔ س۔ میرے نزدیک
شروع نومبر ہوگا جبکہ تمکو یہ پوڑیہ دی گئی۔ ج۔ ہان یہ پوڑیہ مجھکو دی گئی اوسکے دو روز
بعد مین بلایا گیا تھا۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ مھاراجہ صاحب نے تمکو پوڑیہ کب دی تھی۔
ہان۔ مین بھولا حمعدار نے تمکو پوڑیہ دی تھی۔ ج۔ ہان اول مرتبہ حمعدار نے دو پوڑیان
دی تھین اور دوسری مرتبہ ایک پوڑیہ دی تھی۔ س۔ ان دو پوڑیون یا اس پاکٹ
سے پہلے پیدرو کو پوڑیہ دی گئی تھی۔ ج۔ ہان اول میری اس پوڑیہ سے دی گئی
تھی۔ س۔ یعنے قبل اخیر پوڑیہ کے۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمنے پیدرو کے پوڑیہ مکنے سے ایک دو روز
بعد پوڑیہ پائی تھی۔ ج۔ دو روز کے بعد۔ س۔ بعدہ تمکو معلوم ہوا تھا کہ پیدرو کو کیا دیا گیا۔
ج۔ مجھکو معلوم نہین نہ یہ جانتا ہون کہ اوسکے پاس پوڑیہ ہے یا نہین۔ س۔ کیا تم سب ایک
ہی کام مین مصروف تھے یعنے کرنیل فیر صاحب کے مارڈالنے مین۔ ج۔ ہان ہم سب شریک
تھے۔ س۔ تمنے پیدرو سے کسواسطے دریافت نہین کیا کہ اوسنے اس پوڑیہ کو کیا کیا۔ ج۔ مین کیون دریافت کرتا
وہ اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار تھا مین اپنے کام پر ہوشیار تھا (قہقہہ ہوا) مین نے دریافت
نہین کیا۔ س۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمنے پیدرو کو چھوڑدیا کہ جب وہ چاہے زہر

(س)

رکھا اور کہتے ہو کہ ایک پوڑیہ جو بچھے نکلی تھی وہ بھی منجملہ اونہین تین پوڑیون کے تھی جو جمعدار نے دی تھین کیا مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی تمنے بیان کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا یہ بات صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اب مین تم سے پچھلی پوڑیہ کی بابت دریافت کرتا ہون کیا تمکو وہ پوڑیہ جمعدار نے دی تھی۔ ج۔ ہان جمعدار نے دی تھی۔ س۔ کیا اس پوڑیہ کا دوا کا رنگ بہ نسبت پہلی پوڑیون کے خلاف تھا کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو پوڑیا تمکو اول ملی تھی اونمین سے ایک مین سفید رنگ کی دوا تھی اور دوسری مین جو چیزین تھین وہ گلابی مائل تھین اس تیسری پوڑیا کا رنگ جو آخر کو تمھین ملی کیا رنگ تھا۔ ج۔ اوسکا رنگ اس ٹوپی کا سا تھا ایک بیرسٹر کی ٹوپی وہان رکھی تھی اوسکا رنگ سیاہی مائل بھورا تھا۔ س۔ اس صورت مین اوسکی رنگت سفید پوڑیہ کی سی نتھی۔ ج۔ نہین۔ سیاہی مائل رنگ تھا۔ س۔ کیا اس ٹوپی سے اوسکا رنگ گہرا تھا۔ ج۔ بخوبی یاد نہین۔ س۔ تمنے پوڑیا کی سب دوا کو گلاس مین چھوڑ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ پانی مین ملا کر چھوڑا تھا۔ ج۔ ہان اول مین نے بوتل مین پانی بھرا پھر اوس پوڑیہ کو اوسمین ڈالا اور بوتل کو خوب ہلا کر اوسکو گلاس مین ڈالدیا۔ س۔ تمنے تمام و کمال بوتل کا پانی گلاس مین ڈالدیا۔ ج۔ ہان سب پانی ڈال دیا۔ س۔ اخیر پوڑیا مین کس قدر دوا تھی۔ ج۔ اس گواہ نے چٹکی بھر ریت اوٹھائی رجو سیاہی کے خشک کرنے کے واسطے رکھی تھی اور کہا کہ اس قدر تھی یا شاید کسیقدر اس سے زیادہ ہوگی۔ س۔ اس ریت سے اوس پوڑیہ کی دوا کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ ج۔ اسکا رنگ زیادہ سیاہی مائل ہے اوسکا رنگ ہلکا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مترجم تم ترجمہ اچھا نہین کرتے ہو اونسے کہا تھا کہ تھوڑا کالا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ وہ دوا ٹوپی کی نسبت زیادہ سیاہی مائل تھی مگر اوسکا رنگ اس ریت سے ہلکا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جس روز تمنے اپنے مالک کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اوس روز ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا تھا۔ ج۔ ہان مین بنگلہ پر تھا مین اونکو مین نے دیکھا تھا۔ س۔ اب سالم کہان ہے۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ وہ کہان ہے سنا ہے کہ وہ قید ہے اور مین بھی کئی روز سے

اطمینان ہے۔ ج۔ ہان خوب اطمینان ہے۔ س۔ تمکو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ مسٹر سوٹر صاحب کو دہوکا ندو۔ ج۔ اون سے مین نے جو کچھ کہا سب سچ کہا۔ س۔ کیا تمنے کرنیل فیر صاحب سے بھی سچ کہا تھا۔ ج۔ اگر مین کرنیل فیر صاحب سے سچ کہتا تو وہ کب میرا یا کسیکا یقین کرتے۔ س۔ تو یہی وجہ ہے کہ تمنے اون سے سچ نہین کہا۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس تمنے اسواسطے سچ نہین کہا کہ وہ تمھارا یقین نہین کرتے۔ ج۔ ہان اسی خیال سے مین نے سچ نہین کہا۔ س۔ تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے ہر ایک بات سچ کہی۔ ج۔ ہان۔ س۔ اب مین تم سے کچھ وہ باتین کیا چاہتا ہون جو تمنے مسٹر سوٹر صاحب سے کہی تھین۔ اور یہ باتین اون دو پوڑیون کی بابت ہے جو تمکو اوسوقت دی گئی تھین جب تم سے لاکھ روپیے کے دیے جانے کا وعدہ ہوا تھا۔ تمکو یہ پوڑیان کسنے دی تھین۔ ج۔ نرسو جمعدار لایا تھا۔ اور اوسنے مجھکو دی تھین۔ س۔ کیا اوسنے تمسے کہا تھا کہ ان دونون پوڑیون کے تین حصے برابر کرکے تین روز تک دینا۔ ج۔ اوسنے کہا تھا کہ ان دو پوڑیون کے تین حصہ کرنا اور دو یا تین دن تک اسکا استعمال کرنا۔ س۔ اوسنے کہا تھا کہ برابر کے حصہ کرنا۔ ج۔ ہان تین حصے برابر کرنے کو کہا تھا۔ چنانچہ مین نے تین پوڑیان بنائین اور اپنے پاس رکھ لین۔ س۔ یعنے ان پوڑیون کو ملاکر تمنے برابر کے حصے کیے تھے۔ ج۔ ہر ایک پسی ہوئی چیز مین سے مین نے تھوڑا تھوڑا لیا کیونکہ مین جانتا تھا کہ سفید چیز زیادہ ضرر رسان ہے۔ س۔ اب مین تم سے وہ کہتا ہون جو تمنے کرنیل فیر صاحب سے کہا تھا بلکہ مین تمکو پڑھکر سناتا ہون۔ تمنے کہا تھا کہ دو تین روز کے بعد جمعدار نے مجھکو دو پوڑیان دین اور کہا کہ برابر کے تین حصے بنائے جائین اور دو یا تین روز دیے جاوین تاکہ تین روز مین وہ ختم ہوجاے اور تمنے یہ بھی کہا تھا کہ سالم اور نیوٹنت راوٴ نے مہاراجہ صاحب کے روبرو بڑی احتیاط سے سمجھایا تھا اور پھر تم کہتے ہو کہ ان پوڑیون کا دینا دو تین روز تک مین نے ملتوی رکھا تھا کیونکہ مجھکو موقع مناسب نہین ملا۔ ج۔ گواہ نے کہا کہ ہان یہ سب میرا بیان ہے۔ س۔ اور تم کہتے ہو کہ زہر کی پوڑیہ جو مجھکو اول جمعدار نے دی تھی مین نے اوسکے تین حصے کیے۔ ج۔ ہان۔ مین نے تین حصے کیے تھے۔ س۔ ان پوڑیون کو تمنے اپنی پیٹی کی جیب مین

کھال کے پاس یہ پھوڑا ہو گیا تھا۔ ج شیشے کے مُنہ پر روئی لگی تھی اور روئی مین سے دوا نکلکر
میری بدن پر لگ گئی تھی۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ اسی شیشی کی دوا سے تمھارے پھوڑا ہو گیا تھا
کیون صحیح ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ پس تمنے اس احتمال سے کہ کرنیل فیر صاحب کو تکلیف ہو گی دوا کو پھینکدیا
ج۔ ہان اسیوجہ سے مین نے دوا پھینکدی۔ س۔ لیکن ای عزیز تم جانتے تھے کہ یہ دوا کرنیل فیر صاحب
کے ضرر پہونچانے کے واسطے دی گئی ہے ج۔ ہان۔ س۔ پھر تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ تم جانتے
تھے کہ یہ شیشے کی دوا ضرر پہونچانے کیواسطے دی گئی ہے تمنے اوسکو کیون پھینکدیا۔ ج۔ مین نے اوسکا
استعمال نہین کیا اور پھینکدیا۔ س۔ کسواسطے استعمال نہین کیا۔ ج۔ اسواسطے استعمال نہین کیا کہ اوس سے
مجھکو ضرر پہونچا اور مجھکو احتمال تھا کہ مین فوراً گرفتار ہو جاؤنگا۔ س۔ لیکن تم جانتے تھے کہ میرا ارادہ زہر
دینے کا ہے۔ پس ایسی رفیق شے کا کیون استعمال نہین کیا۔ ج۔ مین نے نہین کہا۔ س۔ مگر مین دریافت
کرتا ہون کہ تمنے کسواسطے اوسکا استعمال نہین کیا۔ ج۔ مجھکو خوف ہوا کہ صاحب کو اوس سے ضرر پہونچیگا
اس لیے استعمال نہین کیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کہا تھا کہ مین نے استعمال کیا ہے۔ ج۔ ہان مینے
نرسو سے کہا تھا۔ س۔ تمھارا وہ کہنا جھوٹ تھا۔ ج۔ ہان مین نے جھوٹ کہا تھا۔ س۔
معلوم ہوتا ہے کہ تم کبھی کبھی جھوٹ کا مزہ بھی اوٹھایا کرتے ہو۔ ج۔ مین جھوٹ کیون بولون
آپ سے مین نے سچ سچ کہدیا۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ اس جھوٹ کی کیا
ضرورت تھی۔ ج۔ ایک سوار ہر روز مہاراجہ صاحب کے پاس سے آتا تھا کہ کام ہوا یا نہین
دوا ڈالی گئی یا نہین۔ س۔ تمنے نرسو سے کسواسطے جھوٹ بولا۔ ج۔ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا
تھا اس لیے سوا جھوٹ کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا۔ س۔ چونکہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا
اس لیے تمنے اوس سے جھوٹ بولا کیا جو کوئی تمھارے پیچھے پڑتا ہے اوس سے جھوٹ بولتے ہو۔
ج۔ ہان۔ اب مجھکو جھوٹ بولنے سے کیا فایدہ ہے۔ س۔ پس تمنے اسواسطے جھوٹ بولا
کہ وہ تمھارے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ج۔ ہان اسیواسطے مین جھوٹ بولا۔ س۔ تم جانتے تھے کہ
مسٹر سوٹر صاحب بھی بہت تمھارے پیچھے پڑے رہے شاید اون سے تمنے ایک جھوٹ نہین
بلکہ صدہا جھوٹ بولے ہون گے۔ ج۔ وہ میرے پیچھے کبھی اس قدر نہین پڑے۔ س۔ پس
جو کچھ تمنے اون سے کہا سب سچ تھا۔ ج۔ ہان سب سچ تھا۔ س۔ اسبات پر تمھارا خوب

س - تمتوا کتر وہان گئے ہو - ج - مین پہلے گیا تھا - موقوف ہونے کے بعد نہین گیا - س جبکہ تمنے وہ کام کیا جو مہاراجہ صاحب نے تمسے کہا تھا تو پھر کیون نہین گئے تمکو مہاراجہ صاحب سے روپیہ کی درخواست کرنا چاہیے تھی کیا وجہ تھی کہ تمنے کرنیل فیر صاحب کو نہین مارڈالا یا اور کوئی بات تھی - ج - مین اپنے ارادے پر کامیاب نہین ہوا - س - درحقیقت مین بھی یہی سمجھا تھا لیکن مجھکو خیال ہوا کہ تم اپنی آبرو کی وجہ سے نہین گئے اب معلوم ہوا کہ تم یہ سمجھے کہ چونکہ کرنیل فیر صاحب کو نہ مار سکے اس لیے مہاراجہ صاحب کے پاس نجانا چاہیے - ج - نہین گیا نہ مین نے روپیہ طلب کیا - س - اگر تم کیون نہین گئے - تم غریب آدمی تھے بوجہ مفلسی کے خونی بننا چاہتے تھے - ج - مین خونی بننے کو نتھا - س - ہان مہاراجہ صاحب چاہتے تھے کہ تم خونی بنو اس بات کو ہم سب لوگ جانتے ہین چونکہ تم غریب تھے پھر تم کسواسطے روپیہ مانگنے نہین گئے - ج - نہین مین کیونکر جاتا مین نہین گیا - س - تم سے اور نرسوے اوسوقت کچھ گفتگو ہوئی تھی جبکہ تمھارا ارادہ زہر دینے کا پورا ہوا - ج - نرسوے سے کچھ گفتگو نہین ہوئی تھی مین اپنے گھر سے باہر نہین نکلا اور مین کبھی نہین گیا - س - تم بھاؤ پوناکر سے واقف ہو - ج - ہان وہ بنگلہ کو آیا کرتا تھا اور مین اوس سے واقف ہون - س - وہ بنگلہ کو کسواسطے آیا کرتا تھا - ج - وہ صاحب کے پاس آیا کرتا تھا مین نہین جانتا تھا کہ کیون آتا تھا - س - کیا وہ خبرون کے دینے کے واسطے صاحب کے پاس آیا کرتا تھا کہ شہر مین کیا ہو رہا ہے - ج - مین یہ نہین جانتا - س - تمنے کبھی کوئی چیز اوسکو دیتے ہوے سنا ہے (جواب کا ترجمہ مترجم نے اس طرح کیا) - ج - نہین سنا کبھی کبھی سنا اوسکی مین نے اطلاع کی - س - کرنیل فیر صاحب کے نوکرون مین کچھ گفتگو ہوا کرتی تھی - کہ مہاراجہ صاحب نے حضور وسیراے کے پاس خریطہ بھیجا ہے - ج - خریطہ کا حال مین نہین جانتا - س - تمنے کچھ بھی اسبارے مین سنا تھا - ج - مین نے کچھ بھی نہین سنا اور مجھکو کچھ یاد نہین ہے - س - بھاؤ پوناکر سے بھی نہین سنا - (اوسطرف نہ دیکھو ہماری طرف دیکھو) ج - نہین - بھاؤ پوناکر سے بھی مین نے نہین سنا - س - اب تم سے حنیف باتون مین کچھ سوال کرتا ہون تم سچ بیان کرو - تمھارے جو پھوڑا نکلا تھا اور جسکو تمنے دکھایا یہ پھوڑا شیشے کیوجہ سے ہوگیا تھا - ج - ہان شیشی کی دوا سے میرے پھوڑا ہوگیا تھا س - شیشے کے رکھنے سے

مارڈ النے پر راضی ہو گئے ۔ ج ۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے روپیہ دے کر راضی کیا تھا ۔ س ۔ تمکو راضی کرنے مین زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین ہوئی ۔ ج ۔ مجھکو لاکھ روپیہ دینے کو کہا تھا چونکہ مین غریب آدمی ہون راضی ہو گیا ۔ س ۔ چونکہ تم غریب آدمی تھے اور تمکو ایک لاکھ روپیہ ملنے کا وعدہ ہوا تو تم اپنے حاکم کے مارڈالنے پر راضی ہو گئے جو ہمیشہ تمپر مہربان رہا ۔ (اس بات کو سنکر گواہ نے منھ ہی منھ مین کچھ کہا) ۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ درحقیقت ایسا ہی تھا شہاؤ تھین صاف صاف کہو ۔ ج ۔ ہان مین مارڈالنے پر راضی ہوا ۔ س ۔ کیا درحقیقت تم مارڈالنا چاہتے تھے ۔ ج ۔ درحقیقت میرا ارادہ مارڈالنے کا نتھا بلکہ مہاراجہ صاحب کا ارادہ مارڈالنے کا تھا ۔ س ۔ کیا تمھارا ارادہ تھا کہ تم اپنے ہاتھ سے صاحب کو مارو ۔ ج ۔ مجھکو مہاراجہ صاحب نے ترغیب دی تھی ۔ س ۔ چونکہ تمکو ترغیب دی گئی تمنے مارڈالنے کا ارادہ کر لیا ۔ ج ۔ ہان ۔ غریب آدمی تھا اور مجکو ترغیب دی گئی تھی ۔ س ۔ تم سے اور کرنیل فیر صاحب سے کبھی ناراضگی تو نہین ہوئی ۔ ج ۔ نھین ۔ س ۔ پس تم روپیے کی لالچ سے قاتل بننا چاہتے تھے ۔ ج ۔ ہان مین غریب آدمی ہون اور مجھکو ترغیب دی گئی تھی ۔ س ۔ چونکہ تم غریب تھے صرف روپیے کی لالچ سے خونی بننا چاہتے تھے ۔ ج ۔ ہان مجھکو ترغیب دی گئی تھی مین راضی ہو گیا س ۔ اب تمکو لاکھ روپیے مل گئے ۔ ج ۔ نھین مجھکو کچھ بھی نھین ملا ۔ س ۔ تمنے مہاراجہ صاحب سے کچھ روپیے کی درخواست کی تھی ۔ ج ۔ نھین ۔ س ۔ تمکو یاد ہے کہ تمھارے اظہار بعد ارادہ ہونے زہر کے کرنیل فیر صاحب کے روبرو لیے گئے تھے ۔ ج ۔ ہان یاد ہے ۔ س ۔ بعد اسکے تم قریب ایک مہینے تک چھوٹے رہے ۔ ج ۔ ہان ۔ س ۔ اس عرصے مین تمنے مہاراجہ صاحب سے کوئی درخواست اس روپیے کے ملنے کی کی تھی ۔ ج ۔ نہین ۔ س ۔ اس عرصہ مین تمنے کبھی مہاراجہ صاحب کو دیکھا یا کوئی پیغام اونکا تمھارے پاس آیا تھا ۔ ج ۔ نہ میرے پاس کوئی پیام آیا نہ اون کو کبھی مین نے دیکھا ۔ س ۔ چونکہ تم غریب آدمی ہو اور غریب ہونے اور ترغیب دیے جانے کی وجہ سے تم خون کرنے کے واسطے راضی ہو گئے تو کسواسطے روپیے کے ملنے کی مہاراجہ صاحب سے درخواست نہین کی ۔ ج ۔ مین نہین گیا اور کیونکر مین جاتا ۔

معلوم ہوتا ہے کہ دو پوڑیان جنکا استعمال اونسے کیا وہ آگے کی جیب مین رکھتا تھا اور اس پوڑیہ کا اونسے استعمال نہین کیا وہ دوسری جیب مین رکھا کرتا تھا گواہ نے بیان کیا کہ مین اوسوقت موجود تھا جبکہ راؤ صاحب اور خانصاحب نے اس پیٹی کی تلاشی لی تھی میرے سامنے ایک پوڑیہ بھی اس پیٹی مین نکلی تھی۔ گواہ نے کہا کہ مجھسے خانصاحب نے دریافت کیا تھا کہ تم زہر کی پوڑیون کو کہان رکھا کرتے تھے مین نے کہا کہ پیٹی کی جیب مین رکھا کرتا تھا مجھسے دریافت کیا کہ تمھاری پیٹی کہان ہے مین نے کہا کہ بھودر پٹہ والے کے پاس ہے خانصاحب نے ایک آدمی بھیج کر بھودر پٹہ والے کو طلب کیا میرے روبرو اوسکے گلے سے یہ پٹہ اوتارا اور اوسمین جابجا دیکھنے لگے پھر بڑے خانصاحب کو ٹٹولتے ٹٹولتے ایک جگھہ پر سخت چیز معلوم ہوئی اونھون نے کہا کہ یہان کوئی شے ہے یہ کھہ کر اونھون نے پٹہ کو رکھہ دیا اور سوٹر صاحب کو جو دوسرے کمرے مین تھے بلایا جب وہ آئے تو اون کے روبرو پیٹی کی سلائی کو کھولا اوسمین سے ایک سفید پوڑیہ نکلی مجھکو دکھایا کہ تم اس پوڑیہ کو پہچانتے ہو مین نے کہا کہ ہان پہچانتا ہون اس پوڑیہ مین زہر ہے غلطی سے میری پیٹی مین رہ گئی تھی۔ بعد اسکے سوٹر صاحب نے کچھہ اور باتین دریافت کین اور مین وہان سے چلا آیا جس روز پوڑیہ مجھکو ملی تھی وہ دن مجھکو خوب یاد ہے یہ پوڑیہ میرے اظہار سے دو روز بعد ملی تھی۔

سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اب میری طرف متوجہ ہو چند سوالات مین بھی تمسے کرون گا۔ اوسوقت پریسیڈنٹ نے کہا کہ اب دو بج گئے ہین اب کیا سوال کیا چاہتے ہین سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ جو حضور کا حکم ہو۔ بہتر ہے کہ پانچ چھہ منٹ کے واسطے سوالات ملتوی کیے جاوین۔ اوسوقت ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے۔

ٹفن کھانے کے بعد مسٹر کرسٹ جی سی جو نئی مترجم مقرر ہوے تھے قسم لی گئی۔

سوالات جریح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ تم کتنے دنون تک کرنیل فیر صاحب کے نوکر رہے۔ ج۔ شاید ڈیڑہ برس۔

س۔ کرنیل صاحب تمپر بڑی مہربانی کرتے تھے۔ ج۔ ہان وہ مجھپر بڑے مہربان تھے۔

س۔ تمکو اون سے کوئی شکایت کی بات نہین ہوئی۔ ج۔ نہین۔ س۔ پھر بھی تم اونکے

اس گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی اظہار دیے تھے مجھکو یاد ہے کہ دوشنبہ کا روز تھا اور شاید ۲۲- تاریخ تھی- لیکن مجھنا یاد نہین-
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ شاید ۲۲- دسمبر ہوگی- گواہ نے بیان کیا کہ میرے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے اول مرتبہ اونھون نے خود نہین لکھے- دوسری مرتبہ خود تحریر کیے تھے مین نے یہ اظہار اوسوقت دیے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو طلب کیا تھا ۹ بجے تک میرے اظہار وہ لیتے رہے مین نے اوسوقت تک کسی بات کا اقبال نہین کیا تھا بعد مجھکو وہ رزیڈنسی کی کوٹھی مین لائے اور رزیڈنسی کے باغ مین بٹھایا پانچ یا چھ بجے تک مین وہان بیٹھا رہا- فیضو اور کریم بھی وہان موجود تھے ہم لوگون مین باہم تکرار ہونے لگی فیضو اور کریم نے اپنا اور آپکا مجھسے ذکر کیا اور کہا کہ ہم لوگون نے تو اقبال کیا تم بھی کیون نہین اقبال کردیتے ہو یہ بات سنکر مین نے سوٹر صاحب کے حوالدار کو بلایا مین خود جاکر بلا لایا اوسکے نام سے واقف نہین ہون اگر اوسکو دیکھون تو پہچان لون اوسکا نام میرا مان علی تھا وہ عدالت مین بلایا گیا اور گواہ نے اوسکو دیکھکر شناخت کیا پھر گواہ نے کہا کہ مین نے حوالدار سے کہا تھا کہ مجھکو بڑے خانصاحب یعنے اکبر علیخان بہادر کے پاس لے چلو جب مین اون کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ مین آپ کو بہت صحیح صحیح حال زہر کے دینے کا بتا دون گا بشرطے کہ میری جان بخشی ہو اور اوسکا وعدہ آپ صاحب سے لے لین-
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ تم بالکل مفصل حال کہو لیکن اس قدر بیان کرو کہ تمھاری جان بخشی ہوئی تھی- گواہ نے بیان کیا کہ ہان اسی وعدے پر مینے کل حال سوٹر صاحب سے کہدیا تھا جب سے مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسوقت سے نرسو جمعدار کو نہین دیکھا بروقت اظہار کے اوس روز نرسو جمعدار موجود تھا جمعدار نے کہا کہ تمنے ہر ایک بات کا اقبال کردیا مینے کہا کہ دن مین نے ہر ایک بات کا اقرار کیا اور اگر گلے گلے پانی ہوگا تو یہی کہون گا بعد اس کے مجھکو پولیس کے کمرے مین لوگ لے گئے- پیٹی جو عدالت مین رکھی ہوئی ہے اسی کو مین پہنا کرتا تھا اس پیٹی مین جو جیب ہے اوسمین زہر کی پوڑیہ رکھا کرتا تھا- ایڈوکیٹ جنرل نے کہا- مائی لارڈ- اس گواہ کے بیان سے

بیان کرے چنانچہ تھوڑی مٹی آئی اور اوسنے بیان کیا کہ اس قدر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بولے کہ مین چاہتا ہون کہ یہ مٹی عدالت مین رکھہ لیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب سکریٹر اس مٹی کو اپنے پاس رکھین چنانچہ وہ مٹی اونکو دی گئی اور حکم ہوا کہ حفاظت کے ساتھہ اسکو رکھو۔ اور گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب آٹھہ روز پیشتر زہر دینے سے مین مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تو مجھکو اور نرسو کو گالیان دین اور کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھہ نہین کیا۔ مترجم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو گالیون کا ترجمہ کیا جاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کچھہ ضرورت نہین ہے۔ مترجم نے کہا کہ درحقیقت یہ گالیان بہت فحش ہین۔ ترجمہ نہونا چاہیے۔ بعدہ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین تمکو ایک اور چیز دونگا چنانچہ اونھون نے زہر کی ایک پوڑیہ دی اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ س۔ اسی سیاہ جیسا مترجم کا کوٹ ہے ج۔ نہین۔ جیسے کہ ٹوپی ہے (ٹوپی کی رنگت بھوری تھی)
مین نے دوشنبہ کے روز ساڑھے چھہ بجے صاحب کے شربت مین پوڑیہ ڈالی یہ پوڑیہ وہ تھی جو دوبارہ مہاراجہ صاحب نے دی تھی جسوقت مین صاحب کے کمرے سے باہر آیا تو سالم سوار نے دریافت کیا کہ تمنے وہ کام کیا مین نے کہا کہ ہان کرنیل فیر صاحب کا چٹھی لکھہ کر ڈاکٹر صاحب کو بلانا مجھکو خوب یاد ہے مین نے جمعدار سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب طلب ہوے ہین اب ہم لوگونکی فضیحتی ہوگی جسوقت ڈاکٹر صاحب آئے مین اور جمعدار برآمدے مین کھڑا تھا اوسی روز میری پیٹی لی گئی تھی اور مجھکو حکم ہوا کہ مین اپنے گھر کو جاؤن جب سے مجھکو پیٹی نہین ملی۔ کرنیل فیر صاحب نے میرے اظہار لیے اوسوقت مسٹر ہوی صاحب موجود تھے دوسرے روز مین حوالات مین سپرد ہوا لیکن ۵ بجے شام کے حوالات سے رہا ہوگیا جو روپیہ مجھکو ملا تھا اوس سے یہ زیور بنوایا تھا۔ چنانچہ زیور پیش کیا گیا پان سو یا ساڑھے پان سو روپیے کی مالیت کا ہوگا مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو خبرین لکھہ کر بھیجا کرتا تھا جگا لکھا کرتا تھا۔ جگا کے ہاتھہ کا لکھا ہوا خط پہچانتا مین کسیقدر گجراتی پڑھہ سکتا ہون چنانچہ ایک کاغذ گواہ کو دکھایا گیا اوسنے کہا کہ یہ جگا کا لکھا ہوا ہے مین اوسکو بھی بھین پڑھہ سکتا۔ مین ہمیشہ جگا سے خبرین لکھاتا تھا اور کسی سے نہین لکھاتا تھا اور جمعدار مہاراجہ صاحب کے پہونچایا کرتے تھے۔

اجلاس روز ہشتم

(راؤجی کا اظہار پھر شروع ہوا)

جبکہ عدالت جمع ہوئی تو سر لویس پیلی صاحب آئے اور حضور ملہر راؤ ٹفن کھانے کے وقت تک جلاس کمیشن مین موجود رہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے راؤجی سے سوالات مندرجہ ذیل کیے۔

س۔ تمنے مجھسے کل کے روز بیان کیا تھا کہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس پیڈرو کے ہمراہ گیا تھا بیان کرو کہ سوائے پیڈرو کے کوئی شخص اور بھی تھا۔ ج۔ میرے ساتھ نرسو جمعدار تھا اور قبل اسکے بھی بعد واپسی نوساری کے کئی مرتبہ جمعدار اور پنکھے والے کے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے کہا جاے کہ اور زیادہ آواز سے بولے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب اوسکی آواز نہین سن سکتے۔ گواہ نے بیان کیا کہ نوساری سے پندرہ روز آنے کے بعد تین سو روپیے مجھکو ملے تھے یہ روپیے مجھکو نرسو جمعدار نے دیے تھے اور کہا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو دیے ہین بعد اس کے مین اور نرسو جمعدار مہاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اگر کوئی بات مین تم سے کہون تو اوسکو تم مانوگے ہم لوگون نے کہا ہان مانینگے مہاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کیا کھاتے ہین ہمنے جواب دیا کہ وہ ہمارے سامنے کھانا نہین کھاتے اسلیے ہمکو معلوم نہین کہ وہ کیا کھاتے ہین وہ ہم لوگون کے سامنے شربت ضرور پیا کرتے ہین اوسوقت مہاراجہ صاحب نے پوڑیہ دی اور کہا کہ یہ صاحب کے شربت مین ڈالدینا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا کہ اسمین کیا ہے اونھون نے کہا زہر ہے مینے کہا کہ اگر صاحب کو ضرر پہونچا تو ہم لوگون کی بڑی خرابی ہوگی مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یکایک کچھ نہوگا بلکہ عرصے کے بعد اثر ہوگا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر اس پوڑیہ نے اثر کیا تو مین تمکو لاکھ روپیہ اور اپنے یہان نوکری دونگا اور تمھارے بال بچون کی خبرگیری رکھونگا۔

س۔ یہ پوڑیہ تمکو کس تاریخ کو دی گئی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ ہر ایک پوڑیہ مین کس قدر زہر تھا۔ ج۔ گواہ نے اونگلی کے اشارے سے بتایا کہ اس قدر زہر تھا۔ س مسٹر ملول صاحب کیا چٹکی بھر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اسکو تھوڑی مٹی دیدیجاے تاکہ وہ

لکھ کر بھیجدیا کرو جمعدار نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن موقوف ہوگئی ہے آپ اوسکے واسطے کچھ بندوبست کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین اسکا کچھ بندوبست نہین کرسکتا تم صاحب رزیڈنٹ کو عرضی دو جمعدار کا بھائی مہاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا بعد اس کے کچھ گفتگو نہین ہوئی اور پھر مہاراجہ صاحب نوساری کو چلے گئے۔

قبل جانے نوساری کے مین تین چار مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا ہین اور جمعدار کر[۳] قیر صاحب کی اردلی مین تھے جبکہ وہ نوساری کو گئے تھے مہاراجہ صاحب سے اور مجھ سے کئی مرتبہ نوساری مین ملاقات ہوئی بسونت راؤ کا بیٹا ایک رادی مین وہان رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھکو سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گیا اور ملاقات کرائی اوس روز مہاراجہ صاحب نے دربارہ بھائو پونا کر کے مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم متواتر خبر دوگے تو تمکو بہت خوش کرونگا اور کہا کہ تم دمودر پنت یا دمودر پربد کو جانتے ہو مین نے کہا کہ ہان جانتا ہون۔ تین دفعہ پیڈرو کے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا جبکہ مہاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تو بیس اکیس مرتبہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس گیا پیڈرو سے مہاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کھانے کا وقت کیا کیا باتین ہوتی ہین۔ پیڈرو نے جواب دیا کہ شام کے وقت کھانا کھاتے ہین۔ چھوٹی میمصاحبہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتی ہین اگر آپ صاحب سے دوستی رکھین تو آپ کے واسطے بہتر ہوگا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین صاحب سے دوستی رکھتا ہون لیکن صاحب مجھ سے خفا رہتے ہین۔

گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر آپ صاحب سے اچھی طرح رہین گے تو صاحب بھی آپ پر مہربانی رکھین گے۔ چھوٹی میمصاحبہ سے غرض بیوی صاحب کی میمصاحبہ سے ہے۔ مہاراجہ صاحب نے پوچھا کہ تم اپنے وطن گواسے کب واپس آئے پیڈرو نے کہا کہ تین چار روز ہوے اوسوقت مہاراجہ صاحب نے پیڈرو کو ایک پوڑیہ دی اور کہا کہ صاحب کے کھانے مین ڈالدینا۔

جب پیڈرو اپنے گھر کو جاتا تھا تو اوسنے کچھ روپیہ سالم سوار سے لیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے ممبران کمیشن سے کہا کہ اسوقت چار بج گئے کیا اور بھی کسی گواہ کے اظہار لیے جاینگے ممبرون نے کہا کہ آج عدالت برخاست ہوکل مقدمہ پیش ہوگا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی

اجلاس

در سو روپیے امانت مین رکھے اور جسکے پاس امانت رکھوائی تھی اوس سے یہ بات کہی
کہ جسوقت چاہون گا لے لون گا اس چار سو روپیہ کا کچھ زیور بنایا اور کچھ کپڑا خریدا
جس زمانے مین کہ کمیشن کا اجلاس ہوتا تھا میری شادی ہوئی تھی کمیشن کے ختم ہونے
سے دو تین روز بعد سالم کو مین نے دیکھا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے جمعدار کو بھی راضی
کر لیا ہے اور مجھسے کہا کہ جمعدار نے مہاراجہ صاحب کے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے جب
جمعدار آئین تو تم بھی اونھین کے ساتھ آنا اوسی روز شام کو مین نے جمعدار سے ذکر کیا
جمعدار نے کہا کہ اچھا مین اتوار کے روز چلون گا مجھکو بھینا یا دنھین لیکن اس قدر یاد
ہے کہ کمیشن کو ختم ہوے آٹھ دس روز ہوے تھے انتظام یہ کیا گیا تھا کہ اول یشونت راؤ
کے مکان پر مین جاؤن جمعدار یشونت راؤ کے مکان پر مجھکو مل گئے مجھکو یاد ہے کہ جگا یا
کا بھائی میرے ساتھ گئے تھے یہ دونون آدمی پنکھے والے ہین اور اب بیکار ہین ایک شخص
کا میرے ہمراہ ہونا مجھکو خوب یاد ہے جب ہم لوگ وہان پھونچے تو نرسو جمعدار اور سالم اور
یشونت راؤ ہمکو ملے ہم لوگ نظر باغ کی طرف ہو کر گیکواڑ کے محل مین گئے اور یسونت راؤ شہر
مین ہو کر گئے۔ سالم سوار میرے ساتھ گیا تھا۔ ہم لوگ جب زینہ پر پھونچے تو اوسوقت جمعدار
ہمارے ساتھ تھا اور پنکھے والا نیچے کھڑا رہا۔ کمرے مین ہم سب بٹھائے گئے سالم ایک اور
زینہ پر گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھکو اور نرسو جمعدار کو ہمراہ لے گیا جب ہم وہان پھونچے تو
مہاراجہ صاحب ایک پنج پر بیٹھے ہوے تھے اوسکے قریب ایک غسلخانہ تھا وہان یشونت راؤ
اور سالم اور مہاراجہ صاحب تھے مہاراجہ صاحب سے اور جمعدار اور مجھ سے باتین ہوئین
ان باتون سے یہ مطلب تھا کہ رزیڈنسی مین جو جو باتین ہوا کرین اوسکی اطلاع مہاراجہ صاحب
کو دیجایا کرے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ چونکہ تم لوگ بڑودے مین رہتے ہو ہر روز کی خبر مجھکو دیا کرو
اور مہاراجہ صاحب نے جمعدار سے کہا کہ تم پرانے جمعدار ہو تم سب سرداروں کو جانتے ہو۔
اس لیے مجھکو اطلاع دیا کرو کہ کون کون سردار آتا ہے اور کیا کیا باتین ہوا کرتی ہین جمعدار
نے وعدہ کیا کہ بذریعہ سالم کے برابر آپ کو خبرین پھونچایا کرون گا اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو آپ اون خبرون کو لکھ لیا کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ جو ضروری خبر ہوا کرے وہ

کہ نہین اس سے یہ غرض ہے کہ منفرق باتین ہوا کین - بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ جب مین مہاراجہ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا تو یشونت راؤ اور سالم سوار میرے ہمراہ جایا کرتے تھے مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی مین لوگون کے آنے کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ اسکے بعد ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے۔

جب ٹفن کے بعد کمیشن جمع ہوئی تو اس گواہ نے بیان کیا کہ جب پیشتر کمیشن جمع ہوئی تھی تو اوس زمانے مین تین مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس مین گیا تھا ہمیشہ اوسی مکان مین مہاراجہ صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور جس طرح کہ اول مرتبہ ہوئی تھی اوسیطرح دوسری مرتبہ بھی ہوئی تھی - مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیا کرتا تھا - کہ رزیڈنسی مین کیا کارروائی ہوتی ہے کیونکہ مین کمیشن کی کارروائی سے بخوبی واقف تھا مین سنا کرتا تھا کہ لوگ کمیشن کے روبرو کیا شکایت کرتے ہین وہی مہاراجہ صاحب سے جاکر کہہ دیتا تھا اون ایام مین مہاراجہ صاحب سے مین نے اپنی شادی کا حال بیان کیا مہاراجہ صاحب نے بطور خرچہ شادی کے مجھکو پانسو روپے دیے جس زمانے مین کہ کمیشن تحقیقات کرتی تھی اوسوقت مجھکو یہ پانچ سو روپے دیے تھے - مہاراجہ صاحب نے یشونت راؤ سے پانسو روپے دینے کا حکم دیا تھا چنانچہ اوسنے مجھکو روپیہ لاکر دیے تھے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ اگر دروازے بند کردیے جائین تو مناسب ہے کیونکہ روشنی کی چمک زیادہ ہے - مسٹر ملول صاحب نے کہا مگر کھڑکیون کے بند کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چلمن کا ڈالنا ضرور ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب یہ کارروائی کرین -

گواہ نے بیان کیا کہ یشونت راؤ میرے پاس روپیہ نہین لایا تھا بلکہ اوسنے مجھسے آکر کہا تھا کہ محل مین آکر روپیہ لے جاؤ - چنانچہ ایک شخص پنکھے والا رزیڈنسی کا جسکا نام جگا تھا اوسکو مینے اپنے ہمراہ لے گیا جب مین محل مین پہونچا تو مجھکو ایک سپاہی ملا پھر یشونت راؤ ملے۔

یشونت راؤ کے کارکن نے مجھکو پانچ سو روپیے دیے اوسوقت کارکن اور جگا موجود تھا اور کوئی شخص نہ تھا کارکن کا نام دلپت تھا مین نے چار سو روپیے شادی مین صرف کیے

اظہار راوجی گواہ

راوجی رحمین کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل ذلیہ اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کی حرسپیون کا حوالدار تھا اور ڈیڑہ برس یا سوا برس سے اس عہدہ پر ہون - کرنیل فیر صاحب نے مجھکو مقرر کیا تھا مین صدر بازار مین رہا کرتا تھا - کوئی رزیڈنسی کا ملازم میری ساتھ یا میری پاس نہین رہتا تھا مین سالم کو جانتا ہون جو مہاراجہ صاحب کا ایک سوار ہے جب وہ بنگلہ کو آیا کرتا تھا اوسوقت سے میری اوسکے ملاقات ہے بنگلہ سے میری غرض رزیڈنسی ہے دو مہینے قبل کمیشن کی نشست سے جو دربارہ سماعت نالش کاشتکاران کے ہوئی تھی اور جسکو سوا برس کا عرصہ ہوا سالم نے مجھسے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو بلایا ہے وہ تمسے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلو مین نے اوس سے کہا کہ بالفعل میرا آنا نہوگا وہ مجھسے اصرار کرتا رہا آخرکار مین جانے پر راضی ہوا - چنانچہ اول مرتبہ اتوار کے روز مہاراجہ صاحب کے پاس گیا شام کے ۴ بجے رزیڈنسی سے مین روانہ ہوا - اول مین بشونت راو کے پاس گیا یہ شخص مہاراجہ صاحب کا جاسوس ہے وہ رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - اوسکا گھر نئی بازار مین ہے اوسکے پاس سالم بھی بیٹھا ہوا تھا - مجھکو بشونت راو اور سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گئے مہاراجہ صاحب کا مکان شہر کے اندر ہے اوس مکان مین نظر باغ ہوکر اوس راستہ سے گیا جو مکان کے پیچھے سے ہے جب مجھکو یہ دونون شخص زینے پر لے گئے تو ایک کمرے پر مجھکو بٹھایا سالم میرے پاس بیٹھا رہا بشونت راو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کرنے کے واسطے گیا چنانچہ مہاراجہ صاحب بشونت راو کے ساتھ آئے اور مین نے اونکو پہچانا اور اوٹھ کر سلام کیا - مہاراجہ صاحب نے مجھسے کہا کہ تم بنگلے سے خبر لا سکتے ہو اگر بنگلے سے خبر لاوگے تو مین تمکو خوب انعام و اکرام دون گا اور جب خبر لاوگے تو مین تمکو خوش کیا کرونگا تم مجھکو ہمیشہ خبرین دیا کرو مین تمکو ہمیشہ خوش کیا کرون گا - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ تم رزیڈنسی کے جمعدار کو بخوبی جانتے ہو مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ اوس سے اور تم سے دوستی ہے - مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ آیندہ جمعدار کو بھی اپنے ہمراہ لانا مین نے کہا بہت اچھا - بعدہ مہاراجہ صاحب مجھسے ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ادہر اودہر کے لفظ کا ترجمہ اس سے بہتر اور نہین ہو سکتا اونسے کہا

مین اون سے بولا تھا۔ مسٹر برالنن صاحب نے اس گواہ سے سوالات جرح کیے۔
س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ مسٹر بوی صاحب نے میرے اظہار لیے تھے۔ س۔ یہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے روبرو اونھون نے لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کرنیل فیر صاحب علحدہ بیٹھے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اپنے کسی بیان پر دستخط کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کیونکہ کرنیل فیر صاحب وہان موجود نتھے۔ س تمنے مسٹر بوی صاحب سے کہا تھا کہ جب تم بازار سے واپس آئے تو تمنے سالم سے کہدیا تھا کہ بسکٹ تیار نہین ہین۔ ج۔ ہان مین نے دور سے کہدیا تھا۔ س۔ دو منٹ ہوے تمنے بیان کیا تھا کہ بازار سے واپس آتے ہوے مینے سالم کو نہین دیکھا۔ اب بیان کرو کہ تمنے سالم کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب مین ڈاکٹر صاحب کے بنگلے سے آتا تھا تو اسکول کے قریب دیکھا تھا۔ س۔ جب تمنے قریب اسکول کے دیکھا تھا تو کون وقت تھا۔ ج۔ ساڑھے سات یا آٹھ بجے ہون گے۔ س۔ اس کے بعد تمنے سالم کو نہین دیکھا۔ ج۔ ہان جب مین بنگلہ کو آیا تھا اوسوقت سالم کو دیکھا (ایڈوکیٹ جنرل نے محمد علی بخش کا دوبارہ اظہار لیا۔) س۔ جب تمنے سالم کو اسکول کے قریب اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پاس دیکھا تھا تو وہ کیا کرتا تھا۔ ج۔ وہ شہر کی طرف جاتا تھا۔ س۔ گھوڑے پر یا پیدل۔ ج۔ گھوڑے پر۔ س۔ کتنی دیر کے بعد اوسکو تمنے گھوڑے پر دیکھا تھا۔ ج۔ ۹۔ بجے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ بنگلہ پر مترجم نے کہا ہان مائی لارڈ۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ رزیڈنسی پر۔ مترجم نے کہا کہ ہان رزیڈنسی پر۔ ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا۔ کہ تم سے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین۔ ج۔ اوسوقت کچھ باتین نہین ہوئی تھین۔ س۔ سر ڈکر راؤ نے پوچھا کیا سالم کا قاعدہ تھا کہ ہر روز رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا اوسکے آنے کا کوئی دن خاص مقرر تھا۔ ج۔ دوشنبہ اور جمعرات کو وہ آتا تھا۔ س۔ ۹۔ نومبر کو کیا دن تھا۔ ج۔ دوشنبہ کا روز اور دیوالی کا دوسرا روز تھا۔ اوسوقت ٹھہر راؤ عدالت مین آئے اور راؤجی گواہ طلب ہوا۔

ج - جاتے وقت تیز جاتا تھا اور آنے کے وقت آہستہ آہستہ - س - سالم کا نام زبر کے
دبے جانے مین تم سے کسنے کہا تھا - ج - نہین - بعد اسکے راوجی بلائے گئے - اوسوقت سارجنٹ
ملین ٹائن صاحب نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مہاراجہ صاحب بھی بلائے جائین چنانچہ
بموجب حکم صاحب پریسیڈنٹ مہاراجہ صاحب بلائے گئے -
پریسیڈنٹ صاحب نے پوچھا کہ مہاراجہ کو کیون بلاتے ہو سارجنٹ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ
صاحب نے کہا تھا کہ جب راوجی کے اظہار ہون تو مین بلایا جاؤن -
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ایک گواہ اور ہے اگر اجازت ہو تو وہ بلایا جاے چنانچہ محمد علی بخش
گواہ بلایا گیا -

اظہار محمد علی بخش گواہ

محمد علی بخش کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے - اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا
چپراسی ہون ۹ نومبر دوشنبہ کا روز مجھکو خوب یاد ہے سالم جو گیکواڑ کا سوار ہے اوسکو مین جانتا
ہون - ساڑھے چھ بجے یا ۷ بجے مین نے سالم کو رزیڈنسی مین دیکھا تھا - اوسوقت تک صاحب
رزیڈنٹ ہوا خوری سے واپس نہین آئے تھے مین ڈیوڑہی مین ایک صندوق پر بیٹھا ہوا
تھا اور سالم گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے کھڑا تھا یہ صندوق ڈیوڑہی کے باین طرف رکھا
ہوا ہے جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس مین چٹھی لے گیا اوسوقت سالم کو مینے وہان
نہین دیکھا مجھسے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین اوسنے کہا تھا کہ تم بازار کو جاتے ہو کچھ
کیتے جاؤ مجھکو تھوڑے بسکٹ لادو جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے سالم کو وہان
نہین دیکھا اوسنے مجھسے نہ وہ روپیہ مانگا نہ بسکٹ طلب کیے - مجھکو خوب یاد ہے کہ اوسروز
مین نے مسٹر ہوی صاحب کو دیکھا تھا - دو تین روز کے بعد صاحب رزیڈنٹ نے مجھکو
حکم دیا کہ مین سالم یا اور کسی شخص سے نہ بولون جسوقت مین رزیڈنسی کو واپس آیا مجھکو
ڈاکٹر سیورڈ صاحب ملے تھے مین نے سلام کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا لائے
مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مین تمسے یہ بات نہین پوچھتا کہ اونھون نے تمسے
کیا دریافت کیا تھا اور تمسے ڈاکٹر صاحب بولے تھے یا نہین - ج - ہان بولے تھے اور

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے

س - جب تمنے ناٹا جگا سے وہ کہا جو تم سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تو تم سے ناٹا جگا نے کچھ کہا تھا - ج - ہان - س - اوسکے بعد تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا - ج - ہان دوسرے روز صبح کیوقت - س - اون سے تمنے وہی کہا جو ناٹا جگا نے تمسے کہا تھا - ج - ہان - س - ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تمسے تحقیقات کرنے کو کہا تھا - ج - ہان - س - تمسے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا کہا تھا لفظاً لفظاً بیان کرو - ج - مجھسے اونھون نے کہا تھا کہ ایک شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا لیکن معلوم نہین کہ کسنے دیا لہذا تم تحقیقات کرو - س - کیا تم سے صرف اسی قدر ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا - ج - ہان اسی قدر کہا تھا - س - تمکو خوب یاد ہے کہ اسیقدر کہا تھا - ج - ہان - س - اونھون نے کسی شخص کا نام نہین لیا - ج - اونھون نے کیسکا نام نہین لیا - س - یہ تحقیقات تمکو کیون سپرد کی گئی - ج - یہ تحقیقات اسواسطے میرے سپرد کی گئی کہ مین یہان کا کوتوال ہون -

اظہار ناٹا جگا گواہ

ناٹا جگا کے اظہار مسٹر انورا رلی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ مین بازار کا مقدم ہون اور صفائی وغیرہ کی نگرانی میرے تعلق ہے - ۹ نومبر مجھکو خوب یاد ہے مین سالم کو جو گیکواڑ کا سوار ہے جانتا ہون مین نے ۹ نومبر کو صبح کے ۸ بجے اوسکو دیکھا تھا - مین ایک مقام کماتی پورہ ہے اوسکو صاف کرآتا تھا سالم بازار کی طرف گھوڑی پر سوار ہوا گھوڑی کو خوب تیز لیجاتا تھا وہ شہر کیطرف سے آتا تھا اور صدر بازار کو جاتا تھا وہ مجھکو پل پر ملا تھا مین جگا اور راوجی کو جو رزیڈنسی مین ملازم ہین جانتا ہون یہ دونون صدر بازار مین رہتے ہین پانچ منٹ کے بعد سالم گھوڑے پر سوار اوس طرف سے واپس آیا اور شہر کی طرف گیا اوسوقت اوسکا گھوڑا زیادہ تیز نہین جاتا تھا مین نے جمون میان کوتوال سے سالم کا ذکر کیا جب صدر بازار سے وہ واپس آیا تو مجھسے کچھ بات کی تھی

سوالات جرح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے

س - جب تم سے اور سالم سے باتین ہوئی نہین تو سالم کا گھوڑا آہستہ آہستہ جاتا تھا یا تیز جاتا تھا

اُس گواہ نے بیان کیا کہ مین نے مسٹر سوٹر صاحب کے روبرو بھی اظہار دیے تھے مجھکو یاد ہے کہ دوشنبہ کا روز تھا اور شاید ۲۲ تاریخ تھی۔ لیکن مہینا یاد نہین۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ شاید ۲۲۔ دسمبر ہوگی۔ گواہ نے بیان کیا کہ میرے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے تھے اوّل مرتبہ اونھون نے خود نہین لکھے۔ دوسری مرتبہ خود تحریر کیے تھے مین نے یہ اظہار اوسوقت دیے جبکہ مسٹر سوٹر صاحب نے مجھکو طلب کیا تھا ۹ بجے تک میرے اظہار وہ لیتے رہے مین نے اوسوقت تک کسی بات کا اقبال نہین کیا تھا بعدہٗ مجھکو وہ رزیڈنسی کی کوٹھی مین لائے اور رزیڈنسی کے باغ مین بٹھایا پانچ یا چھ بجے تک مین وہان بیٹھا رہا۔ فیضو اور کریم بھی وہان موجود تھے ہم لوگون مین باہم تکرار ہونے لگی فیضو اور کریم نے اپنا اور آیا کا مجھسے ذکر کیا اور کہا کہ ہم لوگون نے تو اقبال کیا تم بھی کیون نہین اقبال کردیتے ہو یہ بات سنکر مین نے سوٹر صاحب کے حوالدار کو بلایا مین خود جاکر بلا لایا اوسکے نام سے واقف نہین ہون اگر اوسکو دیکھون تو پہچان لون اوسکا نام میرا مان علی تھا وہ عدالت مین بلایا گیا اور گواہ نے اوسکو دیکھکر شناخت کیا پھر گواہ نے کہا کہ مین نے حوالدار سے کہا تھا کہ مجھکو بڑے خانصاحب یعنے اکبر علیخان بہادر کے پاس لے چلو جب مین اون کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ مین آپ کو بہت صحیح صحیح حال زہر کے دینے کا بتا دون گا بشرطے کہ میری جان بخشی ہو اور اوسکا وعدہ آپ صاحب سے لے لین۔
صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ تم بالکل مفصل حال کہو لیکن اس قدر بیان کرو کہ تمھاری جان بخشی ہوئی تھی۔ گواہ نے بیان کیا کہ ہان اسی وعدے پر مینے کل حال سوٹر صاحب سے کہدیا تھا جب سے مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے اوسوقت سے نرسو جمعدار کو نہین دیکھا بروقت اظہار کے اوس روز نرسو جمعدار موجود تھا جمعدار نے کہا کہ تمنے ہر ایک بات کا اقبال کردیا مینے کہا کہ دن مین نے ہر ایک بات کا اقرار کیا اور اگر گلے گلے پانی ہوگا تو یہی کہون گا بعد اس کے مجھکو پولیس کے کمرے مین لوگ لے گئے۔ پیٹی جو عدالت مین رکھی ہوئی ہے اسی کو مین پہنا کرتا تھا اس پیٹی مین جو جیب ہے اوسمین زہر کی پوڑیہ رکھا کرتا تھا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا۔ مائی لارڈ۔ اس گواہ کے بیان سے

بیان کرے چنانچہ تھوڑی مٹی آئی اور اوسنے بیان کیا کہ اس قدر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بولے کہ مین چاہتا ہون کہ یہ مٹی عدالت مین رکھ لیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب سکریٹر اس مٹی کو اپنے پاس رکھین چنانچہ وہ مٹی اونکو دی گئی اور حکم ہوا کہ حفاظت کے ساتھہ اسکو رکھو۔ اور گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب آٹھ روز پیشتر زہر دینے سے مین مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تو مجھکو اور نرسو کو گالیان دین اور کہا کہ ابتک تم لوگون نے کچھہ نہین کیا۔ مترجم نے کہا کہ اگر حکم ہو تو گالیون کا ترجمہ کیا جاے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کچھہ ضرورت نہین ہے۔ مترجم نے کہا کہ درحقیقت یہ گالیان بہت فحش ہین۔ ترجمہ نہونا چاہیے۔ بعدہ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین تمکو ایک اور چیز دونگا چنانچہ اونھون نے زہر کی ایک پوڑیہ دی اوسکی رنگت سیاہی مائل تھی۔ س۔ ایسی سیاہ جیسا مترجم کا کوٹ ہے ج۔ نہین۔ جیسے کہ ٹوپی ہے۔ (ٹوپی کی رنگت بھوری تھی)

مین نے دوشنبہ کے روز ساڑھے چھہ بجے صاحب کے شربت مین پوڑیہ ڈالی یہ پوڑیہ وہ تھی جو دوبارہ مہاراجہ صاحب نے دی تھی جسوقت مین صاحب کے کمرے سے باہر آیا تو سالم سوار نے دریافت کیا کہ تمنے وہ کام کیا مین نے کہا کہ ہان کرنیل فیر صاحب کا چٹھی لکھہ کر ڈاکٹر صاحب کو بلانا مجھکو خوب یاد ہے مین نے جمعدار سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب طلب ہوے ہین اب ہم لوگونکی فضیحتی ہوگی جسوقت ڈاکٹر صاحب آئے مین اور جمعدار برآمدے مین کھڑا تھا اوسی روز میری پیٹی لی گئی تھی اور مجھکو حکم ہوا کہ مین اپنے گھر کو جاؤن جب سے مجھکو پیٹی نہین ملی۔ کرنیل فیر صاحب نے میرے اظہار لیے اوسوقت مسٹر ہوی صاحب موجود تھے دوسرے روز مین حوالات مین سپرد ہوا لیکن ۵ بجے شام کے حوالات سے رہا ہوگیا جو روپیہ مجھکو ملا تھا اوس سے یہ زیور بنوایا تھا۔ چنانچہ زیور پیش کیا گیا پان سو یا ساڑھے پان سو روپیے کی مالیت کا ہوگا مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو خبرین لکھہ کر بھیجا کرتا تھا جگا لکھا کرتا تھا۔ جگا کے ہاتھہ کا لکھا ہوا خط پہچانتا مین کسیقدر گجراتی پڑھہ سکتا ہون چنانچہ ایک کاغذ گواہ کو دکھایا گیا اوسنے کہا کہ یہ جگا کا لکھا ہوا ہے مین اوسکو بھی نہین پڑھہ سکتا۔ مین ہمیشہ جگا سے خبرین لکھاتا تھا اور کسی سے نہین لکھاتا تھا اور جمعدار مہاراجہ صاحب کے پہونچایا کرتے تھے۔

اجلاس روز ہشتم

(راؤجی کا اظہار پھر شروع ہوا)

جبکہ عدالت جمع ہوئی تو سر لویس پیلی صاحب آئے اور حضور ملہر راؤ ٹفن کھانے کے وقت تک جلاس کمیشن مین موجود رہے۔ ایڈوکیٹ جنرل نے راؤجی سے سوالات مندرجہ ذیل کیے۔

س۔ تمنے مجھسے کل کے روز بیان کیا تھا کہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس پیڈرو کے ہمراہ گیا تھا بیان کرو کہ سوائے پیڈرو کے کوئی شخص اور بھی تھا۔ ج۔ میرے ساتھ نرسو جمعدار تھا اور قبل اسکے بھی بعد واپسی نوساری کے کئی مرتبہ جمعدار اور پنکھے والے کے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس گواہ سے کہا جاے کہ اور زیادہ آواز سے بولے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب اوسکی آواز نہین سن سکتے۔ گواہ نے بیان کیا کہ نوساری سے پندرہ روز آنے کے بعد تین سو روپے مجھکو ملے تھے یہ روپے مجھکو نرسو جمعدار نے دیے تھے اور کہا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو دیے ہین بعد اس کے مین اور نرسو جمعدار مہاراجہ صاحب کے پاس گئے۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ صاحب مجھپر بڑا ظلم کرتے ہین اگر کوئی بات مین تم سے کہون تو اوسکو تم مانوگے ہم لوگون نے کہا ہان مانینگے مہاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کیا کھاتے ہین ہمنے جواب دیا کہ وہ ہمارے سامنے کھانا نہین کھاتے اسلیے ہمکو معلوم نہین کہ وہ کیا کھاتے ہین وہ ہم لوگون کے سامنے شربت ضرور پیا کرتے ہین اوسوقت مہاراجہ صاحب نے پوڑیہ دی اور کہا کہ یہ صاحب کے شربت مین ڈالدینا مین نے مہاراجہ صاحب سے پوچھا کہ اسمین کیا ہے اونھون نے کہا زہر ہے مینے کہا کہ اگر صاحب کو ضرر پہونچا تو ہم لوگون کی بڑی خرابی ہوگی مہاراجہ صاحب نے کہا کہ یکایک کچھ نہوگا بلکہ عرصے کے بعد اثر ہوگا مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر اس پوڑیہ نے اثر کیا تو مین تمکو لاکھ روپیہ اور اپنے یہان نوکری دونگا اور تمھارے بال بچون کی خبرگیری رکھونگا۔

س۔ یہ پوڑیہ تمکو کس تاریخ کو دی گئی تھی۔ ج۔ مجھکو یاد نہین۔ س۔ ہر ایک پوڑیہ مین کس قدر زہر تھا۔ ج۔ گواہ نے اونگلی کے اشارے سے بتایا کہ اس قدر زہر تھا۔ س مسٹر ملول صاحب کیا چٹکی بھر تھا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اسکو تھوڑی مٹی دیدیجاے تاکہ وہ

لکھہ کر بھیجدیا کرو جمعدار نے مہاراجہ صاحب سے کہا کہ میرے بھائی کی پنشن موقوف ہوگئی ہے آپ اوسکے واسطے کچھہ بندوبست کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین اسکا کچھہ بندوبست نہین کرسکتا تم صاحب رزیڈنٹ کو عرضی دو جمعدار کا بھائی مہاراجہ صاحب کے پاس نوکر تھا بعد اس کے کچھہ گفتگو نہین ہوئی اور پھر مہاراجہ صاحب نوساری کو چلے گئے۔

قبل جانے نوساری کے مین تین چار مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا مین اور جمعدار کرسن فیر صاحب کی اردلی مین تھے جبکہ وہ نوساری کو گئے تھے مہاراجہ صاحب سے اور مجھہ سے کئی مرتبہ نوساری مین ملاقات ہوئی بسونت راؤ کا بیٹا ایک راوتی مین وہان رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھکو سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گیا اور ملاقات کرائی اوس روز مہاراجہ صاحب نے دربارہ بھائو پونا کر کے مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم متواتر خبر بن دوگے تو تمکو بہت خوش کرون گا اور کہا کہ تم دمودر پنت یا دمودر پربد کو جانتے ہو مین نے کہا کہ ہان جانتا ہون۔ تین دفعہ پیڈرو کے ساتھہ مہاراجہ صاحب کے پاس گیا تھا جبکہ مہاراجہ صاحب نوساری سے واپس آئے تو بیس اکیس مرتبہ مین مہاراجہ صاحب کے پاس گیا پیڈرو سے مہاراجہ صاحب نے دریافت کیا کہ صاحب کسوقت کھانا کھاتے ہین اور کھانے وقت کیا کیا باتین ہوتی ہین۔ پیڈرو نے جواب دیا کہ شام کے وقت کھانا کھاتے ہین۔ چھوٹی میمصاحبہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتی ہین اگر آپ صاحب سے دوستی رکھین تو آپ کے واسطے بہتر ہوگا۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ مین صاحب سے دوستی رکھتا ہون لیکن صاحب مجھہ سے خفا رہتے ہین۔

گواہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر آپ صاحب سے اچھی طرح رہین گے تو صاحب بھی آپ پر مہربانی رکھین گے۔ چھوٹی میمصاحبہ سے غرض بیوی صاحب کی میمصاحبہ سے ہے۔ مہاراجہ صاحب نے پوچھا کہ تم اپنے وطن گواسے کب واپس آئے پیڈرو نے کہا کہ تین چار روز ہوے اوسوقت مہاراجہ صاحب نے پیڈرو کو ایک پوڑیہ دی اور کہا کہ صاحب کے کھانے مین ڈالدینا۔

جب پیڈرو اپنے گھر کو جاتا تھا تو اوسنے کچھہ روپیہ سالم سوارے لیا تھا۔

ایڈوکیٹ جنرل نے ممبران کمیشن سے کہا کہ اسوقت چار بج گئے کیا اور بھی کسی گواہ کے اظہار لیے جائین گے ممبرون نے کہا کہ آج عدالت برخاست ہو کل مقدمہ پھر پیش ہوگا چنانچہ عدالت برخاست ہوئی

اجلاس

در سو روپیے امانت مین رکھے اور جسکے پاس امانت رکھوائی تھی اوس سے یہ بات کہی
کہ جسوقت چاہون گا لے لون گا اس چار سو روپیہ کا کچھ زیور بنایا اور کچھ کپڑا خریدا
جس زمانے مین کہ کمیشن کا اجلاس ہوتا تھا میری شادی ہوئی تھی کمیشن کے ختم ہونے
سے دو تین روز بعد سالم کو مین نے دیکھا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے جمعدار کو بھی راضی
کر لیا ہے اور مجھسے کہا کہ جمعدار نے مہاراجہ صاحب کے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے جب
جمعدار آئین تو تم بھی اونھین کے ساتھ آنا اوسی روز شام کو مین نے جمعدار سے ذکر کیا
جمعدار نے کہا کہ اچھا مین اتوار کے روز چلون گا مجھکو مھینا یاد نھین لیکن اس قدر یاد
ہے کہ کمیشن کو ختم ہوئے آٹھ دس روز ہوے تھے انتظام یہ کیا گیا تھا کہ اول یشونت راؤ
کے مکان پر مین جاؤن جمعدار یشونت راؤ کے مکان پر مجھکو مل گئے مجھکو یاد ہے کہ جگا یا
کا بھائی میرے ساتھ گئے تھے یہ دونون آدمی پنکھے والے ہین اور اب بیکار ہین ایک شخص
کا میرے ہمراہ ہونا مجھکو خوب یاد ہے جب ہم لوگ وہان پھونچے تو نرسو جمعدار اور سالم اور
یشونت راؤ ہمکو ملے ہم لوگ نظر باغ کی طرف ہو کر گیکواڑ کے محل مین گئے اور یسونت راؤ شہر
مین ہو کر گئے۔ سالم سوار میرے ساتھ گیا تھا۔ ہم لوگ جب زینہ پر پھونچے تو اوسوقت جمعدار
ہمارے ساتھ تھا اور پنکھے والا نیچے کھڑا رہا۔ کمرے مین ہم سب بٹھائے گئے سالم ایک اور
زینہ پر گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھکو اور نرسو جمعدار کو ہمراہ لے گیا جب ہم وہان پھونچے تو
مہاراجہ صاحب ایک پنج پر بیٹھے ہوے تھے اوسکے قریب ایک غسلخانہ تھا وہان یشونت راؤ
اور سالم اور مہاراجہ صاحب تھے مہاراجہ صاحب سے اور جمعدار اور مجھ سے باتین ہوئین
ان باتون سے یہ مطلب تھا کہ رزیڈنسی مین جو جو باتین ہوا کرین اوسکی اطلاع مہاراجہ صاحب
کو دیجایا کرے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ چونکہ تم لوگ بڑودے مین رہتے ہو ہر روز کی خبر مجھکو دیا کرو
اور مہاراجہ صاحب نے جمعدار سے کہا کہ تم پرانے جمعدار ہو تم سب سردارون کو جانتے ہو۔
اس لیے مجھکو اطلاع دیا کرو کہ کون کون سردار آتا ہے اور کیا کیا باتین ہوا کرتی ہین جمعدار
نے وعدہ کیا کہ بذریعہ سالم کے برابر آپ کو خبرین پھونچایا کرون گا اگر آپ کے نزدیک مناسب
ہو تو آپ اون خبرون کو لکھ لیا کیجیے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ جو ضروری خبر ہوا کرے وہ

کہ نہین اس سے یہ غرض ہے کہ متفرق باتین ہوا کین - بعدہ گواہ نے بیان کیا کہ جب مین مہاراجہ صاحب کے پاس جایا کرتا تھا تو یشونت راؤ اور سالم سوار میرے ہمراہ جایا کرتے تھے مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو رزیڈنسی مین لوگون کے آنے کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ اسکے بعد ممبران کمیشن ٹفن کھانے کے واسطے اوٹھے۔

جب ٹفن کے بعد کمیشن جمع ہوئی تو اس گواہ نے بیان کیا کہ جب پیشتر کمیشن جمع ہوئی تھی تو اوس زمانے مین تین مرتبہ مہاراجہ صاحب کے پاس مین گیا تھا ہمیشہ اوسی مکان مین مہاراجہ صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور جس طرح کہ اول مرتبہ ہوئی تھی اوسیطرح دوسری مرتبہ بھی ہوئی تھی - مین ہمیشہ مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیا کرتا تھا - کہ رزیڈنسی مین کیا کارروائی ہوتی ہے کیونکہ مین کمیشن کی کارروائی سے بخوبی واقف تھا مین سنا کرتا تھا کہ لوگ کمیشن کے روبرو کیا شکایت کرتے ہین وہی مہاراجہ صاحب سے جاکر کہہ دیتا تھا اون ایام مین مہاراجہ صاحب سے مین نے اپنی شادی کا حال بیان کیا مہاراجہ صاحب نے بطور خرچہ شادی کے مجھکو پانسو روپے دیے جس زمانے مین کہ کمیشن تحقیقات کرتی تھی اوسوقت مجھکو یہ پانچ سو روپے دیے تھے - مہاراجہ صاحب نے یشونت راؤ سے پانسو روپے دینے کا حکم دیا تھا چنانچہ اوسنے مجھکو روپیہ لاکر دیے تھے۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مائی لارڈ اگر دروازے بند کردیے جائین تو مناسب ہے کیونکہ روشنی کی چمک زیادہ ہے - مسٹر ملول صاحب نے کہا مگر کھڑکیون کے بند کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ چلمن کا ڈالنا ضرور ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے حکم دیا کہ مسٹر جارڈین صاحب یہ کارروائی کرین -

گواہ نے بیان کیا کہ یشونت راؤ میرے پاس روپیہ نہین لایا تھا بلکہ اوسنے مجھسے آکر کہا تھا کہ محل مین آکر روپیہ لے جاؤ - چنانچہ ایک شخص پنکھے والا رزیڈنسی کا جسکا نام جگا تھا اوسکو مینے اپنے ہمراہ لے گیا جب مین محل مین پہونچا تو مجھکو ایک سپاہی ملا پھر یشونت راؤ ملے۔

یشونت راؤ کے کارکن نے مجھکو پانچ سو روپیے دیے اوسوقت کارکن اور جگا موجود تھا اور کوئی شخص نتھا کارکن کا نام دلپت تھا مین نے چار سو روپیے شادی مین صرف کیے

اظہار راوجی گواہ

راوجی رحیمن کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل ذریعہ اونسی بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کی جرایسون کا حوالدار تھا اور ڈیڑہ برس یا سوا برس سی اس عہدہ پر ہون - کرنیل فریر صاحب نے مجھکو مقرر کیا تھا مین صدر بازار مین رہا کرتا تھا - کوئی رزیڈنسی کا ملازم میری ساتھہ یا میری پاس نہین رہتا تھا مین سالم کو جانتا ہون جو مہاراجہ صاحب کا ایک سوار ہی جب وہ بنگلہ کو آیا کرتا تھا اوسوقت سے میری اوسکے ملاقات ہی بنگلہ سی میری غرض رزیڈنسی ہی دو مہینے قبل کمیشن کی نشست سے جو دربارہ سماعت نالش کاشتکاران کے ہوئی تھی اور جسکو سوا برس کا عرصہ ہوا سالم نے مجھسے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے تمکو بلایا ہے وہ تمسے کچھہ باتین کرنا چاہتے ہین تم مہاراجہ صاحب کے پاس چلو مین نے اوس سے کہا کہ بالفعل میرا آنا نہوگا وہ مجھسے اصرار کرتا رہا آخرکار مین جانے پر راضی ہوا - چنانچہ اول مرتبہ اتوار کے روز مہاراجہ صاحب کے پاس گیا شام کے ۴ بجے رزیڈنسی سے مین روانہ ہوا - اوّل مین یشونت راو کے پاس گیا یہ شخص مہاراجہ صاحب کا جاسوس ہے وہ رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا - اوسکا گھر نئی بازار مین ہے اوسکے پاس سالم بھی بیٹھا ہوا تھا - مجھکو یشونت راو اور سالم مہاراجہ صاحب کے پاس لے گئے مہاراجہ صاحب کا مکان شہر کے اندر ہے اوس مکان مین نظر باغ ہوکر اوس راستہ سے گیا جو مکان کے پیچھے سے ہے جب مجھکو یہ دونون شخص زینے پر لے گئے تو ایک کمرے پر مجھکو بٹھایا سالم میرے پاس بیٹھا رہا یشونت راو مہاراجہ صاحب سے اطلاع کرنے کے واسطے گیا چنانچہ مہاراجہ صاحب یشونت راو کے ساتھہ آئے اور مین نے اونکو پہچانا اور اوٹھہ کر سلام کیا - مہاراجہ صاحب نے مجھہ سے کہا کہ تم بنگلے سے خبر لا سکتے ہو اگر بنگلے سے خبر لاؤگے تو مین تمکو خوب انعام و اکرام دونگا اور جب خبر لاؤگے تو مین تمکو خوش کیا کرونگا تم مجھکو ہمیشہ خبرین دیا کرو مین تمکو ہمیشہ خوش کیا کرونگا - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ تم رزیڈنسی کے جمعدار کو بخوبی جانتے ہو مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے یہ بھی مجھسے پوچھا کہ اوس سے اور تم سے دوستی ہے - مین نے کہا ہان - مہاراجہ صاحب نے کہا کہ آیندہ جمعدار کو بھی اپنے ہمراہ لانا مین نے کہا بہت اچھا - بعدہ مہاراجہ صاحب مجھسے اوہر اودہر کی باتین کرنے لگے ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اوہر اودہر کے لفظ کا ترجمہ اس سے بہتر اور نہین ہو سکتا اونہنے کہا

مین اون سے بولا تھا۔ مسٹر برانسن صاحب نے اس گواہ سے سوالات جرح کیے۔
س۔ کرنیل فیر صاحب نے تمھارے اظہار لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ مسٹر ہوی صاحب نے میرے اظہار لیے تھے۔ س۔ یہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے روبرو اونھون نے لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کرنیل فیر صاحب علٰحدہ بیٹھے تھے۔ س۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اپنے کسی بیان پر دستخط کیے تھے۔ ج۔ نہین۔ کیونکہ کرنیل فیر صاحب وہان موجود نتھے۔ س تمنے مسٹر ہوی صاحب سے کہا تھا کہ جب تم بازار سے واپس آئے تو تمنے سالم سے کہدیا تھا کہ بسکٹ تیار نہین ہین۔ ج۔ ہان مین نے دور سے کہدیا تھا۔ س۔ دو منٹ ہوے تمنے بیان کیا تھا کہ بازار سے واپس آتے ہوے مینے سالم کو نہین دیکھا۔ اب بیان کرو کہ تمنے سالم کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب مین ڈاکٹر صاحب کے بنگلے سے آتا تھا تو اسکول کے قریب دیکھا تھا۔ س۔ جب تمنے قریب اسکول کے دیکھا تھا تو کون وقت تھا۔ ج۔ ساڑھے سات یا آٹھ بجے ہون گے۔ س۔ اس کے بعد تمنے سالم کو نہین دیکھا۔ ج۔ ہان جب مین بنگلہ کو آیا تھا اوسوقت سالم کو دیکھا تھا (ایڈوکیٹ جنرل نے محمد علی بخش کا دوبارہ اظہار لیا۔) س۔ جب تمنے سالم کو اسکول کے قریب اور ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کے پاس دیکھا تھا تو وہ کیا کرتا تھا۔ ج۔ وہ شہر کی طرف جاتا تھا۔ س۔ گھوڑے پر یا پیدل۔ ج۔ گھوڑے پر۔ س۔ کتنی دیر کے بعد اوسکو تمنے گھوڑے پر دیکھا تھا۔ ج۔ ۹۔ بجے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ بنگلہ پر ترجمہ کیا کہا ہان مائی لارڈ۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ رزیڈنسی پر۔ مترجم نے کہا کہ ہان رزیڈنسی پر۔ ایڈوکیٹ جنرل نے گواہ کی طرف مخاطب ہوکر سوال کیا۔ کہ تم سے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین۔ ج۔ اوسوقت کچھ باتین نہین ہوئی تھین۔ س۔ سے ذکر راؤ نے پوچھا کیا سالم کا قاعدہ تھا کہ ہر روز رزیڈنسی کو آیا کرتا تھا اوسکے آنے کا کوئی دن خاص مقرر تھا۔ ج۔ دوشنبہ اور جمعرات کو وہ آتا تھا۔ س۔ ۹۔ نومبر کو کیا دن تھا۔ ج۔ دوشنبہ کا روز اور دیوالی کا دوسرا روز تھا۔ اوسوقت ظہر راؤ عدالت مین آئے اور راؤجی گواہ طلب ہوا۔

ج - جاتے وقت تیز جاتا تھا اور آنے کے وقت آہستہ آہستہ - س - سالم کا نام زبر کے دیے جانے مین تم سے کسنے کہا تھا - ج - نھین - بعد اسکے راوجی بلائے گئے - اوسوقت سارجنٹ بیلی ٹائن صاحب نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مہاراجہ صاحب بھی بلائے جائین چنانچہ بموجب حکم صاحب پریسیڈنٹ مہاراجہ صاحب بلائے گئے -

پریسیڈنٹ صاحب نے پوچھا کہ مہاراجہ کو کیون بلاتے ہو سارجنٹ صاحب نے کہا کہ مہاراجہ صاحب نے کہا تھا کہ جب راوجی کے اظہار ہون تو مین بلایا جاؤن -

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ایک گواہ اور ہے اگر اجازت ہو تو وہ بلایا جاے چنانچہ محمد علی بخش گواہ بلایا گیا -

اظہار محمد علی بخش گواہ

محمد علی بخش کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے - اوسنے بیان کیا کہ مین رزیڈنسی کا چپراسی ہون ۹ نومبر دوشنبہ کا روز مجھکو خوب یاد ہے سالم جو گیکواڑ کا سوار ہے اوسکو مین جانتا ہون - ساڑھے چھ بجے یا ۷ بجے مین نے سالم کو رزیڈنسی مین دیکھا تھا - اوسوقت تک صاحب رزیڈنٹ ہوا خوری سے واپس نھین آئے تھے مین ڈیوڑھی مین ایک صندوق پر بیٹھا ہوا تھا اور سالم گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے کھڑا تھا یہ صندوق ڈیوڑھی کے بائین طرف رکھا ہوا ہے جسوقت ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے پاس مین چٹھی لے گیا اوسوقت سالم کو مینے وہان نھین دیکھا مجھسے اور سالم سے کچھ باتین ہوئی تھین اوسنے کہا تھا کہ تم بازار کو جاتے ہو ایک روپیہ کے بسکٹ لاؤ جب مین رزیڈنسی کو واپس آیا تو مین نے سالم کو وہان نھین دیکھا اوسنے مجھسے نہ وہ روپیہ مانگا نہ بسکٹ طلب کیے - مجھکو خوب یاد ہے کہ اوسروز مین نے مسٹر ہوی صاحب کو دیکھا تھا - دو تین روز کے بعد صاحب رزیڈنٹ نے مجھکو حکم دیا کہ مین سالم یا اور کسی شخص سے نہ بولون جسوقت مین رزیڈنسی کو واپس آیا مجھکو ڈاکٹر سیورڈ صاحب ملے تھے مین نے سلام کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا لائے مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ مین تمسے یہ بات نھین پوچھتا کہ اونھون نے تمسے کیا دریافت کیا تھا اور تمسے ڈاکٹر صاحب بولے تھے یا نھین - ج - ہان بولے تھے اور

سوالات جریح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے

س۔ جب تمنے ناٹا جگا سے وہ کہا جو تم سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تو تم سے ناٹا جگا نے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسکے بعد تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو دیکھا۔ ج۔ ہان دوسرے روز صبح کیوقت۔ س۔ اون سے تمنے وہی کہا جو ناٹا جگا نے تمسے کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے تمسے تحقیقات کرنے کو کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ تمسے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کیا کہا تھا لفظاً لفظاً بیان کرو۔ ج۔ مجھسے اونھون نے کہا تھا کہ ایک شخص نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا لیکن معلوم نہین کہ کسنے دیا لہذا تم تحقیقات کرو۔ س۔ کیا تم سے صرف اسی قدر ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا۔ ج۔ ہان اسی قدر کہا تھا۔ س۔ تمکو خوب یاد ہے کہ اسیقدر کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونھون نے کسی شخص کا نام نہین لیا۔ ج۔ اونھون نے کیسکا نام نہین لیا۔ س۔ یہ تحقیقات تمکو کیون سپرد کی گئی۔ ج۔ یہ تحقیقات اسواسطے میرے سپرد کی گئی کہ مین یہان کا کوتوال ہون۔

اظہار ناٹا جگا گواہ

ناٹا جگا کے اظہار مسٹر انورارلی صاحب نے یہ اوسنے بیان کیا کہ مین بازار کا مقدم ہون اور صفائی وغیرہ کی نگرانی میرے تعلق ہے۔ ۹۔ نومبر مجھکو خوب یاد ہے مین سالم کو جو گیکواڑ کا سوار ہے جانتا ہون مین نے ۹۔ نومبر کو صبح کے ۸ بجے اوسکو دیکھا تھا۔ مین ایک مقام کماتی پورہ ہے اوسکو صاف کراتا تھا سالم بازار کی طرف گھوڑے پر سوار ہوا گھوڑے کو خوب تیز لیجاتا تھا وہ شہر کیطرف سے آتا تھا اور صدر بازار کو جاتا تھا وہ مجھکو پل پر ملا تھا مین جگا اور راوجی کو جو رزیڈنسی مین ملازم ہین جانتا ہون یہ دونون صدر بازار مین رہتے ہین پانچ منٹ کے بعد سالم گھوڑے پر سوار اوس طرف سے واپس آیا اور شہر کی طرف گیا اوسوقت اوسکا گھوڑا زیادہ تیز نہین جاتا تھا مین نے مجمون میان کوتوال سے سالم کا ذکر کیا جب صدر بازار سے وہ واپس آیا تو مجھسے کچھ بات کی تھی

سوالات جریح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے

س۔ جب تم سے اور سالم سے باتین ہوئی نہین تو سالم کا گھوڑا آہستہ آہستہ جاتا تھا یا تیز جاتا تھا

دہان کیا ہو اصاحب نے مجھکو چٹھی دی مین ڈاکخانہ کو چلا گیا اس چٹھی کو سوا سات یا ساڑھے سات بجے گیا تھا برآمدے سے جاتے وقت کوئی شخص مجھکو نہین ملا مگر مین جب ڈاکخانے سے واپس آتا تھا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا یعنے سالم اور یہ وہی سالم تھا جو مہاراجہ صاحب کے ساتھ آیا کرتا تھا وہ مجھکو نالے کے قریب ملا تھا اور رزیڈنسی کو آتا تھا جسوقت مین رزیڈنسی مین پہونچا تو وہ موجود تھا اور جس جگہہ ولایتی درخت لگے تھے وہان کھڑا تھا درختون سے آٹھہ نو قدم کا فاصلہ رزیڈنسی کا ہے ڈاک خانے کی آمد رفت مین پون گھنٹہ لگا ہوگا سالم انھین درختون کے پاس کھڑا رہا۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اس گواہ سے کوئی سوال کرنا منظور نہین ہے۔

اظہار جمون میان گواہ

جمون میان کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے اونسے بیان کیا کہ مین کمپو کا کوتوال ہون مجھکو ۹۔ نومبر خوب یاد ہے اوس روز مجھکو ناٹا جگا کی زبانی کچھہ خبر معلوم ہوئی تھی چنانچہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے مین نے اوسکی اطلاع کی اور اوسی روز ۲۔ بجے مجھکو معلوم ہوا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دینے کا ارادہ ہوا تھا۔ اور یہ بات ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کہی تھی مین نے اس بات کا ذکر دوسرے کسی شخص سے نہین کیا بعدہ ناٹا جگا سے مین اور چار بجنے کے درمیان مین البتہ کہا تھا۔

صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ تمنے ناٹا جگا سے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانیکا ارادہ ہوا ہے یہ تمنے قبل اوسکی اطلاع کے کہا تھا یا بعد اوسکے بیان کرنے کے۔ ج — جسوقت مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے اطلاع پائی اوسوقت مین نے ناٹا جگا سے کہا تھا۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ میری سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ گواہ کیا کہتا ہے اوس سے پھر دریافت کیا جاوے چنانچہ بروقت دریافت کے اونسے کہا کہ اول مجھہ سے ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا تھا بعد اسکے مین نے ناٹا جگا سے کہا اور اوس سے مین نے اس غرض سے کہا تھا تاکہ کچھہ مفصل حال اوس سے دریافت ہو۔ س۔ جب تمنے ناٹا جگا سے کہا تھا تو یہ بھی اوس سے تمنے کہا تھا کہ یہ ذکر ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے مجھسے کیا ہے ج۔ ہان۔

کمرے مین رہتی تھی اوسکے کاغذ باہر کے کمرے کی ٹوکری مین ڈالدیے گئے یعنے راوجی اندر کی ٹوکری سے وہ کاغذ لایا اور باہر کی ٹوکری مین وہ کاغذ رکھدیے اندر جو میز ہے اوسکو مین صاف کیا کرتا ہون منہ دہونے کی میز سے بھی مین بخوبی واقف ہون ہر روز تازہ پانی لاکر اوسپر رکھا کرتا ہون۔ ۹۔ نومبر کو اوسپر مین نے تازہ پانی باہر کے گھڑے سے لاکر رکھا اور اوس گھڑے مین پانی بہشتی بھرا کرتا ہے یہ پانی صرف صاحب لوگون کے استعمال کیواسطے ہے مین نے عبداللہ کو شربت لاتے ہوے اور میز پر رکھتے ہوے نہین دیکھا مین سات بجے اس کمرے مین گیا تھا جب صاحب ہو اکھا کر واپس آئے مین نے اونکو نہین دیکھا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھ سوال نہین کیے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین مسمی بلا پا دوسرے حمال کو بلاتا ہون صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ نے گھڑے کی نسبت کچھ سوال نہین کیا چنانچہ گواہ واپس بلایا گیا اور ایڈوکیٹ جنرل نے اوس سے سوال کیا۔ گواہ نے بیان کیا کہ کھانے کے کمرے کے باہر ایک دیوار ہے جہان کہ گھڑے رکھے جاتے ہین۔ اوس کے سامنے دربار کا کمرہ ہے وہان لوگ آتے جاتے ہین اوس مقام پر گھڑے رہتے ہین صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب کچھ انتظام رزیڈنسی کا بدل گیا ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ اس گواہ سے کچھ سوال جرح کرنا نہین چاہتے۔ جواب دیا۔ نہین۔

اظہار بلا پا گواہ

مسمی بلا پا کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے۔ اوسنے بیان کیا کہ میرا نام بلا پا نرسو ہے مین حمال اور رزیڈنسی کا نوکر ہون۔ ۹۔ نومبر کو صاحب کا کمرہ مین نے صاف کیا تھا۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اس گواہ سے کچھ سوالات جرح نہین کیے۔

اظہار لکشمن

لکشمن دریاس سنگھ کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ ۹۔ نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے بنگلے کے کمرے کی میز مین نے صاف کی تھی میز کو صاف کرکے ڈیوڑھی پر گیا اور جہان کہ سپاہی بیٹھا کرتے ہین وہان جا بیٹھا مین نہین جانتا کہ میرے جانے کے بعد

ندر کے برآمدے مین ہو کر ہے۔ س۔ ایک برآمدہ ہے یا دو برآمدے ہین۔ ج۔ برآمدہ ایک ہے مگر تھوڑا برآمدہ کھلا ہوا ہے۔ س۔ یہ برآمدہ روز صاف ہوتا ہے۔ ج۔ ہان اندر سے روز صاف ہوتا ہے۔ س۔ اوس روز یہ برآمدہ صاف کیا گیا تھا یا نہین۔ ج۔ مین یہ بات اچھی طرح سے نہین کہہ سکتا کیونکہ یہ میرا کام نہین ہے حمال کا کام ہے۔ س۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے سوال کیا کہ تمنے ۹۔ نومبر کو دیکھا تھا کہ کوئی شخص برآمدہ کو صاف کرتا تھا۔ ج۔ دو شخص اوسمین سوتے تھے اور وہی صاف کیا کرتے تھے۔ س۔ میرے سوال کا جواب یہ نہین ہے تمنے ۹۔ نومبر کو صاف کرتے ہوے برآمدہ کو دیکھا تھا۔ ج۔ نہین۔

اظہار گوبند بالو

گوبند بالو بلایا گیا اور مسٹر انورارٹی صاحب نے اوسکے اظہار لیے اوسنے بیان کیا کہ مین حمال ہون اور رزیڈنسی کا ملازم ہون جب کرنیل واکر صاحب دو سال کی رخصت لیکر انگلستان گئے تھے مین اوس زمانے مین نوکر تھا اسکو پانچ چھ برس ہوے میرا کام ہے کہ صاحب رزیڈنٹ کی نج کی کچہری کا کمرہ صاف کیا کرون مجھکو ۹۔ نومبر دوشنبہ کا روز خوب یاد ہے اوسروز صبح کو مین نے کمرہ صاف کیا تھا سات بجے سے پہلے جب صاحب ہوا کھانے کو گئے تھے تو مین نے کمرہ صاف کیا تھا اور مین اوس روز کمرے مین آدہ گھنٹہ یا پون گھنٹہ تک رہا ہونگا مین کمرے کے اندر ہی تھا کہ عبداللہ بھی کمرے مین آیا لکشمن سپاہی دوات لیے ہوے باہر کھڑا تھا سب سے اول بلاپا اوس کمرے مین گیا اور وہ کمرے کو صاف کرکے چلا آیا بلا پا دوسرا حمال ہے عبداللہ اندر تھا اور صاحب کے کپڑے نکالتا تھا کپڑون کے نکالنے کے بعد بوٹ صاف کیے اور باہر نکل آیا راوجی حولدار بھی اوس کمرے مین گیا مگر عبداللہ کے نکل آنیکے بعد وہ گیا ٹھاردی کی ٹوکری صاحب کی میز کے پاس رہا کرتی تھی راوجی نے کہا کہ اس ردی کی ٹوکری کو دوسری ٹوکری مین کر دینا چاہیے یہ ردی کاغذ کی جمع کیجاتی تھی اس لیے اوسکو پھینکا نہین کرتے تھے دو ٹوکری ردی کی رہتی تھین ایک ٹوکری اندر رہتی تھی اور دوسری باہر راوجی نے اندر کی ٹوکری کے کاغذ باہر کی ٹوکری مین ڈالدیے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس بات کے کہنے سے تمہاری کیا غرض ہے۔ گواہ نے بیان کیا کہ جو ٹوکری اندر کے

کرنیل فیر صاحب پالن پور سے بہان آئے مین اون کے بعد بڑودہ مین آیا پیشتر جب میری عمر کم تھی اور لڑکا تھا اور کرنیل فیر صاحب مع اپنی میمصاحبہ کے انگلستان کو جایا کرتے تھے اوس زمانے مین بھی اونکا مین نوکر تھا۔ پندرہ برس سے اونکی ملازمی مین ہون کبھی موقوف ہوجاتا تھا اور کبھی پھر رکھ لیا جاتا تھا۔ نومبر گذشتہ مین اونکا مین نوکر تھا چوبداری بھی کرچکا ہون ماہ رمضان مین دوسرے درجہ کا مین نوکر تھا۔ اور دوسرے درجہ کے ملازم کا کام شربت تیار کرنے کا تھا جب مین بیمار یا غیر حاضر ہوجاتا تو خانسامان شربت بنایا کرتا تھا کرنیل فیر صاحب روزیہ شربت پیا کرتے تھے ۹۔ نومبر کو اوس کمرے مین جہان کہ شربت بنا کرتا تھا مین نے شربت تیار کیا اور اوسکو کھانے کے کمرے مین لے گیا وہان سے مینے ایک طشتری اور ایک برتن اور ایک چھری لے کر برتن مین پھلی کیلہ کی اور دو تین نارنگیان رکھکر سب چیزون کو صاحب کے کمرے مین لے گیا اور حسب قاعدہ منھ دھونے کے میز پر اوسکو رکھا اوسوقت ساڑھے چھ بجے پر دو تین منٹ گذرے تھے بعدہ اوس کمرے مین دو آدمی آئے ایک کا نام گوبند اور دوسرے کا نام بلا پا تھا۔ ایک آدمی کمرے مین جھاڑو دیتا تھا۔ اور دوسرا ہر ایک چیز کو جھاڑتا پونچھتا تھا پھر مین نے صاحب کے واسطے کپڑے نکالے کرنیل فیر صاحب کے آنے سے پیشتر مین پھر کمرے مین نہین گیا مگر جسوقت فیر صاحب آئے اوسوقت مین وہان گیا اوس روز مینے چکوترہ کا شربت اس طرح سے بنایا تھا۔ اول مین نے چکوترے کو چھری سے چھیل کر کاٹا پھر اوسکو مین نے سوپ پلیٹ مین رکھا اور چاندی کے چمچہ سے اوسکو دبا دبا کر عرق نکالا بعدہ ایک باریک کپڑے مین مین نے اوسکو چھان لیا۔

سوالات جریح سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب

س۔ اوس کمرے کے روبرو برآمدہ تھا یا نہین۔ ج ہان برآمدہ ہے اور اوس برآمدے مین اندر اور باہر سے راستہ ہے۔ س۔ یہ برآمدہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ ج۔ بعض بعض مرتبہ اور جو برآمدہ اندر کی طرف ہے وہ روز صاف کیا جاتا ہے۔ اور مین بخوبی نہین کہہ سکتا کہ باہر کا برآمدہ روز جھاڑا جاتا ہے یا نہین۔ س۔ مین بخوبی نہین سمجھتا کہ تم اندر کا برآمدہ کسکو کہتے ہو ج۔ صاحب کی کچہری کے کمرے مین جانے کے دو راستہ ہین ایک باہر کے برآمدے سے اور دوسرا

کھائی اونکا بیان ہے کہ منہ مین دہات کا سامزہ آجاتا ہے - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب صرف اوسی قدر بیان کرسکتے ہین جو پیشتر بڑے بڑے ڈاکٹرون کی راے ہوچکی ہے - ج - دس بیس آدمیون سے میرا سابقہ ہوا جنھون نے سنکھیا کھائی اونھون نے ہمیشہ بیان کیا کہ منھ مین دہات کا سامزہ آجاتا ہے - س - تیسری پاکٹ مین جو آپ کے پاس سنکھیا بھیجی گئی تھی وہ ویسی ہی سنکھیا تھی جیسی کہ اول اور دوسری پاکٹ مین تھی ج - ہان ویسی ہی تھی - س - کیا سنکھیا سب ایک قسم کی ہوتی ہے - ج - نھین مختلف قسم کی ہوتی ہے - س - کیا آپ نے براوے سے اس قدر سنکھیا کو علیحدہ کرلیا تھا کہ آپ کہہ سکین کہ تیسری پاکٹ مین سنکھیا ویسی ہی تھی جیسی کہ براوے مین تھی - ج - ہان مین نے بخوبی خوردبین سے دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہی سنکھیا ہے - س - پس آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان وہی سنکھیا - س - آپ نے خوب دیکھا ہے کہ وہی سنکھیا تھی - ج - ہان مینے خوردبین سے دیکھا کہ وہی سنکھیا تھی - س - جسکو آپ دہات کا مزہ بیان کرتے ہین اوس سے آپ کی غرض تانبے کے مزے سے ہے - ج - ہان - س - سمرنگر اوذ نکہا کہ علاوہ سنکھیا کے اور بھی اس قسم کی چیزین ہین جنکی خاصیت سنکھیا کی ہو اور مہلک ہون - ج - ہان اور چند اشیا ہین - س - مہاراجہ جے پور یہ بات دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا پانی مین کھل سکتی ہے - ج - ہان گھل سکتی ہے - بعد اسکے ایڈوکیٹ جنرل نے صاحب پریسیڈنٹ سے کہا کہ گواہونکا کٹھرہ اگر کسیقدر پیچھے کو ہٹا دیا جاے تو مناسب ہے کیونکہ بورد مین گواہون کے واسطے کٹھرہ آگے کو بڑھا دیا گیا تھا - اب ہندوستانی گواہ آئین گے چنانچہ کٹھرہ پیچھے کو ہٹا دیا گیا اور ایک گواہ ہندوستانی طلب ہوکر اوسمین کھڑا کیا گیا -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ گواہ کون شخص ہے - ایڈووکیٹ جنرل نے جوابدیا کہ اسکا نام عبداللہ ہے -

اظہار محمد عبداللہ گواہ

محمد عبداللہ کے اظہار مسٹر انورارٹی صاحب نے لیے اوسنے بیان کیا کہ جب کرنیل فیرصاحب بڑودے مین رزیڈنٹ مقرر ہوکر آئے اوسوقت سے مین کرنیل صاحب کا ملازم ہون -

ج - ہان فوراً طبیعت مالش کرنے لگے گی - س - ڈاکٹر گری صاحب آپ کو بخوبی اخراج علیحدہ کرنے مین تجربہ ہے یہ بات مناسب تھی یا غیر مناسب - کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے گلاس کی تلچھٹ مین بغیر آزمایش کے پانی ملایا - ج - ہان مناسب تھا لیکن رسہوز جواب ختم نہین ہوا تھا کہ پھر سوال کیا گیا - س - میرے اس بات کے کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ ڈاکٹر سیورڈ نے دیدہ و دانستہ خراب کام کیا مگر ممکن ہے کہ پانی مین بھی کوئی جزو زہر ملایا ہو - ج - ہان ممکن ہے - س - کیا میرا خیال صحیح ہے کہ دس بارہ یوم کے بعد دوسری پوڑیہ آپ کے پاس بھیجی گئی جسکی نسبت بیان ہے کہ زمین سے کھرچ کر مٹی بھیجی گئی تھی - ج - ہان چھ یوم کے بعد

ڈاکٹر گری صاحب کے دوبارہ وکیل سرکار نے اظہار لیے

س - تمنے سنکھیا کو اوس برادے سے جو تمھارے پاس بھیجا گیا تھا بخوبی جدا کیا - ج - ہان بخوبی جدا کیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ مسٹر ملول صاحب کہتے ہین کہ مترجم نے ترجمہ غلط کیا اوسنے ترجمہ کیا کہ ممکن ہے سنکھیا کا جدا ہونا برادے سے - مترجم اپنی غلطی کا مقر ہوا

س - آپ نے اول یا دوسری پوڑیہ مین تانبے کا جوہر پایا تھا ج - نہین - س - آپ کو کرنیل فیر صاحب کی چٹھی سے معلوم ہوا ہوگا کہ اوسمین تانبے کا ہونا بھی ممکن تھا آپ نے تانبے کے ہونے کی بھی آزمایش کی تھی - ج - ہان مین نے تانبے کے ہونے کی آزمایش کی تھی -

س - کیا سنکھیا ایسا زہر ہے کہ وہ ہضم نہین ہو سکتا ج - نہین - س - پس پائخانے کے راستہ سے کچھ نکلجاتا ہے اور کچھ رہ جاتا ہے - ج - ہان - س - آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ منھ مین دوات کے مزہ ہونے کی کیا وجہ تھی کیا ایسا مزہ سنکھیا کے کھانے سے بھی ہوجاتا ہے - ج - اسبارے مین مختلف راے ہین - س - اسبارے مین آپ کی کیا راے ہے - ج - آپ یہ دریافت کرتے ہین کہ سنکھیا مین مزہ ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ آپ کو اپنی تحقیقات سے کیا معلوم ہوا - ج - مین نے اوسکو چکھا اور دوسری طرح سے مین نے آزمایش کی مگر مجھکو کوئی مزہ اوسکا نہ معلوم ہوا - س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا شاید آپ نے سنکھیا تھوڑی چکھی ہوگی - سارجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ اسقدر کرنیل فیر صاحب نے چکھی ہوگی - ج - نہین مین نے کافی سنکھیا چکھی تھی اور مین نے دیکھا ہے کہ جن لوگون نے سنکھیا

ج۔ ہان۔ س۔ کیا تانبے کا جوہر بھی زہر ہوتا ہے۔ ج۔ ہان زہر ہوتا ہے۔ س۔ اگر جوہر تانبے کا کسی رقیق شے سے ملا کر کسیکو پلایا جاے تو اوسکے مُنھہ مین بخوبی تانبے کا مزہ آجائیگا ج۔ ہان۔ س۔ مین نے سنا ہے کہ اس تانبے کے جوہر کا مزہ ایسا تیز ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کھا جاے تو فورًا معلوم ہو جاے۔ ج۔ ہان زبان کو لگتی ہی اوسکا مزہ دریافت ہو جاے گا۔ س۔ یہ مزہ کچھہ دیر تک قائم رہے گا۔ ج۔ ہان کچھہ دیر تک رہے گا۔ س۔ کیا اوسکی پہچان یہ بھی ہے کہ جب اوسکو کوئی شخص کہا جاے تو اوسکی حلق مین کانٹے سے پڑ جاتے ہین۔ یا اوسکی خاصیت کیا ہے۔ ج۔ اوسکی خاصیت زہر کی سی ہے اور اوس سے حلق مین خشکی آجاتی ہے۔ س۔ اور کیا اوس سے پیٹ مین درد بھی ہوتا ہے۔ ج۔ ہان درد بھی ہو جاتا ہے۔ س۔ کیا مُنھہ مین کف بھی آنے لگتا ہے۔ ج۔ اس سے مین واقف نھین۔ س۔ کیا کچھہ تھوڑا کف آتا ہے۔ ج۔ ہان جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے آتا ہوگا۔ س۔ آدہ گھنٹے مین یا ایک گھنٹے مین۔ ج۔ اس سے بھی کم دیر مین تانبے کی تاثیر ہوتی ہے۔ س۔ شاید اسکا قاعدہ ہے کہ اگر خالی پیٹ مین جاے تو جلد اثر کرے۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہے س۔ جب وہ اپنی تاثیر کرتا ہے تو برابر تھوک آتا ہے۔ ج۔ ہان جب جی متلائے گا تو ضرور تھوک آئے گا۔ س۔ اگر تھوڑی سنکھیا کھائی جاے تو شاید تھوک نہ آئے اور متواتر روز کھائی جاے تو تھوک آنا شروع ہو جاے۔ ج۔ ہان یہی بات ہے۔ س۔ تو یہہ بات کچھہ لازم نھین ہے کہ جسکو سنکھیا دیجاے اوسکو تھوک آئے۔ ج۔ نھین۔ س۔ آپ کے نزدیک ڈھائی چاول سنکھیا ایک آدمی کے مار ڈالنے کے لیے کافی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ کرنیل فیر صاحب کا بیان ہے کہ اونکی طبیعت مالش کرنے لگی اور ایسی حالت ہو گئی جس طرح کہ کسیکو سنکھیا دیجاتی ہے مگر اسٹمک پمپ کی اون کے واسطے کچھہ ضرورت نھین ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے نہایت کم سنکھیا کھائی ہوگی۔ ج۔ ہان نہایت کم سنکھیا کھائی ہوگی۔ س۔ ڈاکٹر گری صاحب کہا آپ کے نزدیک ایسی تھوڑی سنکھیا کھانے سے جی متلائے اور کف آنے لگا ہوگا۔ ج۔ ہان اس قدر جی متلائے اور کف آنے کے واسطے کافی ہے س۔ آپ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص تانبے کا جوہر کھائے تو اوسکا بھی یہی حال ہوتا ہے۔

کوئی ضرر جسمانی نہین پہونچتا۔ س ایڈوکیٹ جنرل۔ ڈاکٹر سیورس صاحب اپنی کتاب خاصیت ادویہ مین لکھتے ہین کہ الماس سائیدہ زہر مہلک ہے ہنوز یہ سوال ختم نہین ہوا تھا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب بول اوٹھے کہ ڈاکٹر سیورس صاحب کی راے تسلیم نہین کیجا سکتی۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین ڈاکٹر گری صاحب سے صرف اس قدر دریافت کرتا تھا کہ اونکی راے ڈاکٹر سیورس صاحب کی راے سے مطابق ہے یا نہین۔ ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ میری راے اون سے مطابق نہین ہے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے ڈاکٹر گری صاحب سے سوال کیا کہ ڈاکٹرون نے آزمایش کی ہے کہ برادہ الماس مہلک ہے یا نہین۔ ج۔ ہان آزمایش کی ہے س۔ اس آزمایش کا نتیجہ کیا ہوا۔ ج۔ یہ نتیجہ ہوا کہ وہ مہلک نہین ہے۔

پس اب سوال وجواب ڈاکٹر گری صاحب کے ختم ہوے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ حضور چاہتے ہین کیا اور کوئی کارروائی شروع کیجاے۔ مگر بوجہ قلت وقت کے سارجنٹ صاحب نے کہا کہ اسوقت میرا گلا دکھتا ہے پریسیڈنٹ نے کہا بہتر ہے۔

بعدہ عدالت برخاست ہوئی۔

اجلاس روز ہفتم

آج کے روز کل ممبران کمیشن موجود تھے مگر سر لویس پیلی صاحب غیر حاضر اور بروقت شروع مقدمہ کے گیکواڑ بھی موجود نتھے جسوقت راوجی کا اظہار ہونا شروع ہوا گیکوار عدالت مین آے بعد اظہار ڈاکٹر گری صاحب کے سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اون اظہارین سوالات جرح کرنا شروع کیے۔ س۔ آپ کے اظہار سے یہ بات مترشح نہین ہے کہ آپ نے سنکھیا اوس برادے سے علیحدہ کی یا نہین۔ جو آپ کو بھیجا گیا تھا۔ ج ہان علیحدہ کیا۔ س۔ ہمنے وہ چھلہ دھات کا جو نلکی مین پڑگیا ہے دیکھا کیا بہ نسبت اس آزمایش کے اور کوئی طریقہ امتحان کا نہین ہے جس سے بخوبی ثابت ہو کہ سنکھیا ہے یا نہین۔ ج۔ اور کوئی طریقہ نہین ہے مین نے اس امتحان کے بعد خوردبین سے بھی دیکھا۔ س۔ اس سے بڑھ کر کسی امتحان کا ہونا ممکن نہین ہے ج۔ ہان اس سے بڑھ کر اور کوئی امتحان ممکن نتھا۔ س۔ کیا اسی آزمایش سے سنکھیا علیحدہ ہو جاتی ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ کئی جوہر ملانے کے ہوتے ہین کیا وہ بھی زہر ہوتے ہین۔

ڈاکٹر گری صاحب نے کہا کہ جب مین نے یہ چٹھی لکھی تھی تو میرے پاس کوئی اور تحریر بردوہ کی نہین آئی تھی جسمین لکھا ہو کہ نلچھٹ مین برادۂ الماس بھی ہے اوسکو مین نے بطور خود دریافت کیا بعد تحریر اس چٹھی کے دوسرا پاکٹ رجسٹری شدہ ۱۷۔ نومبر کو میرے پاس بردوے سے پہونچا اوس مہر مین چڑیا کی چونچ کھدی ہوئی تھی جس لفافہ مین یہ پاکٹ بند تھا اوسمین ایک پوڑیہ تھی اور ایک چٹھی تھی اور مہر صحیح سالم تھی پاکٹ مین مثل مٹی کے کوئی شے تھی۔ ۷ چاول یہ شے تھی مین نے اوسکا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اوسمین بھی سنکھیا اور چمکتے ہوے ذرے تھے جیسے کہ اول پاکٹ مین تھے جس طرح اول پوڑیہ کی مین نے آزمایش کی تھی اوسیطرح اوسکا بھی امتحان کیا اول پوڑیہ مین ایک چانول سنکھیا پائی تھی اور اوسمین سوا چاول تھی پس اس صورت مین سوا دو چاول سنکھیا ایک آدمی کے مارڈالنے کے واسطے کافی تھی اگر موقع مناسب سے دیجائی۔

س۔ سارجنٹ بیلن تائن صاحب نے کہا آپ وقت مناسب کسوقت کو کہتے ہین۔ ج جیکہ آدمی کا پیٹ خالی ہو۔ س۔ ہان مین اول نہین سمجھا تھا مین وقت مناسب اور بات کو سمجھا تھا صاحب پریسڈنٹ نے کہا ڈاکٹر صاحب کی غرض یہ ہے کہ سنکھیا ایسے وقت پر دیجاے تو خوب کارگر ہو۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ سنکھیا کا اثر آدہ گھنٹے سے ایک گھنٹے مین ہوجاتا ہے اوسکی تاثیر یہ ہے کہ سر گھومتا ہے جی متلاتا ہے قے ہوتی ہے سینے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے دست آتے ہین اگر سنکھیا تھوڑی تھوڑی دیجاے تو آنکھون سے پانی جاری ہوجاتا ہے آنکھون کو ضرر پہونچتا ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ برادۂ الماس کے ملانے سے اوسکا مہلک ہونا زیادہ ہوجاتا ہے۔

س ایڈوکیٹ جنرل نے کہا اگر ایک بوتل مین سنکھیا ڈالی جاے جسمین پانی بھرا ہو اور وہ ہلائی جاے اور بعدہ کسی رقیق چیز مین وہ پانی ڈالا جاے تو سنکھیا سب مین مل سکتی ہے۔ ج۔ ہان۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ۳۰۔ دسمبر ۱۸۷۴ء کو ایک پاکٹ مرسلہ مسٹر سوٹر صاحب میرے پاس پہونچا اوسمین ایک لفافہ تھا اور اوس لفافہ مین ایک پوڑیہ تھی جب مین نے پوڑیہ کی شے کو دیکھا تو اوسمین سات چانول سنکھیا تھی یہ سنکھیا ویسی ہی تھی جسکی کہ پہلے مین آزمایش کرچکا تھا اور حسب درخواست ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے مین نے کچھ امتحان کومے کا ۳۱ جنوری کو کیا وہ صاف کوئلہ تھا اوسمین مطلق سنکھیا نتھی۔ بڑے بڑے ڈاکٹرون نے لکھا ہے کہ الماس سا مبدہ سے

کاہے اوسمین مین نے یہ مضمون لکھا تھا۔
مائی ڈیر سیورڈ۔ بہ تسلسل اپنی چٹھی مورخہ ۱۲۔ ماہحال کے مین آپ کو لکھتا ہون کہ جب مینے بخوبی طور سے اون چمکتے ہوے ذرون کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ الماس سائیدہ ہے بعض ذرے ایسے چمکتے ہوے ہین کہ ایسی چمک سوا ہیرے کے اور کسی شے مین نہین ہوسکتی سوا اس کے وہ نہایت سخت ہین ہر چند تیزاب مین اوسکو گھلانا چاہا لیکن نہ گھلی یہ بات صرف سیری دیکھی ہوئی ہے اگر کسیکو شک ہو تو دوسری طرح سے بھی اوسکی آزمایش کرسکتا ہون تاکہ ثابت ہو کہ یہ برادہ الماس ہے یا نہین۔
کرنیل فیر صاحب کے منھہ مین جو تانبے کا مزہ آگیا اوسکی وجہ یہ ہے کیا اوسمین تانبا تھا کیونکہ سنکھیا مین کوئی مزہ نہین ہوتا ہر چند مین نے اوس پوڑیہ کو بڑادے کی آزمایش کی لیکن مجھکو اوسمین تانبا نہ ملا۔ مگر چونکہ اکثر جوہر پانی مین گھل جاتے ہین شاید جوہر بھی عرق چکوترے کے ساتھہ گھل گیا اور شربت کے ساتھہ پھینک گیا۔ شاید جلدی سے جی متلانے کی یہ وجہ ہوگی کہ سنکھیا جو شربت پر تیرتا رہا اوسکو فیر صاحب کیسقدر پی گئے ہون گے اور اوسوقت اونکا پیٹ خالی ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب سنکھیا پانی مین خوب نہین ملائی جاتی ہے اوسوقت تک وہ پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے ہندوستانی لوگ یقین کرتے ہین کہ سنکھیا اور برادہ الماس بڑے مہلک زہر ہین مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان دونون مین سے مہلک ایک شے بھی نہین ہے جو کچھہ آپ اور بھیجین گے اوسکی بھی آزمایش کرکے مین آپ کو اطلاع کرون گا۔
آیا ممکن ہے کہ اس چکوترے کا شربت جسمین یہ زہر ملا ہوا تھا یا اوس جگہہ کی مٹی جہان کہ شربت پھینکا گیا تھا آپ میرے پاس بھیجین شاید اوس سے دریافت ہو کہ اوسمین تانبا تھا یا نہین۔
دستخط۔ ڈبلیو گرے۔ کیمکل اینلائزر گورنمنٹ گرانٹ کالج۔ لیبورٹری بمبئی۔
مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۸۷۴ء
سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چٹھی کا دربارہ الماس سائیدہ کے دوبارہ یاد دلانا ہے اور کوئی فائدہ نہین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کیا آپ انکار کرتے ہین کہ یہ چٹھی شہادت مین شامل نہ کیجاے۔ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو کچھہ انکار نہین ہے۔

سنکھیا کے ٹکڑے ہین مین نے اونکو تھوڑے پانی مین ڈال کر جوش کیا اور بعد جوش
ہونے کے مین نے تھوڑا پانی لیا اور اوسمین امونیل نسٹریٹ آف سلور کو ملایا اوسکے ملانے
سے ہلکا رنگ زرد ہو گیا بعدہ مین نے امونیل سلفیٹ آف کاپر ملایا اوس سے ہلکی سبز رنگت
ہو گئی بعد اس کے مین نے سلفیورٹیڈ ہیڈروجن گاس سے آزمایش کی پس تین طریقون سے
امتحان ہو تینون دفعہ مین نے امونیا ملائی تھی لیکن امونیا سب مین نہین ملائی تھوڑا پانی
دوسرے طریقے کی آزمایش کے واسطے رہنے دیا یعنے بامیامذہ مین ماری ٹک تیزاب ملایا بہر چند
اوسکو جوش کیا لیکن وہ پانی مین نہ گھلا ہر قسم کے امتحان سے مجھکو اطمینان ہوا کہ یہ سنکھیا ہے
اس آزمایش مین چھٹا حصہ برادہ کا صرف ہوا سوا اس کے اور طرح سے بھی مین نے اوسکا
امتحان کیا یعنے مین نے تھوڑا برادہ پانی مین ملایا اور اوسمین تیزاب ماری ٹک ڈال کر دو تانبے
کے پترون مین رکھا اور اون دونون پترون کو آگ پر رکھا جب وہ خوب گرم ہو گئے تو
بھورے رنگ کی چیز پترون کے اندر معلوم ہوئی پھیر مین نے ایک پتر کو اوٹھایا اور خوردبین
سے اوسکو دیکھا تو بہت پہلو ٹکڑے نظر آئے پس اس امتحان سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سنکھیا ہے۔
مین نے کوئلے سے بھی امتحان کیا میرے پاس وہ نے موجود ہے جسمین مین نے امتحان کیا تھا۔
گواہ نے اوس نے کو نکال کر دیکھایا دیکھیے اس نے مین جو دہات کا سا چھلہ پڑ گیا ہے وہ سنکھیا
ہے اگر پھر آگ پر رکھ کر بخوبی گرم کیا جاتے تو سنکھیا پھر اصلی حالت پر آجاے۔ یہ نے ڈاکٹر
صاحب سے لی گئی اور حرف ٹی کا نشان کیا گیا) مین نے اس برادے سے ۱۱۔ نومبر کو اور کچھہ
آزمایش نہین کی نہ اوس روز مین نے چمکتے ہوے ذرون کی کچھہ آزمایش کی ہر چند سنکھیا کے
ہونے کی سب طرح سے آزمایش کی مگر ان سب آزمایشون مین ان چمکتے ہوے ذرون کو مطلق
ضرر نہین پہونچا مین نے ۱۹۔ نومبر کو خوردبین سے ان ذرون کو دیکھا مجھہ کو خیال ہوا کہ یہ پسا ہوا
شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے چنانچہ اسبارے مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو مین نے لکھا جو چٹھی ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کو مین نے بھیجی تھی اوسمین حرف (کیو) کا نشان ہے جب مین نے اس برادے
کی پوڑیہ مین چمکتے ہوے ذرے دیکھے تو مجھکو نہایت تعجب ہوا جب خوردبین سے دیکھا تو ہیرے کے
ذرے معلوم ہوے مین نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو جو چٹھی بھیجی تھی اور اب اوسپر نشان حرف (یو)

س - سوا ہیرے کے اور بھی ایسی چیزین ہین جس سے شیشہ چھل جاتا ہے - ج - ہان ہین -
س - آپ ایسی چیزون کو جانتے ہین - ج - مین واقف نہین ہون - س - یہ بات ڈاکٹر گری صاحب سے دریافت کیجائیگی - مگر آپ نے گلاس کی تلچھٹ مین غبار اوٹھتا ہوا کبھی دیکھا تھا
ج - مین نے تلچھٹ کو فیر صاحب کے پاس قبل پانی ملانے کے دیکھا تھا - س - ذکر اوسکا کہا کہ آپ کی راے مین زہر سنکھیا تھا یا پسا ہوا ہیرا - ج - سنکھیا - س - اگر برادہ الماس کسیکو دیا جاے تو اوسکو وہ ہضم کرسکتا ہے اور اوسکو ضرر نہین پہونچ سکتا - ج - مین اسبارہ مین کچھ جواب نہین دے سکتا -

بعد اسکے ممبران کمیشن لنچ کھانے کے واسطے اوٹھ گئے -

اظہار ڈاکٹر گری صاحب

جب ممبران کمیشن لنچ کھا کر آئے تو ڈاکٹر گری صاحب کا اظہار شروع ہوا اون کے اظہار اٹیدوکیٹ جنرل نے لیے - ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ میرا نام ولنگٹن گری ہے مین بمبئی کی فوج کا ایک سرجن ہون اور قائم مقام کیمکل انلائزر گورنمنٹ کا ہون -

۱۱ - نومبر کو ایک چٹھی رجسٹری شدہ ڈاکٹر سوورڈ صاحب رزیڈنسی سرجن بڑودہ کے پاس سے آئی یہ ایک رجسٹری شدہ پاکٹ تھا جسپر اب نشان حرف پی کا ہے یہ لفافہ جو میز پر رکھا ہوا ہے اوپر کا دوسرا لفافہ ہے جسوقت میرے پاس یہ پاکٹ آیا تو اوسکی مہر ثابت تھی اس لفافے مین ایک پاکٹ اور ایک چٹھی ہے اوسپر حرف الف کا نشان بنا ہوا ہے اندر کے پاکٹ پر بھی مہر صحیح و سالم تھی ڈاکٹر سوورڈ صاحب کی تحریر اس پاکٹ پر تھی جس لفافہ پر نشان حرف او کا بنا ہوا تھا اوسمین ایک بلاٹنگ کاغذ لپٹا ہوا مین نے پایا اس کاغذ مین مجھکو تھوڑا برادہ ملا جو وزن مین ڈھائی چاول تھا اوسکی رنگت بھوری تھی اوسمین کچھ چمکتے ہوے ذرے بھی تھے - چنانچہ اس برادے کے اجزا مین نے علیحدہ کیے جس طرح کہ سنکھیا کی آزمایش ہوتی ہے اول مین نے تھوڑا برادہ نلکی مین رکھ کر گرم کیا اوس سے معلوم ہوا کہ ایک سفید چیز ایک طرف کو آگئی اوسکو مین نے خوردبین سے دیکھا تو اوسوقت مجھکو دریافت ہوا کہ کسی چمکتی ہوی چیز کے ہشت پہلو ریزے ہین مین نے ان ذرون کی اور طرح سے بھی آزمایش کی مین سمجھا کہ یہ سفید

جب ضرورت ہوئی اور جو شخص مجھکو اوسوقت ملجاتا ہے بلا لیتا ہون - س - اب ۹ - نومبر کی بابت آپ سے سوال کرون گا - آپ بیان کرتے ہین کہ تلچھٹ گلاس کا ہلکا بھورے رنگ کا تھا - ج - ہان - س - جب آپ کو ابتدا مین یہ تلچھٹ ملا تھا تو آپ نے اوسکے رنگ پر غور کیا تھا - ج - ہان - مین نے غور کیا تھا گلابی مائل اوسکا رنگ تھا جیسا کہ چکوترے کا عرق ہوتا ہے - س - آپ نے کس قدر پانی اوسمین ملایا تھا - ج - شاید ایک چمچہ ہوگا - س - آپ کو یاد ہے کہ آپ نے کس برتن سے پانی لے کر اوسمین ملایا تھا - ج - اوس برتن سے جو منھ دھونے کی میز پر رکھا تھا - اور مجھکو ایسا یاد آتا ہے کہ وہ صراحی تھی - س - یعنے جو برتن اوسوقت آپ کے سامنے تھا آپ نے اوس سے پانی لے لیا - ج - ہان - س - آپ کہتے ہین کہ جب آپ گھر گئے تو آپ نے کوئلے اور اوزار منگائے تھے اور یہ کوئلے اور یہ اوزار آپ کا اسپتال اسسٹنٹ لایا تھا آپ کو یاد ہے کہ وہ کون سا اسپتال اسسٹنٹ تھا - ج - اوس شخص کا نام ابراہیم جی ہے مگر وہ بڑودے سے چلا گیا - س - وہ یہودی تھا یا مسلمان - ج - یہودی - س - ابراہیم جی اوسوقت کہان تھا وہ اپنے مکان پر تھا یا آپ کے مکان پر تھا ج - مجھکو یاد نہین کہ مین نے اوسکو چٹھی لکھکر بلایا تھا یا کس طرح مگر اوسکو اوسکے گھر سے بلایا تھا - س - یہ بات آپ نے کسی سے نہین کہی کہ اوزار اور کوئلے آپ کس غرض سے منگاتے ہین - ج - کسی سے نہین - س - اسپتال اسسٹنٹ سے بھی نہین کہا تھا - ج - ہان اوس سے بھی نہین کہا - س - سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ اگر سنکھیا قبل ڈالنے گلاس کے بوتل مین ملائی جائی تو کیا سنکھیا پانی کے اوپر تیرنے لگے - ج - یہ مین نہین کہہ سکتا - س - مجھکو اب صرف اس قدر بات کا جواب دیجیے کہ ایسی خاصیت سنکھیا کی ہے - ج - ہان ایسی ہی خاصیت ہے - س - الماس سا بیدہ اگر پانی مین ڈالا جاے تو وہ پیندی مین بیٹھ جاے گا - ج - ہان - س - آپ کہتے ہین کہ جب مین نے دریافت کر لیا کہ درحقیقت سنکھیا ہے تو پھر آپ نے اوسکی کچھ آزمایش نہین کی ج ہان مین نے پھر آزمایش نہین کی - س - کیا وجہ جو پھر آپ نے آزمایش نہین کی - ج - پھر امتحان کرنا فضول معلوم ہوا - س - آپ نے کل تلچھٹ کی آزمایش خود نہین کی - ج - نہ میرے پاس دوائیان تھین نہ اوزار تھے

س - میری سمجھ مین یہ آیا کہ جب اسپتال مین آیا نھین گئی تھی تو آپ کے زیر معالجہ تھی -
ج - ہان - س - آپ کو یاد ہے کہ قبل جانے اسپتال کے کی روز آپ نے اوسکا علاج کیا
ج - صرف ایک روز - س - آپکا یہ کام بھی بطور ڈاکٹر رزیڈنسی کے ہے کہ رزیڈنسی کے
ملازمون کا آپ علاج کرین - ج - ہان اگر کوئی شخص زیادہ بیمار ہو - س - کیا وجہ تھی کہ
آپ نے اوسکو اسپتال مین بھیجدیا - ج - مجھکو وہ نہایت بیمار معلوم ہوئی اور اوسکا علاج اوسکے
مکان پر بخوبی نھین ہوسکتا تھا - س - مسٹر بوڈی صاحب کے احاطے مین - ج - ہان -
س - آپ اسپتال مین اوسکے واسطے دوا تجویز کرنے کے لیے گئے تھے - ج - میرا خاص ارادہ
دوا کی تجویز کرنیکا نتھا مین صرف اوسکے دیکھنے کو گیا تھا - مینے اوسکے پھیپھڑے کو دیکھا اور چونکہ
آیا بیوی صاحب کی نوکر تھی اس لیے مجھے اوسکا دیکھنا منظور تھا - س - یہ آیا اسپتال مین علیحدہ
کمرے مین تھی یا اور بیمارون کے شامل تھی - ج - علیحدہ کمرے مین تھی - س - آپ کس مقام
پولیس کے آدمی کا ہونا بتاتے ہین وہ کمرے مین تھا یا باہر دروازے کے بیٹھا تھا - ج - شاید
دروازے کے باہر کھڑا تھا مین نے خوب غور نھین کیا - س - جب آپ آیا کے کمرے مین گئے تھے
تو آپ کے ساتھ اور کوئی آدمی بھی تھا - ج - مجھے یاد ہے کہ شاید اسپتال کا ایک اسسٹنٹ
میرے ساتھ تھا - س - آپ کو یاد ہے کہ کون سے اسپتال کا وہ اسسٹنٹ تھا - ج - مجھکو یاد
نھین - س - آپ کہتے ہین کہ پولیس کا ایک آدمی دروازے پر کھڑا تھا آپ کہہ سکتے ہین کہ
وہ کس قسم کے پولیس کا آدمی تھا کیا وہ بمبئی کے پولیس کا تھا - ج - ہان بمبئی کے پولیس کا
تھا بڑودہ مین پولیس نھین ہے - س - اوسکی وردی کیسی تھی (سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب
نے کہا کہ اگر ڈاکٹر صاحب بیان کرین کہ اوسکی وردی کیسی تھی تو مین منظور کرون گا) ج -
مجھکو ایک ادنی پولیس کا سپاہی معلوم ہوا تھا سادی وردی پہنے ہوے تھا - س -
ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کہتے ہین کہ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن جلدی اور بخوبی
نھین بول سکتا - ج - ہان جلدی نھین بول سکتا - س - کیا آپ اس قدر بول سکتے ہین
کہ روزمرہ کی گفتگو مین مترجم کی ضرورت نھین ہے - ج - ہان تھوڑی تھوڑی باتون مین
مترجم کی ضرورت نھین ہے - س - کیا آپ کو کبھی مترجم کی ضرورت ہوئی ہے - ج - ہان

مین علیحدہ چٹھی اوسوقت نہ لکھ سکا۔ س۔ کیا وہی چٹھی تمھارے پاس کرنل فیر صاحب سے پہلے آئی تھی۔ ج۔ ہان وہی پہلی چٹھی تھی۔ س۔ کیا سنکھیا کو شیشے کے بنانے مین استعمال کرتے ہین۔ ج۔ بعض شیشون مین استعمال ہوتا ہے۔ س۔ شیشہ جو چھل گیا ہے اگر پھر گرا جاے تو وہ پھر بھی چھل جاے گا۔ ج۔ ہان بینک چھل جاے گا۔ س۔ تم اوسکو دکھا سکتے ہو۔ ج۔ اگر اہالی کمیشن اجازت دین تو دکھا سکتا ہون پریسیڈنٹ نے کہا اسوقت تم دکھا سکتے ہو۔ ج۔ اگر اجازت ہو تو دکھا سکتا ہون۔ س۔ اچھا رہنے دیجیے یہ بات ہم ڈاکٹر گری صاحب سے پوچھ لین گے۔ اب دوسرے معاملے مین آپ سے گفتگو کرونگا آپ نے بیان کیا کہ راوجی نے آپ کی طرف کس نگاہ سے دیکھا۔ ج۔ وہ راوجی نتھا نرسو تھا۔ س۔ ہان راوجی نے آپ کو چھاتہ دیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ اوسنے پہلے کبھی ایسا نہ کیا۔ ج۔ نہین۔ س۔ جبتک کہ راوجی نے یہ بیان نہین کیا تھا کہ اوسنے اپنے حاکم کو زہر نہین دیا تو آپ نے یہ ذکر اور کسی سے کیا تھا۔ ج۔ ہان کیا تھا۔ س۔ کس شخص سے ذکر کیا تھا۔ ج۔ مسٹر بوڈی صاحب سے۔ س۔ یعنے یہ نوکر آپ کی طرف کس طرح دیکھتے تھے اس بات کا آپ نے اون سے ذکر کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ نے یہ ذکر اون سے کب کیا تھا۔ ج۔ مین یہ نہین کہہ سکتا مگر قبل روانگی بڑودے سے مینے اون سے کہا تھا۔ س۔ مین نے سنا ہے کہ مسٹر بوڈی صاحب ۲۵۔ دسمبر کو بڑودے سے روانہ ہوے۔ ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ ایک آدہ روز پہلے آپ نے اون سے یہ تذکرہ کیا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مگر بعد زہر دیے جانے اور روانگی سے پہلے اون سے کہا تھا۔ س۔ آپ یہ تحقیق کہہ سکتے ہین کہ ۲۴۔ دسمبر کے قبل یہ گفتگو ہوئی تھی۔ ج۔ ہان تحقیق کہتا ہون۔ س۔ سوا اس کے اور کچھ آپ نہین کہہ سکتے۔ ج۔ نہین۔ اور کچھ نہین کہہ سکتا۔

بعد اسکے تلچھٹ سے شیشے کے چھلنے کی آزمایش کی چنانچہ اسکی بخوبی آزمایش ہوئی اور شیشہ چھل گیا صاحب پریسیڈنٹ نے سارجنٹ ہیلن ٹامسن صاحب سے کہا کہ آپ نے بخوبی نشان دیکھے۔ سارجنٹ صاحب نے کہا کہ ہان مین نے خوب صاف طور سے نشانون کو دیکھا۔

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے دوبارہ اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے۔

بھرسے زیادہ تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ باقی آپ نے ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجدیا یعنے ڈھائی چاول برابر۔ ج۔ ہان۔ وہ ڈھائی چاول کے برابر ہوگا۔ س۔ مین نہین سمجھا کہ آپ نے کیونکر دوبارہ آزمایش کی۔ ج۔ اگر آپ کو منظور ہو تو مین دوبارہ آپ کو آزمایش کرکے دکھاؤن۔ س۔ کیا آپ نے اونھین چیزون سے پھر امتحان کیا جن سے کہ پیشتر امتحان کیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا آپ نے اوسی تلچھٹ کی پھر آزمایش کی جو باقی رہ گیا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جو چھلہ نلی مین پڑا تھا اوسمین کیا آٹھوان حصہ سنکھیا تھا۔ ج۔ مین نہین کہہ سکتا۔ س۔ آپ نے اور کس قدر اس تلچھٹ مین امتحان کیا تھا۔ ج۔ ایک چمکی بھر کے مین نے لیا تھا۔ س۔ آپ نے اوس کویلے کا وزن کیا تھا جس سے آزمایش کی تھی۔ ج۔ کویلے کی وزن کی کچھ ضرورت نتھی۔

صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ حضور مہاراجہ صاحب کہتے ہین کہ مترجم کو ترجمہ کرنے کی نوبت نہین آتی ہے کہ آپ ڈاکٹر صاحب سے سوال کر بیٹھتے ہین۔ اسبات کا آیندہ خیال رکھیے۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ میرا قصور ہے جو مین جلد جلد سوال کرتا ہون۔ اب آیندہ سے خیال رکھون گا۔ اور گواہ سے پھر سوال پوچھنا شروع کیے۔ س۔ کیا تمنے اخیر آزمایش اوس قدر تلچھٹ پر کی جو نے مین بچ رہی تھی۔ ج۔ ہان سب کے اوپر جو بچ رہی تھی۔ س۔ کیا وہ ایک چمکی کی انداز بھر تھی۔ ج۔ ہان وہ چمکی کے انداز بھر تھی۔ س۔ کیا تمھاری آزمایش کرنے مین اوسمین کوئی رنگ پیدا ہو گیا۔ ج۔ کوئی رنگ پیدا نہین ہوا۔ س۔ مگر میری آنکھین خرد بین نہین ہین مین اوسکو رنگ ہی کہون گا۔ ج۔ نہین وہ تو ایک چمکتی ہوئی شے تھی۔ س۔ ایک چٹھی جو ابھی اجلاس مین تمھاری پڑھی گئی جو گری صاحب کے نام تھی نہین یہ میری غلطی ہے جو کہ تمھارے نام گری صاحب نے لکھی تھی اوسمین تحریر ہے کہ مین نے تمھاری چٹھی اور جو اندر اوسکے سفوف تھا پایا کیا کوئی تمنے چٹھی لکھی تھی۔ ج۔ نہین۔ اوس چٹھی سے مطلب فیر صاحب کی چٹھی کا ہے۔ س۔ وہ لکھتے ہین کہ ہمنے تمھاری چٹھی پائی وہ کیون لکھتے ہین۔ ج۔ صاحب مین نے کوئی چٹھی اونکو نہین لکھی مگر کرنل فیر صاحب کے لفافہ پر لکھ دیا تھا میرا ہاتھ اوسوقت درد کرتا تھا اور اسواسطے

ہو جاتی ہے۔ ج۔ ہان ہو جاتی ہے۔ س۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سنکھیا سے چھلا بن گیا ہے۔ ج۔ مگر خوردبین کے دیکھنے سے اصلیت معلوم ہو جاے گی۔ س۔ آپ نے کوئلہ کہان سے منگایا تھا۔ ج۔ اسپتال سے کوئلہ منگایا تھا۔ اور اسپتال اسسٹنٹ کو بلا اور اوزار لایا تھا۔ س۔ کیا آپ نے اس کوئلے کی آزمایش نہین کی۔ ج۔ نہین۔ س۔ تو آپنے کوئلہ کی آزمایش بعدہ کی۔ ج۔ ہان۔ س۔ کیا آپنے کوئلے کی آزمایش خود کی تھی۔ ج۔ نہین۔ گورنمنٹ کے کیمکل انیلائزر نے کی تھی۔ س۔ نہین وہی کہیے جو پیشتر آپ نے بیان کیا تھا۔ مین سمجھا کہ آپ نے اول کوئلہ کی آزمایش کی بعدہ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا۔ ج۔ ہان ایسا ہی کیا تھا۔ س۔ کیا آپ نے پانی اور تلچھٹ کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان۔ مین نے چھان کر یہ تلچھٹ ڈاکٹر گری صاحب کے پاس بھیجا تھا۔ س۔ میری غرض یہ ہے کہ جب آپ امتحان کرتے تھے تو آپ نے پانی کا امتحان نہین کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ جب مین نے تلچھٹ کو چھان لیا تو پانی کو پھینک دیا مین نے صرف تلچھٹ کا امتحان کیا تھا۔ س۔ مجھکو یقین ہے کہ چند زہر اس قسم کے ہین جنکی بنا تانبے سے ہے۔ ج۔ ہان۔ س۔ اونکا کیا نام ہے۔ ج۔ ایک تانبے کا زہر ہوتا ہے اوسکو توتیا کہتے ہین اور اکثر فلمون مین نوتیا کا زہر ہو جاتا ہے۔ س۔ تو آپنے نوتیا ہونے کا امتحان نہین کیا ج۔ نہین۔ س۔ کوئی شے ایسی تھی جس سے تانبے کا ہونا معلوم ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ کہتے ہین کہ جب سنکھیا پانی مین ڈالی جاتی ہے تو کچھ تیرتی ہے اور کچھ نیچے بیٹھ جاتی ہے اگر سنکھیا پانی کی نسبت وزنی ہوتا ہے تو کیون تیرتا ہے اور کس واسطے پانی کے نیچے نہین بیٹھ جاتا۔ ج۔ سنکھیا کی خاصیت ایسی ہی ہوتی ہے اور کچھ بیٹھ جاتا ہے۔ س۔ پس مین کہتا ہون کہ اگر سنکھیا کتنا ہی پانی مین ملایا جاے تو کچھ بیٹھ جاے گا اور کچھ تیرنے لگے گا۔ ج۔ اس بارے مین مین کچھ نہین کہہ سکتا۔

س۔ تمام عمر مین سنکھیا کو آپ نے یہ اول مرتبہ ہی آزمایا۔ ج۔ نہین۔ لندن مین پروفیسر ہفین صاحب کے ساتھ زہر کی کثرت سے آزمایش کی۔ س۔ اوسکے بعد بھی کبھی آپ نے سنکھیا کی آزمایش کی تھی۔ ج۔ ہان ایک مرتبہ منگا کر آزمایش کی تھی۔ س۔ آپ نے اس تلچھٹ کو وزن کیا تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ آپ نے اس مرتبہ اس تلچھٹ مین سے کسقدر آزمایش کیواسطے لیا تھا۔ ج۔ میرے تردیک وہ ایک ثلث حصہ ہوگا۔ س۔ ایک چاول

س - آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ بروقت اجزا دیکھنے کے آپ نے اور کوئی چیز نہین دیکھی - ج - ہان - بروقت امتحان کے کوئی چیز سیاہی مائل مین نے نہین دیکھی -
س - تو آپ اس تلچھٹ کا رنگ کیا بیان کرتے ہین - ج - ہلکا بھورا رنگ قرار دیتا ہون -
س - آپ نے تھوڑا پانی بھی ملایا - ج - ہان - س - ڈاکٹر سیورڈ صاحب مجھکو یقین ہے کہ قبل ڈالنے پانی کے پانی کے بھی اجزا جدا کر لیے ہون گے - ج - مین نے پانی کا بخوبی امتحان نہین کیا -
س - مین جانتا ہون کہ جب کوئی شخص کسی شے کے اجزا علیحدہ کرتا ہے تو وہ اون چیزون کا بخوبی امتحان کر لیتا ہے جن کے ذریعے سے اجزا کو جدا کرتا ہے - ج - ہان اکثر یہی قاعدہ ہے
س - اکثر نظیرین ایسی ہین کہ جب کبھی لوگون نے زہر کا امتحان کیا ہے تو جن لوگون کے ذریعے سے امتحان کیا گیا اونھین چیزون مین زہر پایا گیا - ج - ہان ایسی نظیرین ہین - س - آپ لکھتے ہین کہ مع پانی اور تلچھٹ کے ایک ثلث منجملہ چمچہ تلچھٹ ہوگا - ج - ہان ایک منجملہ چمچہ بھر ہوگا - س - آپ نے اپنے اظہار مین بیان کیا کہ ایک منجملہ چمچہ کے برابر پانی تھا اور پانچ چانول برابر دوسری چیز تھی - ج - ہان - س - آپنے اس تلچھٹ کو کیا کیا - آپ نے جو اوسمین کچھ پانی ملایا تو پانی ملا کر آپ نے کیا کیا - ج - کیا آپ کی غرض اس سوال سے یہ ہے کہ اخیر مین مین نے اوسکو کیا کیا - س - ہان جب آپ ۹ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین تھے - ج - مین نے پانی ملانے کے بعد کچھ نہین کیا - س - آپ نے پانی اور تلچھٹ کو علیحدہ نہین کیا - مین بھول گیا آپ نے اپنے مکان پر اوسکو جدا کیا تھا آپ تلچھٹ کو کس طرح لے گئے - ج - گلاس مین سے گیا تھا - س - ہان معاف کیجیے مجھکو یاد آیا کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ اپنے کوٹ کی پاکٹ مین رکھ کر لے گئے تھے اور آپ نے اپنے مکان پر جاکر بذریعہ پیسے ہوے کوئلے کے امتحان کیا - ج - ہان - س - کیا اس طرح امتحان خوب ہوتا ہے - ج - ہان -
س - پس معلوم ہوا کہ جو امتحان آپ نے کیا شاید آپ پھر امتحان کر کے ظاہر کر سکتے ہین کہ سنکھیا ہے - ج - بیشک - س - کیا آپ اوسکا جوہر بھی نکال سکتے ہین - ج - ہان - س - فرش مین جو چھلا سا پڑ گیا ہے اگر اوسکا امتحان کیا جاے اور اوسمین سنکھیا نہ نکلے تو کیا ہوگا - ج - جہانتک مین نے آزمایش کی ہے سنکھیا ہے - س - کسی اور دوات سے کیا ایسی کیفیت نہین

لینا چاہتے ہین پس ابتک مجھکو یقین نتھا لیکن اب یقین ہوا آپ کو معلوم نہین کہ کرنیل فیر صاحب نے کس شخص سے سُنا تھا۔ ج۔ جہانتک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ لوگون نے اونکی جان لینے کے واسطے اونکو دھمکایا تھا اور اوسوقت تک اونکو زہر دینے کا گمان نتھا۔ س۔ جب آپ رزیڈنسی کو گئے تھے تو آپ نے گلاس کو مع تلچھٹ کے دیکھا تھا۔ ج۔ ہان۔ س۔ جب آپ نے اوسکو دیکھا تھا تو تلچھٹ ملا ہوا تھا اور گلاس مین تہ نشین تھا۔ ج۔ جب کرنیل فیر صاحب نے گلاس کو ترچھا کیا تو تلچھٹ کو مین نے تہ نشین دیکھا۔ س۔ کیا یہ تلچھٹ پانی مین ملا ہوا نتھا علیحدہ تھا۔ ج۔ یہ تلچھٹ پانی کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ س۔ کیا یہ چیز اس قدر گلاس مین تھی جو اوسنے پانی کو جذب کر لیا تھا اور صرف نمی اوسمین باقی رہ گئی تھی۔ ج۔ پانی بہت تھا۔ آپ ایسے سوال کرتے ہین کہ جواب دینا مشکل ہے۔ س۔ آپ کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے اپ سے کہا تھا کہ تلچھٹ کی رنگت سیاہی مائل بھوری تھی کیا پسے ہوے ہیرے اور سنکھیا کا رنگ ایسا ہوتا ہے میرے نزدیک اسکا یہ رنگ نہین ہوتا ہے۔ ج۔ ہان سیاہی مائل بھورا رنگ نہین ہوتا ہے۔ س تو آپ اسبات کا جواب دے سکتے ہین کہ سنکھیا اور الماس سایدہ کا رنگ سیاہی مائل نہین ہوتا ہے ج۔ ہان نہین ہوتا ہے۔ س۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ان دونون چیزون کے اور کوئی چیز بھی تھی۔ جس سے تلچھٹ کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا۔ ج۔ اسبارے مین کچھ راے نہین دے سکتا۔ س۔ ہین ہین۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب اسکا جواب دیجیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب کیا بات ہے۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر آپ خیال کرین تو مین نے یہ سوال کیا ہے کہ کرنیل فیر صاحب نے کہا تھا کہ گلاس مین کوئی شے بھورے رنگ کی سیاہی مائل تھی اب مین ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ ایسی رنگت سنکھیا اور پسے ہوے ہیرے کی بھی ہو سکتی ہے ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ نہین۔ بعدہ مین نے دریافت کیا کہ آیا ممکن ہے کہ بجز ان دو چیزکے اور کوئی شے اوسمین تھی جسمین تلچھٹ کا یہ رنگ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ مین اسپر راے نہین دے سکتا۔ ج ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے کہا کہ مینے صرف دو ہی چیز کو دیکھا اور کوئی شے نہین دیکھی۔

مجھکو یاد نہین ہے کہ منھ کیا کہا تھا۔ س۔ شاید پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید۔ س کیا تم جانتے ہو کہ اوسنے ترجمہ کیا ہو۔ ج۔ شاید اوسنے ترجمہ کیا ہو مجھکو یاد نہین۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ ہر ایک لفظ آپا کے بیان کا تمنے اپنے کانون سُنا۔ ج۔ مجھکو خوب یاد نہین۔ آپ اوس بات کو دریافت کرتے ہین جو میرے خیال مین نہین ہے۔ آپ مجھکو درمیانی قرار دیا چاہتے ہین اور اسی غرض سے آپ ایسے سوالات کرتے ہین۔ س۔ کیا میرا یہ ارادہ ہے۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب جیسے آپ بانون مین ہوشیار ہین اوسیطرح اگر فن ڈاکٹری مین بھی ہوشیار ہین تو آپ سے بڑھکر دوسرا کوئی ڈاکٹر نہوگا لہذا آپ براہ مہربانی بیان کیجیے کہ آیا آپ نے بذریعہ مترجم کے آپا سے گفتگو کی تھی۔ ج۔ (بلند آواز سے کہا) مین جواب نہین دے سکتا۔ س۔ مہربانی کرکے اس قدر غصہ نہو جیے اب میرے سوال کا جواب دیجیے۔ ج۔ مین کچھ جواب نہین دے سکتا۔ س۔ آپ کو کچھ بھی تعلق ہے۔ ج۔ (ممبران کمیشن کی طرف متوجہ ہوکر) اگر یہ صاحب اسیطرح حشر تک سوالات کیے جائین گے تو سوا اس جواب کے کہ جو مین دے چکا اور کچھ جواب نہ دونگا اور حشر تک ان کے سوال ختم نہون گے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب آپ سے ہر ایک بات پوچھنے کے مجاز ہین ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے جواب دیا کہ جو کچھ مین بیان کرون اوسکو سننا چاہیے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ جو کچھ سارجنٹ صاحب دریافت کرین اوسکا جواب آپ کو دینا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین۔

س سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ آپ بخوبی ہندوستانی بول سکین گے۔ ج۔ مین ہندوستانی بول سکتا ہون لیکن بخوبی نہین بول سکتا۔ س۔ اب مین آپ سے دوبارہ۔ نومبر کے سوال کرتا ہون کہ آپ نے بیان کیا تھا کہ مجھسے کرنیل فیر صاحب نے کہا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ مجھکو زہر دیا جائیگا۔ ج۔ کیا مین نے یہ کہا تھا۔ س۔ مین آپ کے اظہار پر یقین کرتا ہون مجھکو منظور نہین کہ کوئی غلطی ہو۔ ج۔ اگر مین نے ایسا بیان کیا تو غلط ہے۔ س۔ آپ کہتے ہین کہ کرنیل فیر صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ مین نے سنا ہے کہ لوگ میری جان

س - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اگر مریض اسپتال مین ہو تو اوسکے پاس آپ
بجائین - ج - نہین - س - معلوم ہوا کہ سارجن میجر لویس صاحب اپنے کام مین خوب لائق
ہین - ج - بڑے لائق ہین - س - آپ مجھسے بیان کیجیے کہ آپ بھائو پونا کر کو جانتے ہین -
ج - ہان مین نے اوسکو دیکھا ہے لیکن نہین کہہ سکتا کہ مین اوس سے واقف ہون - س -
آپ نے اوسکو کب دیکھا تھا - ج - بعد جانے مسٹر ہوی صاحب کے بڑودے سے - س -
آپ نے اوسکو پہلے کبھی نہین دیکھا - ج - مجھکو یاد نہین - س - آپ نے اوسکو بعد ازان
دیکھا تھا - ج - بعد ازان کس کے - س - آپ کہتے ہین کہ مین نے اوسکو ایک مرتبہ دیکھا تھا
اور آپ یہ بھی کہتے ہین کہ قبل جانے مسٹر ہوی صاحب کے اوسکو نہین دیکھا کیا آپ نے ایکمرتبہ
کے سوا اور بھی دیکھا تھا - ج - جہانتک مجھکو یاد ہے مین کہتا ہون کہ مین نے اوسکو نہین دیکھا
نہ اوس سے گفتگو کی - س - مسٹر ہوی صاحب کب گئے تھے - ج - مجھکو یاد نہین - س -
مین آپ سے پھر نہ دریافت کرون گا صرف اس مرتبہ دریافت کرتا ہون کہ آپ خوب جانتے
ہین کہ اوسوقت سے آپ نے بھائو پونا کر کو نہین دیکھا - ج - نہین - جہان تک مجھکو نہین
اور یاد ہے - س - اب آپکی اجازت سے ۹ نومبر کی بابت سوال کرنا چاہتا ہون مگر دوبارہ
آیا کے مجھکو دریافت کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مین سمجھا کہ درمیان آپ کے اور آیا کے کچھ گفتگو
ہوئی تھی - ج - جس قدر مجھکو یاد ہے مین بیان کرتا ہون کہ میرے اور آیا کے درمیان کچھ
معمولی باتین ہوئی تھین - س - کیا آپ کہتے ہین کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ نہین کیا تھا -
ج - جہان تک مجھکو یاد ہے کہتا ہون کہ کوئی مترجم نتھا - س - جو آپ نے جواب دیا یہ میرا
سوال نہین ہے میرا سوال یہ ہے کہ پولیس کے آدمی نے آپکی گفتگو کا ترجمہ نہین کیا - ج - اگر
آپ اب سے اور حشر تک پوچھے جائین گے تو مین وہی جواب دون گا جو کچھ کہ دے چکا ہون
اختلاف نہوگا - س - مجھکو یہان حشر تک ٹھہرنا منظور نہین ہے ہان اگر کوئی ایسی بات بین
آئے جسکا حال کچھ معلوم نہین ہے تو شاید ٹھہرون - ج - آپ ایسے ہی باتین کرتے ہین گویا
حشر تک آپ ٹھہرین گے - س - آپ نہین جانتے کہ پولیس کے آدمی نے ترجمہ کیا یا نہین -
ج - مین آپ سے پیشتر بیان کر چکا ہون - س - پھر مجھسے کہیے کہ آپ نے کیا کہا تھا - ج -

اور اوسکے درمیان کوئی مترجم نتھا۔ ج۔ نہین س۔ آپ کو یہہ بات خوب یاد ہے ج۔ ہان کوئی مترجم نتھا صرف ایک پولیس کا آدمی وہان تھا۔ س۔ پس آپ جانتے تھے کہ یہ پولیس کا آدمی آیا کی طبیعت کو درست کردے گا اور پولیس کا آدمی کون تھا۔ ج۔ خدا جانے کون تھا۔ س۔ خدا کا نام نہ لو کیونکہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین خدا کو نہین بلا سکتا۔ ج۔ آپ مجھسے ایسی بات دریافت کرتے ہین کہ مین اوس سے واقف نہین ہون۔ س۔ مگر مین مجاز ہون جو چاہون آپ سے دریافت کرون۔ اب مین دریافت کرتا ہون کہ تم کسی پولیس کے آدمی کو جانتے ہو۔ ج۔ مین کسی پولیس کے آدمی کو نہین جانتا۔ س۔ آپ اکبر علی کو جانتے ہین۔ ج۔ ہان جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ اکبر علی تھا۔ ج۔ نہین۔ س۔ یا عبد العلی۔ ج۔ یہ نہین جانتا۔ ایک ادنیٰ پولیس کا آدمی تھا۔ س۔ وہ بیمار عورت کے کمرے مین کیا کرتا تھا۔ ج۔ مین جانتا ہون کہ یہ عورت پولیس کے زیر حراست تھی۔ س۔ جب آپ نے اوس سے کہا تھا کہ اپنے دل کا حال کہو تو کوئی آدمی پولیس کا اوس کمرے مین موجود تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا کہ پولیس کا آدمی کمرے مین تھا یا دروازے پر۔ س۔ مین بکمال ادب آپ سے پوچھتا ہون کہ کیا ڈاکٹرون مین یہ بات ہے کہ ایک ڈاکٹر کے مریض کا علاج دوسرا ڈاکٹر کرے۔ ج۔ مین نہین کہہ سکتا کہ کیا قاعدہ ہے مگر میجر لویس صاحب سے میری دوستی ہے اون کے بغیر کہنے کے اس مریض کے پاس گیا تھا۔ س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ سے دریافت کرتا ہون اور یقین ہے کہ آپ ایسا عہدہ دار اور تجربہ کار مجھکو بخوبی جواب دیگا کہ آپ کے پیشے کا کیا قاعدہ ہے کہ آپ غیر ڈاکٹر کے مریض کے پاس بغیر اطلاع کے جاسکتے ہین۔ ج۔ ہان ہے۔ اور نہین بھی ہے۔ یہ بات ڈاکٹرون کے تعلق ہے جیسی دوستی ہو ویسا برتاؤ کرین۔ س۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کے اور ایک ڈاکٹر کے دوستی ہے تو آپ اوسکے مریض کے پاس بغیر اوسکی اطلاع کے جاسکتے ہین۔ ج۔ جو کچھ مین جانتا تھا آپ سے کہہ دیا مجھکو پوشیدہ کرنا منظور نہین ہے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آپ ہان یا نہین کا جواب دیجیے۔ گواہ نے بیان کیا کہ اگر یہ مریض ڈاکٹر کے نج کا ہے تو حسب قاعدہ تہذیب کے اوسکے پاس جانا مناسب ہے۔

کہ جسمانی عارضہ کم ہے لیکن بوجہ فکر کے اوسکے چہرے کا رنگ بدل گیا ہوگا۔ ج۔ ہان۔
س۔ کیا اوسکا دل زیادتی فکر سے بے قرار تھا۔ ج۔ ہان مجھکو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا
س۔ بیان کیجیے کہ یہ پلٹن کا اسپتال ہے۔ ج۔ ہان پلٹن اور اسٹاف کا اسپتال ہے۔
س۔ کیا آپ وہان کام کرتے ہین۔ ج۔ نہین سرجن میجر لویس صاحب کام کرتے ہین۔
س۔ پھر آپ وہان کیون گئے تھے اور کیا وہان آپ کا جانا صحیح ہے مگر آپ کہتے ہین کہ ڈاکٹر
لویس صاحب کو وہان کا چارج ہے۔ ج۔ سارجن میجر لویس صاحب میرے دوست ہین
اور چونکہ مین آیا کو جانتا تھا اور مجھکو اوس سے تعلق تھا اس لیے مین اوسکے دیکھنے کو گیا تھا
س۔ کیا آپ نے قبل جانے کے سرجن لویس صاحب کو اطلاع کی تھی۔ ج۔ نہین۔ اسکی
کوئی ضرورت نتھی کیونکہ وہ میرے دوست ہین۔ س۔ پس معلوم ہوا کہ آپ نے بغیر ڈاکٹر
لویس صاحب کے دیکھنے کے آیا کے مرض کی تشخیص کی تھی۔ ج۔ مین یہ نہین کہتا ہون کہ مینے
اوسکے واسطے تشخیص کی تھی۔ س۔ مگر آپ نے پلستر تو لگایا۔ ج۔ ہان باہر لگایا تھا۔ س۔
کیا آپ اسکو تشخیص نہین کہتے۔ ج۔ یہ پلاستر مین نے قبل آنے اسپتال کے لگایا تھا۔ س۔
مین نہین سمجھا۔ اول مین سمجھا تھا کہ باہر لگانے سے کھال پر لگانے کا آپکا منشا ہے۔ (یہ سنکر
تمام حاضرین کمیشن نے قہقہہ مارا) جب آیا اسپتال مین گئی تو جو کچھ آپ سے ہوسکا آپ نے کیا
ج۔ ہان۔ اگر آپ اسپتال کے اسسٹنٹ کو بلاکر دریافت کرینگے تو وہ آپ سے سب باتین
ظاہر کردے گا۔ س۔ نہین نہین۔ اسسٹنٹ کے بلانے کی کچھ حاجت نہین ہے آپ کی سب
باتون کو مین یقین کرتا ہون۔ جب وہ شفاخانے مین گئے تو آپ نے اوسکے لیے کچھ کیا تھا
ج۔ شاید نہین کیا۔ اگر آپ اسپتال اسسٹنٹ کو بلائین گے تو وہ آپ سے سب حال کہدیگا
س۔ نہین۔ مین اوسکو نہ بلاؤن گا۔ آپ نے سب باتون کی نسبت مشرح اظہار دیا ہے
اگر آپ نے اوسکا علاج بخوبی نہین کیا تو آپ اوسکے پاس کیون گئے تھے۔ ج۔ چونکہ مین اوسکے
پاس جاتا تھا۔ س۔ پس آپ کے نزدیک آیا کو فایدہ تھا اور جب آپ نے دیکھا کہ اوسکو
ہول دل ہے تو آپ نے مدد کی اور دل کا حال اوسکے ظاہر کرایا۔ ج۔ ہان ایسا ہی ہوا۔
س۔ آپ اور آیا ایک دوسرے کی گفتگو کو بخوبی سمجھتے تھے۔ ج۔ ہان۔ س۔ آپ کے

اوسیوجہ سے مین مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گیا مجھکو معلوم نہین کہ میرے جانے کے بعد مسٹر سوٹر صاحب اسپتال مین آئے یا نہین مجھکو یاد نہین کہ کس تاریخ مسٹر سوٹر صاحب کے پاس مین گیا تھا کیونکہ مین نے اپنی یادداشت کی کتاب مین نہین لکھا غالبًا ۱۸ - نومبر سے دو تین روز بعد ہوگا - سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - ہماری پاس تاریخ نہی یعنی ۲۱ تاریخ ہی مسٹر انورارمی صاحب نے کہا کہ یہ وہ تاریخ ہے جیکہ مسٹر سوٹر صاحب اسپتال کو گئے تھے مگر وہ تاریخ نہین ہے جس تاریخ ڈاکٹر سوریڈ صاحب مسٹر سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے -

سوالات جریح سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - آپ جانتے تھے کہ آیا کے اظہار مسٹر سوٹر صاحب نے لیے ہنوز سوال پورا نہوا تھا کہ گواہ نے کہا ہان - سارجنٹ صاحب نے کہا کہ تامل کرو میرا سوال پورا ہونے دو اگر آپ میرا سوال پورا سنکر جواب دین گے تو آپ کو اور مجھکو دونون کو آسانی ہوگی -

س - کیا مسٹر سوٹر صاحب نے آیا کی اظہار قبل از جانے اسپتال کے لیے تھے - ج - ہان - س - کیا مسٹر سوٹر صاحب سے آپ کو معلوم ہوا کہ آیا نے مسٹر سوٹر صاحب سے کیا کہا تھا - ج - نہین ایک لفظ بھی نہین معلوم ہوا - س - آپ کو قیاسًا معلوم ہوگا کہ آیا نے کیا بیان کیا ہوگا اور خلاصہ اس استفسار کا کیا تھا - ج - ہان - س - آپ کہتے ہین کہ جب آیا اسپتال کو آئی تو وہ بیقرار تھی - ج - ہان وہ بیقرار تھی - س - کیا اوسکے پلستر لگا ہوا تھا - ج - مجھکو یاد نہین کہ پلستر تھا - س - کیا تمنے پلستر رکھا تھا کیونکہ آیا کہتی ہے کہ آپ نے پلستر رکھا تھا - ج - نہین - (ہندوستانی لوگ پلاسٹر کو پلستر کہتے ہین) مین نے پلاسٹر پلیسٹر دونا دوا کا لگایا تھا لیکن اوسوقت نہین لگایا - س - اوسکے کلیجے مین درد تھا - ج - ہان اوسکے کلیجے مین درد تھا اور اوسکا علاج سرجن میجر بوئس صاحب کرتے تھے - س - تم کہتے ہو کہ آیا زیادہ فکر کے سبب بیمار ہوئی تھی کلیجہ کی بیماری سے اوسکا یہ حال نہین ہوا تھا - ج - ہان مجھکو اوسوقت ایسا ہی معلوم ہوا تھا اور شاید یہی بات ہو - س - آپ کو ایسا ہی معلوم ہوا اپنے اوسکو نسبت عارضہ جسمانی کے اوسکی طبیعت پر فکر زیادہ تھی - ج - ہان - کیونکہ جو کچھ اوسکا علاج ہوچکا تھا اوس سے بہت کچھ اوسکو فایدہ تھا - س - آپ کو معلوم ہوا ہوگا

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔ نہین میرے نزدیک اگر ایسا ہوگا تو غلطی ہوگی جبتک ہر ایک چٹھی وغیرہ کی صداقت نہو جاے اوسپر نشان نہ کیا جاے کیونکہ چٹھیان بہت ہین کہان تک نشان کیے جاوین گے۔

صاحب پریسیڈنٹ۔ بہتر ہے کہ جبتک صداقت نہو نشان نہ کیا جاے۔

س۔ مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ نے شنبہ کے روز کہا تھا کہ آپ نے جب کرنیل فیر صاحب کا گلاس دیکھ کر ہلایا تو اوسمین سے دھوان سا اوٹھا تھا تو کیا اوس دھوین کے اوٹھنے سے بھی کوئی بات معلوم ہوئی تھی۔ ج۔ جب سے یہ گلاس میرے پاس آیا تھا اوسوقت سے کسی نے اس گلاس کو ہاتھ نہین لگایا تھا۔ مین نے خود بذریعہ آلات کے اوسکی آزمایش کی۔ س مسٹر انورارٹی صاحب۔ اب مین دوسری بات آپ سے پوچھتا ہون۔ آپ کو یاد ہے کہ امینہ آیا کا علاج آپنے کیا تھا اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو اپنی کتاب دیکھ کر بیان کیجیے۔ ج۔ امینا شاید ۵۔۷۔ اور ۱۸۔ تاریخ کو میرے زیر معالجہ رہی اوسکی دہنی طرف شدت سے درد تھا اور اوسکو بخار بھی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اوس کے کلیجے مین عارضہ تھا اور اوسکا پھیپھڑا بھی خراب ہو رہا تھا اور اسپتال کے جانے سے پہلے مین نے اوسکو دیکھا تھا۔ مسٹر ہوی صاحب کے احاطے مین وہ رہا کرتی تھی میری راے سے وہ اپنے مکان سے اسپتال کو گئی اور مجھ سے اور اوس سے اسپتال مین کچھ باتین ہوئین۔

سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا مائی لارڈ مین نہین جانتا کہ آپ کے یہ سوالات کس طرح اظہار مین داخل ہو سکتے ہین اسبارے مین کچھ سوال نہ کرنا چاہیے۔

س مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ کوئی پیام آیا کا آپ کسی کے پاس لے گئے تھے۔ ج۔ مین کوئی پیام کسی کے پاس نہین لے گیا صرف سوٹر صاحب کو بلایا تھا۔ س۔ سوٹر صاحب کے پاس آپ کسواسطے گئے تھے ج۔ مجھکو یہ معلوم ہوا کہ آیا بہت بیمار اور بے قرار ہے مین سمجھا کہ شاید اون سے آیا کچھ کہے گی اور اپنا دل ہلکا کرے گی اور آیا سے مین نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اپنے دل کا حال کہو گی تو جلد آرام ہو جاے گا چنانچہ اوسوقت آیا نے مجھ سے کچھ کہا تھا

اوپر نیرتی تھی - اوسکو مین نے دو تین مرتبہ کرکے اوتارا اور اب اوسکو شیشے کے ٹکرے مین پیس کرتا ہون - صاحب پریسیڈنٹ نے سوال کیا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ تین دفعہ کرکے اوتارا - ج - نہین مائی لارڈ کئی مرتبہ - صاحب پریسیڈنٹ نے اوسوقت کہا کہ مسٹر انوزارٹی صاحب براہ مہربانی تم ایک طرف ہوجاو تو ڈاکٹر صاحب کا بیان اچھی طرح ہم سنین - پنکھے روک دیے گئے تاکہ وہ اجزا جو ڈاکٹر صاحب پیس کرتے ہین اوڑ نہ جائین -

ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ شیشے کے ٹکڑے جو اب مین پیس کرتا ہون وہ ہین جسپر کہ مین نے گلاس کا تلچھٹ رکھہ کر خوردبین سے دیکھا تھا - یہ تین ٹکڑے شیشے کے ایک صندوق مین بند تھے جسپر حرف آر کا نشان ہے) اول ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسپر کہ مین نے گلاس کا تلچھٹ رکھا تھا دوسرا ٹکڑہ شیشہ کا وہ ہے جسکو اول ٹکڑے پر رکھہ کر تلچھٹ کو رگڑا تھا دیکھیے یہ شیشہ چھل گیا ہے اور اوسکا نشان موجود ہے رگڑنے سے پیشتر یہ نشان شیشے پر نتھے اس سے یہ بات دریافت ہوئی کہ جو ذرے چمکتے ہین وہ کسی اور شے کے ہین شیشے کے ذرے نہین ہین اور غالبا یہ الماس سا بیدہ ہے جسکا حال مین نے پہلے بھی سنا تھا سو اس کے یہ ذرے نہایت چمکتے تھے - س - مین نے سنا ہے ڈاکٹر صاحب آپ کے پاس کچھہ خبر آئی تھی اور اوس خبر کی اطلاع ۱۰ - نومبر کو کرنیل فیر صاحب کو آپ نے کی تھی -

صاحب پریسیڈنٹ نے دریافت کیا کہ یہ خبر تمنے پائی تھی یا ڈاکٹر گری صاحب نے - مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ مسٹر گری صاحب نہ کہیے - مسٹر انوزارٹی صاحب نے کہا کہ نہین - ڈاکٹر سیورڈ صاحب - اسپر صاحب پریسیڈنٹ بولے کہ ڈاکٹر گری صاحب کا نام آپ نے غلطی سے لیا تھا -

مسٹر انوزارٹی صاحب - ہان مین نے غلطی کی تھی معافی چاہتا ہون میری غرض ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے لکھنے سے تھی - ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے بیان کیا کہ یہ چٹھی جو عدالت مین پیش ہے اسکی اطلاع کرنیل فیر صاحب کو سرکاری طور سے بھیجی گئی تھی - مسٹر انوزارٹی صاحب نے کہا کہ مائی لارڈ - مین درخواست کرتا ہون کہ ان سب چٹھیون پر شناخت کے واسطے نشان کردیا جاے -

قبل روانگی کے ایک دوسرے بڑے لفافے مین بند کرکے اوسپر اپنی مہر لگائی اور ڈاکٹر گری صاحب کے پاس اوسکو روانہ کیا۔ مین نے ڈاکٹر گری صاحب کو خود چٹھی نہین لکھی تھی بلکہ کرنیل فیر صاحب کی چٹھی ملفوف کرکے بھیجدی تھی بروقت روانگی لفافے کے سرخ سیاہی سے کرنیل فیر صاحب کی چٹھی پر یہ کیفیت لکھ دی تھی کہ گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے پاس جو اخبار رہرسے کی دریافت کرتے ہین یہ لفافہ روانہ کیا جاتا ہے۔

دستخط۔ جی اے۔ سیورڈ صاحب۔ ۹۔ نومبر ۱۸۴۴ء

اس لفافہ کو بھی مین نے اوسی مہر سے بند کیا جس سے کہ چھوٹے لفافہ کو بند کیا تھا۔

مسٹر انورارٹی صاحب نے عدالت کے روبرو بیان کیا کہ ان دونون لفافون پر جدا جدا حرفون کے نشان کیے جاتے یعنے حرف او۔ اور پی۔ تاکہ آیندہ کو نشان رہے چنانچہ عدالت سے اجازت ہوئی اور حرف او۔ اور پی کا نشان اون لفافون پر کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اوس چٹھی کا جواب مندرجۂ ذیل میرے پاس آیا۔

مائی ڈیر سیورڈ۔ مین نے آپکی چٹھی مع لفافہ ملفوفہ کے بائی یعنے ڈیمی آفیشل چٹھی کرنیل فیر صاحب اور ایک چھوٹی پوڑیہ جسمین بھورے رنگ کی کچھ چیز تھی اور نیز اوسمین کوئی چیز زرد زرد چمکتی ہوئی تھی۔ چنانچہ مین نے اوسکا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اسمین سفید سنکھیا اور کوئی نتے چمکتی ہوئی ہے خوردبین سے معلوم ہوا کہ یہ پسا ہوا شیشہ ہے یا سنگ خارا ہے۔ سنگ خارا سے وہ زیادہ مشابہ ہے۔ بعض بعض ذرون کا رنگ گلابی اور اودا تھا اگر آپ کو منظور ہو تو سرکاری طور سے اوسکا جواب دون۔

مین کرنیل فیر صاحب کی چٹھی واپس کرتا ہون اور پوڑیہ کو بانتظار جواب اپنی چٹھی کے رکھ لیا ہے

دستخط۔ ڈبلیو گری صاحب۔ قائم مقام کیمکل انیلائزر گورنمنٹ۔

گرانٹ کالج مقام بمبئی۔ مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۴۴ء۔

ڈاکٹر سیورڈ صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ مین نے چند روز کے بعد تلچھٹ کی اور بھی آزمایش کی مین نے اوس نتے کو جو نے مین جمع ہوگئی تھی نکال کر تھوڑے پانی مین ڈالا اوسمین جو چیز وزنی تھی وہ پانی کے نیچے بیٹھ گئی اور جو ہلکی تھی وہ پانی کے اوپر تیرنے لگی۔ جو چیز پانی کے

اودیہ نہین ہین - جو چٹھی کہ عدالت مین موجود ہے وہ کرنیل فیر صاحب نے مجھکو بھیجی تھی اوسوقت مین رزیڈنسی کو جاتا تھا مین نے اپنے امتحان اور اس تلچھٹ کے اجزا علیحدہ کرنے کا نتیجہ کرنیل فیر صاحب سے بیان کیا اور مین نے جو چٹھی کرنیل فیر صاحب کو لکھی تھی وہ اونھین کے پاس بیٹھکر مسٹر ہوی صاحب کے روبرو تحریر کی تھی -

مسٹر انورارٹی صاحب نے عدالت مین بیان کیا کہ یہ چٹھی رزیڈنسی کے سرجن کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کے نام ہے اوسپر حرف این کا نشان ہے اور اوسکا مضمون یہ ہے -

صاحب - بجواب آپ کی چٹھی کے جو مین نے اسوقت ۱۰ بجے پاتی رپورٹ کرتا ہون کہ جہانتک مین نے اوس گلاس کی تلچھٹ کا امتحان کیا جو آپ نے آج مجھکو امتحان کے واسطے دیا تھا تو معلوم ہوا کہ وہ تلچھٹ سنکھیا ہے - یہ سنکھیا اس قدر تھی کہ مین نے اوسکا امتحان کوئلہ سے کیا اور سنکھیا کا ہونا مجھکو معلوم ہوا - وہ چھلہ جو نے مین پڑا ہوا ہے اور چھلے کے دونون طرف جو شفاف چیز ہے یہ خاص سنکھیا ہونے کے اثر سے ہے -

میرا ارادہ ہے کہ اس باقیماندہ تلچھٹ گلاس کو بذریعہ ڈاک کے گورنمنٹ کے ڈاکٹر کے پاس روانہ کرون جو ایسی چیزون کا امتحان کیا کرتا ہے - اگر آپ گلاس کا کل شربت پی جاتے تو آپ کے مرنے کیواسطے کافی تھا -

دستخط - جی ایڈون سیورڈ -
رزیڈنسی سرجن - ۹ - نومبر ۱۸۷۴ء بڑودہ

بعدہ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ باقیماندہ تلچھٹ کو مین نے بلاٹنگ کاغذ کے اوپر رکھکے چھانا اور کسیقدر تلچھٹ جو گلاس مین رہ گیا تھا اوسکو بھی پانی مین ڈال کر چھان لیا اس ترکیب سے پانی چھن گیا اور تلچھٹ کاغذ کے اوپر رہ گیا مین نے اس کاغذ کو ایک روشن لمپ کی چمنی کے پاس رکھکر خشک کیا جب یہ کاغذ بالکل خشک ہوگیا تو مین نے اوسکو تہ کرکے ایک لفافے مین رکھا اور یہ لفافہ جو عدالت مین موجود ہے وہی ہے اور یہی میری مہر ہے جو مین نے اوسپر لگائی تھی - س - کیا یہی بلاٹنگ کاغذ ہے جسپر آپ نے تلچھٹ کو چھانا تھا -

ج - ہان یہی ہے - اور اس لفافہ کی پشت پر جو تحریر ہے وہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور بروقت روانگی کے یہ لکھا تھا اور بذریعہ رجسٹری کے ڈاک مین بھیجا تھا اور یہ لفافہ

س مسٹر انورارٹی صاحب نے کہا کہ۔ کیا آپ نے گلاس کو اوسوقت تک بند رکھا جبتک آپ نے تلچھٹ کے اجزا علیحدہ کرنے کے واسطے اوسکو منگایا تھا۔ ج۔ ہان بند رکھا۔ س۔ کیا آپ نے علیحدہ کیا۔ ہنوز سوال ختم نہین ہوا تھا کہ سارجنٹ بلین ٹائن صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ آپ دریافت کیجیے کہ اونہون نے اس تلچھٹ کو کیا کیا۔ ج۔ مین نے کچھ تازہ کوئلے منگائے لیکن کوئلون کے منگوانے سے پہلے اس تلچھٹ مین سے تھوڑی تلچھٹ کو ایک شیشے کے ٹکرے پر رکھا اور خوردبین سے دیکھا۔ س۔ اس تلچھٹ کی کیا صورت تھی۔ ج مجھکو سفید سفید ذرّے کونہ دار نظر آئے جیسے کہ سفید پتھر پسا ہوا ہوتا ہے۔ س۔ آپ کو کوئی شے اور بھی معلوم ہوئی۔ ج۔ ہان چمکتی ہوئی چیز تھی۔ س۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ چیز سفید تھی ج۔ ہان سفید اور مصفا اور ایک یا دو ذرہ سیاہی مائل کسی چیز کے تھے سوا اس کے خوردبین سے اور کوئی شے معلوم نہوئی۔ بعد اسکے مین نے اس تلچھٹ کو بلور کے ہاون دستہ مین جسکو مین نے خوب صاف کر لیا تھا ڈالا اور تھوڑے کوئلے بھی اوسمین ڈال کر دونون کو پیسا اور پھر ایک نے مین جو اس قسم کی شے کے امتحان کے واسطے مقرر ہے ڈالا یہ نے بالکل نئی تھی اور پہلے اوسمین کسی چیز کا استعمال نہوا تھا مین نے اس نے کو اسپرٹس آف وائن (یعنے وہ شراب جو جلا کرتی ہے) مین گرم کیا اوسمین کسیقدر نمی آگئی تھی مین نے اوس رطوبت کو بلاٹنگ کاغذ سے جذب کیا بعدہ اس نے کو پھر گرم کیا جب خوب گرم ہوگئی تو ایک چھلہ مثل دہات کے اوسمین معلوم ہوا یہ چھلہ میرے پاس موجود ہے اور اوسکو مین پیش کرتا ہون۔ س پریسیڈنٹ نے کہا کہ کیا آپ نے دہات کا چھلہ کہا تھا۔ ج۔ ہان۔ دہات کا چھلہ کہیے۔ یا یہ کہ گرم ہونے سے کل شے ایک جگہ جمع ہوگئی دیکھیے اس نے مین ایک چھلہ سا ہے جو ایک تہائی انچھ کا چوڑا ہے اس نے پر حرف ایم کا نشان ہے اس نے کے گرم کرنے کے بعد پھر مینے دیکھا کہ کوئی صاف چیز چھلے کے دونون طرف جمع ہوگئی ہے جب مین نے خوردبین سے اوسکو دیکھا تو وہ شے نہایت چمکتی ہوئی نظر آئی اس سے معلوم ہوا کہ وہ سنکھیا ہے مینے یہ کوئلہ اسپتال سے منگوایا تھا اس سے زیادہ اوسپر مین نے کچھ امتحان نہین کیا میرے پاس اس قسم کی چیزون کے امتحان کے واسطے کچھ

کل کے روز مہاراجہ سیندھیا بھی موجود تھے اور کسیقدر جو اونکو علالت تھی وہ رفع ہو گئی
مہاراجہ سیندھیا سفید پوشاک پہنے ہوے تھے اور اوسکے کنارے پر سنہری کارچوبی کام تھا
مہاراجہ صاحب کے گلے مین دو ہار تھے ایک ہار بڑے زمرد کے ٹکرون کا تہا اور دوسرا ہار
موتیون کا تھا جسمین کئی لڑیان تھین اوس ہار مین ایک دلکدگی بڑے بڑے ہیرون کی
جڑی ہوئی تھی اس ہار مین ایک بڑا زمرد بھی تھا بائین کان مین ایک گچھا قیمتی موتیون کا
تھا اور داہنے کان مین صرف دو تین موتی تھے ہاتھون مین ہیرے کے
جڑاؤ کڑے تھے اور داہنے ہاتھ مین ایک ہیرے کی انگوٹھی تھی جسمین ایک ہیرا
مازو کے برابر تھا بائین ہاتھ مین ایک انگوٹھی تھی اوسمین ایک زمرد بہت بڑا
جڑا ہوا تھا غرض وہ بالکل جواہرات مین جگمگا رہے تھے۔
یہ پوشاک مہاراجہ صاحب کی وہی تھی جو روزمرہ پہنا کرتے ہین اور مطلق کسی بات کا
خیال نتھا وہ کرنیل فیر صاحب کے اظہار کا ترجمہ جو ہندوستانی زبان مین ہوا تھا دیکھ
رہے تھے۔
آج کے روز صرف ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے گئے ان دونون
ڈاکٹر صاحبون کے اظہار سے ثابت ہوا کہ جو تلچھٹ گلاس مین رہ گیا تھا اور گلاس کا
شربت کرنیل فیر صاحب نے پھینکدیا تھا وہ سفید سنکھیا اور پسا ہوا الماس تھا ڈاکٹر
سیورڈ صاحب نے وہ حال بھی بیان کیا جو آیا نے اسپتال مین کہا تھا۔
جسوقت عدالت جمع ہوئی تو ڈاکٹر سیورڈ صاحب طلب کیے گئے اور مسٹر انورارلی صاحب
نے سوالات مندرجہ ذیل اون سے کیے۔
س۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ شنبہ کے روز آپ نے وہان تک اظہار
دیے تھے کہ آپ گلاس لے کر جسمین کہ تلچھٹ تھا اپنے مکان پر آئے آپ نے پھر اوسکو کیا کیا
آپ نے اوس تلچھٹ کے کیا جزو علیحدہ کیے تھے۔ ج۔ مین نے اوس گلاس کو کتاب
کی الماری مین بند کر دیا تھا۔ سارجنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ کسیقدر زور سے بیان
کیجیے کیونکہ آپ کی شہادت نہایت ضروری ہے مجھکو افسوس ہے کہ مین آپکی شہادت مین مخل ہوتا ہون

مین کرنیل فیر صاحب کے کمرے مین گیا اور وہان مین نے اونکو پایا کرنیل فیر صاحب نے مجھسے کہا کہ مجھکو کسینے زہر دیا ہے دیکھو اس گلاس مین تلچھٹ جمع ہے اور سب کیفیت اپنے مزاج کی بیان کی مین اس تلچھٹ کو لے کر اپنے گھر پر چلا آیا کرنیل فیر صاحب نے مجھکو وہ بھی جگہہ دکھائی جہان باقی شربت پھینکدیا تھا مین نے دیکھا کہ کوئی رقیق شے وہان پہنچی گئی ہے بعد اسکے مین نے راؤجی اور نرسو کو باہر جانے کے وقت بھی اوسی جگہہ بیٹھے ہوے پایا اور راؤجی نے پھر جلدی سے اوٹھکر میری ٹوپی اور چھاتہ دے دیا وہ آدمی جو کہ میرے بلانے کے واسطے گیا تھا اوسکو مین نے رانی کے پل کے پاس پایا معلوم ہوا کہ وہ اودہر سے آتا ہے مین نے اوس سے ایک دو سوال کیے اوسنے مجھکو جواب دیے بعد اسکے مین نے دو سوارون کو مہاراج کی رزیڈنسی مین آتے دیکھا اوسمین سے مین ایک کو پہچانتا ہون اوسکا نام بشونت راؤ ہے۔

چونکہ اوسوقت ساڑھے چار بج گئے تھے اسوجہ سے مسٹر انوزارلی صاحب نے کہا کہ اگر اور سوالات کیے جاوین گے تو عرصہ زیادہ ہوجاے گا اس سبب سے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز ششم

مقام بڑودہ۔ یوم سہ شنبہ۔ آج ۱۱ بجے کمیشن کا اجلاس شروع ہوا کل ممبران کمیشن موجود تھے سر لویس پیلی صاحب بوجہ علالت کے نہین آئے حضور ملہار راؤ نشن کے بعد کمیشن مین آئے۔ حسب قاعدہ سابق کے ایڈوکیٹ جنرل یعنے وکیل اعظم سرکار اور اور مسٹر انوزارلی صاحب بموجب ہدایت مسٹر برن صاحب اور مسٹر کابولینڈ صاحب اور مسٹر لیور صاحب حضور ولیراے کی طرف سے موجود تھے اور سارجنٹ بیلن ٹائن صاحب اور مسٹر بریمین صاحب اور مسٹر ریپل صاحب اور مسٹر شنتارام نراین حسب ہدایت مسٹر جفرسن صاحب اور بیلن ٹائن صاحب گیکواڑ کی طرف سے تھے مسٹر واسودیو اجگنا تھ وکیل ہائی کورٹ حضور گیکواڑ کی طرف سے مقدمہ کی نگرانی کرتے تھے۔

مسٹر جارج ٹیلر صاحب اور مسٹر جی ایم ویگلی صاحب مددگار ہیز اور مہاراجہ صاحب کے بیٹے کی طرف سے حاضر تھے۔

مدد دی تھی - ج - ہان صاحب دی تھی - س - کبھی داو ابھائی نوروجی نے اسکی شکایت کی تھی کہ فیر صاحب ہمکو مدد نہین دیتے ہین - ج - کبھی نہین بلکہ کئی مرتبہ اونھون نے میری مدد دینے کی شکرگذاری کی تھی - س - تمنے ابھی کہا ہے کہ کئی آدمی میرے پاس خبرین لاتے تھے کیا وہ خود یون ہین آتے تھے یا تم اونکو کچھ دیتے تھے - ج مین کچھ بھی نہین دیتا تھا - س - اوس خریطہ مین جو مہاراج نے تمھاری شکایت لکھی تھی صحیح تھی - ج - بالکل غلط تھی - س - تمسے اوس خریطہ کی نسبت مہاراج سے کچھ گفتگو ہوئی تھی - ج مین نے اون سے بڑا افسوس ظاہر کیا تھا کہ تمنے میری شکایت بالکل دروغ لکھی اور اونھون نے بھی بڑا افسوس کیا اور کہا کہ حقیقت مین آپکی شکایت دروغ لکھی گئی مگر میرا کچھ قصور نہین داو ابھائی نے آپکی شکایت لکھی اور مین نے جو اونکو منع کیا تو اونھون نے جواب دیا کہ جبتک کل کارروائی میرے سپرد نہ کردگے جبتک انتظام بالکل نہوگا اس اوس شربت مین سوائے عرق چکوترے کے اور بھی کوئی شے تھی - ج - اور کچھ شے نتھی - سر جنٹ بیلن ٹائن نے پوچھا کہ کیا تمنے اوس خریطہ کو مع اپنے جواب کے بھیجا تھا -

ج - ہان مین نے اپنے جواب کے ہمراہ خریطہ بھیجا تھا -

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار

ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار انورارٹی صاحب نے لیے اونھون نے بیان کیا کہ میرا نام جارج اڈون سیورڈ ہے مین بمبئی کی فوج کا ڈاکٹر ہون اور مین بڑودہ کی چھاونی کی میجسٹریٹی کا کام کرتا ہون ماہ ستمبر سے یہان مقیم ہون جب کرنیل فیر صاحب کے میرمن پھوڑا اتھا مین اوسکا معالج تھا - صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کیا پھوڑا ماہ ستمبر مین نکلا تھا - ج - مجھکو یاد نہین - گواہ مظہر ہے کہ مین اون کے پھوڑے کا علاج کرتا تھا مجھکو ۹ - نومبر کا حال معلوم ہے - ایک چٹھی فیر صاحب نے لکھی تھی اسوقت میرے پاس وہ چٹھی موجود نتھی جب مین رزیڈنسی مین آیا تو تینے دو نوکرون کو برآمدے مین بیٹھے ہوے پایا مرسوے مجھکو سلام نہین کیا ہمیشہ جو مین آتا تھا تو مین نرسو کی مزاج پرسی کرتا تھا اور وہ مجھکو جھک جھک کر سلام کرتا تھا مگر اس مرتبہ اوسنے خلاف عادت کیا اور راوجی نے میرا چھاتہ اور ٹوپی جلدی سے لی راوجی کبھی چھاتہ نہین لیتا تھا یہ بات بھی مجھکو نئی معلوم ہوئی

قسم کھاسکتا ہون کہ اسکی اطلاع اونسے نہین دی۔ س پھر آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ اونہین آپ کی شکایت تھی۔ ج مجھے ایسا گمان ہے۔ س بھائو پونا کر کیا جاسوس تھا جو تمکو خبر ین دیا کرتا تھا۔ ج نہین وہ ایک بڑے رئیس کا ایجنٹ ہے اور بہت معزز شخص ہے۔ س وہ کس رئیس کا ایجنٹ ہے۔ ج۔ میر ابراہیم علی کا ایجنٹ ہے۔ س وہ تمکو کیون خبرین دینے آیا کرتا تھا۔ ج وہ اکثر رزیڈنسی مین میرزدو الفقار علی کے کام کے واسطے آیا کرتا تھا اور اوس ذکر مین اسکا بھی تذکرہ کیا کرتا تھا۔ س جس دن تمکو زہر دیا گیا تمکو معلوم ہے کہ وہ آیا تھا۔ ج ہان وہ آیا تھا۔ س کیا تمنے اوس سے کل حال کہہ دیا تھا۔ ج نہین کہا تھا۔ س تمنے تانبے کی نسبت اونسے کس تاریخ کو کہا تھا۔ ج بارہوین یا تیرہوین تاریخ کہا تھا۔ س بھائو پونا کر کو دیکھے ہوے اب کتنے روز ہوے۔ ج کل ہی مجھسے اوس سے ملاقات ہوئی تھی۔ س تمنے اوس سے کچھ کہا تو نہین۔ ج۔ مین نے اوس سے یہ پوچھا کہ تمنے مجھکو خبر دی تھی کہ تمکو سنکھیا اور الماس سابدہ اور تانبے سے زہر دیا گیا ہے اونسے کہا کہ ہان مین نے کہا تھا۔

سوالات جرح سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کے ختم ہوے۔

ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ مین نے ہیتی کو قیل کے منگانے کے لیے تار دیا ہے اب مین کرنیل فیر صاحب سے دوبارہ جب سوال کرون گا کہ جب سر جنٹ بیلن ٹائن کے سوالات بالکل ختم ہو جائین گے پریسیڈنٹ نے کہا کہ نہین تم اپنے سوالات کر لو اور سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب فیر صاحب سے دوبارہ سوالات جرح کر لین گے۔

دوبارہ اظہار فیر صاحب سے لیے گئے۔

س۔ خریطہ کون سی تاریخ لکھا گیا تھا۔ ج ۹ تاریخ کو۔ س کیا تم نوساری کو حسب الحکم گورنمنٹ کے نہین گئے۔ ج ہان بموجب حکم گورنمنٹ کے وہان مین نہین گیا۔ س تمھارے اس بجانے کو گورنمنٹ نے پسند کیا۔ ج ہان پسند کیا۔ س مہاراج نے جو دادا بھائی نوروجی کو اپنا دیوان کیا تھا تو اونہین تم سے صلاح لی تھی یا نہین۔ ج ہان صاحب پہلے اونہون نے مقرر کر لیا تھا بعد اوسکے خریطے کے ذریعے سے مجھکو اطلاع دی تھی۔ س جب سے دادا بھائی نوروجی مقرر ہوے تھے اور اونھون نے واسطے انتظام کے کسیطرح کی مدد مانگی تو تمنے اونکو

مان لیا تھا۔
بعد اسکے ٹفن کا وقت آگیا اور جلسہ برخاست ہوا۔ بعد ٹفن کھانے کے پھر سوالات جرح شروع ہو گئے
س بھائو پونا کر تمھارے پاس کبون آیا کرتا تھا۔ ج صاحب ملاقات کرنے کو آیا کرتا تھا۔
س کیا وہ تمھارے پاس دفتر کے وقت آیا کرتا تھا۔ ج۔ آیا کرتا تھا س۔ کیا تمھاری غیر حاضری
کے وقت بھی آیا کرتا تھا۔ ج۔ نہین آیا کرتا تھا س کبھی تمنے اوسکو اپنی غیبت مین
بھی آکر پایا تھا۔ ج نہین۔ س۔ صاحب ذرا سوچ کر جواب دیجیے۔ ج۔ ہان کبھی ایسا ہوتا
تھا کہ اگر مین اسکول گیا تو وہ آکر میری ملاقات کیواسطے ٹھہر جاتا تھا س اس سے کیا یہ بات
ثابت ہے کہ اگر تم کبھی باہر گئے اور وہ تمھاری ملاقات کے لیے آیا تو اوسکو تم گھر پر آکے پاتے
تھے۔ ج کبھی صبح کو جب مین ہوا خوری سے آیا تو اوسکو مین نے آیا ہوا نہین پایا س۔ میرا
مطلب آپکی صبح کی ہوا خوری سے نہین ہے میرا مطلب یہ ہے کہ کبھی آپ نے باہر سے آکر اسکو بیٹھا
ہوا پایا نہین۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر وہ تمھاری غیبت مین کبھی آتا تھا تو وہ
برآمدے مین تمھارے آکر بیٹھا کرتا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان بیٹھا رہتا تھا۔ س۔ تو معلوم ہوا کہ
کبھی وہ تمھارے پیچھے تمھارے خاص کمرے مین بھی چلا آتا ہوگا ج نہین میرے کمرے مین نہین
آسکتا تھا۔ س ۲۔ نومبر کے خریطہ کی نسبت کچھ بھائو پونا کر نے کہا تھا۔ ج مجھ سے کچھ نہین کہا تھا
س۔ تمنے اوسکی نسبت کب سنا تھا۔ ج۔ مین نے سنا تھا مگر یہ یاد نہین کہ کب سنا تھا س۔
اچھا آپ یاد کیجیے۔ ج۔ ایک دو روز پیشتر سنا تھا مگر مین ٹھیک ٹھیک نہین کہہ سکتا ہون۔
س بھائو پونا کر کو کچھ اوسکی نسبت خبر تھی۔ ج مجھکو خبر نہین۔ س ایک خریطہ جو نواب گورنر جنرل
کے یہان سے آیا تھا اوسکے جواب کے بارے مین کچھ اسنے کہا تھا یا نہین۔ ج۔ ہان کہا تھا۔
س۔ اوسے کہان سے خبر ملی۔ ج۔ یہ بات مین نے اوس سے نہین پوچھی۔ س اوسنے تم سے
کیا کہا تھا۔ ج اوسنے کہا تھا کہ ایک خریطہ گورنر جنرل کے یہان سے آیا ہے اوسکا جواب مہاراج
کے یہان لکھا جاتا ہے۔ س کیا اوس جواب مین تمھاری شکایت کی تھی۔ ج مجھکو خبر نہین۔
س۔ کیا بھائو پونا کر نے اسکی اطلاع تمکو نہین دی۔ ج اسکی اطلاع نہین دی۔ س۔
کرنیل صاحب کیا آپ قسم کھا سکتے ہین کہ اسکی اطلاع اوسنے آپ کو نہین دی۔ ج ہان مین

ذرا توجہ میرے سوالون پر کیجیے کہ آیا بھاؤ پونا کرنے سعادت علی کے مقدمہ کی پیروی کی تھی یا نہین
ج - جہانتک مین جانتا ہون کہہ سکتا ہون کہ اوسنے پیروی نہین کی کیونکہ لفظ پیروی کا یہ معنی
ہے اوسکا مقدمہ تو بہت دن سے پیشی مین تہا اکثر وہ اس مقدمہ کی بابت خبرین دیا کرتا تھا
س - تمکو اسبات کے کہنے مین کوئی شک تو نہین ہے - ج - ہمکو کچھہ شک نہین ہے بیشک
سعادت علی کے مقدمہ مین بھاؤ پونا کرنے اکثر مدد دی تھی - س - تانبے کی نسبت تم سے
بھاؤ پونا کرنے کیا کہا تھا - ج - مجھکو یاد ہے اوسنے کہا تھا کہ تمھارے زہر مین سنکھیا اور برادہ
الماس اور تانبہ شریک تھا - س - کیا صرف یہی خبر تمکو ملی تھی - ج - ہان یہی خبر ملی تھی -
س - تمنے بھاؤ پونا کر سے پوچھا تھا کہ تمکو یہ خبر کیونکر ملی - ج - مینے نہین پوچھا بلکہ مین اس
خبر کو ایک بازاری گپ سمجھا - س - ابھی تو تمنے کہا تھا کہ وہ بہت معتبر خبر تھی پھر وہ بازاری
گپ کیونکر تھی - ج - مین نے اس لیے کہا تھا کہ مین اوسکو ظاہر نہ کرون - س - کیا تمھارے
شربت مین تانبا بہی تھا - ج - تانبا نہین تھا مگر میرے مُنھہ مین تانبے کا مزہ آگیا تھا - س -
کیا بعد شربت پینے کے تمھارے منھہ مین مزہ آگیا تھا - ج - ہان بعد شربت پینے کے جب مینے
چرٹ پیا ہے اوسکے بعد تانبے کا مزہ آگیا تھا - س - کیا چرٹ مین بھی تانبے کا مزہ ہوتا ہے -
ج - نہین چرٹ مین تو نہین ہوتا ہے مگر شاید بعد سنکھیا کھانے کے چرٹ پینے سے مزہ ایسا
ہو گیا ہو س - یہ مزہ تمھارے منھہ مین کیتنک رہا - ج - پانچ منٹ تک - س - تمنے شربت پینے
کے کتنی دیر کے بعد باقی شربت پھینکا تھا - ج - شاید آدہ گھنٹہ کے بعد - س - معلوم ہوتا ہے کہ
تمنے بسبب بدذائقہ ہونے کے باقی شربت پھینک دیا ہوگا - ج - ہان - س - کیا چھہ اور سات کو
تمھارے مُنھہ کا ذائقہ مثل ۹ کے ہو گیا تھا - ج - نہین - س - پھر تمنے آٹھوین تاریخ شربت کیون
نہین پیا - ج - خدا کا فضل تہا کہ مین نے نہین پیا ورنہ مین مر جاتا - س - عدالتون مین جو سبب
پوچھا جاتا ہے تم بھی کوئی سبب بتاؤ - ج - کوئی سبب نہین - س - تو کیا تمنے بے سبب
نہین پیا - ج - یہی سبب ہے کہ ۶ - اور ۷ - کو میری طبیعت اچھی نتھی - اس سبب سے ۸ - کو مینے
نہین پیا س - کوئی اور سبب نہین ہے - ج - میری دانست مین کوئی سبب نہین ہے س - تمنے
راوجی کے اظہار دیے تھے - ج - ہان دیے تھے - س - کیا اوسنے فیضو کا نام لیا تھا - ج -

ج - ہان مین جانتا ہون س - کیا وہ شخص تھا جسنے تمکو خبر دی تھی - ج - شاید وہی ہوگا مین دریافت کرون گا - س - تمکو ذرا سی بات یاد نہین ہے - ج - صاحب بہت سے آدمی خبر دینے والے تھے مجھکو نام یاد نہین ہے - س - اور کون کون آدمی ہین جو تمکو خبر دیدیجاتے تھے - ج - ایک بیشونت راؤ تھا میرے پاس کل آدمیون کی فہرست ہے جو مجھکو خبرین دیا کرتے تھے - س - مجھکو فہرست آپ کی درکار نہین ہے مگر یہ بتاؤ کہ بھائو پونا کر اور بیشونت راؤ مین سے کون سا آدمی تہا - ج - مجھکو یاد نہین مگر انھین دونون مین سے ایک نے کہا تھا - س اب یہ بتاؤ کہ اول کمیشن مین بھائو پونا گرنے کچھ کارروائی برخلاف گیکواڑکے کی تھی - ج اس سے آپکا کیا مطلب ہے - س - میرا سوال تو بالکل صاف ہے مگر مجھکو نہین معلوم کہ آپ میرا سوال کیون نہین سمجھے - ج بیشک بھائو پونا کرنے اوس کمیشن مین برخلاف گیکواڑکے خبرین دی تھین وہ بہت بڑا معزز شخص ہے - س - مین تسلیم کرتا ہون کہ وہ معزز شخص ہے مگر یہ بتائیے کہ اوسنے خبرین برخلاف گیکواڑکے دی تھین یا مفید مطلب گیکواڑکے - ج - اوسنے برخلاف گیکوار کے ایک بھی خبر نہین دی تھی - س - مثل آپکے رتبہ کا آدمی ہمارے سوال کا جواب بخوبی دیسکتا ہے آپ یہ بتائیے کہ وہ خبرین برخلاف گیکواڑکے تھین یا گیکواڑکے واسطے نیک تھین - ج گیکواڑ بڑا ظالم شخص تھا اور بھائو پونا کرا وو سندار اور خیرخواہ باشندگان شہر کا تھا - پس واسطے بہبودی اون لوگون کے خبرین دیا کرتا تھا - س - یہ ہمارے سوال کا جواب نہین ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ ہمارے سوال کا جواب نہین دیتے ہین - ج یہ شخص جو خبرین دیا کرتا تھا تو ہمیشہ برخلاف گیکواڑکے نہین ہوا کرتی تھین - س - کرنیل فیر صاحب آپ اپنے رتبہ پر خیال کرین اپ ایسا عالم شخص ہمارے سوالون کا ایسا جواب دے بڑے افسوس کی بات ہے - ج - مین نے جواب تو دیا کچھ خصوصیت نتھی کہ ہمیشہ وہ برخلاف خبرین دیا کرتا تھا - س - کیا سعادت علی ساربان کی شکایت ظلم گیکواڑکی اسی شخص نے تمسے بیان کی تھی - ج - سعادت علی نے خود بیان کی تھی - س - اچھا کرنیل فیر صاحب ہوشیاری سے جواب دو کیا سعادت علی کے مقدمہ کی اوسنے پیروی نہین کی تھی - ج - گورنمنٹ سے رپورٹ کرنے کے واسطے ایک حکم آیا تھا - س - کرنیل فیر صاحب

معلوم ہوتا تھا مین نے کئی مرتبہ عبد اللہ کو تاکید کی تھی اور چکوترے منگا کر دیکھے بھی تھے
کئی مرتبہ خراب چکوترون کو دیکھا۔ س۔ تمتو کہتے ہو کہ ۶۔ نومبر سے مجھکو فتک ہوا اور میرے
مُنھہ کا ذائقہ بدل گیا۔ ج۔ نھین یہ مین نے نہین کہا تھا۔ س۔ تمنے کہا تو ہے کہ مین نے
دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینکدیا۔ ج۔ ہان مین نے دو تین گھونٹ پی کر باقی پھینک دیا۔
س۔ پس معلوم ہوا کہ تمھاری طبیعت ۶۔ نومبر کو بھی ایسی رہی کہ جیسے ستمبر اور اکتوبر مین رہا
کرتی تھی۔ ساتوین تاریخ بھی تمنے شربت پی کر کچھہ پھینکدیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب پھینکدیا
تھا۔ س۔ تمنے آٹھوین تاریخ کا ذکر نھین کیا کیا تمنے آٹھوین تاریخ شربت نھین پیا تھا۔ ج۔
آٹھوین تاریخ مین نے بالکل شربت نھین پیا۔ س۔ تمنے جو بیان کیا کہ اوس شے مین گہرا رنگ
تھا یہ صحیح ہے۔ ج۔ یہ بات صحیح نھین ہے۔ س۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ پھر کیا رنگ تھا۔ ج۔ اوسمین
ہلکا بھورا رنگ تھا۔ س۔ ۱۳۔ نومبر کی چٹھی اجلاس مین ہے وہ کسکی لکھی ہوئی ہے۔ ج۔
اوسکا مضمون کیا ہے۔ س۔ اوسکا مضمون یہ ہے کہ تمنے کسی سے سنا ہے کہ تمکو زہر دیا گیا ہے
اور اوسمین الماس سائیدہ اور سنکھیا تابنہ ہے۔ ج۔ یہ چٹھی مین نے اپنے مخبر سے پائی تھی جو مجھکو
خبرین دیا کرتا تھا۔ س۔ اچھا نام بتاؤ کہ وہ کون شخص تھا۔ ج۔ ایک شخص نھین ہے بہت سے
شخص خبرین دیا کرتے تھے۔ س۔ یہ خبرین کس کے بارے مین تمکو دیا کرتے تھے۔ ج۔ جو باتین
زیر تجویز میرے ہوتی تھین اون باتون کی یہ لوگ خبرین دیا کرتے تھے اور اکثر اون لوگون سے
زیادہ معلوم ہوتا تھا کہ جو گیکواڑ پر مستغیث ہوا کرتے تھے۔ س۔ وہ لوگ کس جگھہ پر تمسے
ملاقات کرتے تھے۔ ج۔ کوئی خاص جگھہ نہتی۔ س۔ وہ لوگ ان خبرون کی وجہ سے تمسے روپیہ
پاتے تھے۔ ج۔ کبھی نھین۔ س۔ ذرا یاد کیجیے شاید کبھی ایسا ہوا ہو۔ ج۔ کبھی ایسا نہین ہوا۔
س۔ تمکو خوب یقین ہے۔ ج۔ مجھکو یقین کامل ہے کہ کبھی ایسا نھین ہوا۔ س۔ تمنے اوس
چٹھی مین لکھا ہے کہ مجھکو معتبر طور سے خبر پہونچی ہے وہ کون شخص معتبر تھا۔ ج۔ صاحب
بہت سے آدمی ہین۔ س۔ جس شخص نے تمسے کہا تھا کہ تمکو تین چیزون سے زہر دیا گیا ہے تمنے
اوسکا نام کیون نہ لکھ لیا۔ ج۔ اوسکا نام اسوجہ سے نہین لکھا کہ وہ معتبر آدمی تھا اور پوشیدہ
خبر تھی اور سوائے اسکے کچھہ لکھنے کی ضرورت نہین تھی۔ س۔ تم بھالو پونا کر کو جانتے ہو۔

وجواب پھر ہم تم کرلین گے یہ بتاؤ کہ وہ رزولیوشن ٹھیک وقت پر تمکو ملا تھا۔ ج۔ نہین ٹھیک وقت پر نہین ملا تھا۔ مین اوسوقت انگلستان مین تھا ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم ابھی تار برقی بمبئی کو دیتے ہین اور وہان سے کل فیل منگائے لیتے ہین اور پھر اوس رزولیوشن پر گفتگو کرینگے۔ سر جنبٹ بیلن ٹائن نے کہا کہ اچھا یہ بہت خوب بات ہے۔ س۔ ماہ نومبر ۱۸۷۳ء مین کوئی کمیشن مقرر ہوئی تھی۔ ج۔ ہان ہوئی تھی۔ س۔ اوسکا پریسیڈنٹ کون تھا۔ ج۔ جنرل میڈ صاحب تھے۔ س۔ وہ کب ختم ہوئی۔ ج۔ ۲۴۔ دسمبر کو ختم ہوئی۔ س۔ کیا، مئی کو گیکواڑکی شادی ہوئی تھی۔ ج۔ ہان، مئی کو گیکواڑکی شادی ہوئی تھی س۔ تو پھر بھی تاریخ آپ کی تاراضی کی معلوم کرنا چاہیے۔ ج۔ ہان انھین تاریخون مین خریطہ لکھا گیا تھا۔ س۔ تمکو خبر ہے کہ حضور وایسرائے کے پاس، ا مئی کو کوئی خریطہ گیکواڑنے بھیجا تھا۔ ج۔ ہان بھیجا تھا۔ س۔ جواب اوس خریطہ کا گورنر جنرل کے پاس سے کب آیا تھا ج۔ صاحب ۲۵۔ نومبر ۱۸۷۴ء کو میرے ذریعے سے آیا تھا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنبٹ بیلن ٹائن صاحب سے کہا کہ آپ نے خریطہ اور اوسکے جواب کا سب مضمون پڑھا ہے یا نہین۔ ج۔ صاحب مین نے نہین پڑھا وہ سب پولیس کے ہاتھ مین ہے۔ س۔ سر لویس پلی صاحب نے کہا کہ اگر ضرورت ہو تو آپ پولیس سے منگا لیجیے۔ ج۔ نہین اوسکی کچھ ضرورت نہین ہے۔ س۔ اچھا یہ بتائیے کہ مہاراج کے یہان لڑکا کس تاریخ پیدا ہوا تھا۔ ج۔ ۱۶۔ اکتوبر کو پیدا ہوا تھا اور ۹ مئی کو شادی ہوئی تھی۔ س۔ اچھا اسبات سے ہمکو تعلق نہین ہے۔ پھ قانونی بحث ہے کیا آپ کے پھوڑا اونھین روزون مین ہوا تھا۔ ج۔ ہان صاحب اونہین روزون مین ہوا تھا اور ڈاکٹر سبورڈ صاحب میرے معالج تھے۔ س۔ کیا تمھارے پلاسٹر لگایا تھا۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ یہ جو تمنے بتایا کہ مین علیل تھا اور میرے سر مین درد رہا کرتا تھا اور میرا جی متلاتا تھا کیا یہ اونھین ایام کا ذکر ہے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا یہ تمکو گمان ہوا تھا کہ شربت کا سبب ہے۔ ج۔ نہین کچھ یہ خیال نہین تھا۔ س۔ کیا تم سب شربت ہر روز پی جایا کرتے تھے۔ ج۔ کبھی سب پی لیا کرتا تھا اور کبھی سب پھینکدیا کرتا تھا۔ س۔ کیا تمکو کچھ شبہہ ہوتا تھا جو تم پھینک دیا کرتے تھے۔ ج۔ مجھکو چکوترہ خراب

پاس نہوگی کیونکہ وہ گورنمنٹ کا رزولیوشن ہے اوسکو یہ ایمانداری سے حاصل نہین کرسکتے ہین - س - ہمارا مطلب ایمانداری اور بے ایمانی سے نہین ہے دنیا مین سب طرح کے لوگ ہوتے ہین اب یہ بتایئے کہ اون کو پاس وہ سند ہے یا نہین - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ کرنیل فیر صاحب آپ ناراض نہوجیے اور سوال کا جواب بتایئے - ج - اگر وہ دستاویز مہاراج ایمانداری سے حاصل کرتے تو رزیڈنٹ کی معرفت لیتے - س - صاحب مطلق یہ جواب ہمارے سوال کا نہین ہے آپ کو ایمانداری اور بے ایمانی سے کیا کام ہے اسبات کا اجلاس کو اختیار ہے آپ صاف صاف ہمارے سوال کا جواب دیجیے کہ کبھی آپ نے سُنا ہے کہ اون کے پاس کوئی سند ایسی ہے - ج نہین - س - کیا تمکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اونھون نے سر لویس پیلی صاحب کو ایسی سند دکھائی تھی - ج - نہین - س - اچھا مہربانی کرکے اس کاغذ کو ملاحظہ فرمایئے اس بات کو دیکھکر ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب مجاز نہین ہین کہ سندہ کی کارروائی یہان کی کمیشن مین پیش کرین - سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مین نے خوب سوچ سمجھکر اس کاغذ کو پیش کیا ہے اور مین اسکے اخیر مین ایک بڑا مطلب گیکواڑ کا نکالون گا - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا - مائی لارڈ - آپ کی توجہ مین گورنر جنرل کے اس اشتہار پر رجوع کرتا ہون جسمین حضور محتشم الیہ نے تحریر کیا ہے کہ ملھر راؤ کے جرائم سابقہ پر لحاظ نہوگا پس کرنیل فیر صاحب کی بھی پچھلی کارروائی قابل غور نہین ہے -

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ تمھاری راے صائب نہین ہے - سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب اوس کارروائی کو پیش کرسکتے ہین - سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اوس کارروائی کے ظاہر کرنے سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کرنیل فیر صاحب مطعون ہون بلکہ مین اس قدر چاہتا ہون تاکہ بیچ بات کرنیل فیر صاحب دریافت کرلین کہ سندہ کی کارروائی کو مہاراج بخوبی جانتے ہین س صاحب پریسیڈنٹ نے سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب سے پوچھا کہ آپ یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہ رزولیوشن براہ راست مہاراج کے پاس آیا ہے - ج - مین نہین کہہ سکتا - س - جب تم شہر بمبئی مین تھے تو تمنے کسی فریب کے مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - ہان کی تھی - س - اچھا کس مقدمے کی تحقیقات کی تھی - ج - مجھ کو یاد نہین - س - اچھا ان باتون کا سوال

کوشش کرینگے دادا بھائی نوروجی نے کہا کہ ہمنے ۱۰ تاریخ کو یہ خبر سنی تھی مگر ہمکو یقین نتھا۔ ۱۲ تاریخ کو ہمنے تحقیق جان کر آپ سے پوچھا بعد اسکے مہاراج گھر چلے گئے اور ایک یادداشت لکھ کر بھیجی۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا کہ تمنے کتنا شربت پھینکدیا تھا اور جو کچھ پھینکدیا تھا کیا وہان کی مٹی گری صاحب کے کھنے سے کھود کر بھیجدی تھی۔ ج۔ ہان صاحب بھیجدی تھی۔ س۔ کیا ڈاکٹر گری صاحب نے خاص تمکو لکھا تھا یا ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو۔ ج۔ ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے ذریعے سے مجھکو لکھا تھا مین نے خود زمین کھودی اور ایک پیکج بنایا اوسپر اپنی مہر کرکے بھیجدی تھی۔

سوالات جریح سر جنٹ بلین ٹائن صاحب

س۔ کرنیل فیر صاحب تم ۱۸۔ مارچ کو مقرر ہوکر بڑودہ مین آئے تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ پہلے تم کہان مقرر تھے۔ ج پالن پور مین۔ س پالن پور سے پہلے تم کہان تھے۔ ج۔ مین گجرات مین تھا۔ س تمھارا کیا عہدہ تھا۔ ج۔ پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ س ۳ اس سے پہلے کہان تھے۔ ج مین سندہ مین تھا۔ س تمنے وہ جگھہ کب چھوڑی۔ ج۔ ۱۸۷۲ء مین جب مین ولایت گیا تھا۔ س کیا اس سے یہہ مطلب ہے کہ تم آپ وہ جگھہ چھوڑکر چلے گئے۔ ج۔ تمھارا اس سے کیا مطلب ہے۔ س میرا مطلب یہ ہے کہ تم رخصت لے کے گئے تھے یا اور کسطرح ولایت کو گئے تھے۔ ج۔ مین رخصت لے کر گیا تھا۔ س بعد انقضاے ایام رخصت جب تم واپس آئے تو پھر اپنی جگھہ پر کیون نہ مقرر ہوے۔ ج۔ اسکا کوئی سبب نہین ہے۔ س۔ کیا وہ جگھہ تمھاری تخفیف مین آگئی تھی ج۔ نہین تخفیف مین نہین آئی (پھر تھوڑی دیر سوچکر کہا کہ ہان تخفیف مین آگئی تھی) س۔ مہربانی کرکے وہی الفاظ کہو جو اپنی اوس جگھہ کی نسبت تم کہنے کو تھے۔ ج مجھے کچھہ مخفی کرنا منظور نہین ہے۔ س۔ تخفیف کا کہنا تو محض غلط ہے تم اوس جگھہ سے موقوف ہوگئے تھے۔ ج۔ مجھکو نہین معلوم کہ مین موقوف ہوگیا تھا۔ س کیا تمھارے پاس کوئی سند گورنمنٹ سے ایسی نہین پہونچی تھی جس سے تمکو اپنی موقوفی معلوم ہوتی ج۔ جو سند میرے پاس پہونچی تھی اوسکا جواب مین نے گورنمنٹ کو لکھہ بھیجا تھا اس تمکو معلوم ہے کہ وہ دست آویز مہاراج یا اون کے وزیر کے پاس ہے۔ ج مجھے گمان ہے کہ اونکے

اظہار دیے ہین اب یہ بتاؤ کہ تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے آنے اور مہاراج کے جانے کے بعد
کسی سے اپنے مزاج کی علالت کا حال بیان کیا تھا یا نہین - ج - مینے بیوی صاحب سے کہا تھا
بعد اسکے وہ چٹھی جو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو فیر صاحب نے لکھی تھی اجلاس مین پڑھی گئی -
مقام بڑودہ - ۹ - نومبر سنہ ۱۸۷۴ء - مائی ڈیر سیورڈ - اپنی علالت کا حال مینے صبح کو تمسے بیان
کیا تھا جو سفوف تم یہان سے لے گئے اوسکو تمنے دیکھا ہوگا مہربانی کرکے بتاؤ کہ آیا وہ سفوف
زہر ہے یا کوئی اور شے ہے اگرچہ مین دو تین گھونٹ شربت کے پینے پایا تھا مگر آدہ گھنٹے تک
میرے پیٹ اور سر مین درد ہوتا رہا اور میرا جی متلاتا رہا اور میری بینائی کم ہوتی گئی
میری زبان مین کانٹے پڑگئے اور ایک کسیلا پن تھا پہلے مین یہ سمجھا تھا کہ بخار کے سبب
سے میرا یہ حال ہے یا خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ زہر کا سبب ہے
اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا کہ اسمین زہر ہے تو مین اوسکو ذرا نہ پھینکتا جب مین نے اوس گلاس مین
تلچھٹ دیکھی تو مجھکو معلوم ہوا کہ یہ زہر ہے + - دستخط - کرنیل آر فیر -
یہ چٹھی شہادت مین لی گئی اور اوسپر نشان حرف (ایف) کا لگایا گیا
اسکے تھوڑی دیر کے بعد پھر ڈاکٹر سیورڈ صاحب میرے پاس آئے اور اونھون نے بیان کیا
کہ مجھے تلچھٹ مین سنکھیا معلوم ہوتی ہے مین نے یہ سنکر فوراً گورنمنٹ کو بذریعہ تاربرقی کے مطلع کیا
کہ مجھکو زہر دیا گیا چونکہ اوسوقت تک مجھکو یہ معلوم نہوا تھا کہ مجھہ کو کسنے زہر دیا ہے لہذا تاربرقی
مین یہ لکھا کہ مجھکو کسی شخص نے زہر دیا ہے مگر مین خدا کے فضل سے بچ گیا یہ تاربرقی مین نے ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کی گفتگو کرنے کے بعد بابین ایک اور ۲ - بجے کے بھیجی تھی پھر مینے اس زہرخورانی
کی تحقیقات شروع کی اور چند ملازمون کو اوسی دن قید کیا مینے اوجی حوالدار اور ریلا پا اور لکشمن
اور گوبندرام باپو وغیرہ یہ شام کے وقت حراست مین بھیجے گئے تھے رزیڈنسی مین سب لوگونکو
معلوم ہوگیا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو کسی نے زہر دیا ہے مین نے اوس تلچھٹ کو گری صاحب
کے پاس بھیجدیا اور بیوی صاحب نے اور مین نے اسکی تحقیقات شروع کی مہاراج پھر ۱۲ -
تاریخ کو میرے گھر مین آئے اوسدن اون کے ساتھہ اونکے وزیر داد ابھائی نوروجی تھے اونھون
نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے حتی الامکان ہم بھی اسکی تحقیقات مین

شربت پینے سے سر مین درد ہونے لگا - ڈاکٹر سیورڈ صاحب ہر روز پلاستر اوسمین لگایا کرتے تھے یہہ پلاستر میری میز پر رکھا رہتا تھا - اس پھوڑے کی وجہ سے میرے سر اور آنکھون مین درد ہوتا تھا رات کو جب مین سوتا تھا تو مجھکو بخار معلوم ہوتا تھا - ۶ - نومبر کو مین گوبند راو کے مکان پر گیا اور دو تین گھونٹ شربت کے پیے مین تمام روز علیل رہا دوسرے روز پھر مینے تھوڑا سا شربت پیا ۹ - تاریخ کو بھی مین نے شربت پیا اوس دن مین ہوا خوری سے جلد واپس آیا راوجی حوالدار نے مجھکو برآمدے مین آکر سلام کیا یہ بات نئی تھی کیونکہ کبھی اس قدر جلدی راوجی نہین آتا تھا بعد دو تین گھونٹ پینے کے بیس منٹ تک مین چٹھی لکھا کیا مگر میرے سر مین درد بہت تھا میری نگاہ جو گلاس پر پڑی تو اوسمین سیاہ رنگ کی تلچھٹ نشین نظر آئی مینے فورًا ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو لکھی ڈاکٹر صاحب آکر اوس تلچھٹ کو لے گئے چونکہ وہ روز دوشنبہ کا تھا مہاراج بھی تھوڑی دیر کے بعد آئے مینے اونکی مزاج پرسی کی اونھون نے کہا کہ مین دیوالی کی مٹھائی کھانے سے علیل ہو گیا ہون تھوڑی دیر کے بعد وہ چلے گئے بشونت راو دیوالی کی ڈالی میرے واسطے لایا اور مجھکو ایک مٹھائی اوسمین تبائی کہ یہ مٹھائی بہت خراب ہے اسکو نہ کھانا پھر جب مہاراج میرے پاس سے چلے گئے تو مینے حاضری کھائی اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو چٹھی لکھی - صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو بعد مہاراج کے جانے کے چٹھی لکھی تھی یا قبل اون کے آنے کے - ج - مہاراج کے جانے کے بعد پہلے مین نے کھانا کھایا پھر ڈاکٹر صاحب کو چٹھی لکھی -

ساڑھے چار بجے اجلاس برخاست ہوا -

اجلاس روز پنجم

آج گیارہ بجے کمیشن شروع ہوئی مہاراجہ سیندھیا بسبب علالت کے تشریف نہین لائے بوقت شروع ہونے اجلاس کے صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ آج مہاراجہ سیندھیا نہین آئے ہین لہذا اون کے پاس کل کارروائی آج کی پہونچانا چاہیے - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ ضرور کل کارروائی آج کی پہونچانا چاہیے - بعد اسکے گواہ کے اظہار شروع ہوے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ کل آپ نے ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی چٹھی لکھنے تک

کہ میرے دوست پانچوین تاریخ کو اظہار کی تاریخ مقرر کرتے ہین اگر صاحب پریسیڈنٹ کی بھی راے متفق ہو تو یہی تاریخ مقرر کیجاے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے کہا۔ اچھا یہی تاریخ قرار دیجاے۔ جو اظہار اسنے دیے تھے وہ صاحب پریسیڈنٹ کو سناے گئے اور ٹفن کھانے کے لیے اجلاس برخاست ہوا۔ بعد ٹفن کھانے کے اجلاس پھر شروع ہوا اور فیر صاحب واسطے گواہی کے بلاے گئے۔

فیر صاحب نے قسم کھاکر بیان کیا کہ مین بمبئی کی فوج کا کرنیل تھا میرا نام رابٹ فیر صاحب ہے مجھکو تمغے کمپانین باتھ اور ایڈیکانک ملکہ معظمہ کے ملے ہین مین ۱۸۔ مارچ ۱۸۷۳ع کو بڑودہ مین آیا اور یہان کا پولٹیکل رزیڈنٹ مقرر ہوا۔ ۴ ۲۔ دسمبر تک اس عہدہ پر مقرر رہا مارچ ۱۸۷۴ع مین میری ہمصاحبہ ولایت کو گئی تھین اینہ آیا بمبئی تک اونکو پہونچانے گئی اوسکو ایک مہینے کی رخصت بمبئی مین ملی تھی جب مین بمبئی مین گیا تو جنرل گیل صاحب کے مکان مین ٹھہرا تھا اور مین نوساری کو مہاراج کے ساتھ ۲۔ اپریل ۱۸۷۴ع کو گیا تھا مسٹر ہوی صاحب میرے ساتھ نوساری کو نہین گئے مین نوساری مین ۱۶ مئی ۱۸۷۴ع تک مقیم رہا اور میرے آنے کے دو تین روز کے بعد مہاراج بھی بڑودے مین آے پہلی صاحب کے کام دینے تک مین بڑودہ مین تھا اور مہاراج گیکواڑ بھی بڑودے مین تھے۔ مہاراج ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اکثر گوبند راؤ اور بابو بہاری کے ساتھ میری ملاقات کو آیا کرتے تھے اور چند سوار بھی اردلی مین ہوتے تھے مین اون سوارونکو بخوبی جانتا ہون کبھی لیفٹنٹ راؤ اور سالم اون کے ساتھ آتے تھے یا مہادیو راے کالی اور لیفٹنٹ راؤ کا لڑکا آیا کرتا تھا جبکہ مین مقام نوساری مین تھا جب بھی یہ لوگ آیا کرتے تھے میری کچہری رزیڈنسی کے مغربی جانب تھی وہین ایک کمرے مین میرا غسل خانہ تھا اوس غسل خانے کے باہر ایک برآمدہ تھا وہان ایک تپائی رکھی رہتی تھی وہان راوجی اور نرسو بیٹھے رہتے تھے کہ ہم ہوی صاحب کے کمرے مین باہر بیٹھتا تھا مسمی گوبند بالو میری کچہری مین آتا تھا مین ہمیشہ صبح کو ہواخوری کے واسطے جایا کرتا تھا اور وہان سے آکر ایک گلاس چکوترہ کے شربت کا جو ہمیشہ عبداللہ چوکیدار بنایا کرتا تھا پیتا تھا مین ماہ ستمبر سے بیمار تھا گنپتی کے تہوار مین بہت علیل تھا میرے سر مین پھوڑا نکلا تھا مین اکیس روز تک اچھا نہوا۔ ۹۔ دسمبر کو

کہا تھا کہ چلو مہاراج کے یہان چلین - ج - مین نے راوجی سے سوائے اون ساٹھ روپون کے سکہ بڑودہ کے جو مین نے مہاراج سے پائے تھے کبھی اور مہاراج کے یہان کا تذکرہ بھی نہین کیا
س - کبھی تمنے اور راوجی نے مہاراج کے یہان جانے کا ارادہ کیا تھا - ج - کبھی نہین - س - کبھی تم اور راوجی سالم کے ساتھہ مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - کبھی نہین - س - کبھی راوجی کے سامنے تمسے اور گیکواڑ سے باتین ہوئی تھین - ج - کبھی نہین ہوئین - اور مین کبھی نہین گیا
س - تو اب اس بات سے مین سمجھا کہ کبھی تم مہاراج کی حویلی مین نہین گئے - ج - کبھی نہین گیا - س - تم سے کبھی مہاراج سے گفتگو نہین ہوئی - ج - کبھی نہین ہوئی - س - اگر راوجی تمہارے منھہ پر کہہ دے کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے تو یہ بات غلط ہے - ج - بالکل غلط ہے - س - اگر راوجی تمہارے منھہ پر کہدے تو تمکو تعجب ہوگا ج - ہان صاحب ضرور تعجب ہوگا یہ بات محض غلط ہے - س - تم کبھی گوا کو گئے تھے - ج - ہان صاحب ایک مہینہ کی رخصت لے کے گیا تھا
س - کیا تم جب وہان سے واپس آئے تھے تو تم راوجی کے ساتھہ مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - مین کبھی نہین گیا - س - اچھا ایک بات مجھکو اور تم بتاؤ کہ تمنے کوئی پوڑیا مہاراج سے پائی تھی -
ج - مین کیونکر پوڑیا پاتا جبکہ مین مہاراج کے پاس گیا ہی نہین - س - اچھا فرض کرو کہ تم مہاراج کے پاس نہین گئے مگر کوئی پوڑیا مہاراج سے تمنے پائی - ج - کوئی پوڑیا نہین پائی - س - تمنے ایڈگنٹن صاحب کے سامنے کیا اظہار دیے تھے - ج - صاحب جو کچھہ مین نے اظہار دیے تھے وہ کاغذ مین لکھہ لیے گئے ہین - س - کیا اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تمنے مہاراج سے کچھہ پایا - ج - ہان صاحب مجھسے پوچھا تھا لیکن مین نے اونکا جواب دیا - س - تم اکبر علی کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س - جب تمسے ایڈگنٹن صاحب اظہار لے چکے تھے تو تمسے کوئی سوال اکبر علی نے کیا تھا ج - ہان صاحب اونھون نے بھی اظہار لیا تھا مین نے وہی اظہار جو ایڈگنٹن صاحب کو دیا تھا اون کے روبرو بھی لکھہ دیا - س - تمسے یہ کہا تھا کہ اگر تم سچ کہوگے تو تمہارے واسطے اچھا ہوگا
ج - ہان صاحب مجھسے کہا تھا اور مین نے بھی جو کچھہ سچ تھا لکھدیا - س - خان بہادر نے تمسے پوچھا تھا کہ تم مہاراج کے یہان گئے تھے - ج - ہان صاحب پوچھا تھا - س - تمکو معلوم ہے کہ راوجی نے تمہاری نسبت کیا کہا - ج - مجھکو نہین معلوم - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا

کہ

چاہتا ہون جب مین گوا کو جانے لگا تو مین نے سالم سے کہا کہ میری زادراہ کی واسطے کچھ خرچ لاؤ واونے مجھکو ساٹھ روپیے چلن بڑودہ کے لادیے جسکے چہرہ دار پچاس روپیہ ہوتے ہین یہ روپیے مجھکو مقام رزیڈنسی مین سالم دے گیا تھا اور دیتے وقت کہا کہ یہہ ساٹھ روپیے سرکار نے تمکو زادراہ کے واسطے دیے ہین انورارٹی صاحب نے پوچھا کہ سرکار سے کیا مطلب ہے ج۔ مہاراج۔ س تم کتنی مدت سے کرنیل فیر صاحب کے پاس نوکر ہے ج سچھبیس سال سے۔

سوالات جیریج سر جنٹ بلین ٹائن صاحب

س۔ کیا تمھاری گواہی بمبئی مین ہوئی تھی۔ ج۔ ہان صاحب ہوئی تھی س۔ کس کے روبرو ہوئی تھی ج۔ ایڈگنٹن صاحب کے روبرو ہوئی تھی۔ س کیا تمنے سب حال اون سے کہہ دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب کہہ دیا تھا۔ س کیا تمنے سالم سے اپنے گوا کے جانے کا حال کہا تھا ج۔ نہین صاحب اور کئی شخصون سے کہا تھا۔ س کیا فقط سالم نے تمسے کہا تھا کہ لیگوارڈ کے پاس چلو۔ ج۔ ہان صرف سالم نے کہا تھا۔ س تم سالم کو کب سے جانتے ہو۔ ج جسے مین بڑودہ مین آیا ہون وہ مہاراج کے ہمراہ ہفتہ مین دو مرتبہ آیا کرتا تھا۔ س سالم نے تمسے کچھ کہا تھا کہ مہاراج تمکو کیون بلاتے ہین ج صرف یہ کہا کہ اگر تم مہاراج کے پاس چلوگے تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا س تمنے انکار کیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے انکار کیا تھا کیونکہ اوندنون مجھکو بالکل فرصت نتھی۔ س یہ بات صحیح ہے کہ تم کبھی نہین گئے۔ ج۔ مین کبھی نہین گیا س جب تمنے ایڈگنٹن صاحب کو اظہار دیے تھے تم کہان ٹھہرے ہوے تھے ج۔ مین اپنے صاحب کے یہان گیا تھا۔ س تم کب سے پولیس کی حراست مین ہو۔ ج۔ چالیس روز سے س تم راوجی کو جانتے ہو ج۔ ہان صاحب مین جانتا ہون۔ س۔ تم کب سے جانتے ہو۔ ج۔ جسے صاحب مین یہان آیا ہون۔ س تمھارے اور راوجی کے ملاقات تھی۔ ج۔ صاحب ہم صرف بات چیت کیا کرتے تھے کچھ دوستی نہین تھی۔ س کبھی راوجی نے تمسے مہاراج کے یہان چلنے کیواسطے کہا تھا۔ ج کبھی نہین کہا س اچھا اونسے تم سے کبھی نہین کہا مگر تمنے کبھی اوس سے اقرار کیا تھا۔ ج نہین صاحب کبھی نہین۔ س کبھی تمنے راوجی سے

لوگون کی طرف سے سلام پہونچے - مورخہ ۱۰- اپریل ۱۸۷۴ء-
گواہ مظہر ہے کہ یہ چٹھی مین نے آپ لکھوائی تھی اس فقرے سے کہ سالم مجھکو ملا یہہ مطلب ہے کہ سالم بمبئی گیا تھا اور وہان مجھسے ملاقات ہوئی تھی مین نے اوسکو یشونت راؤ کے مکان مین بمبئی مین دیکھا تھا وہان مہاراج کی باتین ہوئی تھین مین نے اوس سے کہا کہ مہاراج سے انعام ہمکو کب دلواؤگے اوسنے کہا کہ مہاراج کے یہ کام فرصت کیوقت ہوتی ہین یشونت راؤنے مجھسے کہا کہ اب جو مین یہان سے جاؤن گا تو تمھارے انعام دلانے مین کوشش کرونگا جب مین بڑودے مین تھا تو مہاراج نے تمکو تین چار مرتبہ پوچھا تھا صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے اوس سے پوچھا کہ کیا تمنے اپنے شوہر سے یہ دونون چٹھیان پائی تھین - ج - ہان صاحب پائی تھین -

سوالات جریج برنین صاحب

س - جیسے تمھارا پہلا اظہار لیا گیا تم کہان تھے - ج - صاحب مین خان بہادر کے پاس تھی -
س - اظہار کے بعد تمنے خان بہادر کو دیکھا ہے - ج - دیکھا ہے - س - کیا چھوٹے خان بہادر کو بھی دیکھا ہے - ج - ہان صاحب دیکھا ہے - س - تم راؤ صاحب گجانند وتل کو جانتی ہو - ج - پہلے تو کہا کہ نہین جانتی ہون پھر یاد کرکے کہا کہ ہان جانتی ہون -

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہار ہوے

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہار پریسیڈنٹ نے لیے وہ مظہر ہے کہ میری چٹھی مین ایک چٹھی مہاراج کے نام آیا ہے بھیجی تھی جب مین مہابلیشور جانے لگا تو مین نے کل چٹھیان اپنی بی بی کو دیدین تھین پھر مجھکو نہین معلوم کہ اوس چٹھی کا کیا ہوا -

پیڈرو ڈیسوزا کے اظہارات

مسٹر انورارٹی صاحب نے پیڈرو ڈیسوزا کے اظہار لیے اوسنے کہا کہ جب کرنیل فیر صاحب بڑودہ مین آئے تو مین اونکی ملازمی مین حاضر تھا کرنیل فیر صاحب ماہ مارچ ۱۸۷۳ء مین بڑودہ مین آئے تھے مین برابر بڑودہ مین رہا مگر تھوڑے دنون کے لیے نوساری گیا تھا اور ایک مہینے کی رخصت لیکر گوا گیا مین سالم کو جانتا ہون وہ اکثر مجھسے کہا کرتا تھا کہ اگر تم مہاراج کے پاس آؤ تو تمھارے واسطے اچھا ہوگا اور ہم تمھاری سواری کے واسطے گاڑی بھیجدیا کرینگے مینے کہا کہ مین نہین آتا

کیا تنخواہ ہے۔ ج۔ تین برس سے نوکر ہون اور مدعیہ روپیہ ماہواری ملتا ہے۔

مسماۃ امینہ کو پھر بلایا

امینہ نے بیان کیا کہ مین عبدل کو جانتی ہون مین اور وہ ایک ہی مکان مین بمبئی مین رہتی تھی جب مین بمبئی مین تھی تو اوس سے چھٹیان لکھوا لیا کرتی تھی وہ چٹھی جسپر (ڈی) کا نشان دیا گیا تھا پڑھی گئی وہ حضرت شیخ عبداللہ کے نام کی تھی۔ بعد سلام کے۔ امینہ آپ کو تحریر کرتی ہے کہ مین نے ایک چٹھی ٹکٹ لگاکر تمھارے پاس بھیجی تھی مجھکو بڑی فکر ہے کہ وہ چٹھی پہونچی یا نھین اگر تم کہو تو مین انگلستان کو جاؤن ایک میمصاحبہ مجھکو لیے جاتی ہین مین نے خرچ کے واسطے تمکو لکھا تھا مگر کچھ خرچ تمنے نہین بھیجا۔ بشونت راؤ کو سلام کھ دینا چھوٹی ماں سے ایک روپیہ لے لینا تحریر کرنا کہ تمنے دنگر لیکر محمد سے پانچ روپیے قرض لیے ہین وہ روز آکر ہم سے تقاضا کرتا ہے اگر لیے ہون تو مین اوسکو ادا کر دون تمنے وہ چٹھی جو ملفوف تھی اوس شخص کو دی یا نھین مجھے اسبارے مین بڑی فکر ہے اور زیادہ کیا لکھا جاے جلد جواب لکھنا فقط۔ گواہ مظہر ہے کہ یہ چٹھی بموجب میری ہدایت کے لکھی گئی ہے اور مین نے اوسمین لکھا تھا کہ قاضی اور بشونت راو اور سالم کو سلام کھ دینا قاضی ایک بہت بڑا معزز شخص ہے اور وہ میرے کمرے مین پانی پینے کو آیا کرتا تھا سالم بشونت راؤ کو مین اسوجہ سے جانتی ہون کہ وہ دونون ہمراہ مہاراج کے رزیڈنسی مین آیا کرتے تھے۔ س۔ وہ چٹھی جو تمنے ملفوف کی تھی کسکے نام کی تھی۔ ج۔ مہاراج کے دینے کے واسطے سالم کی نام کی تھی وہ چٹھی کہ جسپر نشان حرف (ای) کا تھا اجلاس مین پڑھی گئی اوسمین لکھا تھا۔ مین تمھارا مطلب سمجھی تم ہمیشہ اسیطرح چھٹیان لکھتے رہو سالم میرے پاس آیا تھا اب مین کسیقدر اچھی ہون مین نے سالم کو چٹھی لکھ دی ہے کہ مین ۲۰ تاریخ تک وہان آونگی پانچ روپیہ وزیر محمد کو دیے گئے۔ تمھارے خسر کے گھر مین تو جگھہ رہنے کی نہین ہے مین کہان رہون مجھکو بڑی تکلیف ہے۔ الیشا حمعدار کے ہاتھہ روپیہ پھونچتے ہین عہ اوس مارواڑی کو جلد دیدینا میرا اندنون مین بڑا نقصان ہوا بیماری کے باعث مجھکو رخصت لینی پڑی۔ مین بشونت راؤ کے گھر پر گئی تھی وہ بیان کرتا تھا کہ مہاراج نے دو تین مرتبہ تمکو پوچھا تھا سالم تو تمھارے مکان پر نہین آیا تھا مجھکو لکھو یا یا تمکو اور سب

س - تم انگریزی جانتے ہو - ج - کچھ تھوڑی سمجھ سکتا ہون مگر بول نہین سکتا ہون - س - تم بمبئی مین کہان رہتے ہو - ج کھیت والی کے محلے مین - س - تم کے برس سے وہان رہتے ہو - ج - مین چار برس سے وہان رہتا ہون - س - آیا بمبئی مین کہان رہتی تھی - ج - میرے ہی گھر مین رہتی تھی - س - تم اکبر علی اور عبد العلی کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س - تمنے کبھی انکو بمبئی مین دیکھا تھا - ج - بمبئی کے پولیس مین تو یہ نوکر ہی ہین اور بمبئی انکا مقام ہے - س - تم سے ان لوگون نے کس مقام پر اظہار لیے تھے - ج - کالبا دیبی کے ڈاکخانے مین میرے اظہار لیے تھے - س - تمھین کون بلانے گیا تھا - ج - ایک جمعدار احمد علی گیا تھا - س - کیا وہ اکبر علی کا رشتہ دار ہے - ج - ہان صاحب وہ رشتہ دار ہے - س - جب احمد علی تمھارے پاس آیا تو تمسے کیا کہا - ج - احمد علی نے تو مجھ سے کچھ نہین کہا مگر خان بہادر نے میرے اظہارات لیے - س - میرے سوال کا جواب دو احمد علی نے تم سے کیا کہا اور اوسوقت کون کون موجود تھا - ج - سوائے میرے اور احمد علی کے اوسوقت اور کوئی نہتا - س - تمھارے اظہارات کس جگہہ لیے گئے تھے - ج - احمد علی نے اپنے گھر لے جاکر اظہار لیے تھے - س - تم سے خان بہادر نے کیا پوچھا تھا - ج - خان بہادر نے مجھسے پوچھا کہ کوئی چٹھی تمنے مہاراج کو لکھی ہے مین نے کہا کہ کوئی چٹھی نہین لکھی مگر آیا کو ایک چٹھی لکھی ہے پھر مجھسے پوچھا کہ تمنے کب شیخ عبد اللہ کے نام چٹھی لکھی تھی مین نے اوسکو بتا دیا - س - کیا وہ ہولی کے بعد چٹھی لکھی تھی - ج - مین ہولی کو نہین سمجھتا ہون مسلمان ہون - س - کیا عید اضحیٰ کے بعد لکھی تھی - ج - مجھکو یاد نہین - س - تم شبرات کو جانتے ہو - ج - ہان صاحب جانتا ہون - س - اچھا یہ بتاؤ کہ شبرات کے کے دن پہلے یا پیچھے یہ چٹھی لکھی تھی - ج - صاحب مین نہین بتا سکتا کیونکہ مجھکو یاد نہین ہے - س - اوسوقت اور بھی کوئی تھا جسوقت تمنے چٹھی لکھی تھی - ج - اور کوئی نہتا - س - مہاراج کو تمنے کیا لکھا تھا - ج - اونسے یہ لکھوایا تھا کہ مجھکو خرچ بھیجو گورنر بمبئی نے صاحب لوگون کی دعوت کی تھی اوسمین کچھ تمھارا تذکرہ نہین آیا کوئی فکر کی بات نہین ہے - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا مہاراج کو اور کیا تمنے چٹھی مین لکھا تھا - ج - مین نے اور کچھ نہین لکھا تھا - س - یہ چٹھی تمنے کیا آیا کی اور چٹھیون کے ساتھہ لکھی تھی - ج - ہان صاحب اور چٹھیون کے ساتھہ لکھی تھی - س - تم ڈاکخانے مین کتنے دنون سے نوکر ہو اور کیا

اظہار ہوتے رہے س جس دن سے تمنے اپنے اظہارات دینا شروع کیے تھے اور جسدن تک ختم ہوے اس عرصہ مین کبھی اپنی بی بی سے تمنے کچھ باتین کی تھین - ج - نھین - س - جب وہ اسپتال مین تھی تو تم اوسکو دیکھنے گئی تھی - ج - ہان گیا تھا - س - وہ کتنے دن اسپتال مین رہی - ج - پانچ روز - ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ آیا کے اظہار ۱۸ - تاریخ کو لیے گئے تھے اور اوسکے خاوند کے اظہار ۱۹ - تاریخ کو -

عبدالرحمن کے اظہار

سید عبدالرحمن نے بیان کیا کہ مین ڈاکخانہ کا چپراسی ہون مین چھ برس سے آیا کو جانتا ہون جب آیا بمبئی گئی تھی تو مجھسے کہا تھا کہ مین ہمیصاحبہ کے ہمراہ بہان آئی ہون وہ ولایت جانیوالے ہین بمبئی مین مین نے اوسکی خاوند کو کئی چٹھیان لکھوادی تھین یہ چٹھیان عبدالرحمن کو دکھائی گئین اوسنے کہا کہ ہان یہ چٹھیان مین نے لکھوائی تھین - اسکو بل صاحب نے ان چٹھیونکو شہادت مین داخل کیا تاکہ یہ ثابت ہو کہ نیشونت راؤ اور سالم اور مہاراجہ مین خط کتابت ہوتی تھی مسٹر انورارلی صاحب نے اون چٹھیون کو شہادت مین داخل کیا - مسٹر برنین صاحب نے کہا چونکہ اسوقت سر جنٹ ہیلن ٹامن صاحب موجود نھین ہین ہم ان چٹھیون کو شہادت مین داخل کرنے سے انکار کرتے ہین - پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ تمکو انکار کرنا نہ چاہیے کیونکہ ایک چٹھی تو داخل شہادت ہو چکی ہے اسمین تمکو کیا عذر ہے - برنین صاحب نے کہا کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی آیا کی گواہی نھین ہوئی ہے - جب تمھارے ساتھی نے کل ایک چٹھی کو داخل شہادت کر لیا تو پھر تمکو اس چٹھی کے داخل شہادت کرنے مین کیا عذر ہے اگرچہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسکے پاس نھین پہونچی - پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ یہ چٹھی بھیجی گئی تھی مگر اوسنے واپس کردی اس چٹھی پر نشان (حرف ڈی) کا بنایا گیا اور چٹھی داخل شہادت کی گئی گواہ منظر ہے کہ مجھکو یہ یاد نہین کہ مین نے کسوقت یہ دونون چٹھیان لکھی تھین البتہ تیسری چٹھی کا لکھا جانا یاد ہے یہ شیخ عبداللہ خانسامان کے نام لکھی گئی تھی اگرچہ مضمون اوسکا بھول گیا ہون لیکن مطلب یاد ہے اوسمین ایک چٹھی مہاراج کے نام بھی تھی -

سوالات جریح برنین صاحب

کہ اسبارے مین کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔ ج۔ مجھسے نہین کہا تھا۔ س آچھا تمکو سوٹر صاحب کے روبرو کیون خوف معلوم ہوا۔ ج۔ میرا ایک لڑکا چھٹو نامی نوکر تھا اور اوسنے سب حال کہہ دیا پھر مین کیونکر پوشیدہ کرسکتا۔ س وہان اوسوقت کون کون تھا۔ ج دونون خانصاحب گجانند وٹھل۔ چھٹو۔ اور ایک گاڑی بان۔ س۔ یہ سب آدمی تم سے پہلے پہونچ گئے تھے۔ ج نہین فقط اکبر علی اور عبد العلی مجھسے پہلے پہونچ گئے تھے۔ س۔ اون پولیس کے آدمیون نے تم سے کیا کہا۔ ج مجھسے پوچھا کہ تم اس مقدمہ کی نسبت کیا جانتے ہو مین نے کہا کس مقدمہ کی نسبت کہا مہاراج کے مقدمے کی نسبت بنے کہا مین کچھ نہین جانتا کہا تم سچ کہتے ہو مین نے کہا مین سچ کہتا ہون۔ س۔ تمنے مجھسے جو کہا کہ چھٹو اور گاڑی بان بھی پہلے سے موجود تھے۔ اور مین نے اونکے روبرو اظہار دیے یہ بات درست ہے۔ ج ہان صاحب وہ موجود تھے۔ س جب تمنے کہا کہ مین اس مقدمہ کی نسبت کچھ نہین جانتا۔ تو سوٹر صاحب نے کیا کہا۔ ج۔ سوٹر صاحب نے اوس لڑکی اور گاڑیبان کو بلایا اور میرا مقابلہ کرایا مجھسے کہا کہ تمنے گاڑی منگوائی تھی مین نے جواب دیا کہ ہان منگوائی تھی اونھون نے کہا کہ یہی گاڑی بان ہے مین نے کہا کہ یہی گاڑیبان ہے جسکی گاڑی مین نے کرایہ کولی تھی۔ س۔ اظہار دے کر تم پھر کہان گئے۔ ج مین چار سپاہیون کی حراست مین تھا۔ س بعد اسکے پھر کیا ہوا۔ ج۔ مین اپنے گھر چلا گیا۔ س کیا تم اُیا کے ساتھ رہتے ہو اور جب اوسکے اظہار ہوے تھے تم موجود تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ مگر جبتک ہمارے اور اوسکے اظہار نہین لیے گئے تھے ہم علیحدہ علیحدہ تھے۔ س تمنے اپنی چھٹی مین شہاب الدین کا ذکر کیا ہے وہ کون شخص ہے۔ ج۔ صاحب وہ قاضی ہین اور شہر مین رہتے ہین اور مہاراج کے یہان کام کرتے تھے۔ س۔ اب تم جانتے ہو کہ سر لویس پیلی صاحب کے پاس نوکر ہین۔ ج مجھکو نہین معلوم۔

شیخ عبد اللہ کے دوبارہ اظہارات لیے گئے

اوسنے کہا کہ مین نے سوٹر صاحب کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے۔ سوٹر صاحب اوسوقت مغربی کمرے مین بیٹھے ہوے تھے جسوقت میرے اظہار لیے تو اوس زمانے مین میری زوجہ بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی۔ س تمنے بیان کیا کہ اظہار دینے کے بعد مین حراست مین تھا۔ ج پہلے روز مین نے چند سوالون کا جواب دیا تھا اور دو تین روز تک میرے

تو اپنی بی بی کو خط لکھا کرتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کیا وہ بھی تمکو جواب لکھتی تھی۔ ج۔ ہان لکھا کرتی تھی۔ س۔ تم سوائے اپنے خانگی حالات کے اور بھی کچھ لکھتی تھی۔ ج۔ ہان صاحب جو ہمکو ضروری معلوم ہوتا تھا لکھا کرتی تھی۔ س۔ اچھا کبھی تمھاری بی بی نے کسی مفید امر کی نسبت لکھا تھا۔ ج۔ شاید لکھا ہوگا س۔ ان چٹھیون کے علاوہ جو تمنے دکھائی ہین کوئی اور چٹھی بھی تمھاری بی بی نے لکھی ہے۔ ج۔ شاید میرے کاغذات مین ہوگی۔ س۔ ماہ جون اور جولائی ۱۸۷۳ء مین تمکو کوئی چٹھی پہونچی تھی۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ کیا وجہ ہے۔ ج۔ اوس زمانہ مین ہم اور وہ ایک ہی جگہ تھے۔ س۔ کیا تم نومبر اور دسمبر ۱۸۷۳ء مین بھی ایک جگہ تھے۔ ج۔ نہین صاحب مین بمبئی مین تھا اور وہ بڑودہ مین تھی۔ س۔ جون ۱۸۷۴ء مین تم کہان تھے۔ ج۔ مین مقام مہابلیشور کو گیا تھا اور میری بی بی بمبئی مین تھی۔ س۔ تمھاری بی بی کرنیل فیر صاحب کی ہمسایہ کے پاس کتنے روز نوکر رہی۔ ج۔ سات آٹھ مہینے۔ س۔ تمنے زہر دیے جانے کی نسبت پہلے کیا سنا تھا۔ ج۔ بنگلہ پر اکثر آدمی یہ گفتگو کرتے تھے کہ نہ معلوم کس شخص نے صاحب کو زہر دیا ہے۔ س۔ تم کچھ زہر کی نسبت جانتے تھے۔ ج۔ مین کچھ نہین جانتا تھا۔ س۔ تم جانتے ہو کہ شربت کون بنایا کرتا تھا۔ ج۔ مین نہین جانتا۔ س۔ اب مین ۱۳۔ نومبر کے حالات مین کچھ تمسے پوچھنا چاہتا ہون۔ تمنے کرنیل فیر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے۔ ج۔ مینے کرنل صاحب کے روبرو اظہار نہین دیے تھے بلکہ بیوی صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے۔ س۔ جو کچھ تمھاری بی بی نے تمسے کہا تھا تمنے صاحب سے وہ بیان کیا تھا۔ ج۔ مین نے نہین کہا۔ س۔ پہلے تمنے کس کے سامنے کہا تھا۔ ج۔ سوٹر صاحب کے سامنے۔ س۔ تمنے بیوی صاحب کے روبرو کیون نہین اظہار دیے۔ ج۔ مجھکو خوف معلوم ہوا۔ س۔ تم کیون خوف زدہ ہوے۔ ج۔ مجھسے پوچھا نہین گیا مین کیونکر کہتا۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو تمنے یہ اظہار کیون ندیا کہ میری بی بی مہاراج کے یہان گئی تھی اور مہاراج نے اوس سے کہا کہ کوئی ایسا جادو کرو کہ فیر صاحب کا دل پھر جاے۔ ج۔ مجھکو خوف معلوم ہوا۔ س۔ تمکو کیا خوف تھا۔ ج۔ صاحب میری بی بی کو وہان جانے کی ممانعت تھی اور وہ بغیر میری اجازت کے وہان گئی تھی شاید وہ اوس پر بہت خفا ہوتے۔ س۔ کیا تمھاری بی بی نے تم سے کہدیا تھا

پیش کرتے ہین اس چٹھی پر ڈاکخانہ کی مُہر ۱۹- اگست ۱۸۷۴ء کی ہے اور اوسمین تاریخ نہین لکھی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکخانہ کی مُہر سے دو ایک روز پیشتر یہ چٹھی لکھی گئی ہوگی یہ چٹھی بھی شیخ عبداللہ نے امینہ کو تحریر کی ہے - مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا سے اچھی طرح سے ہون تم کوئی فکر نہ کرنا کرنیل فیر صاحب مقام پونا مین ۱۸ تاریخ کو گئے ہین اور مقام گرکی مین رہین گے تمکو معلوم ہو کہ دیوان موقوف ہوگئے دوسرا شخص اونکی جگہہ ابھی مقرر نہین ہوا ہے تم وہانکی خبر برابر لکھتی رہنا جو حضرت بمبئی گئے تھے اون کے بارے مین دریافت کرنا اور جب تم وہان سے آنا تو اپنے ہمراہ اون کو ضرور لیتی آنا تم ضرور اونکو اس امر کی اطلاع دینا اور وقتاً فوقتاً اپنے حالات سے ہمکو اطلاع کرتی رہنا جیسے تم یہان سے گئی ہو ہمکو بالکل بھول گئین - اسمین تمھارا کچھہ قصور نہین ہے ہماری قسمت کا قصور ہے لیشومنت راؤ بمبئی کو عبداللہ خانصاحب کے ساتھہ گیا ہے پیڈرو کا سلام پہونچے ہماری اور پیڈرو کی طرف سے اپنے خانساماں کو سلام لکھہ دینا جس قدر جلد ممکن ہو اسکا جواب بھیجنا - فقط - دستخط - شیخ عبداللہ

صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ان چٹھیون کی نقل کیجاے -

گواہ مظہر ہے کہ جب میری زوجہ پونا سے آئی تو پھر ایک دفعہ مہاراج کے پاس ماہ رمضان مین گئی مین خود اوسکیواسطے گاڑی کرایہ کی کرکے لایا تھا ایک لڑکا چھوٹو بھی اوسکے ہمراہ گیا تھا - مہاراج سے جو کچھہ گفتگو ہوئی صبح کو مجھہ سے اسنے بیان کیا اس سے مہاراج نے کہا کہ صاحب کو کوئی ایسی چیز دو کہ جس سے صاحب کا دل پھر جاے میری زوجہ نے کہا کہ ایسی چیز ہرگز مت دینا اگر صاحب کو کچھہ ہوگیا تو تم تباہ ہوجاؤگی اس مرتبہ سالم نے پچاس روپے اوسکو دیے - مہاراج نے اوس سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم ایسا کام کروگی تو تمکو اور تمھارے شوہر کو نوکری ملجاے گی - چونکہ ساڑہے چار بجے تھے لہذا اجلاس برخاست ہوا -

اجلاس روز چہارم

آج گیارہ بجے پھر اجلاس شروع ہوا تمام ممبران کمیشن موجود تھے مہاراجہ ملہر راؤ نہین آئے شیخ عبداللہ سے سوالات جرنج سر جنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے پوچھے - س - تمھاری شادی کو کتنی مدت ہوئی - ج - دس یا گیارہ برس ہوے - س - جب تم پردیس جایا کرتے تھے

یہہ چھٹیان خانگی ہین شوہر نے زوجہ کو لکھین اور زوجہ نے شوہر کو پس انکا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہی۔
ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اونکا ثبوت یون ہو سکتا ہے کہ آیا نے جو کچھہ اظہار دیے ہین اوسکی
تصدیق اس سے ہوتی ہے۔ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اچھا ان چھٹیون کو شہادت مین داخل
نہ کرو لیکن اس قدر معلوم ہوا کہ آیا اور خانسامان کی اس مقدمہ مین سازش تھی ایڈوکیٹ
جنرل نے یہ بات منظور کی اور کہا اچھا پھر ان چھٹیون کو شہادت مین داخل کیون نہین کرتے
بیلن ٹائن نے کہا کہ سازش کا لفظ بہت برا ہے اور سازش کے نام سے ان چھٹیون کو شہادت مین
داخل کرنا مناسب نہین ہے۔ پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ عذر تمھارا لائق سماعت نہین ہے اچھا
سازش کا نام جانے دو مگر ان چھٹیون کو شہادت مین داخل کرنا واجبات سے ہے چنانچہ چھٹیان
شہادت مین لی گئین۔ ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم شہادت مین پہلے مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۸۷۴ء
کی چھٹی داخل کرتے ہین جسمین شیخ عبداللہ نے امینہ کو لکھا ہے کہ مین خدا کے فضل اور تمھاری دعا
سے اچھا ہون جیسے کہ تم بڑودہ سے گئی ہو کچھہ خبر تمھاری نہین آئی اس سبب سے مجھکو نہایت
فکر ہے تمکو ایسی غفلت نچاہیے تھی یہ خدا کی مرضی ہے تمھارا اسمین کچھہ قصور نہین ہے مہاراجہ
کے پاس جانے کی اب قطعی ممانعت ہو گئی ہے مجھکو اب مہاراجہ کے دربار کی خبر نہین ملتی بنگلہ کے
سب ملازمون نے تمکو سلام کہا ہے۔ بشونت راؤ بمبئی گیا ہے اور شہاب الدین بھی جاویگا۔
مگر ابھی تک مجھکو تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی ہے اس چھٹی کے دیکھتے ہی تم جواب لکھنا۔
(دستخط) شیخ عبداللہ خانسامان ــــ

یہ چھٹی شیخ عبداللہ کی ہاتھہ کی لکھی ہوا ایڈوکیٹ جنرل نے عبداللہ سے پوچھا کہ اس چھٹی مین جو بنگلہ کا لفظ آیا ہے اس سے
کیا مراد ہے جس اس سے رزیڈنسی کا بنگلہ مراد ہے۔ بعد اسکے چھٹی مہاراجگان کے سنانے کیواسطے ہندوستانی
زبان مین پڑھی گئی۔ سرجینٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ اس چھٹی کی آپ کے پاس کوئی
نقل بھی ہے اونھون نے جواب دیا کہ ابھی تک اسکی نقل اسواسطے نہین کی گئی تھی کہ یہ چھٹی شہادت
مین داخل نہین ہوئی تھی چونکہ اب یہ چھٹی داخل شہادت ہوی ہے لہذا اب اسکی نقل تم کو
مل سکتی ہے س۔ بشونت راؤ یہ کون شخص ہے جسکا چھٹی مین ذکر ہے کہ وہ بمبئی گیا ہے۔ ج۔
یہ شخص مہاراج کا جاسوس ہے۔ صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا دوسری چھٹی کو ہم

چٹھیان آپا کو بھیجی تھین - ج - ہان صاحب مجھسے اور آپا سے خط کتابت ہوتی تھی - صاحب سکریٹری نے خطوط دکھائے اونسے اونکی شناخت کی حرف (بی) اور (سی) کا نشان اوسپر دیا گیا اونسے بیان کیا کہ مین نے یہ دونون چٹھیان آپا کو بھیجی تھین اور بروقت خانہ تلاشی کے چار چٹھیان برآمد ہوئین وہ سرکار مین موجود ہین - س - پہلی چٹھی کون سی ہے - ج - پہلی چٹھی جسپر حرف (ای) کا نشان ہے چٹھی آپا نے مجھکو بھیجی تھی - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم ان چٹھیون کو داخل شہادت نہین کر سکتے ہین اور حوالہ قانون شہادت کا دیا - صاحب پریسیڈنٹ نے کہا کہ ہم ان چٹھیون کو پڑہین اور دیکھین کہ یہ قابل شہادت ہین یا نہین - ہمکو ثابت ہونا ہے کہ یہ چٹھی آپا نے تحریر کی ہے - بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ آپ کو یہ کیونکر ثابت ہوا اسکو ثابت کرنا چاہیے - صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ اچھا ہم اسپر پھر بحث کرینگے اب اسکو ملتوی کرو چنانچہ یہ ملتوی رکھی گئی اور چونکہ وقت ٹفن کھانے کا تھا اس سبب سے اجلاس برخاست ہوا

بعد ٹفن کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوا عبد اللہ سے پوچھا کہ تم نیونت راؤ اور سالم کو جانتے ہو - ج - ہان مین کسیقدر جانتا ہون اور مجھسے نیونت راؤ اور سالم سے گفتگو بھی ہوئی ہے سالم کو مین اوسوقت سے جانتا ہون جسے وہ مہاراجہ کے ہمراہ رزیڈنسی مین آکر فیضو کے پاس پانی پینے جاتا تھا ماہ جون مین میری زوجہ مہاراجہ کے پاس گئی تھی مہاراجہ نے اوسسے پہلی کمیشن کے بارے مین پوچھا پہلی مرتبہ سوائے اسکے اور کچھ گفتگو نہین ہوئی یعنے تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ صاحب سے ہماری سفارش کرین تاکہ وہ ہمپر مہربانی کرین دوسری مرتبہ جب مین مہابلیشور مین تھا تو وہ گئی تھی اونسے مجھسے بیان کیا تھا کہ مین کریم بخش کے ساتھ گئی تھی مہاراجہ نے پوچھا تھا کہ میمصاحبہ ہماری شادی کی نسبت تو کچھ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا کہ کچھ نہین کہتی تھین پھر مہاراجہ نے کہا کہ تم میمصاحبہ کو سمجھا دو کہ وہ صاحب سے ہماری سفارش کرین اس مرتبہ سو روپیے مہاراج نے میری زوجہ کو دیے بعد اسکے میری زوجہ میمصاحبہ کے ساتھ پونا کو چلی گئی س جب تمھاری زوجہ پونا گئی تھی تو نیونت راو کہان تھا - ج - وہ بمبئی گیا تھا - ایڈوکیٹ جنرل نے پریسیڈنٹ سے کہا کہ جب آپا پونا کو گئی تھی تو نیونت راؤ چٹھی لکھا کرتا تھا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ آپا کی اس مقدمہ مین سازش تھی - سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو اوسکا ساز نہین معلوم ہوتا مین نہین کہہ سکتا کہ یہ چٹھیان شہادت مین کیونکر لیجاوینگی کیونکہ

صندل خان پھر بلایا گیا

س۔ تم شیخ داؤد کو جانتے ہو۔ ج۔ ہان صاحب جانتا ہون ہم اور وہ ایک ہی کام کرتے ہین۔ مین چھوٹے کے یہان نوکر ہون اور میرے اور اوسکے ایک دفعہ یا تین ہوئی تھین مین اوسوقت اپنے بیلون کو پانی پلانے جاتا تھا اور وہ شہر کی طرف گاڑی لیے جاتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لیے جاتے ہو وہ اوسوقت نہ بولا مگر دوسرے روز مین نے اوس سے پوچھا کہ تم کسکو لے گئے تھے اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔

سوالات جریح سر جنبٹ بلین ٹائن صاحب

س۔ تمنے کریم کا نام لیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لیا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات مین سوٹر صاحب سے سب بیان کر دیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب بیان کر دیا تھا۔

پھر دوبارہ اظہارات لیے گئے

س۔ تمنے شیخ داؤد سے کریم کی نسبت کیا پوچھا تھا۔ ج۔ مین نے پوچھا کہ رات کو تم کہان گئے تھے۔ اوسنے مجھسے بیان کر دیا۔ س۔ مگر تمنے کریم کی نسبت کیا کہا تھا۔ ج۔ مین نے کچھ بھی نہین کہا۔ سر جنبٹ بلین ٹائن صاحب نے کہا کہ میری طرف دیکھو تمنے تو ابھی بیان کیا ہے کہ مین نے کریم کی نسبت کہا تھا کہ وہ بیوی صاحب کا نوکر ہے۔ ج۔ صاحب مین نے نہین کہا اور اگر آپ نے پوچھا ہوگا تو مین انگریزی زبان نہین سمجھتا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے کریم کی نسبت کچھ بھی نہین کہا۔ ج۔ کچھ بھی نہین کہا۔ س۔ کبھی کچھ نہین کہا۔ ج کبھی کچھ نہین کہا۔ س۔ تمکو اچھی طرح یاد ہے کہ تمنے کبھی بھی کچھ نہین کہا۔ ج۔ صاحب جیسا آپ کہتے ہین شاید کہا ہوگا۔ (اجلاس مین فقہہ ہوا) س جب تمنے سوٹر صاحب کے روبرو اظہار دیے تھے اوسوقت بیوی صاحب موجود تھے ج۔ ہان موجود تھے اور اوسوقت داؤد بھی تھا۔

شیخ عبد اللہ کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مسماۃ امینہ کا مین شوہر ہون اور میجر بلکنی صاحب کا سات مہینے سے نوکر ہون دو مہینے مقام بڑودہ مین رہا اور پہلے مہا بلیشیر مین تھا اٹھائیسوین یا اونتیسوین مارچ کو مین بڑودہ مین آیا ہم اور آیا ایک ہی مکان مین رہتے تھے۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ تمنے

سوالات جرح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب

س - اب تم کہان ہو - ج - کمپو مین ہون - س - تم کہان رہتی ہو - ج - اپنے مان باپ کے پاس گھر مین رہتا ہون - س - کوئی سپاہی تمھارے پاس تھا - ج - کوئی نہین - س - یہ خبر تمنے کس سے کہی تھی - ج - کسی سے نہین - س - تمنے اسکا حال پہلے کس سے کہا - ج - ایک آدمی سے کہا تھا - س - آدمیون کے نام ہوتے ہین تم اوسکا نام جانتے ہو - ج - صاحب مین نہین جانتا ہون - س - کیا اوسکا نام صندل ہے - ج - ہان صاحب صندل ہے - س - تمنے کیونکر اوس سے باتین کین - ج مین بازار مین روٹی لینے جاتا تھا تو وہ ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا مینے اوس سے باتین کین وہ مجھسے پوچھنے لگا مین نے سب باتین اوس سے کہدین اور اوسکو سب حال معلوم ہوگیا - س - تمسے اوسنے کیا کہا تھا صاف بیان کرو - ج - اوسنے پوچھا کہ تم رات کو کسکو سوار کرکے لے گئے تھے - مین نے اوس سے کہہ دیا - س - تم اوسکے پوچھنے سے یہ کیونکر سمجھے کہ اوسکا مطلب آیا سے ہے کیا تم اور کسیکو رات کبوقت سوار کرکے نہین لیجاتے ہو - ج - صاحب مین اور وہ ایک سڑک پر گاڑی ہانکتے ہوے چلے آتے تھے اور اوسنے دیکھ لیا تھا اگر وہ مجھکو نہ دیکھتا تو نہ پوچھتا - س - کیا اوسوقت تم سے باتین ہوئین - ج - ہان کوئی پچیس تیس منٹ بعد اوس سے باتین ہوئین - س - تمنے کے بار آیا کے جانے کا تذکرہ اوس سے کیا - ج مجھکو یاد نہین

ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے -

س - تمھارے آقا کا کیا نام ہے - ج - چھٹو نام ہے - س - صندل کے آقا کا کیا نام ہے - ج - سلامت نام ہے - س - کیا وہ دونون گاڑیان کرایہ پر دیتے ہین - ج - ہان صاحب - س - کہان پر گاڑیون کو رکھتے ہین کیا ایک ہی جگہ پر دونون کی گاڑیان ہین - ج - نہین صاحب علیحدہ علیحدہ اونکی گاڑیان ہین - س - وہ دونون کہان رہتے ہین - ج - ایک تو قصابخانہ مین رہتا ہے اور دوسرا انجانے کے قریب رہتا ہے - س - پہلے تمنے اوس سے باتین کی تھین یا اوسنے تمسے باتین کی تھین ج پہلے اوسنے مجھسے باتین کی تھین - س - کیا اوسنے یہ پوچھا تھا کہ تم کس کو سوار کرکے لے گئے تھے - ج - ہان صاحب یہ پوچھا تھا - س - بمبئی کی پولیس بڑودہ مین کسوقت آئی تمکو معلوم ہے - ج - ہمکو نہین معلوم -

س۔ مطلق حوالات مین نہین رکھا تھا۔ ج۔ نہین رکھا تھا۔ س۔ تم رات کو کہان سوئے تھے
ج۔ مین خانصاحب کے یہان سویا تھا۔ س۔ خانصاحب کا نام بتاؤ۔ ج۔ نام مجھکو نہین معلوم
(اکبر علی کو اجلاس مین بلایا اور اوسنے اونکی شناخت کی) س۔ کبھی پہلے بھی کوئی سپاہی
تمھارے ساتھ رہا ہے۔ ج۔ نہین صاحب۔ س۔ تمھارے ساتھ خیمہ مین اور کون رہتا ہے
ج۔ تمام گواہ رہتے ہین۔ س۔ کیا وہ سب ایک جگہہ رہتے ہین۔ ج۔ صاحب کل سے وہ ایک
جگہہ ہوے ہین اور پہلے تو علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ س۔ تم جانتے ہو کہ سب گواہ علیحدہ علیحدہ
کیون رہتے تھے۔ ج۔ سرکار کو گواہی دینی تھی۔ س۔ تم راؤجی کو جانتی ہو۔ ج۔ ہان صاحب
مین جانتا ہون۔ س۔ کیا وہ تمھارے خیمے مین رہتا ہے۔ ج۔ نہین صاحب علیحدہ خیمے مین رہتا ہے
س۔ اوسکے پاس کون رہتا ہے۔ ج۔ خانصاحب۔ س۔ خانصاحب اوسکے ساتھہ جب سے
وہ قید ہوا ہے رہتے ہین۔ ج۔ ہان صاحب۔ س۔ کب سے وہ قید ہوا ہے۔ ج۔ دو
بجھنے سے قید ہوا ہے۔

چھٹو کے دوبارہ اظہار لیے گئے

س۔ تمھارے خیمہ مین کے آدمی ہین۔ ج۔ مجھکو تفصیل نہین معلوم مگر گاڈی بان ہین اور اور لوگ
بھی ہین۔ س۔ گاڑیبان کے ہین۔ ج۔ تین۔ س۔ تم اون کے نام جانتے ہو۔ ج۔ مین نہین
جانتا مین صرف اوس گاڑی بان کا نام جانتا ہون جسکی گاڑی مین سوار ہوکر گیا تھا۔ س۔ تمنے
جو ابھی کہا کہ کل سے گواہ علیحدہ کردیے گئے ہین وہ کون کون ہین۔ ج۔ مین اون کے نام نہین
جانتا۔ آیا اور کریم۔ اور اور گواہ ہین جو گواہی دے چکے ہین۔

شیخ داؤد کے اظہار

اسنے بیان کیا کہ میرے باپ کا نام شیخ رحیم ہے اور مین لشکرم کو ہانکتا ہون مین بیوی صاحب
کی آیا کو نہین جانتا ہون مین آیا کے شوہر اور چھٹو لڑکے کو جانتا ہون مین آیا اور اس لڑکے
کو لشکرم مین بٹھا کر مہاراجہ کے محل مین لگیا تھا۔ پانچ چار روز دیوالی سے پیشتر کا ذکر ہے سالم بھی
اوس گاڑی مین تھا۔ بعد تھوڑی دیر کے پہران کو سوار کراکے واپس لایا عبداللہ خانسامان
نے میری گاڑی کرایہ کو لی تھی۔

کب دیے تھے۔ ج۔ دو مہینے یا اڑہائی مہینے ہوے ہون گے۔ س۔ کیا تمنے پہلے ہی مرتبہ اپنی جان بچنے کا اقرار لیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب پہلے ہی مرتبہ لیا تھا۔ س۔ تم ساربان کا نام جانتی ہو۔ ج۔ اوسکا نام سعادت علی ہے۔ س۔ کیا وہ احمد آباد سے آیا ہے۔ ج مجھکو خبر نہین۔ س۔ اوسکو اس مقدمے سے کیا سروکار تھا۔ ج۔ وہ اپنے گھر مین بیٹھا تھا اور وہان بات چیت بڑودہ کے معاملے مین ہو رہی تھی۔ س۔ پھر وہ تمھارے ساتھ کیون گیا تھا۔ ج۔ سوٹر صاحب سے اوسنے کہا تھا کہ مین بتا سکتا ہون۔ س۔ کیا تمنے سعادت علی سے پوچھا تھا کہ وہ کریم اور آیا کو جانتا ہے۔ ج۔ ہان صاحب اوسنے کہا تھا کہ مین جانتا ہون اور مین اس مقدمہ کو ثابت کر دون گا۔ س۔ جب تم ڈرتے تھے تو تمنے سعادت علی سے کیون پوچھا تھا۔ ج۔ صاحب تذکرہ ذکر آگیا تھا۔ س تمنے سعادت علی کو حال مین بھی دیکھا ہے۔ ج۔ ہان صاحب دیکھا ہے۔ س۔ تمنے کب دیکھا ہے۔ ج۔ بہت روز ہوے۔ س وہ کہان رہتا ہے۔ ج۔ کیمو مین رہتا ہے۔ س۔ صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ کسوجہ سے تمکو اپنی جان کا خوف تھا۔ ج۔ صاحب مین پردیسی تھا اور مجھکو مہاراجہ سے خوف تھا کہ وہ مجھکو مرواڈالین گے۔ س۔ سر ذکریا اوسنے پوچھا۔ تمتو پردیسی آدمی ہو تمنے آیا اور کریم کو کیونکر جانا۔ ج۔ صاحب مین تین برس سے یہان نوکر ہون مجھکو چھپانے سے یہ مطلب تھا کہ بہادر سنگھ کو مہاراجہ نے ہاتھی کے پاون سے کچلوا کر مرواڈالا تھا تو پھر میری کیا حقیقت تھی۔

چھٹوے کے اظہار

اوسنے بیان کیا کہ مین چار مہینے سے امینہ کے پاس نوکر ہون مجھکو یاد ہے کہ مین اوسکے ساتھ ایکمرتبہ شام کیوقت شہر کو گیا تھا پہلے ہم عوب خانے مین گئی وہان سے سالم ہمارے ہمراہ ہوا مین پہلے سالم کو نہین جانتا تھا مین گاڑی مین سوتا رہا مجھکو نہین معلوم کہ آیا اور سالم کہان گئے تھے صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے پوچھا پیشتر اس جانے سے تم کس قدر عرصے سے آیا کے پاس نوکر تھے۔ ج۔ مجھکو یہ نہین معلوم مگر مین چار مہینے سے آیا کے پاس نوکر ہون۔

سوالات جریح سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب۔

س۔ کیا تمکو حوالات مین رکھا تھا۔ ج۔ نہین صاحب مجھ کو حوالات مین نہین رکھا

اور بھی کوئی موجود تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س۔ تمنے آیا اور کریم کے جانے کے بارے مین بھی سوٹر صاحب سے کچھ کہا تھا۔ ج۔ ہان صاحب مین نے کہا تھا لیکن اوسوقت کہ جب اون سے مینے اپنی جان کے بچنے کا اقرار لے لیا تھا۔ س۔ تم نیچے گردن کرکے نہ دیکھو اور میری طرف دیکھو تمنے آیا اور کریم کی نسبت کہا تھا۔ ج۔ نہین صاحب صرف آیا کی نسبت مین نے کہا تھا۔ س۔ تمنے آیا کی نسبت کیا کہا تھا ج۔ مین نے کہا تھا کہ میری گاڑی کے اندر بیٹھکر آیا شہر کی طرف گئی تھی۔ س۔ تمنو آیا کو جانتے ہی نہ تھے۔ ج۔ صاحب مگر اتنو مین جان گیا۔ س۔ تمنے کیونکر جانا۔ ج۔ صاحب مین نے اوسکو بیوی صاحب کے بنگلے مین رہتے ہوے دیکھا۔ س۔ کیا تم پیشتر آیا کو نہین جانتے تھے۔ ج۔ ہان صاحب نہین جانتا تھا۔ س۔ سوٹر صاحب نے تم سے کریم کے بارے مین کچھ پوچھا تھا۔ ج۔ کچھ نہین پوچھا تھا۔ س۔ پھر تمنے کیونکر سب حال سوٹر صاحب سے کہا۔ ج۔ صاحب مجھکو اپنی جان کا خوف تھا۔ س۔ تمکو کسکا خوف تھا۔ ج۔ مجھکو مھاراج کا خوف تھا۔ س۔ تم اوس دن قید ہوگئے تھے۔ ج۔ مین تو کبھی بھی قید نہین ہوا۔ س۔ تمنے ابھی کہا ہے کہ جبتک مین نے کریم کا نام نہین لیا جبتک مین قید رہا۔ ج۔ مین نے تو یہ نہین کہا اوسکو اوسکے اظہارات سنائے گئے اونسے کہا کہ سب درست ہین مین نے اپنی جان کے بچنے کا جب اقرار حاصل کر لیا اوسوقت مین نے تمام ماجرا اون سے کھدیا۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کو کب دیکھا تھا۔ ج۔ جب وہ حالات دریافت کرنے کو آے تھے۔ س۔ کیا تم سوٹر صاحب کے پاس گئے تھے۔ یا سوٹر صاحب تمہارے پاس آئے تھے۔ ج۔ مین سوٹر صاحب کے پاس گیا تھا۔ س۔ تم اکیلے گئے تھے یا کوئی تمہارے ہمراہ بھی تھا۔ ج۔ سید ساربان میرے ہمراہ تھا۔ س۔ کیا وہ اونٹ ہانکتا ہے۔ ج۔ نہین صاحب اب نہین مگر پہلے اوسکے پاس اونٹ تھے۔ س۔ کیا یہ وہی شخص ہے جسنے گیکواڑ کے اوپر نالش کی تھی۔ ج۔ مجھکو خبر نہین

صندل خان ولد بختیار خان کے دوبارہ اظہار لیے گئے

وہ گواہ بیان کرتا ہے کہ جب مین پہلے سوٹر صاحب کے روبرو گیا تو میرے ہمراہ صندل ساربان تھا میرے اونھون نے اظہار لیے کریم بخش میرے پاس چھ بجے شام کو گاڑی لینے آیا تھا اور ۹ بجے مین اونکو سوار کرا کر مھارانیہ کے محل مین لے گیا۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کو اپنے اظہار

لکھ لیے تھے۔ ج۔ نہین۔ س کیا تم حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ نہین۔ س۔ کیا تم کبھی حوالات مین رکھے گئے تھے۔ ج۔ کبھی نہین۔ س۔ کیا اب تم حوالات مین ہو۔ ج۔ نہین۔ س۔ تمنے پیشتر اس سے کسی شخص کو اپنے اظہار دیے تھے۔ ج۔ کسیکو نہین۔ س۔ تمنے بعد اسکے کسی کو اپنے اظہارات دیے تھے۔ ج۔ ہان ایک صاحب کو دیے تھے اور وہ صاحب وکیل ہین س۔ کیا تمنے کل اظہارات اپنے اوسکو دیے تھے۔ ج ہان۔ س۔ سوای اون صاحب کے اور بھی کوئی تھا۔ ج۔ کوئی نہین۔ س تم زبان انگریزی مین بات چیت کرسکتے ہو۔ ج نہین۔ س تمنے اظہار اپنے کس زبان مین دیے تھے۔ ج۔ ہندوستانی زبان مین۔ س۔ تم عبد العلی کو جانتے ہو۔ ج نہین۔ مگر جب عبد العلی اجلاسمین بلایا گیا تو اوسنے کہا کہ ہان صاحب یہی تھے جنھون نے میرے اظہار سوٹر صاحب کے روبرو لکھے تھے۔ س۔ عبد العلی نے تمسے کیا سوال کیا تھا۔ ج۔ مجھسے پوچھا تھا کہ صاحب تم سے پوچھتے ہین کہ تم کسکو اپنی گاڑی مین بٹھا کرلے گئے تھے۔ س۔ تم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تم کسوقت بٹھا کرلے گئے تھے۔ ج مجھسے نہین پوچھا تھا۔ س۔ جسوقت اونھون نے تمسے پوچھا تھا کہ تم کسکو اپنی گاڑی مین بٹھا کرلے گئے تھے۔ تو تمنے یہ بھی اون سے پوچھا تھا کہ آپ کسکی نسبت کہتے ہین ج۔ مجھ پوچھا تھا اونھون نے جواب دیا کہ ہم کریم بخش اور آیا کی نسبت پوچھتے ہین۔ س تمکو آیا پہلے سے جانتی تھی۔ ج نہین۔ س تمکو کریم جانتا تھا۔ ج ہان جانتا تھا۔ س۔ تمنے کبھی پہلے بھی کریم کو سوار کیا تھا۔ ج نہین۔ س تمنے اوسے کل رات کو دیکھا تھا۔ ج نہین۔ س۔ عبد العلی نے کچھ کریم کی نسبت تم سے کہا تھا۔ ج نہین۔ س کل رات کو تم کہان سوئے تھے۔ ج۔ مین اپنے گھر مین سویا تھا۔ س وہان کوئی پولیس کا آدمی تھا۔ ج کوئی نہین۔ س۔ کبھی تم حوالات مین رہے تھے۔ ج کبھی نہین مگر ایک دن جب پہلے اظہار دیے تھے۔ س۔ کیا تمنے کریم کی نسبت اظہار اول ہی مین دیدیے تھے۔ ج نہین صاحب بہت دیر بعد دیے تھے اور یہ بھی مین نے کہدیا تھا کہ میرے اظہارات کسی پر ظاہر ہون۔ س تمنے یہ کیون کہا تھا۔ ج مین پردیسی تھا اور مجھکو جان کا اندیشہ تھا۔ س مجھکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے اظہار اس سانحہ کے دو مہینہ بعد دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب دو اڑہائی مہینے بعد دیے تھے۔ س۔ وہان

اجلاس کے روبرو کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ مترجم صاحب ترجمہ لفظی اظہارون کا نہین کرتے ہین بلکہ اختصار کرکے ہمکو جواب دیتے ہین ہم چاہتے ہین کہ آیندہ سے لفظی ترجمہ اظہارونکا ہوا کرے صاحب پریسیڈنٹ نے اس بات کو منظور کیا۔

صندل خان ولد بختیار خان کا اظہار

صندل خان ولد بختیار خان نے اظہار دیا کہ مین شکرم والا ہون اور مین شیخ محمد برعر کی شکرم کو ہانکتا ہون مین بوی صاحب کی آیا کو جانتا ہون مگر اوسکا نام نہین جانتا ہون اور مین کریم کو بھی جانتا ہون مین کریم اور آیا کو اپنی گاڑی مین بٹھا کر گیکواڑ کی حویلی مین لیگیا تھا مین سالم کو بھی جانتا ہون یہ شخص مہاراج کے ساتھ رزیڈنسی مین آیا کرتا تھا سالم بھی ہمارے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر گیا تھا مین ان لوگون کو سوار کرکے ۹ بجے رات کو لے گیا تھا اور وہان سے دس بجے واپس ہو کر آئے جب مین گیا تھا تو کسیقدر مینہ برس رہا تھا اسبات کو نو بھیجنے ہوے ہون گے کریم نے مجھکو دوسرے روز گاڑی کا کرایہ دیا کریم اور آیا دونون اجلاس مین بلائے گئے اور اس شخص نے دونون کی شناخت کی۔

سوالات جرح مسٹر جنٹ ہیلین ٹامن صاحب

س۔ تمنے یہ اظہار کب دیے۔ ج۔ سوٹر صاحب کے روبرو دیے تھے۔ س۔ میرے سوال کا جواب دو کب دیے۔ ج۔ جب پولیس بمبئی کے افسر بڑودے مین آئے اور تحقیقات شروع کرنے لگے۔ س۔ یہ کب کی بات ہے۔ ج۔ صاحب مین تو پڑھا لکھا نہین ہون مین کیونکر بتا سکتا ہون کہ کب کی بات ہے۔ س۔ تمکو آٹھ مہینہ کی بات تو یاد ہے اور اس تھوڑی مدت کی بات کو بھول گئے۔ ج۔ ہان صاحب مجھ کو یاد نہین ہے۔ س۔ کیا یہ کل کی بات ہے ج نہین۔ س۔ کیا یہ پرسون کی بات ہے۔ ج۔ نہین صاحب جب بمبئی کے پولیس کے افسر آئے تھے۔ س۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اوسکو کتنے روز ہوے۔ ج۔ صاحب دو مین بھیجے ہوے ہون گے۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات سوٹر صاحب کو دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب سوٹر صاحب کو دیے تھے اور یہ مین نے کہہ دیا تھا کہ تم اسکے بارے مین کسی سے نہ کہنا ورنہ مجھ کو مشکل ہوگی مین ایک پردیسی آدمی ہون۔ س۔ کیا سوٹر صاحب نے تمہارے اظہا

پوچھتے تھے کہ صاحب بسبب ہماری شادی کے ہمسے ناخوش تو نہین ہین آیا نے جواب دیا کہ مین اب کچھہ کھہ نہین سکتی ہون جب ہماری میمصاحبہ آوینگی تو ہم اسکا جواب دینگے ہم اون کے ذریعے سے آپکی سفارش صاحب سے کرینگے صاحب کے مزاج مین ہمکو دخل نہین ہے اون کے دل مین جو آتا ہے سو کرتے ہین اوسی روز سالم نے دو سو روپے ہمکو دیے اور کہا کہ تم اور آیا نصف نصف لے لو یہ مہاراج کی شادی کا انعام ہے سو روپے مین نے آیا کو دیے اور سو روپے مین نے خود رکھہ لیے۔

سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سوالات جرح کریم سے کیے ٭ ٭

یہ شخص اون کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ مین نے آیا کو اوسکے شوہر کے روبرو روپیہ دیا تھا میرے اظہارات بیوی صاحب نے بعد فیر صاحب کے زہر دیے جانے کے لیے تھے مجھسے صرف سالم کے بارے مین بیوی صاحب نے سوالات کیے تھے اور مجھسے سالم نے فقط یہی کہا تھا کہ تم کمیشن کی کارروائی کو بتایا کرو اور مہاراج تمکو اسکے عوض مین انعام دینگے مینے سالم سے کہا کہ اگر ایسی بات پھر تم مجھسے کہوگے تو مین اپنے آقا سے کہہ دونگا تب سے سالم میرے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے مینے بیوی صاحب سے مہاراج کی نسبت کچھہ نہین کہا مگر مین نے سوٹر صاحب کے سامنے پورا اظہار دیا۔

س۔ تمنے کوئی بات سوٹر صاحب سے کہی تھی جو تمنے مہاراج اور آیا کی گفتگو مین سنی تھی

ج۔ ہان صاحب جو کچھہ مین نے سنا تھا کہا تھا۔ س۔ تم سے کے مرتبہ سوٹر صاحب نے اظہار لیے۔ ج۔ صرف ایک دفعہ۔ س۔ جو کچھہ تمنے کہا تھا وہ بالکل لکھہ لیا گیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب لکھہ لیا گیا تھا اور مجھکو سنا بھی دیا گیا تھا۔ س۔ سالم اگر تمھارا دوست نتھا تو تم اوسکے ساتھہ مہاراج کے یہان کیون گئے۔ ج۔ آیا مجھکو لگئی تھی کہ ہم مہاراج کی شادی کا انعام لے آوین۔ س۔ وکیل سرکار نے پوچھا کہ آیا سے اور تمسے ملاقات کل ہی ہوئی یا نہین ج کل ہی مجھسے کسیسے ملاقات نہین ہوئی۔

آج ساڑھے چار بجے جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس روز سوم

جب اجلاس جمع ہوا تو سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ مجھکو ایک نہایت عمدہ بات

گرفتار کرکے مجھکو قید کیا تھا مجھکو اسواسطے حراست مین رکھا تا کہ مین اپنے راز کو کسی سے نہ کہون مین نے سوائے اسکے کہ ان دونون کو مہاراج کی حویلی مین پہونچا دیا تھا اور کوئی بُرا کام نہین کیا مین نے صرف اپنے آقا سے اس امر کی اطلاع کر دی تھی مین آیا اور فیضو کو پیشتر سے جانتا تھا جب آیا اسپتال مین تھی اور میرے اظہارات لیے گئے تب بھی مین نے یہی اظہار دیے تھے۔

سوٹر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ آیا کو بتا دو مین نے اوسکو پہچان لیا اسپتال مین صرف مینے آیا ہی کو پایا جیسے مین قید ہون مینے اپنے آقا کو نہین دیکھا۔ س۔ کیا تمسے یہ کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی دیدوگی تب چھوڑ دیے جاؤگے۔ ج۔ ہان مجھسے کہدیا تھا کہ جب تم اپنی گواہی دیدوگے تو سرکار تمکو چھوڑ دے گی۔ س۔ کیا یہ بات تم سے اکبر علی نے کہی تھی۔ ج۔ نہین مجھسے اکبر علی نے نہین کہی تھی میرے اظہارات صاحب نے لیے تھے اور صاحب ہی نے مجھسے یہ بات کہی تھی۔

وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مین قید خانے مین تنہا سرکار نے مجھکو کھانا دیا اور کہین آنے جانے نہیں دیا تھا۔ س۔ یہ تو بہت اچھی بات تھی کہ سرکار نے تمکو بلا مشقت کھانا دیا مگر اب تمکو سرکار چھوڑیگی یہ بات سر جنٹ ہیلن ٹائن صاحب کی سنکر سب مجمع ہنسنے لگا۔

سر جنٹ ہیلن ٹائن صاحب نے اوس سے پوچھا کہ تمھاری شادی ہوئی ہے یا نہین پہلے اوسنے جواب دیا کہ نہین پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کرکے کہنے لگا کہ ہوئی ہے۔

شیخ کریم کے اظہار

اس شخص نے کہا کہ مسٹر ہوی صاحب کے پاس مین چپراسیون مین نوکر تھا مین اوسوقت بھی موجود تھا کہ جب وہ نوساری کو گئے تھے اور نوساری سے برسات کی شروع مین آئے تھے جب مین وہان سے آیا تو اوسکے آٹھ روز کے بعد اینہ کے ساتھ مین مہاراج کے یہان گیا تھا پہلے ہی آیا نے ایک صندل نامی گاڑی بان کو واسطے وہان جانے کے ٹھہرایا تھا ہم اور آیا صندل کی گاڑی مین بیٹھ کر مہاراج کے یہان گئے مہاراج کا جاسوس سالم ہمکو راستہ مین ملا اور مہاراج کی حویلی مین لے گیا ہم زینہ پر چڑھ کر ایک کمرے مین گئے سالم نے مہاراج کو بلا لیا مہاراج آکر ایک چوکی پر بیٹھے آیا مہاراج کے روبرو فرش پر بیٹھ گئی اور مین ایک طرف کھڑا رہا مہاراج اور آیا سے گفتگو ہوتی رہی مہاراج اور آیا کے درمیان مین نوساری کی شادی کا ذکر رہا مہاراج آیا سے

سوٹر صاحب کے روبرو صرف یہ اظہار دیے تھے کہ مین آیا کے ساتھ گیا تھا۔

وکیل سرکار نے پھر فیضو کا اظہار لیا

فیضو بیان کرتا ہے کہ مین اور آیا اور گاڑی بان تینون اسپتال مین گئے آیا سے ملاقات نہین ہوئی مین نے اسپتال مین بھی کوئی بات اوس سے نہین کی اور میرے روبرو اوس سے اظہارات بھی نہین لیے گئے مجھے یاد نہین کہ مین نے کتنے دنون بعد آیا کے اظہار دینے کے اپنے اظہار سوٹر صاحب کو دیے ہیں پریسیڈنٹ صاحب نے فیضو سے پوچھا کہ تم مہاراج کے کون سے محل مین گئے تھے۔ ج۔ حویلی مین۔ س۔ کیا تمھاری درخواست سے تمہارا لڑکا نوکر ہوا تھا۔ ج۔ نہین صاحب وہ تو کھنڈے راؤ کے وقت سے نوکر تھا۔ س۔ کیا تمھارے کہنے سے کھنڈے راؤ نے نوکر رکھا تھا ج۔ جب کرنیل وائس صاحب انگلستان کو جانے لگے تب مین نے اون سے درخواست کی تھی کہ اگر میرا اسم مہاراجہ کے یہان کرادین تو میرے واسطے اچھا ہوگا کیونکہ میرا تھوڑی سے درماہے مین یہان گذارا اچھی طرح سے نہین ہوسکتا ہے میری درخواست کو جناب وائس صاحب نے منظور کیا اور مجھکو مہاراج کے یہان نوکر رکھایا دو برس تک مین برابر مہاراج کے یہان نوکر رہا مگر جب کرنیل بار صاحب آئے تب مجھ کو پھر رزیڈنسی مین نوکر رکھا اور مہاراج سے کھہ کر میری جگھہ پر میرے لڑکے کا اسم کرادیا۔

کار بھائی پونجا بھائی کے اظہارات

اس شخص نے اظہار دیے کہ مین رامچندر حلوائی شنکرم کو ہانکتا ہون مین بڑودہ کی صدر بازار مین رہتا ہون مین اور فیضو اور آیا کو جانتا ہون وہ میری گاڑی مین سوار ہوکر گئی تھی اٹھائیس کو برس سوا برس گذرا ہوگا آیا میری گاڑی مین تاید آٹھہ بجے رات کو سوار ہوکر گئی تھی یہ میری گاڑی سے اوتر کر حویلی کے دروازے پر گئی مین حویلی کے سامنے جو میدان ہے اپنی گاڑی کو لیے کھڑا رہا مینا آیا کو شناخت کیو اسطے بلایا اوسکو اوسنے پہچان لیا۔

سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

یہ شخص بیلن ٹائن صاحب کے سوال کا جواب دیتا ہے کہ مین باٹن صاحب کے بنگلہ سے جہان مین ابتک نظر بند ہون آیا ہون مجھ کو سوٹر صاحب نے اوس بنگلہ مین بعد مہاراج کے نظر بند کرنیکے

گرفتار

گئی اور ہم فرش پر جاکر بیٹھ گئے اوس کمرے مین ایک بڑا آئینہ رکھا ہوا تھا اور ایک چوکی بھی رکھی تھی سالم نے جاکر مہاراج سے ہمارے آنے کی اطلاع کی مہاراج آکر اوس چوکی پر بیٹھ گئے مہاراج نے آیا سے کہا کہ تم ہمارے پاس کیون نہین آتی ہو آیا نے جواب دیا کہ مجھ کو فرصت نہین ہے پھر مہاراج نے آیا سے کہا کہ تم میمصاحبہ سے ہماری سفارش کرو آیا نے جواب دیا کہ مین میمصاحبہ سے تمھاری نسبت کچھ نہین کہہ سکتی بعد اسکے مین نے سلام کیا اور کہا کہ مجھ سے بہت سے آدمی دشمنی رکھتے ہین آپ میرے اوپر مہربانی کیا کرین پھر مین نے اپنے لڑکے کی سفارش کی اور ہم اور آیا مہاراج سے رخصت ہوکر گھر آئے۔

سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

فیضو نے کہا کہ میرا لڑکا سوار دن مین مہاراج کھنڈے راؤ کے وقت سے نوکر ہے سولہ یا سترہ برس کی عمر ہے اوسکو بڑودہ کے سکے کے دس روپیہ ماہواری ملتے ہین کرنیل فیر صاحب نے میرا اظہار لیا تھا مگر چونکہ مین زہر دیے جانے کی نسبت کچھ نہین جانتا تھا مین نے اوسکی نسبت کچھ نہین بیان کیا بعد اسکے میرے اظہار کرنیل فیر صاحب نے قلمبند کرلیے س۔ بول صاحب نے پوچھا کہ بعد تمھارے اظہار قلمبند کرنے کے کیا ہوا۔ ج۔ مین حوالات مین نظر بند کیا گیا اور جب سے حوالات مین اکبر علی اور عبد العلی کی حراست مین ہون مین راؤجی کو جانتا ہون میرے اوپر کرنیل فیر صاحب کے روبرو زہر دینے کا الزام لگایا تھا اور مجھ سے رزیڈنسی کے نوکر سب حسد کرتے ہین س۔ سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ جو گفتگو درمیان تمہارے اور مہاراج کے ہوئی اوسکو بیان کرو۔ ج۔ سالم نے اور آیا نے مجھ سے کہا کہ مہاراج کے پاس چلو اوس دن وہ صاحب کیواسطے ڈالی لایا تھا اور اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اوسنے مہاراج کے یہان چلنے کے بیے مجھ سے کہا تھا آیا بھی میرے ساتھ چلنے کو تیار ہوئی کچھ مینے اوس سے نہین کہا تھا کہ آیا کوئی بچہ نہین تھی جسکو مین ترغیب دیتا۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ تم آیا کے ساتھ گئی تھے اسکا اقرار کرتے ہو۔ ج۔ اوسنے کہا مین اقرار کرتا ہون۔ س۔ تم یہ بات کیون کہتے ہو کہ مین نے آیا کو ترغیب نہین دی تم آیا کے ساتھ گئے تھے۔ ج۔ مین تو نیس برس سے سرکار گورنمنٹ مین نوکر ہون مین حضور سیندھیا کو جانتا ہون اگرچہ مجھ کو وہ نہ جانتے ہون گے مینے

تمنے کی اوس سے اور قاضی اور کریم کی بات سے ایک ہی مطلب پایا جاتا تھا۔ ج اول تو مین نہین سمجھی مگر بعد اوسکے مجھکو وہی مطلب معلوم ہوا۔ س۔ کیا تم انگریزی بولتی ہو۔ ج۔ مین انگریزی نہین بولتی مگر کسیقدر سمجھ لیتی ہون ہماری میمصاحبہ کبھی انگریزی بولتی ہین اور کبھی ہندوستانی۔ س۔ تم تین مرتبہ جو مہاراج کے پاس گئی تھین تو تینون مرتبہ اپنی میمصاحبہ سے رخصت لے کے گئی تھین یا غیر حاضر ہو کر گئی تھین۔ ج۔ مین نے دو مرتبہ رخصت لی اور ایک مرتبہ غیر حاضری کی س۔ تمنے بیان کیا ہے کہ ہمنے قاضی اور کریم کی زبانی زہر دیے جانے کا حال سنا تھا اچھا یہ بات تمنے سوٹر صاحب کے روبرو بھی کہی تھی۔ ج ہان صاحب کہی تھی۔

صاحب پریسیڈنٹ نے پوچھا کہ گاڑیبان کا نام تم جانتے ہو۔ ج۔ مین گاڑی بان کو نہین جانتی۔ اور نہ مین اوسکا نام جانتی ہون بعد تھوڑی دیر کے یاد کرنے کے کہا کہ شاید اوسکا نام صندل ہے۔ س۔ تمنے کبھی صندل کو دیکھا ہے۔ ج مین نے صندل کو کبھی نہین دیکھا مگر ایک روز جب وہ گاڑی کا کرایہ کریم سے لینے کو آیا تھا تب دیکھا تھا۔ س۔ تمنے ابھی ہمسے کہا ہے کہ مین نے زہر دیے جانے کی نسبت سنا تھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ تمنے اپنی تیسری مرتبہ مہاراج کے یہان جانے سے کتنے روز پیشتر سنا تھا۔ ج۔ مجھکو یاد نہین مگر مین جانتی ہون کہ بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ یہ بات تمنے ماہ رمضان کے درمیان مین سنی تھی یا آخر مین ج مجھکو اوسوقت یاد نہین مگر کرنیل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے بیس پچیس روز پیشتر مین نے سنا تھا۔ س۔ پھر رچرڈ میڈ صاحب نے پوچھا کہ تم ماہ رمضان مین مہاراج کے پاس کتنے روز پیشتر فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے گئی تھین۔ ج۔ مین نہین بتا سکتی کہ مین کتنے روز پیشتر گئی تھی کیونکہ مجھکو یہ بات یاد نہین ہے مگر مین نے پیشتر زہر دیے جانے کے یہ بات سنی تھی۔

فیضو رمضان کا اظہار

فیضو رمضان نے بیان کیا کہ مین چوکیدار رزیڈنسی کا ہون اور بیس برس سے نوکر ہون مجھکو وہ وقت معلوم ہے کہ جب اول کمیشن یہان ہوئی تھی مین اوس آیا کو جانتا ہون جو ابھی گواہی دے چکی ہے مین آیا کے ہمراہ ایک مرتبہ گاڑی مین سوار ہو کر مہاراج کے یہان گیا تھا ہم دونون چمپا نیر دروازے سے مہاراج کی حویلی مین زینے پر چڑھ کر ایک اوپر کے کمرے مین

سے کہا کہ تم میرے ساتھہ چلو۔ س تم دامودر پنچھہ کو جانتی ہو۔ ج۔ مین نہین جانتی ہون۔
س۔ یہ بات سچ ہے کہ تم فیضو اور سالم کے کہنے سے زبردستی گئی تھین۔ ج۔ ہان صاحب۔

وکیل سرکار نے پھر آپا امینہ کے اظہار لیے

س۔ تمنے ابھی کہا تھا کہ مین نے کسی وکیل یا بیرسٹر کے روبرو اپنے اظہارات دیے تھے یہ بات سچ ہے مسٹر کلیو لینڈ صاحب کی طرف مخاطب ہو کر آپا سے پوچھا کیا ہی وکیل تھے۔ ج۔ ہان صاحب یہی وکیل تھے۔ س جب تم اسپتال مین تھین تو تمھارے پاس اکبر علی یا عبد العلی آئے تھے۔ ج ہان صاحب آئے تھے۔ س۔ سوٹر صاحب کو اظہار دینے کے بعد پھر بھی کبھی اکبر علی تمھارے پاس آئے تھے۔ ج کبھی نہین آئے۔ س۔ کوئی اور پولیس کا افسر تمھارے پاس آیا تھا۔ ج۔ کوئی نہین آیا۔ مین پولیس کے سپاہیون کے پہرے مین تھی۔ س تم کس اسپتال مین تھین۔ ج۔ مین رحمبٹ کے اسپتال مین تھی۔ س تمھارا کون ڈاکٹر علاج کرتا تھا۔ ج مجھہ کو نام اوسکا نہین معلوم مگر وہ رحمبٹ کا ڈاکٹر تہا۔ اور ڈاکٹر سیورڈ صاحب بھی آیا کرتے تھے۔ س۔ تمنے پہلے کہا تھا کہ خان بہادر ہمارے پاس اسپتال مین ایک لڑکے کو ہمراہ لے کر آیا تھا یہ بات درست ہے۔ ج۔ ہان صاحب یہ بات درست ہے۔ س کیا تمنے پہلی مرتبہ خان بہادر کو دیکھا تھا۔ ج ہان صاحب پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ س تمنے اوسکو کہان دیکھا تھا۔ ج۔ مین اوسوقت اپنی چارپائی پر اپنے گھر مین پڑی تھی۔ س۔ تم اوس گاڑیبان کو جانتی ہو جو اکبر علی کے ساتھہ آیا تھا۔ ج۔ ہان صاحب جانتی ہون۔ س اوسکا کیا نام ہے۔ ج اوسکا نام سبتی یا کوبی ہے۔ س۔ اکبر علی کے ساتھہ کون لڑکا تھا۔ س میرا نوکر تھا اوسکا نام چھٹو ہے۔ س۔ اچھا وہ باتین بتاؤ جو اکبر علی سے اور تمسے اوسوقت ہوئین۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون جب مجھہ کو آرام ہو جائیگا تو مین سب کیفیت بتاؤن گی۔ س کیا بعد اکبر علی کے باتین کرنے کے تمکو پہرے مین کر دیا تھا۔ ج ہان صاحب مجھہ کو پہرے مین کر دیا تھا۔ س بعد اسکے تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہین۔ ج میرے پاس میرے شوہر کے آنے کی ممانعت ہو گئی تھی۔ س جب کہ تم تیسری مرتبہ مہاراج کی ملاقات کو گئین تو تم مہاراج سے خوف زدہ کیون ہوئین۔ ج۔ مجھے قاضی اور کریم نے جو بات کہی تھی اوسکا خیال ہوا۔ س۔ جو بات کہ مہاراج نے

مین نے شاید کہا ہوگا مگر مجھے تو خیال پڑتا ہے کہ مجھسے اکبر علی اور عبد العلی نے صرف تین سوال ہی پوچھے تھے دھمکایا نہین تھا۔ س۔ اب تمھارا نگھبان کون ہے۔ ج۔ مین اب قید ہون۔ س۔ کیا تم اکبر علی اور عبد العلی کی حراست مین ہو۔ ج۔ ہان مین اونکی حراست اور چند سپاہیون کے پہرے مین ہون۔ س۔ جب تمھارے اظہارات سوٹر صاحب نے قلمبند کیے تھے وہ چلتے وقت تمکو سنایا تھا یا نہین۔ ج۔ اونھون نے مجھے اظہارات نہین سنائے۔ س۔ پھر تمھارے اظہارات اور کسی کے روبرو بھی سوٹر صاحب کے بعد لیے گئے تھے۔ ج۔ ہان ایک وکیل یا بیرسٹر کے روبرو مین نے اظہارات دیے تھے مین وکیل اور بیرسٹر مین فرق نہین جانتی ہون۔ س۔ تمنے سوٹر صاحب کے روبرو اور بھی کبھی اظہارات دیے تھے۔ ج۔ ہان صاحب دیے تھے جبکہ مین اسپتال مین تھی۔ مین آپ کے روبرو کبھی جھوٹ نہ بولون گی مین اس اجلاس کو خدا کے برابر جانتا ہون۔ س۔ کیا مسٹر سوٹر صاحب تمھارے پاس اسپتال مین آئے تھے۔ ج۔ مین نے خود سوٹر صاحب کو اسپتال مین بلوا بھیجا تھا اور مین نے اون سے کہا کہ جب مجھ کو آرام ہو جائیگا تو مین کُل اپنے اظہارات دونگی۔ س۔ تمنے کسکو سوٹر صاحب کے بُلانے کو بھیجا تھا۔ ج۔ مین نے ڈاکٹر سورڈ صاحب سے کہا تھا مجھے نھین خبر کہ اونھون نے کسکو بھیجا تھا۔ س۔ کیا وہ اکبر علی تھا یا عبد العلی تھا جسکو تمنے بھیجا تھا۔ ج۔ صاحب مین سپاہیون کے پہرے مین تھی مجھ کو خبر نھین کہ سوٹر صاحب کے بلانے کو کون گیا تھا۔ س۔ اب مجھ کو چند سوالات تم سے اور کرنے باقی ہین تم مہاراج کے پاس اول کے مرتبہ کیونکر گئین۔ ج۔ مین بڑودہ مین پہلے کبھی نھین آئی اور مجھ کو بڑودہ کے حالات نہین معلوم اور رو کر کہنے لگی کہ مین انگلستان پانچ بار ہو آئی ہون اور کانپور اور جیل پور اور شملہ اور نینج اور اور جگھہ پر مدت تک رہی ہون اور عرب بھی ہو آئی ہون سر جنٹ بیلین ٹائن صاحب نے یہ سنکر کہا اسمین شک نہین کہ تمھارے نہونے سے ان مقامون کی رونق مین فرق آگیا ہے اور اگر تم راستی سے ہمارے سوال کا جواب دوگی تو تم پھر ان مقامون مین چلی جا سکتی ہو مگر اب یہ بتاؤ کہ تم پہلے مرتبہ مہاراج کی حویلی مین کیونکر گئین۔ ج۔ سالم اور فیضو مدت سے تقاضا کر رہے تھے کہ مہاراج کے پاس چلو مگر مینے انکار کیا۔ س۔ تم کس واسطے مہاراج کے پاس جانے سے انکار کرتی تھین۔ ج۔ مین نھین جانتی تھی کہ راجہ کے یہان کیونکر جاتے ہین اسی واسطے مین نے انکار کیا تھا تمنے سالم

کو ج - مین نے اکبر علی سے کچھ بھی نہین کہا تھا - س - اچھا ابھی تو تمنے کہا تھا کہ مین نے اکبر علی کو اظہار دیے اور اوسوقت ایک لڑکا اور گاڑیبان موجود تھا - ج - ہان یہ بات سچ ہے - س بہت اچھا کیا تمنے اپنے تئون مرتبہ جانے کا حال اکبر علی سے نہ کہا ہوگا - ج - نہین مین نے کل حال نھین کہا - س - تمنے کسواسطے نہین کہا - ج - مین اوسوقت بہت بیمار تھی آپ ڈاکٹر سیورڈ صاحب سے پوچھ لیجیے - س - تمنے سوٹر صاحب کو کے روز بعد اکبر علی کے دیکھا - ج - دو روز بعد - س - تم اوسوقت کہان تھین - ج - مین اسپتال مین تھی - س - وہان کوئی سپاہی تہا - ج - وہان کوئی نہتا لیکن جب مین بیوی صاحب کی بنگلہ مین آگئی تھی اوسوقت میرے اوپر ایک سپاہی متعین تھا - س - جسوقت سوٹر صاحب آئے اوسوقت اور کون تہا ج - وہان کئی سپاہی تھے اور اکبر علی اور عبد العلی تھے - س - کتنے سپاہی تھے - ج - مجھکو یاد نھین ہے - س - سوٹر صاحب نے تمھارے اظہارات لکھ لیے تھے - ج - لکھ لیے تھے - س - کیا تمنے اپنے کل اظہارات دیے - ج - ہان صاحب دیے - س - کچھ سوٹر صاحب نے زہر دیے جانے کے بارے مین تم سے پوچھا تھا - ج - ہان صاحب پوچھا تھا - س - تمنے اوسکی نسبت کیا جواب دیا - ج - مینے کہا کہ مین کچھ نہین جانتی - س - تمسے سوٹر صاحب نے یہ بھی پوچھا تھا کہ مہاراج نے زہر دینے کے بارے مین تمسے کچھ کہا تھا - ج - ہان پوچھا تھا مگر مینے کچھ جواب نہین دیا س - اب یہ بتاؤ کہ اکبر علی یا عبد العلی نے تم سے کہا تھا کہ مہاراج نے زہر دینے کی نسبت کچھ تمسے کہا ہے جلد بتاؤ - ج - مجھ کو اونھون نے دہمکایا تھا کہ تمسے اگر کہا ہے تو جلد بتاؤ اور مجھسے اقرار کرانا چاہا مگر مجھ کو جو کچھ معلوم تھا وہ بیان کیا - س - سوٹر صاحب کے روبرو اونھون نے تمکو دہمکایا تھا - ج - مجھ کو اونھون نے نھین دہمکایا - س - تمنے ابھی کیون کہا تھا کہ مجھ کو دہمکایا تھا - ج - مین نے نہین کہا -

سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اوسکے پہلے اظہارات کو مترجم صاحب کے اظہارات سے ملایا اور صاحب پریسیڈنٹ کے اظہارات بھی ملائے گئے تو اوسمین پایا گیا کہ اوسنے بیان کیا تھا کہ مجھے دہمکایا تھا -

س - سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر آپ سے پوچھا کہ تمنے کیون کہا تھا کہ اکبر علی اور عبد العلی نے مجھ کو دہمکایا تھا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ - ج - وہ بات جھوٹ ہے مجھے تو کسینے بھی نھین دہمکایا

کہ مجھ کو آیا کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قید کی گئی تھی۔ مترجم صاحب آپ اس سے پوچھیے کہ آیا یہ قید رہی تھی یا نہین۔ مترجم صاحب نے اوس سے پوچھا۔ س۔ کیا تو قید تھی۔ ج۔ ہان مین قید رہی تھی۔ س۔ اکبر علی کے روبرو اپنے اظہارات دینے سے پہلے تم قید رہی تھین۔ ج۔ ہان مین اپنے اظہارات دینے سے پہلے قید ہوئی تھی۔ س۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ آیا تم پہلے اپنے اظہار دینے سے قید ہوئی تھین۔ یا بعد۔ اسکو مفصل بیان کرو۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون اور مجھ کو جب آرام ہو جائیگا تب مین اپنے اظہارات دونگی۔ س۔ یہ ہمارا جواب نہین ہے ہمارے سوال کا جواب دو۔ ج۔ مین اوسی دن قید کی گئی تھی۔ س۔ مترجم صاحب نے آیا سے پوچھا کہ جب تمنے اکبر علی کو اپنے اظہار دیے تو اوس سے پہلے قید ہو گئی تھین یا نہین۔ ج۔ مین نے اکبر علی سے کہا کہ مین بہت بیمار ہون جب مجھ کو آرام ہو جائیگا جب مین تمکو جواب دونگی۔ س۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ یہ میرے سوال کا جواب نہین ہے جب تمنے اکبر علی کے روبرو اپنے اظہار دیے تھے تو تم بیمار نہین مگر یہ بتاؤ کہ پہلے تمکو قید کیا تھا یا اوسکے بعد۔ ج۔ مین قید نہی مین اپنے گھر مین آرام سے سو رہی تھی۔ مسٹر ملول صاحب نے کہا کہ یہ سوال کے جواب کو نہین سمجھی اس سے پھر پوچھو کہ اوس حالت مین کہ جب یہ بیمار تھی قید بھی تھی۔ س۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ صرف مین اس سے یہ پوچھنا چاہتا ہون کہ جب اکبر علی نے تمسے اظہار لیے تھے اوسوقت تم قید نہین یا آزاد۔ ج۔ مین اپنے پلنگ پر سبب بیماری کے بیہوش پڑی تھی مجھ کو خبر نہین۔ س۔ اسکا جواب دو کہ جسوقت اکبر علی نے تمسے اظہارات لیے اوسوقت تم قید نہین یا نہین۔ ج۔ جب اکبر علی میرے پاس آیا تو اوسنے میرے اظہارات لینا چاہے چونکہ مین بہت بیمار تھی مین اوسکو اپنے اظہارات نہ دے سکی۔ مجھسے وہ کہہ گیا کہ تم یہان سے نہ جانا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کہا کہ اوسکے جواب سے عیان ہے کہ وہ قید نہی۔ س۔ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے پھر پوچھا کہ تمنے جب اپنے اظہارات دیے اوسکے بعد تم اپنے گھر مین رہین یا سرکار کی حوالات مین سپرد کی گئین۔ ج۔ مین اپنے مکان مین تھی اور میرے مکان کے باہر پہرہ تھا میرے پاس میرا شوہر نہین رہ سکتا تھا اوسکو دو روز کے بعد مین اسپتال گئی۔ س۔ تمنے اکبر علی سے کہا کہ مین نہایت بیمار ہون۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا۔ س۔ تمنے اپنے اظہارات اکبر علی کو پہلے دیے تھے یا مسٹر صاحب

تمنے اپنے شوہر سے ملاقات کی یا نہین ج مجھ کو اسکی بڑی ممانعت ہے س - کسنے تمکو ممانعت کی ہے - ج - خان بہادر نے - س - کل سے کوئی پولیس والا بھی تمھارے پاس آیا ہے - ج - نہین کوئی نہین مین سچ کہتی ہون کہ مجھسے اور کسی سے یا تین نہین ہوئین - س - تمنے کل یہ بات جو کہی تھی کہ مین نے قاضی اور کریم سے سُنا تھا کہ مہاراج چاہتے ہین کہ فیر صاحب کو زہر دیا جاوے یہ بات سچ ہے - ج - ہان یہ بات سچ ہے اور جو کچھ مینے کہا ہے اوسکو نہ بدلون گی - س - یہ بات سچ ہے کہ جب مہاراج سے تمسے تیسری ملاقات ہوئی تھی تو مہاراج نے تمسے کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو تمھارے ہاتھ سے زہر دیا جاے - ج - نہین صاحب مجھ سے نہین کہا صحیح حال مین نے پہلے ہی آپ سے گذارش کیا - س - تمنے جو مہاراج کے سوال کے جواب مین غصہ سے انکار کیا تھا تو وہ غصہ اور انکار کس سبب سے تھا - ج - مین نے فقط یہ کہا تھا کہ تم صاحب کے ساتھ کسطرح کی بدسلوکی نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگی - س - تمنے جو بدسلوکی کی لفظ کہی اوس سے کیا مطلب تھا - ج - میرا مطلب اوسی سے وہ تھا جو مہاراج نے مجھسے کہا تھا - س - کسیکو تمنے اپنے اظہارات پہلے بھی دیے ہین - ج - ہان مین نے سوٹر صاحب اور خان بہادر کے سامنے اپنے اظہارات دیے تھے - س - تمنے کب اپنے اظہارات اون کے روبرو دیے تھے - ج - جب سوٹر صاحب بمبئی سے آئے تھے - س - تمکو یاد ہے کہ تمہارے اظہارات سوٹر صاحب کے روبرو لکھ لیے گئے تھے - ج - پہلی مرتبہ میرے اظہارات نہین لکھے گئے تھے - س - پہلی مرتبہ جب تمھارے اظہار لیے گئے اور قلمبند نہین ہوے اوسوقت کون کون لوگ تھے - ج - خان بہادر اور گاڑیبان اور ایک لڑکا - س - خان بہادر مین سے کون تھا کیا اکبر علی تھا - ج - مین تو صرف خان بہادر کو جانتی ہون مین اوسکے نام سے آگاہ نہین ہون - س - کیا وہ باپ تھا یا بیٹا تھا - ج - مین اس بات کو نہین جانتی - س - مین تو خان بہادر کو خورجیٹ صاحب کے وقت سے جانتی ہون مین نے اوسکو بمبئی مین دیکھا ہے - اکبر علی واسطے شناخت کے اجلاس مین بُلائے گئے اوسنے فوراً اونکو پہچان لیا سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اکبر علی سے کہا کہ آپ اس گرم کچہری مین زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اس بات کو سنکر اجلاس مین قہقہہ ہوا - س - تم کے روز تک سوٹر صاحب کو اپنے اظہارات دیا کیے - ج - دو روز تک (سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اجلاس کی طرف مخاطب ہوکر کہا

اسکے بعد ایک ایماندار گاڑی بان گواہی کے لیے آیا اونسے صاف صاف جس طرح اسکی گاڑی کرایہ کی گئی تھی اور جس طرح امینہ مہاراج کے یہان گئی تھی سب بیان کیا بعد اس کے اپنی مخلصی کی درخواست کی سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے گاڑیبان سے پوچھا کہ تمکو سرکار نے کیون قید کیا تھا اونسے جواب دیا اس لیے مجھے قید کیا تھا تاکہ مین اس کیفیت کو کسی سے بیان نہ کرون چونکہ میرے اظہارات سرکار کے زور گذر گئے اب مجھ کو گھر جانے کی اجازت ملے ایک نہایت ہنسنی کی بات اسکے اظہار مین ہوئی نیے جب سرجنٹ بیلین ٹائن صاحب نے پوچھا کہ تمھارے گھر مین کون ہے اور تمھاری شادی ہوئی یا نہین پہلے تو اونسے جواب دیا کہ میری شادی نہین ہوئی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد یاد کرکے کہا کہ میری شادی ہوگئی ہے شیخ کریم کا اظہار اس طرح پر ہوا کہ مین آیا کے ساتھ ایک مرتبہ مہاراج کے یہان گیا تھا مگر مجھ کو یاد نہین کہ مہاراج نے آیا سے کیا کہا۔

ان دو ورد زمین چار گواہون کے پورے اظہارات لیے گئے ایک گواہی تو نہایت اس مقدمے کو واسطے مفید ہے اور باقی تین گواہون کے اظہارات آپسمین مختلف ہین اور ایک دوسرے کی تردید کرتا ہے یہ بات امالی کمیشن کے بخوبی ذہن نشین ہوگئی کہ آیا ضرور مہاراج کے پاس گئی مگر ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ آیا امینہ کو مہاراج نے فیر صاحب کے زہر دینے کے صلاح اور مشورے کو واسطے بلایا تھا یا میم صاحبہ کے متفق کرنے کے واسطے گیکواڑ آج کے روز زیادہ متردد معلوم ہوتے تھے آیا سے بیلین ٹائن صاحب نے پھر سوالات جریح کرنا شروع کیے۔ س۔ تمکو یاد ہے کہ کس روز فیر صاحب کو زہر دیا گیا تھا۔ ج۔ مجھ کو یاد نہین۔ س۔ تمکو اوس دن کی کیفیت معلوم ہے ج۔ مجھ کو نہین معلوم۔ س۔ جس دن اونکو زہر دیا گیا تھا تمنے اوسی روز خبر پائی تھی یا نہین۔ ج۔ نہین مجھ کو چند روز کے بعد معلوم ہوا تھا۔ س۔ تم اوسوقت کہان تھین جسوقت تمکو خبر ملی تھی ج۔ مین رزیڈنسی مین تھی۔ س۔ تو تمکو ضرور یاد ہونا چاہیے ج۔ نہین صاحب مین اس کیفیت سے واقف نہین ہون اور مجھ کو اوس دن خبر نہین ملی تھی۔ س۔ جب تمکو خبر ملی تھی تو تمنے کسی اور سے بھی بیان کیا تھا ج۔ مینے کسی سے بیان نہین کیا۔ س۔ تمکو معلوم ہے کہ تمھارے شوہر کے اظہارات کرنیل فیر صاحب نے لیے تھے ج۔ ہان مجھ کو معلوم ہے۔ س۔ تمکو یہ یاد ہے کہ تمنے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے ج۔ مجھ کو یاد نہین۔ س۔ اچھا کل جسوقت سے تمھارے اظہارات لیے گئے ہین

کر رکھا ہے اونکے بشرے سے ذہانت اور عقلمندی اور ہوشیاری پائی جاتی ہے آنکھو پر چشمہ طلائی لگائے ہوے تھے اونکی متانت مزاج اور وقار دانش سے معلوم ہوتا تھا کہ اونکا تشریف لانا اس مقدمے کے لیے نہایت نافع ہوگا آج پہلی گواہ امینہ تھی قبل دیکھنے اسکی صورت کے جب مینے اسکا پیارا نام سنا تو مین سمجھا کہ کوئی پرستان کی پری یا جنت کی حور ہوگی مگر افسوس امینہ اگرچہ تیری انکھین سیاہ ہین مگر اوسکی سیاہی ایسی بدنما ہے کہ زاغ شب کی سیاہی کو بھی اوس سے کچھ نسبت نہین ہے امینہ سن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقہ پیتی ہے کیونکہ بوقت اظہار اسنے یہ بیان کیا کہ میری قوت ادراک کو نہایت ضعف ہے یہ پانچ مرتبہ انگلستان گئی ہے اس کے پاس بہت سے سرٹیفکیٹ ہین

اجلاس روز دوم

۲۴- فروری ۱۸۷۳ء مقام بڑودہ- آج وقت مقررہ پر سب ممبران کمیشن موجود ہوے پہلے دن سے زیادہ آج آدمیون کی کثرت تھی اور آفتاب کی تمازت سے دن بھر گرمی بہت رہی گیارہ بجے سر لویس پیلی صاحب کے ہمراہ گیکواڑ آئے مہاراجہ سیندھیا سفید کپڑے پہنے ہوے تھے اور زرد پگڑی مرہٹی سر پر بندھی باقی اور ممبران کمیشن مثل روز اول کے کپڑے پہنے ہوے تھے- سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب بدستور آیا سے سوالات جرح کرتے رہے خاص اظہارات جو امینہ سے لیے گئے وہ یہہ تھے کہ آیا خان بہادر اکبر علی یا اونکی لڑکی عبدالعلی نے امینہ کو دھمکا کر اوس سے اظہارات لیے ہین آج آیا کے اظہارات مین ہنسی اور مذاق ہوتا رہا جب سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے آیا سے پوچھا کہ تمکو گیکواڑ کے پاس جانے سے کیون انکار تھا تو مسماۃ امینہ نے اجلاس کے روبرو اپنے جغرافیہ کے علم کو ظاہر کیا اوسنے کہا کہ مین بڑودہ کو نہین جانتی یہ کہکر زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ مینے کانپور- نیمچ- جیل پور- اور شملہ اور انگلستان کو دیکھا ہے اور ان مقامون مین بہت دن رہی ہون یہان تک کہ وہ عرب تک پھوپھی گئی تھی- سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب اوسکو ٹھہرا کر پھر بڑودے مین لے آئے امینہ نے کہا کہ مین سفر کے حق مین سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب سے کچھ کم نہین ہون جب اکبر علی کی نسبت اوس سے پوچھا گیا تو بولی کہ مین اکبر علی کو مدت سے جانتی ہون بعد اس کے فیضو گواہی کی جگہہ پر آیا اسکی ڈاڑھی نہایت خوبصورت اور سیاہ تھی اور سب گواہون مین یہی گواہ بہت خوبصورت تھا اسنے کہا کہ مین ایک مرتبہ آیا کے ساتھہ گیکواڑ کے یہان گیا تھا میرے سامنے مہاراج نے کچھ ذکر جادو کا نہین کیا

کچھ کہا تھا ج - ہان مین نے کہا تھا کہ مہاراج کرنیل فیر صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین - س
تمنے یہ کب کہا تھا - ج - مجھکو نہین معلوم - س - اچھا خیال کرکے یاد کرو کہ کب کہا تھا - ج - مینے اپنے
شوہر سے زہر دینے کے بارہ مین کبھی نہین کہا تھا - س - اچھا خیال کرو کہ کبھی تمنے کہا تھا یا نہین
ج - مجھکو بالکل یاد نہین پڑتا کہ مین نے زہر کے بارے مین کچھ کہا تھا یا نہین - س - اچھا تمکو کیا
یاد پڑتا ہے - ج - اتنا مین نے اپنے شوہر سے بیان کیا تھا کہ مجھسے مہاراج نے فقط اس قدر کہا ہے
کہ صاحب کو کوئی ایسی چیز دینا چاہیے جس سے اونکا دل پھر جاے - س - یہ تمنے کب کہا تھا - ج - جسوقت
مین تیسری مرتبہ مہاراج کے یہان گئی تھی اوسکے ایک روز بعد مین نے کہا تھا -

اب ساڑھے چار بجے کا وقت ہوگیا تھا سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے مخاطب ہوکر اہالی کمیشن سے
کہا کہ اجلاس کا برخاست ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر سوالات جرح آیا ہے مین اور زیادہ کرون گا تو
شام ہوجاگی پس صاحب پریسیڈنٹ نے اجلاس کو برخاست کیا -

اہالی کچہری کے جلسہ اور گفتگو کا بیان ٹائمس آف انڈیا کے خاص کارسپانڈنٹ کی تحریر سے نقل ہوا +

اس مکان مین جہان اجلاس کمیشن کا شروع ہوا پہلے صاحب کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کی کچہری تھی مگر
واسطے کمیشن کے کچھ کمرے جدید بنا لیے گئے ہین مکان کچہری کا شرقاً لمبا اور پچیس فٹ چوڑا ہے
اور مشرق کی جانب ایک اونچا چبوترہ بنا ہے جہان ممبران کمیشن کے بیٹھنے کی جگہ مقرر ہے ساڑھے دس
بجے سلامی کی توپین سر ہوئین اوس سے معلوم ہوا کہ اب ممبران کمیشن واسطے اجلاس کے
آنے والے ہین - پہلے مہاراجہ سیندھیا وہان آئے - تھوڑی دیر
کے بعد سر لویس پیلی صاحب اور ملھر راؤ ایک ہی گاڑی پر سوار ہوکر آئے اور جو خاص جگہ گمبوارڈ
کیواسطے پہلے سے مقرر ہوئی تھی وہان بیٹھے - سر رچرڈ کوچ صاحب کی کرسی بیچ مین تھی داہنی طرف
مہاراجہ سیندھیا اور بائین طرف مہاراجہ جے پور تھے مہاراجہ سیندھیا نفیس پوشاک پہنے ہوے تھے
مہاراجہ جے پور اپنے ملک کی خوش انتظامی مین مشہور ہین انھون نے حقیقت مین انتظام معقول

کھا

اور راوجی نے زہر کے بارے مین کب کہا تھا ج۔ وہ مہاراج کے بڑے رفیق ہین س۔ مین یہہ پوچھتا ہون کہ اون دونون نے تم سے کب کہا تھا۔ ج۔ پیدرو اور راوجی نے مجھ سے کچھ نہین کہا تھا وہ دو شخص اور ہین جنہون نے مجھ سے کہا تھا۔ س۔ تمنے ابھی ہمسے کہا تھا کہ پیڈرو اور راوجی نے ہمسے کہا ج۔ مین نے سوچ سمجھ کے نہین کہا تھا س۔ کیا تم اسوقت بدحواس ہو۔ ج۔ مین اچھی ہون مگر میرے ہاتھ پاؤن گرے جاتے ہین۔ س۔ اچھا اگر پیڈرو راوجی نے تمسے نہین کہا تو پھر اون دو شخصون کا نام بتاؤ۔ ج۔ اون دو شخصون کا نام کریم اور قاضی ہے۔ س۔ اونھون نے تمسے کب کہا تھا۔ ج۔ جب مین مہاراج کے یہان تیسری مرتبہ گئی تھی اوس سے ایک مہینہ پیشتر اونھون نے مجھ سے فقط اس قدر بیان کیا تھا کہ مہاراج کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین۔ س۔ تم فقط اسقدر کلام سے کہ کسی صاحب کو زہر دینا چاہتے ہین فیر صاحب کے نام کی تخصیص کو نکر سمجھ گئین۔ ج۔ مین ایک قرینے سے سمجھی کہ مہاراج کو سوائے کرنیل فیر صاحب کے اور کسی سے مطلب نہین ہے۔ س۔ پھر تمنے صاحب سے کیون نہ کہا کہ مہاراج آپ کو زہر دینا چاہتے ہین۔ ج۔ یہ بات قیاسی تھی کس اعتبار پر مین صاحب سے بیان کرتی۔ س۔ مجھ کو جواب دو کہ تمنے صاحب سے کہا یا نہین۔ ج۔ نہین کہا۔ س۔ کیا تمکو یہ خیال نہوا کہ اپنے آقا کی جان کو اس قدر اطلاع کر دینے سے گو کہ وہ خیالی ہو بچا لین۔ ج۔ مجھ کو یہ خیال نہین تھا کہ کوئی نوکرون مین سے زہر دیگا ورنہ مین ضرور اطلاع کر دیتی۔ س۔ کیا تمکو مطلق اسکا خیال نتھا کہ فیر صاحب کے نوکر صاحب کو زہر دین گے۔ ج۔ ہان مین قسم کھا کے کہتی ہون کہ مجھ کو اسکا خیال نتھا۔ س۔ تمنے پیدرو اور راوجی کا جو نام لیا تھا وہ کسواسطے لیا تھا۔ ج۔ مینے اسوجہ سے اونکا نام لیا تھا کہ وہ مہاراج کے بڑے رفیق اور محرم راز ہین مگر مجھ کو یہ یقین نہین تھا کہ پیڈرو اور راوجی صاحب کو زہر دینگے۔ س۔ تمکو کیون یقین نتھا۔ ج۔ مین نے آج تک نہین سنا تھا کہ کسی نوکر نے اپنے آقا کو سرکاری عملداری مین زہر دیا ہو۔ س۔ پھر تمکو کس بات کا خوف ہوا۔ ج۔ مجھ کو اوس بات کے سننے سے خوف ہوا۔ س۔ جب تم اس بات کو غلط سمجھتی تھین تو پھر تمکو خوف کیون ہوا۔ ج۔ مین اسواسطے ڈری تھی کہ کہین مہاراج مجھ کو ہلاک نہ کروا ڈالین س۔ اگر تمکو اپنے مارے جانیکا خوف تھا تو تمنے پھر فیر صاحب سے کسواسطے اطلاع نہین کی۔ ج۔ مین نے اس لیے اطلاع نہین کی کہ مجھ کو یقین تھا کہ کوئی نگلیہ صاحب کو نہین مار سکے گا۔ س۔ تمنے اپنے شوہر سے زہر دینے کی نسبت

صاحب مین نے کہہ دیا تھا س۔ تمنے کل کیفیت ان پچاس روپیون کی بیان کردی تھی ج۔
نہایت رو کر جواب دیا اور ایک موٹھہ کاغذون کا نکالا کہ یہ میرے سرٹفکیٹ ہین صاحب مین جھوٹ
نہین بولتی ہون مین پانچ مرتبہ انگلستان ہو آئی ہون (اس بات کو سنکر تمام اجلاس ہنسنے لگا)
س۔ وہ جو سو روپیے پہلے تمکو مہاراج سے وصول ہوے تھے اوسکا بھی حال تمنے اپنے شوہر سے بیان
کیا تھا۔ ج۔ ہان مین نے کہا تھا کہ کریم کو اور مجھکو دو سو روپیون مین سے آدہا آدہا ملا ہے اور یہ بھی
کہا تھا کہ یہ روپیہ مہاراج نے اپنی شادی کے انعام مین مجھکو دیا ہے س۔ ہمکو معلوم ہوا کہ تمنے اپنے
شوہر سے یہ نہین کہا کہ مہاراج نے یہ روپیہ واسطے زہر دینے فیر صاحب کے بطور سازش کے ترغیباً
دیا ہے ج۔ زہر دینے کا تو مہاراج نے مجھسے کچھہ ذکر نہین کیا تھا س۔ تمسے مہاراج نے اشارے
مین کہا تو تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دو ج۔ مجھسے تو کوئی ایسی بات نہین کہی س جب تم مسیر بیکر
گئی تھین تو تم سے کچھہ اسکے بارے مین کہا تو تھا۔ ج۔ یہ مجھسے نہین کہا تھا کہ زہر دو مگر اون کے
کہنے سے کیقدر شک ہوا تھا س تمنے اپنے شوہر سے صاف صاف کیون نہ کہا کہ مہاراج ہم سے
یہ کہتے تھے ج۔ مجھہ کو ایک بازاری افواہ معلوم ہوئی اس باعث سے یہ بات مین نے ظاہر نہ کی۔
س۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ مہاراج کے کہنے سے تم کیا سمجھی تھین ج۔ مین کچھہ زہر کی نسبت نہین سمجھی تھی۔
س۔ اچھا مہاراج اور سالم کی طرز گفتگو سے تمکو زہر دینے کا خیال گذرا تھا۔ ج۔ ہان مجھہ کو کسیقدر
گمان ہوا تھا اور مین اسیواسطے نہایت خائف اور ہراسان ہوئی تھی س۔ اچھا جب تم نہایت خائف
ہوئی تھین تو پھر کسواسطے اپنے شوہر سے تمنے اطلاع نہین کی۔ ج۔ مینے صرف اتنا ہی اپنے شوہر سے
کہا تھا کہ صاحب کے دل پھیرنے کیواسطے مہاراج کچھہ دینا چاہتے ہین بابت زہر دینے کے مینے کچھہ
بیان نہین کیا س۔ تمکو یقین تھا کہ صرف مہاراج کرنیل فیر صاحب کے دل کو پھیرنا چاہتے تھے یا اونکا
مطلب زہر دینے سے بھی تھا ج۔ مین اونکا مطلب زہر دینے سے سمجھی تھی کیونکہ مین نے پیڈرو اور
راؤجی حوالدار کو باتین کرتے سنا تھا س۔ کیا تمکو پیدرو اور راؤجی کے کہنے سے معلوم ہوا تھا
کہ مہاراج زہر دیا چاہتے ہین یا تمکو مہاراج اور سالم کے خود طرز کلام سے ثابت ہوا تھا۔ ج۔ مجھین
مجھہ کو فقط پیڈرو اور راؤجی کے کلام سے معلوم ہوا تھا س۔ اگر یہہ دونون تمسے کچھہ بات نہ کہتے
تو تمکو کیا گمان ہوتا۔ ج اگر یہ دونون نہ کہتے تو مجھہ کو زہر کی نسبت کچھہ گمان نہوتا س تمسے اور پیڈرو

کھایا ہے اسواسطے مین راست راست بیان کرتی ہون مین کچھ بھی نہ چھپاؤنگی اس مرتبہ مہاراج نے مجھسے پہلے یہ پوچھا کہ بیوی صاحب کی میمصاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے جواب دیا کہ جب ہماری بڑی میمصاحبہ یہان آوین گی تب ہم آپ کی سفارش کرینگے اور بیوی صاحب کی میمصاحبہ آپ کیواسطے کچھ نہین کرسکتی ہین بعد اسکے سالم نے کہا کہ صاحب کے اوپر جادو اثر کرسکتا ہے یا نہین بینے مہاراج اور سالم دونون سے کہا کہ جادو کا نام نہ لو صاحب لوگون پر جادو اثر نکریگا اگر تم کچھ اونکے اوپر کروگی تو بہتر نہوگا مجھکو جادو کا نام سنکر بہت خوف ہوا اور مین مہاراج سے رخصت ہوکر چلنے لگی مگر سالم نے مجھکو بٹھالیا اور کہنے لگا کہ ایسی جلدی نہ کرو ذرا ہماری بات سنو تمکو عمر بھر کی روٹیان مہاراج کے یہان سے ہوجائین گی اور مہاراج تمکو نہال کردینگے مہاراج کے دل کی حسرت کو پورا کرو اور مہاراج تمھارے شوہر کو بھی نوکری دین گے یہ سنکر مینے جواب دیا کہ ابتک مین بھوکی نہین مرتی تھی مین نے انگریزی نوکری کی ہے مجھکو کچھ مہاراج کی نوکری کی خواہش نہین ہے مین وہان سے چلی اور چلتے وقت کہا کہ تم کسی کے کھنے سے صاحب پر کچھ مت کرنا اگر صاحب پر کچھ نقصان پہونچے گا تو تمھارے حق مین برا ہوگا یہ سنکر مہاراج خشمگین ہوئے اور سالم سے کہا کہ آیا کو یہان سے لیجاؤ بعد اسکے سالم نے تھوڑی دیر کے بعد پچاس روپیے مجھکو دیے جو کچھ واقعہ گذرا تھا مینے تمام وکمال اپنے شوہر کو کہ وہ مجھسے بہت دور تھا خط کے ذریعے سے اطلاع دی اور اوسکو اپنے پاس بلوالیا اور جو خطوط مینے اپنے شوہر کو لکھے تھے وہ سب عبدالرحمن سے لکھوائے تھے۔

س۔ مسٹر الوزارلی صاحب نے آپسے پوچھا کہ تمنے سوٹر صاحب کے سامنے اظہار دیے تھے یا نہین۔

ج۔ ہان مینے سب اظہار دیے تھے لیکن مین بیمار تھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب اسبات کو بخوبی جانتے ہین اور اونھون نے میرا معالجہ کیا تھا۔

سر جنٹ ہیلن ٹائن صاحب کے سوالات جرح

س۔ تمنے پچاس روپیے کیا کیے ج۔ مین نے رمضان کے مہینے مین فقیرون کو کھانا کھلایا تھا۔

س۔ کیا اوسوقت تم اور تمھارے شوہر ایک ہی مکان مین رہتے تھے ج۔ ہان صاحب ایک ہی مکان مین رہتے تھے س۔ کیا اوسکو اس تمھارے پچاس روپیہ کا حال معلوم ہوگیا تھا ج ہان

کہین تو تم ہمکو سالم اور بشونت راو کے ذریعے سے خبر دیتا مجھسے اور مہاراج سے صرف اسیقدر بات چین اول مرتبہ ہوئین بعد اس کے فیضو نے اپنی لڑکی کیواسطے جو مہاراج کا نوکر تہا ترقی کی سفارش کی مگر مجھ کو یاد نہین کہ مہاراج نے فیضو کو اسکا کیا جواب دیا بعد اسکے مین اپنے گھر چلی آئی دوسری دفعہ تب مین مہاراج کے پاس گئی تھی جب مہاراج نوساری سے آئے تھے۔

اسکوبل صاحب نے کہا کہ ہماری اور سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب کی راے ہے کہ ہم ۲- اپریل سے لیکر ۱۶ مئی ۱۸۷۵ع تک کے حالات کا جب مہاراج نوساری مین تھے اظہار لین اور سوای اسکے اور اظہارات لینے مین ہمارا وقت ضایع ہوگا۔

امینہ بیان کرتی ہے کہ ماہ جون مین مہاراج نوساری سے واپس آئے تب مین پھر مہاراج کی حویلی مین گئی کیونکہ سالم اور کریم نے مجھسے وہان کے جانے کے واسطے بار بار کہا تھا اور کریم بھی میرے ہمراہ گیا اوسوقت مینہ برس رہا تھا راہ مین مجھ کو سالم ملا اور ہم تینون اوسی مکان مین جہان پہلے گئی تھی گئی سالم نے بدستور میرے آنے کی مہاراج کو اطلاع کی مہاراج اوسی چوکی پر آکر بیٹھ گئے جسپر پہلے روز بیٹھے تھے مین اور کریم مہاراج کے سامنے فرش پر بیٹھے مہاراج نے مجھسے پوچھا کہ بیوی صاحب کی ہمصاحبہ تو میری نسبت کچھ نہین کہتی تھین مین نے اور کریم نے جواب دیا کہ ہمسے کچھ نہین کہتی تھین مسٹر بیوی صاحب کو کچھ اختیار نہین ہے نہ اونکی ہمصاحبہ تمھارے حق مین کچھ کہہ سکتی ہین یہ کہہ کر مین نے مہاراج کو سلام کیا اور وہان سے رخصت ہوئی بعد تھوڑی دیر کے سالم نے آکر مجھسے کہا کہ بشونت راو کے گھر جاکر دوسو روپیے لے آ چنانچہ وہ روپے مین لے آئی اور سمین سے سو روپیہ مین نے لیے اور سو روپیہ کریم کو دیے۔

ٹفن کہانے کے واسطے اجلاس برخاست ہوا۔

بعد ٹفن کہانے کے پھر اجلاس شروع ہوا ملہر راؤ گیکواڑ بعد ٹفن کے اجلاس مین موجود تھے۔

امینہ بدستور اپنا اظہار بیان کرتی ہے کہ تیسری مرتبہ ماہ رمضان مین مہاراج کی حویلی مین گئی اس مرتبہ میرے ہمراہ ایک لڑکا چھوٹو نامی تہا مین بدستور گاڑی مین سوار ہوکر مہاراج کی حویلی مین پہونچی سالم کو مینے مہاراج کی حویلی کے دروازے پر پایا سالم نے بدستور جاکر مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کی مہاراج اوسی مکان مین جہان دو مرتبہ سابق مجھسے ملے تھے تشریف لائے چونکہ مین نے سرکار انگریزی کا نمک

کہ جس زبان مین جو شخص اظہار دیگا اوسکا ویسا ہی بندوبست کیا جائیگا اس بات کو صاحب پریسیڈنٹ نے منظور کیا۔

مسماۃ امینہ آیا کا اظہار

مسٹر انورارٹی صاحب نے آیا کا اظہار لیا اور فلن صاحب اسکا ترجمہ کرتے جاتے تھے۔

آیا نے کہا کہ میرا نام امینہ ہے مجھہ کو وہ وقت یاد ہے جب مقام بڑودہ مین اول کمیشن مقرر ہوئی تھی مین اوسوقت کرنیل فیر صاحب کی میمصاحبہ کی نوکر تھی اور جبتک وہ انگلستان نہین گئی تہین مین اونھین کے پاس رہتی تھی بعد اون کے انگلستان جانے کے مین اونکی بیٹی یعنے بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر رہی مین گیکوار کو بخوبی جانتی ہون اور اون کے محل مین تین مرتبہ گئی تھی۔ اول مرتبہ جب مین فیر صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی گئی تھی اور دوسرا مرتبہ جب مین بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی تب گئی تھی مین اون کے پاس پرانے محل مین گئی تھی خاص وقت تو مجھے یاد نہین ہے مگر یہ جانتی ہون کہ رات تھی پہلی مرتبہ میرے ہمراہ فضو گیا تھا رزیڈنسی کے احاطے مین جو کنوان ہے وہان تک مین اور وہ پیدل گئی اور وہان سے ایک گاڑی مین سوار ہوے بعد طے مسافت کے ایک عالیشان مکان کے دروازے کے قریب ہماری گاڑی ٹھہری اور سالم ہمارے پاس آیا سالم اور ہم اور فیضو تینون حویلی کے اندر زینہ پر چڑہ کے ایک مکان خاص مین جہان مہاراج بیٹھے تھے گئے۔

س مسٹر ملول صاحب نے پوچھا کہ وہ کس قسم کا مکان بنا ہوا تھا اور اوسمین کے دروازے تھے۔

ج مجھہ کو یاد نہین ہے س مسٹر انورارٹی صاحب نے پوچھا کیا وہ مکان زینہ سے ملا ہوا تھا یا تمکو زینہ پر چڑہ کے کچھہ دور جانا پڑا تھا مگر مسٹر سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے آیا کو اسکے جواب دینے سے منع کیا کیونکہ یہ سوال محض فضول تھا س مسٹر انورارٹی صاحب نے پھر پوچھا کہ تم زینے سے اوپر چڑہ کے کہان گئین ج مین ایک کمرے مین گئی اور سالم مہاراج کو میرے آنے کی اطلاع کرنے گیا تھوڑی دیر کے بعد سالم اور مہاراج دونون وہان آئے مہاراج آکر ایک چوکی پر بیٹھہ گئے اور مین اور فیضو فرش پر بیٹھے اور سالم کھڑا رہا مہاراج نے مجھسے پوچھا کہ کچھہ میمصاحبہ تو ہماری نسبت نہین کہتی تہین مین نے کہا مجھسے آپ کی نسبت کوئی بات نہین کہی مہاراج نے کہا کہ اگر میمصاحبہ کچھہ ہماری نسبت

کیواسطے خرید کیے تھے ۔
اب مین وہ حال بیان کرتا ہون جس سے گیکوار کے اوپر خاص مقدمہ ثابت ہوتا ہے مہاراجہ گیکواڑ
ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو رزیڈنسی مین جایا کرتے تھے ۹ نومبر دوشنبہ
کو بھی مہاراج حسب دستور کرنیل فیر صاحب کی ملاقات کو گئے اگرچہ کرنیل فیر صاحب کی طبیعت اوسدن
بسبب زہر آلود شربت پینے کے کسیقدر ناساز تھی مگر مہاراج سے ملاقات کی اور کہا کہ آج طبیعت
میری ناساز ہے مہاراج نے کہا کہ میری طبیعت بھی کچھ ناساز ہے اور آج کل تمام شہر کو بھی بیماری
ہے یہ سنکر کرنیل فیر صاحب خاموش ہو رہے اگر دامودر پنتھ کا بیان صحیح ہے تو یہ بات گیکواڑ کو
معلوم ہوگئی تھی کہ کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا ہے کیونکہ اونہون نے واپس آتے وقت راستہ
مین یہ کہا تھا کہ کرنیل فیر صاحب کو آج زہر دیا گیا ہے اہالی کمیشن کو یہ بھی بات معلوم ہوگی کہ ایسی
باتین پوشیدہ نہین رہ سکتی ہین پس تمام شہر مین اوسی دن اسبات کی افواہ اوڑگئی کہ کسی شخص نے
کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا ہے جب گیکوار پنجشنبہ کے روز تانے توان کے ہمراہ مسٹر دادا بھائی نوروجی
بھی تھے اونہون نے کہا کہ ہمنے ایسی افواہ شہر مین سنی ہے کہ آپ کو کسی شخص نے زہر دیا ہے تھوڑی
دیر کے بعد مہاراج نے ایک یادداشت کرنیل فیر صاحب کو اس مضمون کی لکھ بھیجی کہ ہمنے سنا ہے
کہ آپ کو کسی بدمعاش نے زہر دیا ہے اگر آپ فرمائیے تو ہم اوسکی تحقیقات کرین اب یہ بات بڑے
تعجب کی ہے کہ اگر گیکواڑ کو کچھ بناوٹ تھی تو اتنے روز بعد یہ یادداشت کیون بھیجی اونکو چاہیے تھا
کہ جس روز زہر دیا گیا تھا یا جس دن اونہون نے سنا تھا اوسی روز یادداشت بھیجتے ۔
مین نے کل کیفیت اس مقدمہ کی اہالی کمیشن کے روبرو بیان کی تا آپ سب لوگ اسپر غور فرماوین
جب آپ سب صاحب گواہون کے اظہارات سماعت کرلین گے اور سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب بھی
اپنے سوالات کرلین گے تب مین اپنی راے اس مقدمہ مین دون گا اور اسوقت جن امور
مین بحث کی ضرورت ہوگی بحث بھی کرلیجائیگی مجھکو اور کچھ کہنا باقی نہین ہے اب آپ شوق سے گواہونکو بلوائیے ۔
قبل اسکے کہ وکیل سرکار اپنی تقریر کھکر بیٹھین اونھون نے یہ بھی کہا کہ
یہان چند گواہ ایسے ہین کہ جو انگریزی اور ہندوستانی کو مطلق نہین جانتے ہین پس اون کے
اظہارات لینے کیواسطے ایک کافی بندوبست کرنا ضرور ہے سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے جوابدیا

آپ کو ڈاکٹر سیورڈ صاحب کی کتاب کا حوالہ دیتا ہون وہ تحریر کرتے ہین کہ ہندوستانی آدمی ہیرے کے چورے کو زہر جانتے ہین دامودر پنتھ کی گواہی قابل لحاظ ہے کیونکہ یہ مہاراجہ گیکواڑ کا پریوٹ سکرٹری تھا اسکی تحویل مین خانگی حساب گیکواڑ کے تھے دامودر پنتھ نے بحکم ملہر راؤ دو تولہ سنکھیا پہلے فوجداری کے دفتر سے منگائی اور یہ تحریر کیا کہ گھوڑے کے علاج کے واسطے اس قدر سنکھیا کی ضرورت ہے وہان سے سنکھیا نہ ملی لیکن ایک بوہرہ کے یہان سے سنکھیا دستیاب ہوئی دامودر پنتھ اپنے اظہار مین اقرار کرتا ہے کہ مین نے ہیرے کا چورا ہیم چند فتح چند کی دکان سے پایا تھا مہاراج نے بشونت راؤ کو دیدیا معلوم ہوتا ہے کہ زہر کی پوڑیہ مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ضرور ملا تھا مہاراج نے وہ پوڑیہ پہلے سالم کو دی اور سالم نے راوجی کو دی راوجی نے چھٹی اور ساتوین نومبر کو یہ پوڑیا کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ملائی تھی مگر کرنیل فیر صاحب کو کچھ اثر نہوا مہاراج نے اس بات کو دریافت کرکے ۹ تاریخ کو ایک پڑیہ دی اور اوسی پوڑیا کا سفوف اوس برتن کی تہ مین جم رہا تھا راوجی کا پرنالہ جو دیکھا گیا تو اور کئی پوڑیان سنکھیا کی برآمد ہوئین جو کچھ مین بیان کر رہا ہون اسکی تصدیق دامودر پنتھ اور راوجی کے اظہار پر موقوف ہے گو ان کے اظہارات علحدہ لیے گئے ہین تاہم متفق البیان ہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب باتین صحیح ہین دامودر پنتھ اور راوجی نے بعد اپنے قصور کی معافی کا اقرار لینے کے اپنا اظہار دیا ہے مسمی نرسو کا اظہار بغیر قصور معاف کرنے کے لیا گیا ہے اوسکے بیان سے بالکل راست گفتاری معلوم ہوتی ہے یہ رزیڈنسی مین بہت دنون سے نوکر تھا چونکہ اس سے کاربد سرزد ہوا تھا لہذا اسنے کنوئین مین گر کر خودکشی کا ارادہ اسوجہ سے کیا تھا کہ اگر اعلی کمیشن اسباب مین غور فرمائین گے تو اونکو بخوبی معلوم ہوگا کہ اس شخص نے ضرور زہر دینے کی کوشش کی دامودر پنتھ کی گواہی کی تصدیق گیکواڑ کے کاغذات سے ہوتی ہے کیونکہ اون کاغذات مین اکثر خرچ ایسے لکھے ہوے ہین جو گیکواڑ کی رزیڈنسی کے نوکرون کو روپیہ دیا تھا مہاراجہ کے خانگی حساب مین اونسے تحریر کیا ہے کہ تین ہزار روپیے کے ہیرے خریدے گئے اور ایک جگہ تحریر ہے کہ اٹھارہ سو روپیہ کا ایک قیل گیکواڑ نے منگوایا پس یہ سب فرضی حساب معلوم ہوتے ہین ہیم چند جوہری کے اظہار بھی آپ کے سامنے لیے جاوین گے اون سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر تغلب اور تصرف دامودر پنتھ کے حساب مین ہے اور کس قدر روپیے کے ہیرے دامودر پنتھ نے ہیم چند سے گیکواڑ

جہان کہ نہانے اور منہ دھونے کا سامان رہتا تھا آتے تھے عبداللہ خدمتگاراونکے آنیسے پہلی
چکوترہ کا شربت تیار کر رکھتا تھا اور فیر صاحب اوسکو ہر روز پیا کرتے تھے ۹ نومبر کو عبداللہ نے
بدستور شربت بناکر رکھا راوجی حوالدار وہان گیا اور کرنیل فیر صاحب کے شربت مین ایک زہر کی
پوڑیا ملادی اس زہر مین سنکھیا اور ہیرے کا چورا ملا ہوا تھا کرنیل فیر صاحب جب آئے تو اونہون
نے دو تین گھونٹ شربت کے پیے چونکہ یہ شربت زہر آلود تھا اس سبب سے بدمزہ معلوم ہوا۔
فیر صاحب سمجھے کہ یہ خراب چکوترے کا شربت بنایا گیا ہے لہذا شربت کو پھینک دیا مگر اون کے
سر مین درد ہونے لگا اور جی متلایا کیا اتفاقاً اوس گلاس پر نظر جو پڑی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کی
گاد اوسکی تہ مین جمی ہوئی ہے انہون نے فی الفور ایک چٹھی ڈاکٹر سیورڈ صاحب کو اپنی نادرستی
طبیعت کا حال لکھکر بھیجی ڈاکٹر سیورڈ صاحب چٹھی کے دیکھتے ہی کرنیل فیر صاحب کے پاس آئے
اور دیکھا کہ سنکھیا اور کوئی اور شے چمکتی ہوئی برتن کے اندر تہ نشین ہے مگر اپنے تجربے پر اونکو
اطمینان نہوا اونہون نے کل کیفیت لکھ کر ڈاکٹر گری صاحب کو بمبئی مین بھیجی اور ایک پوڑیا اور
سفوف کی بھی جو اوس برتن مین تہ نشین ہو گیا تھا بھیجی پس ڈاکٹر گری صاحب اور ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کی راے متفق ہوئی۔ جب دو ڈاکٹرون کی راے متفق ہے تو اسمین شک نہین
ہے کہ کرنیل فیر صاحب کو ضرور سنکھیا دی گئی ہوگی سوائے اس بات کے ایک اور بھی ثبوت
ہے کہ سالم اور ریشونت راو صبح کو رزیڈنسی مین گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے
دریافت حال زہر دیے جانے کے گئے تھے انکو رزیڈنسی مین کوئی خاص کام متعلق نہایہ ضرور
زہر کا حال دریافت کرنے کے واسطے گئے ہون گے جب ان دونون سے اظہار لیے گئے اور پوچھا گیا
کہ تم رزیڈنسی مین کیون گئے تھے تو اونہون نے جواب دیا کہ ہم مہاراجہ کی طرف سے ڈالی لے کر
گئے تھے اگرچہ اسمین شک نہین ہے کہ فیر صاحب کے پاس اوسدن ڈالی پہونچی مگر یہ دونون چھ بجے
سے پہلے گئے تھے اور ڈالی بعد آٹھ بجے کے پہونچی ایک بات اور بھی لائق تحریر کے ہے جب ڈاکٹر
سیورڈ صاحب کے نام فیر صاحب نے چٹھی لکھی تھی تو اسکی اطلاع کیو سالم راو جی حوالدار کے گھر پر
گیا تھا۔ مینے پہلے بیان کیا ہے کہ زہر مین سنکھیا ضرور تھی کیونکہ سنکھیا کو سب زہر جانتے ہین اور
ہیرے کی چورے کی نسبت مین اس قدر کہہ سکتا ہون کہ ہندوستان مین یہ بھی زہر مشہور ہے۔

۱۰

مسٹر اسکوبل صاحب نے بجواب اسکے کہا کہ گو وہ خطوط لائق گواہی کے ہین مگر جبتک کہ اہالی کمیشن اون خطوط کو طلب نہ کرین ہم اون کو پیش نہ کرینگے۔

جب اینہ آیا کے اظہار لیے گئے تھے تو وہ نہایت بیمار تھی اس بات سے اہالی کمیشن کو معلوم ہوا ہوگا کہ اوسکے دل مین اپنے جرم کا بڑا خیال تھا اب مین دو اور نوکرون کا حال بیان کرتا ہون یہ خاص بنج کے نوکر صاحب رزیڈنٹ کے ہین اونہون نے بھی بسبب سازش کے بہت سا روپیہ حضور ملہار راؤ سے پایا تھا اون مین سے ایک شخص پیڈرو کرنیل فیر صاحب کا خانسامان تھا اوسکو پچاس روپیے مہاراج نے دیے تھے اور یہ آیا کے ہمراہ گیا تھا مگر اب یہ وہان کے جانے سے انکار کرتا ہے۔

اب مین وہ حال آپ کے روبرو بیان کرتا ہون جس طرح کرنیل فیر صاحب کو زہر دیا گیا خدا کا فضل شامل حال تھا جو اونکی جان عزیز تلف نہین ہوئی ورنہ کوئی بات ہلاکت کی باقی نہین رہی تھی ۹۔ نومبر ۱۸۴۴ء کو زہر دینے کا حال معلوم ہوا اوس سے دو روز پہلے بھی زہر دیا گیا تھا مگر کارگر نہین ہوا اسی راؤجی رزیڈنسی کے حوالدار نے زہر دیا تھا راؤجی سالم کے ساتھ حضور ملہار راؤ کے محل مین جاتا تھا اوس سے کل کارروائی کمیشن سابق کی گیکواڑ کو معلوم ہوتی رہتی تھی اسکو پانچ سو روپیے مہاراج نے دیے تھے جب مہاراج نوساری سے شادی کرکے آئے تو اسی حوالدار کو آٹھ سو روپیے اور دیے تھے سالم کے گھر کی تلاشی ہوئی تو اوسکے گھر مین ایک مٹھا کاغذ کا جسمین چند چٹھیان ہین برامد ہوا اونسے زہر کا دیا جانا اور بھی ثابت ہے بوقت ضرورت مین اون کو پیش کرون گا۔

ایک اور بات بھی گرفت کی ہے یعنے راؤجی حوالدار کی تنخواہ تو کم ہے مگر جو صرف کہ اسنے اسوقت مین کیا تھا وہ بہت زیادہ تھا تو اس سے ہمکو بخوبی ظاہر ہوا کہ ضرور اسکو روپیہ گیکواڑ سے دستیاب ہوا ہین وہ چند خطوط بھی پیش کرون گا جو راؤجی نے اپنی زوجہ کو لکھے تھے جنمین اس رشوت کا حال درج ہے۔

مین اب اوس کیفیت کو بیان کرنا چاہتا ہون جس طرح زہر دینے کا حال مجھے معلوم ہوا یہ تو مین پہلے ہی بیان کرچکا کہ راؤجی حوالدار نے زہر دیا تھا۔ مگر اب اوسکی کیفیت سنیے کہ کرنیل فیر صاحب ہمیشہ صبح کے وقت ہوا خوری کے واسطے جایا کرتے تھے اور وہان سے مراجعت کرکے ایک خاص کمرے مین

دوسری بار پہلی کمیشن کے اختتام کے وقت گئی تھی جبکہ حضور ملہر راؤ مقام نوساری سے آئے تھے یعنے ماہ مئی ۱۸۷۴ء مین اور تیسری مرتبہ کرنل فیر صاحب کے زہر دیے جانے سے چند روز پیشتر گئی تھی تینون مرتبہ خاص مہاراج سے اور آیا سے تخلیہ کی گفتگو رہی یہ اون دونون مخبرون مین سے ایک کے ہمراہ جنکا مین پہلے ذکر کرچکا ہون گئی تھی اس سے جو گفتگو ہوئی وہ آپ کو بروقت اوسکے اظہار لینے کے معلوم ہوگی اول مرتبہ اسکے ہمراہ مسمی فیضو بھی گیا تھا یہ گاڑی مین سوار ہوکر حضور ملہر راؤ کے محل مین گئی تھی. اور سالم اسکو مہاراج کے روبرو دے گیا تھا مہاراج نے اس سے کہا کہ تم اپنی بیمصاحبہ سے ہماری سفارش کرو تاکہ صاحب بیمصاحبہ کی فہمائش سے ہمارے حال پر مہربانی کرین دوسری بار اوسکے ساتھ کریم گیا تھا اور مہاراج سے بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی تیسری مرتبہ وہ ماہ رمضان مین داؤد کی گاڑی مین سوار ہوکر گئی تھی اور سالم اپنے ساتھ اوسکو لے گیا تھا اہالی کمیشن کو معلوم ہو کہ ان تینون دفعہ مین سوای آیا اور مہاراج کے اور اون دونون مخبرون کے کوئی اور نتھا اول دفعہ مین آیا کو کچھ حضور ملہر راؤ نے نہین دیا مگر سالم نے دوسو روپیہ کریم اور امینہ کو دیے دوسری مرتبہ پچاس روپیہ خاص مہاراج نے آیا کو دیے اسکی تحقیقات کیواسطے اگر آپ کی مرضی ہوگی تو بموجب دفعہ ۱۶۰ قانون شہادت کے مین آیا کے شوہر کو طلب کرون گا اوس شخص کا نام عبداللہ ہے اس شخص کے اقرار سے پچاس روپیہ کا دیا جانا ثابت ہوجاے گا عبداللہ کی گواہی کی بھی کچھ ضرورت نہین ہے کیونکہ آیا کے گھر مین چند کاغذات ایسے پائے گئے جنسے پچاس روپیے کے دیے جانے کا ثبوت ہے یہ کاغذات برآمد شدہ چار خط ہین دو تو آیا نے اپنے شوہر کو لکھے ہین اور دو اس کے شوہر نے آیا کو لکھے ہین ان خطوط مین مفصل کیفیت اوس گفتگو کی جو مہاراج اور آیا سے ہوئی تھی درج ہے اہالی کمیشن کو اون خطون کے دیکھنے سے بہر تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

اس بات کو سنکر مسٹر جنٹ ہیلین ٹمائن صاحب نے نہایت آہستہ سے کہا کہ جو کچھ اہالی کمیشن منظور کرین وہ سب بجا اور درست ہے مگر ان خطون کو ابھی پیش کرنا خلاف معلوم ہوتا ہے ہان بروقت حاضر ہونے آیا کے اگر یہ خطوط پیش کیے جائین بشرطے کہ اہالی کمیشن اونکا پیش ہونا مناسب سمجھین تو مضایقہ نہین ہے۔

بیان کرتا ہون جو ملہر راو پر قائم کیے گئے ہین اور جنکی تحقیقات کیواسطے یہ کمیشن مقرر ہوئی ہے
مین نے اکثر لوگون سے شہادتین لین اون سے معلوم ہوا کہ ملہر راو پر ایک جرم سنگین عاید
ہوتا ہے اور چار قصور اور قائم کیے گئے ہین مگر اون چارون کو مین بہ اختصار بیان کرتا ہون
اول یہ کہ حضور ملہر راو نے اپنے نوکرون کے ذریعے سے کرنیل فیر صاحب کے خدمتگارون اور
رزیڈنسی کے نوکرون کو ورغلانا اور دوم یہ کہ اونھون نے خود اور بذریعہ اپنے نوکرون کے
کرنیل فیر صاحب کو ملازمان رزیڈنسی اور اونکے خاص نوکرونسے زہر دلوایا مین کل شہادتون کو جن سے
مقدمہ ثابت ہوتا ہے اس جگہہ بیان کرنا فضول سمجھتا ہون کیونکہ رفتہ رفتہ آپ کے روبرو کل
گواہیان گذر جائین گی مین مختصر حال اس مقدمہ کا آپ کے ذہن نشین کرتا ہون کیونکہ یہ کمیشن
جوڈیشل نہین ہے یہ رپورٹ بعد تحقیق مقدمہ کے حضور نواب گورنر جنرل کے اجلاس مین
پیش ہوگی اہالی کمیشن فیصلہ قطعی کے مجاز نہین ہین پس مین مجمل حال اس مقدمہ کا آپ کے روبرو
پیش کرتا ہون - ابھی آپ کے سامنے جو اشتہار پڑھا گیا ہے مین اوسکے مطابق اپنی تقریر اس
مقدمہ مین کرون گا مین رزیڈنسی کے نوکرون کی ترغیب دیے جانے کی تاریخ اوسوقت
سے خیال کرتا ہون جب پہلے کمیشن بڑودہ مین ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۳ء کو شروع ہوئی تھی اور دو مہینے
نومبر و دسمبر تک مقدمون کی تحقیقات ہوتی رہی ان مہینون مین بذریعہ سالم اور بشونت راو
کے حضور ملہر راو نے رزیڈنٹ کے نوکرون سے سازش کرکے زہر دیے جانے کی تدبیر کی صرف
رزیڈنٹی کے نوکر ہی نہین ملے تھے بلکہ خاص صاحب رزیڈنٹ کے ملازم بھی واسطے زہر دینے
اپنے آقا کے آمادہ کیے گئے تھے اوسوقت یہان کے رزیڈنٹ کرنیل فیر صاحب تھے یہ ذکر اوس
زمانے کا ہے کہ جب اونکی میمصاحبہ بھی ولایت نہین گئی تھین بلکہ مقام بڑودہ مین تھین اول
اول حضور ملہر راو نے کرنیل فیر صاحب کے زہر دینے کی گفتگو آیا سے شروع کی یہ آیا کرنیل فیر صاحب
کی لڑکی بعنے بیوی صاحب کی میمصاحبہ کے پاس نوکر تھی اسکا نام آیا ہے یہ ایک مدت
سے کرنیل فیر صاحب کی نوکر تھی اسکو فیر صاحب کی میمصاحبہ کے مزاج مین اس قدر دخل
تھا کہ کل باتین میمصاحبہ اس سے کہدیا کرتی تھین یہ حضور ملہر راو کے پاس تین مرتبہ گئی تھی
اول مرتبہ اوسوقت گئی تھی جب پہلے کمیشن شروع ہوئی تھی یعنے ۱۸۷۳ء کے اخیر مین

ہار تھا اون کے ہاتھہ مین کوئی انگوٹھی نتھی مگر کانون مین بالے جسمین موتی پڑے ہوے تھے پہنے تھے۔

مسٹر اسکوبل صاحب وکیل خاص سرکار اور مسٹر انورارلی صاحب بموجب ہدایت مسٹر ہرن اور مسٹر کلیولنڈ اور مسٹر لیوارنہ صاحب حضور گورنر جنرل و ایجنٹ کی طرف سے واسطے تحقیقات مقدمہ کے اجلاس مین آئے اور سر جنٹ بیلن ٹائن اور مسٹر برنیزم اور مسٹر برسل اور مسٹر شنتارام نرائن بہدایت مسٹر جفرسن اور پین صاحب کے واسطے جوابدہی کے گیکواڑ کی طرف سے موجود تھے اور مسٹر داسدیو جگوناتھ وکیل ہائی کورٹ ملہراؤ کی طرف سے کل کارروائی مقدمہ کو دیکھہ رہے تھے۔

گیارہ بجے پر بیس منٹ گذرنے کے بعد باجازت اہالی کمیشن ایک محرر نے وہ اشتہار سرکاری جسکا ترجمہ زبان مرہٹی اور ہندوستانی مین مسٹر فلن صاحب نے کیا تھا پڑہا۔

خاص وکیل سرکار نے اہالیان کمیشن کے روبرو کہا کہ اس کارروائی کے خلاصہ لکھنے کے لیے لوگ پہلے ہی سے مقرر ہوگئے ہین جو کچھ اہالی کمیشن کو اسبارے مین ضرورت ہوگی فوراً اوسکی تعمیل کیجاے گی۔

سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کہا کہ ہمکو ضرورت گواہون کی ہوگی اونکا طلب کرنا آپ کو ضرور ہوگا کیونکہ ہمارے موکل کے واسطے اونکی گواہی نہایت ضرور ہے اگرچہ اونکے طلب کرنے کی تدبیر ہمنے کی ہے لیکن اگر وہ نہ آئے تو آپ ہمکو مدد دین گے۔

صاحب پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم سب طرح مدد دینے پر راضی ہین سر جنٹ بیلن ٹائن صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ چونکہ خلاصہ لکھنے والے دونون طرف سے مقرر ہوے ہین لہذا درصورتیکہ احتمال غلطی کا ہو تو آپسمین اپنے اپنے اظہارات ملالین۔

اسپیچ وکیل سرکار بمقدمہ زہرخورانی گیکواڑ

مسٹر آر اسکوبل صاحب کھڑے ہوے اور ایک اسپیچ ملہراؤ گیکواڑ پر جرم قائم کرنیمین سرکار کیطرف سے پڑہی۔

میرے لارڈ پریسیڈنٹ اور آپ مہاراجہ صاحبان اور اہالی کمیشن سب صاحب میری تقریر پر غور فرماتین اب مین سرکار کی طرف سے اون جرمون کا خلاصہ

تحقیقات کمیشن بڑودہ بمقدمہ ملہر راؤ گیکواڑ درباب

زہر خورانی کرنیل فیر صاحب واقع ۲۳۔ فروری ۱۸۷۵ء

مقام بڑودہ

اجلاس روز اول

آج کارروائی کمیشن واسطے دریافت اس بات کے کہ ملہر راؤ گیکواڑ نے کرنل فیر صاحب کو زہر دیا یا نہین شروع ہوئی۔ سر رچرڈ کوچ صاحب پریسیڈنٹ اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب سیندھیا اور عالیجناب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی جے پور اور جنرل سر رچرڈ میڈ صاحب اور سر دنکر راؤ اور مسٹر ملول صاحب وغیرہ ممبر مقرر ہوے۔ نمبر ۲۲ ہندوستانی پلٹن کے سو سپاہی دروازے پر تعینات ہوے تھے کمیشن کے شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے یہ سپاہی آگئے تھے اور چار گارڈ بون مین اہالی کمیشن آئے۔ اول گاڑی مین مہاراجہ سیندھیا تھے ان کے ہمراہ انکا باڈی گارڈ تھا۔ بعد دس منٹ کے سر لوئیس پیلی صاحب اور ملہر راؤ بھی آئے اور ان کے ہمراہ بھی انکا باڈی گارڈ تھا۔ سر لوئیس پیلی صاحب نے گیکواڑ کو اپنے ساتھ لیجاکر انکی جای مقررہ پر بٹھایا یہ جگھہ بائین جانب اہالی کمیشن کے پہلے سے بجوز ہوئی تھی اوسوقت ملہر راؤ کا چہرہ زرد تھا اور خوف زدہ معلوم ہوتے تھے عمدہ پوشاک پہنے ہوے تھے اور سر خ مرہٹی پگڑی زیب سر تھی اور سب پوشاک کے اوپر ایک مخمل کا چغہ پہنے ہوے تھے گلے مین موتی اور یاقوت اور زمرد کا

گورنمنٹ انگلشیہ کی کارروائی کی تائید کی۔ چونکہ اب یہ مقدمہ ختم ہوچکا پس اب اسبارہ مین لکھنا کہ وہ کارروائی کیسی تھی فضول ہے۔ لیکن چونکہ اخبارات مین متفرق کارروائیان اس مقدمے کی چھپی ہین۔ اور اکثر اہل الرائے و روٴسا و امرا و ناظرین اخبارات ملک کی یہ خواہش پائی گئی کہ ترجمہ کل کارروائی اجلاس کمیشن کا ابتدا سے تا اختتام حکم اخیر بطور مجموعہ مرتب ہو کر چھاپا جاوے۔ چونکہ راقم دیباچہ ہذا بھی واسطے ملاحظہ کارروائی کمیشن بڑودہ کے باجلاس کمیشن حاضر رہا اسلیے ارادہ ہوا کہ مشتاقان مقدمہ کو اس کارروائی سے جو یادگار تاریخی ہے آگاہ کرے۔ گو اخبارات مین ترجمے ہوے مگر جانچنے کے وقت اون ترجمون مین کسیقدر اختلاف پایا گیا۔ لہذا صحت کے ساتھ مکرر سہ کرر بہ نظر ثانی ایک عمدہ اور لائق انگریزی دان سے یہ ترجمہ اردو و ناگری شایع ہوتا ہے اور ازانجا کہ ہمارے ہندوستان کے اکثر اطراف و جوانب مین ہندی دیوناگری کے پڑھنے والے بھی کثرت سے ہین۔ اور اکثر شہرون اور مقامون سے ایسی خواہش دریافت ہوئی اسواسطے امید ہے کہ ترجمہ دیوناگری کو زیادہ تر پسند کرینگے اس کتاب کے دیکھنے والون کو چاہیے کہ اخیر تقریر مسٹر بلین ٹائن صاحب سرجنٹ اٹ لا وکیل اعظم مہاراجہ صاحب بڑودہ اور تقریر مسٹر اسکوبل صاحب ایڈوکیٹ جنرل کو دیکھین۔ اوسی سے تمام مقدمہ کا خلاصہ اونکو معلوم ہو جاوے گا۔ اور بجونیز صاحبان جج یورپین اور ہندوستانی اور رزولیوشن گورنمنٹ انڈیا بھی دیکھنے کے لائق ہے اور جو تجویز اخیر مین صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے اپنی چٹھی مین کیا ہے وہ بھی پڑھنے اور ملاحظہ اور غور کرنے کے قابل ہے۔

غرضکہ یہ ملکی مقدمہ ایک دقیق اور نازک مقدمہ تھا جسمین ایک رئیس اعظم دخود مختار کے مقدمے کی تحقیقات اوسی کی دارالسلطنت مین ایک کمیشن کے ذریعے سے ہوئی۔ اس بڑے مقدمے کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ کسطرح پر صاحبان یورپین اور ہندوستانی انکشاف حالات مقدمے کیواسطے غور کرتے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ مقدمہ ایک سرسری مقدمہ نتھا بلکہ نہایت ہی پیچیدہ اور نازک مقدمہ تھا۔ اخیر مین مین افسوس کرتا ہون کہ بوجہ مطابقت ترجمہ انگریزی و ناگری کے توقف ہوگیا۔ مگر مجھکو امید ہے کہ شائقان مقدمہ میری اس محنت کو قدردانی اور قدرافزائی سے محروم نرکھینگے +۔

تمہید

برٹش گورنمنٹ کی عملداری جب سے ہندوستان مین ہوئی تب سے ایسا محکمہ کمیشن جو واسطے تحقیقات مقدمہ والی بڑودہ کے سن گذشتہ مین مقرر ہوا تہا نہین مقرر ہوا۔ یہ وہ مقدمہ ہے جسکی شہرت تمام ہندوستان و یورپ مین بذریعہ اخبارات ہوچکی ہے۔ بنا اور اصل اس مقدمہ کی یہ تہی کہ آیا کرنیل فیر صاحب برٹش رزیڈنٹ بڑودہ کو شہرت مین زہر دیا گیا یا نہین۔ اور اس جرم کا اشتباہ مہاراجہ ملہار راؤ گائکواڑ بڑودہ پر ہوا۔ کہ زہر اونکی سازش یا ترغیب سے دیا گیا۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند نے اس مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے ایک کمیشن تجویز کی جسمین تین صاحبان یورپین یعنے سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریسیڈنٹ اور سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر ملک میسور اور مسٹر ملول صاحب کمشنر امرتسر اور تین صاحبان ہندوستانی یعنے دو عالیشان مہاراجہ ہندوستان یعنے عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر جے پور اور عالیجاہ مہاراجہ صاحب سیندہیا والی گوالیار اور راجہ سر دنکر راؤ سابق وزیر ریاست گوالیار ممبر مقرر ہوے۔ بعد تحقیقات کے صاحبان جج ہندوستانی نے ملہار راؤ والی بڑودہ کو جرم سازش یا ترغیب زہر خورانی سے بری کیا۔ مگر صاحبان جج یورپین نے والی بڑودہ پر جرم سازش یا ترغیب زہر خورانی کا ثابت کیا۔ مگر انکا یہ ثابت کرنا تین گواہون کے بیان پر تہا جنمین سے دو شخص ایسے تہے جو ادنی ملازم رزیڈنسی بڑودہ کے تہے۔ ہرچند کہ گورنمنٹ ہند نے صاحبان یورپین کی رایون سے اتفاق کیا۔ لیکن مارکوئس آف سالسبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ آف انڈیا نے بسبب اختلاف آرائے ممبران کمیشن کے یہ تصور فرمایا کہ ملہار راؤ گائکواڑ پر جرم سازش یا ترغیب زہر خورانی کا ثابت نہین ہوا۔ پس اونھون نے ملہار راؤ والی بڑودہ کو بحکم گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ کے اسوجہ سے گدی بڑودہ سے علیحدہ کیا کہ اونکا چال چلن اچھا نتھا اور اونکا ملکی انتظام نہایت خراب اور رعایاے بڑودہ اون سے نہایت ہی ناراض تہی۔

سال گذشتہ مین مختلف اخبارون مین اس مقدمہ پر بحث ہوئی۔ بعض اخبار نویسون نے گورنمنٹ انگریزی کی اس کارروائی پر بڑے بڑے اعتراض کیے اور الزام لگائے۔ اور بعض نے

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	گیارہ بجے صاحب ایڈووکیٹ جنرل نے دوامو درپنت سے اظہار لینا شروع کیا۔	۱۵۹
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۶۰ / ۱۶۱
	ایڈووکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار دامودرپنت کے لیے	۱۷۱
	اظہار ہیم چند فتح چند جوہری	۱۷۲ / ۱۷۷
۱۳	اجلاس روز سیزدہم	
	مسٹر الوباری صاحب نے اظہار ہیم چند فتح چند کے لینے شروع کیے	۱۷۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب ہیم چند فتح چند سے	۱۷۷ / ۱۷۹
	سوالات ایڈووکیٹ جنرل۔	۱۸۰ / ۱۸۳
	اظہار ناناجی وتل گواہ	۱۸۴
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۸۵ / ۱۸۸
	ایڈووکیٹ جنرل نے پھر ناناجی وتل کے اظہار لیے۔	۱۸۸
۱۴	اجلاس روز چہاردہم	
	آتمارام ولد رگھناتھ کے اظہار شروع ہوئے	۱۸۹
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۸۹ / ۱۹۰
	بھونت راو راوجی کے اظہار	۱۹۱
	رامشیر مورا کے اظہارات	〃
	سوالات جریح سرجیت بیلن ٹائن صاحب	〃
	رامشیر مورا کے دوبارہ اظہار لیے گئے۔	〃
	دیتیارام چند کے اظہارات	〃
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۲
	دیتیارام چند رکا دوبارہ اظہار لیا گیا۔	〃
	اظہار بہاو پوناکر	۱۹۳
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۳ / ۱۹۶
	اظہار مسٹر رچی صاحب	۱۹۶ / ۱۹۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۹۷
	اظہار عبدالعلی	۱۹۸ / ۱۹۹
	ایڈووکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار کرنیل فیر صاحب کے لیے	۲۰۰
	اظہار گجانند وتل	۲۰۰
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲۰۲ / ۲۰۶
	گجانند وتل کے پھر دوبارہ اظہار ہوئے۔	۲۰۶
۱۵	اجلاس روز پانزدہم	
	ہرجیون داس پرشوتم داس کے اظہارات	۲۰۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	〃
	ایڈووکیٹ جنرل نے پھر اسکے اظہار لیے	۲۰۷
	اظہارات مسٹر سوٹر صاحب	۲۰۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲۱۱
	گجانند وتل پھر بلایا گیا	۲۱۱
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲۱۲
	ایڈووکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے	۲۱۲
	اظہار سر لویس پیلی صاحب۔	۲۱۳ / ۲۱۵
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۲۱۶ / ۲۱۹
۱۶	اجلاس روز شانزدہم	
	سوٹر صاحب کمشنر پولیس کی شہادت	۲۲۰
	مہاراجہ گائیکواڑ کی عرضداشت	۲۲۱ / ۲۲۲
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی اسپیچ	۲۲۳ / ۲۴۶
۱۷	اجلاس روز ہفدہم	
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کی تتمہ اسپیچ	۲۴۶ / ۲۶۲
۱۸	اجلاس روز ہیجدہم	
	تتمہ اسپیچ سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب بعد دوپہر	۲۶۲ / ۳۰۶
	اسپیچ وکیل سرکار	
۱۹	اجلاس روز نوزدہم	
	تتمہ اسپیچ وکیل سرکار	۳۰۷ / ۳۳۶
۲۰	اجلاس روز بستم	
	تتمہ گفتگو ایڈووکیٹ جنرل	۳۳۶ / ۳۳۹
	چھبی داد ابھائی نوروجی	۳۴۰
	دامودر پنتہ کو اون اظہار و نکارتر چوادنی پولیس کے روبرو دیے	۳۴۰ / ۳۴۹
	رزولیوشن گورنمنٹ ہند مع کاغذات مشتہر گزٹ آف انڈیا	
	دوررای گورنمنٹ ہند نسبت تلخیص مقدمہ	۳۴۹ / ۳۷۳
	رپورٹ ممبران انگریزی	۳۷۴ / ۴۲۸
	رپورٹ ممبران ہندوستانی	۴۲۹ / ۴۳۵
	مراسلہ حکم اخبار لارڈ سیلسبری صاحب بہادر وزیر سلطنت ہند بنام۔ ہز اکسلنسی ایٹ آنریبل صاحب گورنر جنرل بہادر ہند	۴۳۶ / ۴۴۴
	یہ اجلاس کونسل لندن دفتر ہند۔ ۳۔ جون ۱۸۷۵ء	

	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	ڈاکٹر سیورڈ صاحب اور ڈاکٹر گری صاحب کے اظہار لیے گئے	
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۶۴ / ۷۳
	ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے دوبارہ اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے	۷۳ / ۷۶
	اظہار ڈاکٹر گری صاحب	۷۶ / ۸۰
۷	**اجلاس روز ہفتم**	
	بعد اظہار ڈاکٹر صاحب کے سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے اون اظہارون مین سوالات جریح کیے۔	۸۰ / ۸۲
	ڈاکٹر گری صاحب کے دوبارہ وکیل سرکار نے اظہار لیے۔	۸۲ / ۸۳
	اظہار محمد عبد اللہ گواہ	۸۳ / ۸۴
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۸۴
	اظہار گوبند بابو	۸۵ / ۸۶
	اظہار بلا پا گواہ	۸۶
	اظہار لکشمن	۸۶
	اظہار جمون میان گواہ	۸۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے	۸۸
	اظہار ناتا جگا گواہ	۸۸
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے	۸۸
	اظہار محمد علی بخش گواہ	۸۹ / ۹۰
	اظہار راوجی گواہ	۹۱ / ۹۴
۸	**اجلاس روز ہشتم**	
	راوجی کا اظہار پھر شروع ہوا	۹۵ / ۹۸
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۹۸ / ۱۰۸
	سوالات جو ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ کیے	۱۰۹ / ۱۱۰
۹	**اجلاس روز نہم**	
	آج نرسو راجا نا گواہ بلایا گیا	۱۱۱
	اظہار مسمی نرسو راجا نا گواہ	۱۱۱ / ۱۱۵

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۱۶ / ۱۲۰
	دوبارہ اظہار جو ایڈوکیٹ جنرل نے نرسو کے لیے	۱۲۰ / ۱۲۲
	اظہار جگا ہیگوان گواہ	۱۲۲ / ۱۲۴
	اظہار مسمی کاہبائی امان سنگھ کے	۱۲۴
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۱۲۵
	سوالات جو صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کیے۔	۱۲۵
۱۰	**اجلاس روز دہم**	
	آج اظہار واجی بابو قوم گواہ کی مسٹر انورا لی صاحب نے لیے	۱۲۶
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۱۲۶
	اظہار شیو لال وتل	۱۲۷
	اظہار دولب منوداس	۱۲۷ / ۱۲۸
	اظہار دلپت گوبند رام۔	۱۲۸
	اظہار بھگن لال دامودر داس گواہ	۱۲۸
	اظہار میر امام علی گواہ	۱۲۹
	اظہار منی بھائی حبس بھائی	۱۲۹ / ۱۳۱
	اظہار بھودر نرسی	۱۳۱
	اظہار اکبر علی	۱۳۱ / ۱۳۲
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۱۳۲ / ۱۴۰
	سوالات ایڈوکیٹ جنرل	۱۴۰ / ۱۴۲
	اظہار وسنت رام بھکاری رام	۱۴۲ / ۱۴۳
	سوالات جریح مسٹر برجنس صاحب	۱۴۳
	اظہار مسٹر بیوی صاحب	۱۴۴ / ۱۴۵
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۱۴۵
	سوالات ایڈوکیٹ جنرل	۱۴۶
۱۱	**اجلاس روز یازدہم**	
	آج کے روز دامودر پت کے اظہار ایڈوکیٹ جنرل نے لیے	۱۴۷ / ۱۵۶
۱۲	**اجلاس روز دوازدہم**	

فہرست تحقیقات کمیشن بڑودہ

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	تمہید	۱/۲
۱	**اجلاس روز اول**	
	کارروائی کمیشن بتحقیقات زہر خورانی یا عدم زہر خورانی۔	۱/۲
	اسسٹنٹ وکیل سرکار بمقدمہ زہر خورانی گایکواڑ	۲/۸
	مسماۃ امینا کا اظہار	۹/۱۱
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جریح	۱۱/۱۴
	اہالی کچہری کے جلسہ اور گفتگو کا بیان	۱۴
۲	**اجلاس روز دوم**	
	آیا سے سوالات جریح کرنا	۱۵/۲۰
	وکیل سرکار نے پھر آیا امینا کے اظہار لیے۔	۲۱/۲۲
	فیضور مضان کا اظہار	۲۲
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جریح	۲۳
	وکیل سرکار نے پھر فیضو کا اظہار لیا	۲۴
	کاجبھائی پونجا بھائی کے اظہارات	۲۴
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب کے سوالات جریح	۲۴
	شیخ کریم کے اظہار	۲۵
	سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے سوالات جریح کریم سے کیے۔	۲۶
۳	**اجلاس روز سوم**	
	صندل خان ولد بختیار خان کا اظہار۔	۲۷
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۲۷/۲۹
	صندل خان ولد بختیار خان کے دوبارہ اظہار لیے گئے۔	۲۹/۳۰
	چھٹو کے اظہار	۳۰
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب	۳۰/۳۱
	چھٹو کے دوبارہ اظہار لیے گئے	۳۱

نمبر شمار	روزانہ کارروائی	نمبر صفحہ
	شیخ داؤد کے اظہار	۳۱
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۳۲
	ایڈوکیٹ جنرل نے دوبارہ اظہار لیے۔	۳۲
	صندل خان پھر بلایا گیا	۳۳
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب۔	۳۳
	پھر دوبارہ اظہارات لیے گئے	۳۳
	شیخ عبداللہ کے اظہار	۳۳/۳۶
۴	**اجلاس روز چہارم**	
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے شیخ عبداللہ سے پوچھے۔	۳۶/۳۸
	شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہارات لیے گئے۔	۳۸
	عبدالرحمٰن کے اظہار	۳۹
	سوالات جریح برنیس صاحب	۳۹/۴۰
	مسماۃ امینہ کو پھر بلایا	۴۱
	سوالات جریح برنیس صاحب	۴۲
	شیخ عبداللہ کے دوبارہ اظہار	۴۲
	پیڈرو ڈیسوزا کے اظہارات	۴۲
	سوالات جریح بیلن ٹائن صاحب	۴۳/۴۴
	کرنیل فیر صاحب کے اظہار	۴۵
۵	**اجلاس روز پنجم**	
	صاحب ایڈوکیٹ جنرل نے کرنیل فیر صاحب کا اظہار لیا۔	۴۶/۴۸
	سوالات جریح سرجنٹ بیلن ٹائن صاحب نے کرنیل فیر صاحب سے کیے۔	۴۸/۵۵
	دوبارہ اظہار فیر صاحب سے لیے گئے	۵۵/۵۶
	ڈاکٹر سیورڈ صاحب کے اظہار	۵۶
۶	**اجلاس روز ششم**	
	مقام بڑودہ یوم سہ شنبہ آج کے روز صرف	۵۷/۶۴

Kamishan Baroda

INDIAN INSTITUTE

کمیشن بڑودہ

یعنے

مہاراجہ ملہر راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ کی طرف سے کرنیل فیر صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کے زہر دینے کے مقدمے مین تحقیقات

جسمین

سر رچرڈ کوچ صاحب چیف جسٹس بنگال پریزیڈنٹ کمیٹی و عالیجناب مہاراجہ جیاجی راؤ سیندہیا جی سی ایس آئی و عالیجناب مہاراجہ سوائی رام سنگہ جی صاحب جی سی ایس آئی و کرنیل سر رچرڈ میڈ صاحب چیف کمشنر میسور و مسٹر ملول صاحب سی ایس آئی جج چیف کورٹ پنجاب راجہ سر دنکر راؤ سی ایس آئی مجلس کمیٹی کے جج تھے

جسکو

معاملات پولیٹیکل و قانونی عدالت کے شایقان عام و خاص سرداران ہندوستان کے لیے آغاز کمیشن سے تا آخر یکجا کرکے منشی نول کشور مالک مطبع اودہ اخبار کی تجویز سے بابو دامودر داس صاحب سند یافتہ آگرہ کالج نے انگریزی کتاب مطبوعہ ٹیمس آف انڈیا سے بمطابقت ترجمہ اودہ اخبار ترمیم و اضافہ کرکے اردو مین ترتیب دیا

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا

ماہ مئی سنہ ۱۸۷۶ء

Parodia Commissio.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

